UNIVERSAL
LIBRARY
OU_188798
UNIVERSAL
LIBRARY

Tight Binding Book And Text Cut

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٩٢٢٥٩ Accession No. ١٣٢٨٣

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

جملہ حقوق بحق لالہ لاجپت رائے لالہ رام دتہ مل تاجران کتب لاہور محفوظ ہیں ۔

کبیر بیجک

پرم سنت کبیر صاحب مہاراج جی کے مستند گرنتھ

بیجک

کا

مشرح و واضح اردو ترجمہ

گیارہ (۱۱) حصّوں میں

(ان دو حصّوں میں رمینی اور شبد ہیں)

از

بابو شیو برت لال ورمن

پبلشرز

رجسٹرڈ ایجنٹ مینیجنگ ڈائریکٹر تاجران کتب لوہاری دروازہ لاہور

مرکنٹائل پریس لاہور میں باہتمام بابو نظام الدین پرنٹر چھپا

قیمت مکمل بیجک ۔۔۔

تعداد ۱۰۰۰

دیباچہ

کبیر صاحب کا بیجک "سنت مت" کی پہلی کتاب ہے۔ اور اس نظر سے نہ صرف وہ کبیر پنتھیوں ہی کے مطالعہ اور غور کی مستحق ہے۔ بلکہ جتنے پنتھ اور پنتھائیوں کا سنت مت میں شمول ہے۔ سب کے لئے بلا استثنا اُس کا کم از کم ایک مرتبہ غور کے ساتھ پڑھ لینا ضروری ہے۔ کبیر صاحب آدی سنت کہلاتے ہیں ان سے پہلے اس طرح وسعت کے ساتھ سنت مت کے اصول کا پرچار نہیں ہوا تھا۔ اور جتنے بزرگ بعد کو ہوئے ہیں۔ اُن کی تعلیم میں زیادہ تر انہیں باتوں کا حصہ ہے۔ جو کبیر صاحب سُنا گئے ہیں۔ یہ سچ ہے۔ کہ سنت مت کے فلسفہ کی باقاعدہ تکمیل پورن وِدیا حضور مہاراج نے فرمائی ہے۔ مگر ہر بات کی شہادت کے کلام کبیر صاحب کی بانی میں آتے ہیں۔ جن کا حوالہ پرم سنت ست گورو یال اکثر اپنے بچنوں میں دیا کرتے تھے۔

اس وقت اگر سنت مت کی مجموعی تعداد کا حساب لگایا جائے تو مُلک میں کروڑوں آدمی اس عالمگیر اصُول کے پیرو ملیں گے۔ مگر اکثر پنتھوں کا یہ حال ہو گیا ہے۔ کہ سوا رسمی اور فروعی باتوں کے اُن کے درمیان ایسے آدمی کمتر نکلیں گے۔ جو سنت مت کے سار بھید اور سُرت شبد یوگ کے واقف اور عامل نظر آئیں گے۔ اس کے کئی سبب ہیں:۔

اوّل - اُن میں ابھیاسی نہیں رہے +
دوم - وہ رسمی باتوں کے زیادہ پابند ہو گئے +
سوم - بھکتی بھاؤ میں سمپردا والوں کی تقلید کا بہت حصّہ شامل ہو گیا جس سے خود کبیر صاحب کا گھرانا محفوظ نہیں رہا +
چہارم - ویدانت کا اثر اُن میں محیط ہو گیا - اور شاذ آدمیوں کو اس بات کی سمجھ ہے - کہ سنتوں کی تعلیم میں اور ویدانتیوں کی تعلیم میں کچھ فرق بھی ہے یا نہیں +
پنجم - کیونکہ سنتوں کی بانی ہمیشہ معمولی زبان میں کہی گئی ہے - بعض طبیعتیں جو اصل مطلب کی شایق نہیں تھیں - اُن کی بھاشا کو عزت کی نگاہ سے کم دیکھنے لگیں - حالانکہ زندگی بسر کرنے کا اعلیٰ اصول سادگی کے ساتھ بلند خیالی کا نباہنا ہی سمجھا جانا چاہیئے تھا -
ششم - پنتھائیوں میں سے کچھ باقاعدہ مذہبی تعلیم مفقود ہو گئی تھی - جس کی بنیاد از سر نو حضور معلّے مقدّس نے ڈالی +
ہفتم - سنت مت میں داخل ہوتے ہوئے بھی بعض بعض پنتھائی متعصب - کٹر اور تنگدل بن گئے - جو اُن کی شان کے ہمیشہ برخلاف ہے جب اصول ایک ہے تو پھر ایکدوسرے سے مغائرت رکھنے کے کیا معنی ہیں - کیا وجہ ہے کہ سب مل کر سنت مت کے مجموعی اصلی اصول کی تحقیقات نہ کریں +
شکر ہے - اب یہ تنگدلی آہستہ آہستہ دُور ہو رہی ہے - اور جس وقت سے ہماری اپنی کتاب سُمرت شبدیوگ کلپدرم کا ملک میں رواج

رواج ہُوا ہے۔ سب کی آنکھیں کھُل گئی ہیں۔ اور سب قریب قریب اپنے آچاریوں کے حالات اور ان کی اصلی تعلیم کے کھوج میں پڑ گئے ہیں۔ جہاں تک ہم کو اُس وقت علم تھا ہم نے سنتوں اور مشہور سادھو آچاریوں کے نام اپنی اُس کتاب میں شامل کر دیئے تھے جن کی مختصر فہرست یہاں پھر دوبارہ داخل کی جاتی ہے:۔

کبیر صاحب۔ دھرم داس صاحب۔ کمال صاحب۔ گورو نانک صاحب اور پنجاب کے دس روحانی بادشاہ۔ داد و صاحب۔ نام دیو جی۔ بیرداس جی۔ دھنا جی۔ میرا بائی جی۔ چرنداس جی۔ اور اُن کے جانشین غریب داس جی۔ دولم داس جی۔ یاری صاحب۔ اور اُن کے سلسلہ میں بھیکھا صاحب تک کے بزرگ۔ شیونرائن صاحب۔ دریا صاحب (بہار والے) دریا صاحب (مارواڑ والے) شری دیو جی و شری پران ناتھ جی۔ بگ جیون صاحب (اودھ والے) بیربھان جی دست ناجی (تمسی صاحب (ناتھ رس والے) وغیرہ وغیرہ

اِس سلسلہ میں قریب ہر بزرگ کے نام اور ان کی سوانح عمریاں سُرت شبد یوگ کا پدم میں معہ اُن کے ہندی کلام کے شامل ہوئی ہیں۔ اور آخر میں سنت مت کی مکمل تعلیم۔ پُورن دھنی حضور مہاراج کے بچنوں میں دکھائی گئی ہے۔ کیونکہ جہاں تک ہمارا علم ہے۔ وضاحت اور صراحت کا سامان اور کسی جگہ اس صفائی کے ساتھ نظر نہیں آتا۔ اس سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ کبھی تھا۔ کہ ہم کسی کو کسی پر ترجیح دیں۔ اور نہ کسی کو ایسا سمجھنا بھی چاہیئے اصلی مقصد صرف یہ تھا۔ کہ لوگ مکمل طور پر ہر پہلو سے اپنی واقفیت کو دُرست کر لیں۔ اور اسی وجہ سے امریکہ کی سیاحت کے زمانہ میں ہم نے انگریزی میں

سنت مت کے فلسفہ کے متعلق ایک نتیجہ خیز کتاب لکھی جس کا اُردو ترجمہ پنتھ سندیش ہے۔ اور جو سنت سندیش کے سلسلہ میں نذر ناظرین ہو چکا ہے ہم کو یہ معلوم تھا۔ کہ اس مُلک میں سنت مت کے اور کتنے سلسلے قائم ہیں مگر اُن کے ناموں کی ناواقفیت کی وجہ سے اُن کو اُس فہرست میں داخل کرنے سے معذوری رہی۔ جس وقت ہم غیر مُلکوں کے سفر سے واپس آئے متعدد پنتھ والوں نے ہم کو خطوط لکھے کہ کیا وجہ ہے کہ جب ہم بھی سنت مت میں شامل ہیں۔ تو ہمارا تذکرہ "سُرت شبد یوگ کلپدرم" میں نہیں آیا۔ یہ استفسار ہماری عین خوشی کا باعث ہُوا۔ کیونکہ کسی مصنف کو اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی نہیں ہوتی۔ کہ لوگ اُس کے اصل مُراد کو سمجھ کر اُس کی باتوں پر یقین کریں۔ ان میں سے سب سے زیادہ زوردار خط" وشنوئی پنتھ والوں کا تھا۔ جس کے آچاریہ نینند رشی جھجھ دیوجی ہوئے ہیں۔ اب اگر دوبارہ اُس کتاب کے چھپنے کی نوبت آئی۔ تو ہم اس کمی کے پُورے کرنے کی کوشش کرینگے گو ہم کو معلوم ہے۔ کہ ہم کبھی دعوے کے ساتھ اس خصوصیت کے نظر سے اُس کو تمام و کمال طور پر مکمل نہ کر سکیں گے۔ اور نہ اُسکی اُمید ہی ہو سکتی ہے

الغرض ہمارے کہنے و لکھنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ سب طریق چاہے ان کے نام کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ ایک مخصوص نام "سنت مت" کی فہرست میں آجاتے ہیں۔ اور اصولی نظر سے اِن میں نہ اختلافات ہیں۔ اور نہ اختلافات کی گنجایش کا امکان ہے۔ رہے فروعی اور رسمی معاملات۔ اُن کی طرف نہ ہمارا کبھی دھیان ہوا اور نہ اور کسی اپنے پڑھنے والے کو اِن فضول جھگڑوں میں پڑنے کی رائے دینگے۔ ہم ہر ایک کو سچے دل اور شردھا کے ساتھ ہی صلاح

دینگے۔ کہ سنت مت ایک ہے اور تم کو جہاں سے سچائی کی بہتر تعلیم کا موقع ہاتھ آوے۔ اُس سے رجوع کر کے اپنا کام حاصل کرو۔ اور سمپردا والوں کی طرح دست بہ گریبان نہ بنو۔ سار بچن میں ایک مرتبہ گورو بھگتی کے بیان میں ہدایت ہُوئی ہے۔ کہ گورو کا روپ ہی نانک اور کبیر ہے۔ اور اِن کو گورو ہی میں سمجھنا چاہیئے۔ جہاں یہ تعلیم اِس وسیع دلی کے ساتھ دی گئی ہو وہاں تعصب کیسا۔ اور یہی وجہ ہے کہ تمام پنتھ والوں نے جوق در جوق حضور کی شرن لی۔

اس طرح سمجھ کر ہم نے بہتر سمجھا۔ کہ سنت مت کی اس پہلی کتاب "بیجک" کی ٹیکا ادھکاریوں کے فائدے کے لئے لکھ ڈالیں۔ کیونکہ "بیجک" تو خود اس قسم کی بے نظیر کتاب ہے۔ جو شرطیہ اور یقینی طور پر غلط فہمیوں کی جڑ کو جڑ سے کاٹتی ہے۔ اور اس میں ذرا بھی شک نہیں ہے۔ کہ جو لوگ غور و احتیاط کے ساتھ اس کو پڑھینگے۔ اُن کو کبیر صاحب کی اصلی تعلیم کا حاصل معلوم ہو جائے گا۔

بیجک کیا ہے؟ بیجک کیا بتاتا ہے؟ اس کے جواب کا ایک حصہ تو یہ ہے۔ کہ بیجک اصلیت کے دروازہ کھولنے کی کنجی ہے۔ وہ اس قسم کا نوشتہ ہے جو پرمارتھ کے گپت اور پوشیدہ گڑھے ہوئے خزانہ کا پتہ دیتا ہے۔

دوسرے حصہ کا جواب خود کبیر صاحب اِس طرح دیتے ہیں:۔

بیجک بتاوے بت کو جو بت گپتا ہوئے
شبد بتاوے جیو کو پرلا بوجھے کوئے

بیجک کا سمجھنا کٹھن ہے۔ نہ صرف اُس کے مضامین اور مضامین کے معنی بہت اونچے ہیں۔ بلکہ زبان پوربی ہونے کی وجہ سے اس کا سمجھنا بھی

بھی بہت کٹھن ہے۔ اگر کسی کبیر پنتھی بزرگ نے اس کمی کے پُوری کرنے کے پہلے قلم اُٹھائی ہوتی۔ تو ہم کو ہاتھ میں آٹا لگا کر بھنڈاری بننے یا خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ آج تک اصلی معنی میں کسی کی توجہ اس طرف رجوع نہیں ہوئی۔ ریواں کے مہاراجہ وشوناتھ سنگھ جی کی ٹیکا جس کا ملک میں رواج ہے۔ نہ صرف حد درجہ کی غلط ہے۔ بلکہ غلط فہمی پھیلانے والی ہے۔ مطلب کچھ ہے اور وہ کہتے کچھ ہیں۔ یہاں تک کہ کبیر صاحب کو خود بخود بولنے کا موقع نہیں دیتے۔ اپنی اناپ شناپ بے تکی ہانکتے ہیں "من چہ میگویم و طنبورۂ من چہ مے سرایدا" کا معاملہ ہے کبیر صاحب کچھ اور ہی ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں اور راجہ صاحب کچھ اور ہی راگ الاپتے ہیں۔ دوسری ٹیکا سادھو پُورن داس جی کی ہے۔ اس کا بھی وہی حال ہے۔ یہ دو ٹیکا ہیں جو ہم نے منگا کر پڑھیں۔ کوئی اصل مطلب کی خبر نہیں دیتا۔ وشوناتھ سنگھ کی ٹیکا میں راج ہٹ اور پُورن داس جی کی ٹیکا میں سادھوہٹ کا نقص ہے۔ افسوس ہے۔ ہم کو اپنی طبیعت کے برخلاف یہ الفاظ استعمال کرنے پڑے ہیں۔ ہم کسی کی شکایت نہیں کرنا چاہتے۔ نہ مذمت سے ہم کو سروکار ہے۔ کیونکہ یہ ہماری عادت نہیں ہے۔ مگر کیا کریں۔ اس موقعہ پر مجبوراً کچھ کہنے کی ضرورت خواہ مخواہ لاحق ہوئی ؛

ہم نے ٹیکا کا یہ مطلب سمجھا ہے۔ کہ قرینہ اور سہولیت کے ساتھ درمیانی حائل شدہ پردہ کو ہٹا دیا جائے۔ تاکہ سامع اور متکلم دو بدو بات چیت کریں۔ ٹیکا کار صرف وقت وقت پر دو بھاشیہ اور ترجمان کا فرض ادا کرے۔ برعکس اس کے اگر وہ اپنا راگ الاپتا ہے۔ اور اصل متکلم

کی باتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتا ہے۔ تو نہ وہ صرف اپنے منصبی فرایض ہی کو انجام نہیں دیتا۔ بلکہ سچائی کا خون کر دیتا ہے۔ بعض ٹیکا کار اپنی لیاقت و ہمہ دانی جتانے کی غرض سے خواہ مخواہ مضمون کو طول دیتے ہیں۔ اور اس قدر مہمل مشکل اور دقیق اصطلاحیں بھر دیتے ہیں۔ کہ اُن کی شرح خود محتاج شرح ہو جاتی ہے۔ اور جو شرح کرنے کا مقصد ہے وہ مفقود ہو جاتا ہے۔ کسی کو کیا منصب ہے۔ کہ اصل مصنف کے کلام میں دست اندازی کرے۔ اور اُس کو اپنے معنی پہنائے۔ جو مصنف کچھ کہتا ہے۔ اُس کی علت غائی ہمیشہ یہی ہوا کرتی ہے۔ کہ پڑھنے والے کلام کو سمجھیں اور اس غرض سے وہ حتے الامکان سادہ بیانی سے کام لیا کرتا ہے۔ مگر شرح اور ٹیکا کرنے والے اُس میں اپنا پچڑا گھسیڑ دیتے ہیں۔ اور سامع اور متکلم کو ایک دوسرے سے جُدا کر دیتے ہیں ؎

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

اگر ہم نے کبیر صاحب کے بیجک کی ٹیکا لکھنے کے لئے قلم اٹھائی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو لوگ براہ راست اُن کی بانی کو نہیں سمجھتے۔ وہ ہمارا اشارہ پاکر اس کو سمجھنے لگیں۔ اور عادت و مساوات و مطالعہ کی مشاقی کے ساتھ خود کبیر صاحب کے معہود و منہوم ذہنی کو سمجھنے لگ جائیں۔ نہ یہ کہ گھبرا کر اصل اور شرح دونوں سے متنفر ہو جائیں۔ پھر بات کیا ہوئی۔ اس سے تو ٹیکا نہ کی جاتی۔ تب ہی بہتر تھا۔ کسی نہ کسی طرح اصلی مطالعہ کرنے والے سچے شوق کے زیر اثر اپنا مطلب نکال ہی لیتے۔ نفرت دلانا اور مصنف کی غلط اور بے سمجھی ہوئی تاویل کرنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اگر

کوئی بات نہیں معلوم ہے۔ تو یا تو صاف صاف کہدو۔ کہ یہ سمجھ میں نہیں آتی۔ یا خاموش ہو رہو۔ اپنی بات کیوں اُسمیں ملاتے ہو۔ تمکو اِسکا حق کب حاصل ہے۔ مطالعہ کرنیوالا اصل مصنف کی معنی مراد کو سمجھنا چاہتا ہے۔ یا تمہاری لچ اور بے تکی ہانک کو؟

مہاراجہ صاحب ریوان نے جہاں دیکھو وہاں یا تو شری رام چندر شری رام چندر کی صدا بلند کی ہے۔ یا دیبانیتیوں کے برہمہ کو ایک سرے سے لے کر آخر سرے تک کوسا ہے۔ دونوں باتوں کی قطعی ضرورت نہیں تھی ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے کبیر صاحب کا مت ذرا بھی نہیں سمجھا اور سمپردا والوں کے رنگ میں رنگے جانے کیوجہ سے اُسی رنگ کے بیجک میں بھی دکھانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ کبیر صاحب جابجا کہتے ہیں

رام نام تینو لوک ہی جانا
دشرتھ سُت تینوں یہ مرم نہ جانا

انہوں نے جابجا سمپردائیوں کے خیال کا کھنڈن بھی بڑی معقولیت کے ساتھ کیا ہے۔ مثلاً

گئے رام اور گئے لچھمنا سنگ نہ گئی سیتا سی دھنا

بڑ چھل راون سو گئے بیتی لنکا رہ کنچن کی بھیتی

دشرتھ کُل اوتر نہیں آیا نا ہیں یشودا گود کھلایا

ایک دو نہیں۔ متعدد جگہ کی رمینی اور شبدوں کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اُن کا مطلب رام نام سے صرف ست نام ہے

اِسی طرح برہمہ کے کھنڈن کے متعلق بھی سمجھ لینا چاہئے۔ اسمیں ذرا بھی شک نہیں۔ کہ کبیر صاحب ویدانتی نہیں تھے۔ اِن کا منتویہ ویدانت سے بھی اُونچا تھا۔ اُن کی تعلیم نہ دویت وادی ہے نہ ادویت وادی ہے۔ لوگ کہینگے کہ "ایک" سے آگے کیا رہ جاتا ہے۔ جو منزل مقصود بنایا جاے۔ اسلئے موحدانہ طریق سب میں افضل اور اکمل ہے۔ مگر کبیر صاحب کہتے ہیں۔ جہاں ایک کا خیال ہے۔ وہاں دو کا بھی خیال چھپا رہتا ہے۔ اسلئے وہ حالت جس کو برہمہ سے مخصوص کیا جاتا ہے۔ مایا سے جُدا نہیں ہے۔ وہ نہ ایک ہے۔ نہ دو ہے نہ تین ہے نہ چار ہے۔ جو ہے وہ ہے اس سے زیادہ نہیں کہا جاسکتا۔

ایک کہوں تو ہے نہیں دُوجا کہوں تو گار
جیسا ہے تیسا رہے کہیں کبیر وچار

یہ ویدانت اور سنت مت کے سدھانت میں فرق ہے۔

حقیقت میں جس طریق کی تعلیم کبیر صاحب نے دی ہے وہ اِتنی لطیف اور باریک ہے۔ کہ سوائے بہت بڑے اُتم ادھکاری کے اِس کا انجو ہونا آسان کام نہیں ہے۔ اُنہوں نے جہاں کہیں برہمہ کے متعلق اشارہ کی اُنگلی اُٹھائی ہے۔ اُس کا مطلب صرف اِتنا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ اِسی طرح وشوناتھ سنگھ کی ٹیکا میں اور بھی بہت سے فروگات ہیں۔ آپ نے اپنے دانست جا بجا سُمرتی۔ شُرتی و دوسری کتابوں کے حوالہ جات سے کبیر صاحب کے کلام کی تائید کرنی چاہی ہے۔ یہ بھی صریحی غلطی ہے۔ جس گڑھے سے وہ نکالنا چاہتے ہیں۔ راجہ صاحب اُسی شبد کے دلدل اور شاستروں کے جنگل میں نادانستہ اوروں کو پھنسنا چاہتے ہیں۔ کبیر صاحب کا کلام آپ اپنا پرمان ہے۔ اِس کے لئے کسی سند کے پیش کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ سُورج کو چراغ دکھانا اور چراغ

دکھا کر سورج کی ہستی کو ثابت کرنا ایک صریحی غلطی ہے۔ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" سورج خود آپ اپنا ظہور ہے۔ وہ چراغ یا موم بتی کی روشنی کا محتاج کب ہے۔ ہماری سمجھ میں تو ایسا ہی آتا ہے۔ اگر اور لوگ اسکو اور طرح سمجھتے ہیں۔ تو ہم کیا کریں۔ ہماری دانست میں جو کبیر پنتھی بیجک کے مضمون کو اس گرنتھ میں لت پت کرتا ہے۔ اُس نے ابتک کبیر صاحب کے سدھانت کو نہیں سمجھا اور وہ غلطی اور غلط فہمی کا شکار رہو رہا ہے۔ اُس کو چاہیئے کہ گورو مکھ دوارا کبیر صاحب کو پراپت کرے۔ اور انھیں بڑھا کر اُن کی تعلیم کے جوہر کو سمجھے۔ اور اگر برعکس اِس کے کام کرتا ہے۔ تو وہ چاہے اور کچھ بنجائے۔ مگر کبیر پنتھی نہ ہوگا اور اسی غلطی اور غلط فہمی کا سبب ہے۔ کبیر پنتھی ستگورو کے امولیہ بانی کو نہ سمجھ کر بہکے جا رہے ہیں۔

سادھو پورن داس کی ٹیکا کا بھی کم و بیش یہی حال ہے۔ کیا کیا جائے۔ حالات۔ واقعات۔ اردگرد کے اثرات اپنا نتیجہ پیدا کئے ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ویش کال۔ دستو کے اثر سے کوئی برلا آدمی بچ سکتا ہے اور وہ اسوقت بچتا ہے۔ جب گورو کی دیا ہوتی ہے۔ بغیر گورو کی دیا کے اِن مضامین پر عبور پانا بہت ہی مشکل کام ہے۔ پورن داس کی ٹیکا مضامین کو واضح نہیں کرتی۔ وہ صرف بیجک ہی کے لفظوں کے ارد گرد چکر لگاتے ہیں اِس لئے صحیح معنی میں جو ٹیکا کا مطلب ہے۔ وہ اس سے بھی پورا نہیں ہوتا۔ اُن کی رمینی اور شبدوں کی ٹیکا۔ عام طور پر ایسی ہی ہے۔ ہاں ساکھیوں کی شرح میں انہوں نے کچھ اچھا کام کیا ہے۔

اِن سب حالتوں کی موجودگی میں ہم کو بیجک پر ٹیکا لکھنے کا خیال پیدا ہوا۔ اور دوسرے صاحبوں نے بھی خیال دلایا۔ ہم کیا اور ہماری قابلیت کیا۔

نہ ہم کو ہمہ دانی کا دعوے ہے۔ نہ ہم ہمہ داں ہیں۔ بہت دنوں تک اس خیال کو روکتے رہے۔ منتظر رہتے۔ کہ کوئی قابل تر آدمی بیجک کو ہاتھ میں لے اور کبیر صاحب کا پیغام کھل کر اور کھول کر سنائے۔ مگر امید بر نہیں آئی۔ کسی نے حوصلہ نہیں کیا۔ نہ کسی کو اس ضروری اور اہم کام کی طرف توجہ ہوئی۔ جس وقت ہم نے "سنت سندیش" کو جاری کیا۔ یہ خیال رہ رہ کر ستانے لگا۔ دبا ہوا سنسکار ابھر کھڑا ہوا۔ کون جانے قدرت نے ہم کو اس خدمت کے انجام دینے کے لئے موزونیت بخشی ہو۔ جس کی ہم کو خبر نہیں ہے۔ کون جانے ہم ترجمان اردو بھاشیہ بن کر پرم سنت کبیر صاحب کی بانی سادگی کے ساتھ ادھکاریوں کے ذہن نشین کرا سکیں۔ اسلئے چار ناچار کسی غیر معمولی پریرنا کی حرکت کے زیر اثر اس بار عظیم کو اپنے سر پر لیا۔ ہمارے اس سلسلہ کا نام سنت سندیش ہے۔ بیجک کا سندیش ہی اصلی معنی میں سنت سندیش کہا جا سکتا ہے۔ پرم سنت کی بانی ہی سنت سندیش ہو سکتی ہے۔ اور ہم نے بیجک کی ٹیکا کے دوارا۔ اپنی تحریری خدمت۔ اپنی ذات۔ اور اپنے پڑھنے والوں کے دل و دماغ کو پوتر کرنیکا ارادہ کر لیا۔ کام مشکل ہے۔ بیجک کی ٹیکا آسان نہیں ہے۔ مگر مثل مشہور ہے "جہاں روکھ نہ بروکھ۔ تہاں ارنڈ مہا پرکھ"۔ اگر کوئی اس کام کو نہیں کرتا۔ وہاں کیا وجہ ہے۔ کہ ہم بھی غفلت کریں ؛

سب سے بڑی دقت جو ہم کو اس گرنتھ کے ہاتھ لینے میں ہوئی۔ وہ رمینی شبد اور ساکھی وغیرہ سبکا اردو میں نقل کرنا تھا۔ نقل کرنیکے کام سے ہم بہت گھبراتے ہیں۔ اس لئے ہم میں موزونیت نہیں ہے۔ اور چونکہ پڑھنے پڑھانے کا مرحلہ قریب قریب طے کر چکے ہیں۔ بہت کٹھن معلوم ہوا۔ اپنا انجھو لکھنا آسان ہے۔ مگر کتاب کو نقل کرنا کرانا مشکل ہے

بالخصوص ایسی حالت میں جب کہ ہم تن تنہا۔ بلا کسی مدد گار کے اس کام کو کر رہے ہوں۔ جو کام چند روز میں ہو سکتا ہے۔ وہ اِن دِقتوں کی وجہ سے مہینوں میں بھی انجام نہیں پاتا۔

سنت سندیش کے بارہ نمبر مہینوں میں ختم ہو گئے۔ لاہور سے مینجر کی سخت بیماری کا تار آیا۔ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ دہلی چھوڑی۔ لاہور آئے۔ وہ بستر پر پڑے ہوئے تھے۔ زیست کی اُمید منقطع کر چکے تھے۔ دنوں دوا علاج کی۔ کچھ افاقہ ہؤا۔ اُن کو تبدیل آب وہوا۔ اور صحت کے لئے پہاڑ کی طرف روانہ کیا۔ ساتھ کوئی کتاب نہیں لائے تھے۔ صرف بیجک ہی بیجک ہاتھ میں تھا۔ اُس کا مطالعہ شروع کیا۔ کاتب مقرر کئے۔ اور لکھانے لگے ایک طرف مینجری کا کام۔ خط وکتابت کی جھنجھٹ اور دوسری طرف بیجک کی ٹیکا۔ آپ بہ آسانی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ایسی حالت میں کہاں تک کام کیا جا سکتا ہے۔ اور بالخصوص جب کام کی جلدی ہو۔ مگر مالک کی دَیا تھی۔ اُدھر کاتب لکھتا جاتا تھا۔ اِدھر ہم ٹیکا کرتے جاتے تھے۔ سوچنے تک کا موقع اچھی طرح ہاتھ نہیں آیا۔ تاہم ہم نے ٹیکا کرنے کا جو مقصد تھا اُس کو نگاہ کے سامنے رکھا۔ اختصار کے ساتھ مطلب کے واضح کرنے کی کوشش کی۔ نہ اِس ٹیکا میں پنڈتائی خرچ کی گئی ہے۔ نہ بات کا تبنگڑا بنایا گیا ہے۔ جو مضمون ہے۔ صاف صاف ہے۔ عالم اور عامل کے کام میں فرق ہوتا ہے عالم۔ سند۔ پرمان۔ دلیل اور یُکتی پیش کر کے ایک ایک بات کو سِدھ کرتے ہیں۔ عامل صرف اپنا انبھو بیان کرتے ہیں۔ اور وہ بھی ایسے سہل لفظوں میں کہ ایک بچہ بھی سمجھ سکے۔ اپنی تو ہمیشہ سے یہی کیفیت رہی ہے۔ اگر اس پر بھی کوئی نہ سمجھے اور کسی کی سمجھ میں مطلب نہ آوے۔ تو ممکن ہے۔ یا تو

اُس میں ادھکار نہ ہوگا۔ یا ہمارے اظہار مراد کی کوشش میں کچھ نقص ہوگا جب کوئی چیز دُنیا میں مکمل نہیں ہے۔ تو ہم کیسے کہیں کہ ہمارا کام مکمل ہوگا۔

تاہم چونکہ ہم نے اپنے پاٹھکوں کو اس ذریعہ سے کبیر صاحب کے ساتھ ہمکلام ہونیکا موقع دیا ہے۔ لوگ اِس محنت کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور کیا عجب بہت سے آدمی اصلیت کے نفس مراد کو سمجھ کر اس طرف رجوع ہوں۔ اور اپنا پرمارتھی کام بنائیں۔ اگر سینکڑوں میں سے ایک کو بھی یہ فائدہ حاصل ہُوا۔ تو ہم اور ہماری محنت دونوں سپھل اور مبارک ہیں +

کتاب کو ضخیم بنانا نہ مقصود تھا اور نہ ہے۔ طوالت سے فائدہ ہی کیا ہے۔ جہاں تک ہو سکا بلا ضرورت مضمون کو طول نہیں دیا گیا۔ اکثر پڑھنے والے اس مختصر ٹیکا کا دوسرے ٹیکا کاروں کی ضخیم اور مجلد کتابوں سے مقابلہ کرکے بطور خود نتیجہ اخذ کر سکیں گے۔ کہ آیا اُنکے مقابلہ میں کبیر صاحب کے منتویہ کے سمجھانے بجھانے میں ہم کو کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔ اور آیا یہ مختصر ٹیکا مطالعہ کے قابل ہے۔ یا وہ بڑے بڑے ضخیم پوتھے یا جن میں علمیت اور پنڈتائی دکھانے کی کوشش شُدومُد کے ساتھ کی گئی ہے۔ اِس سے زیادہ کیا عرض کریں

گورُو آپ کا کلیان کریں

(۲) کبیر صاحب کا بیجک

کبیر صاحب کی اصلی کتاب کا نام "بیجک" ہے۔ بیجک ہندی لفظ ہے۔ اِسکو "کنجی" بھی کہہ سکتے ہیں۔ مگر بیجک اس کنجی کو نہیں کہتے۔ جس سے معمولی قفل کھولا جاتا ہے۔ بلکہ بیجک نام ہے اُس کاغذ کا جس میں کسی مدفون خزانہ کی صراحت۔ اشاروں۔ مختصر لفظوں یا نقشوں میں ہوتی ہے۔ جس کو بیجک مِل جاوے وہ بہ آسانی گڑے ہوئے خزانہ کا پتہ پاسکتا ہے۔ ہم جس جگہ آباد ہیں۔ اُس کا نام "بھدوہی" ہے۔ اور راج بنارس میں واقع ہے۔ اصل میں یہ لفظ "بھرّدوہی" تھا۔ اب بگڑ کر بھدوہی بن گیا۔ بھرّدوہی کی وجہ تسمیہ یہ ہے۔ کہ وہاں کسی زمانہ میں بھر قوم کے لوگ سلطنت کرتے تھے بھر اُسی زُمرہ کے آدمی ہیں۔ جن کو فی زمانہ کے مؤرخ ہندوستان کے اصلی باشندے کہتے ہیں۔ بھروں کی سلطنت کے زوال کے بعد وہاں کے حاکم مونس ٹھاکر ہوئے۔ اِن کے بعد رفتہ رفتہ زمانہ کے انقلاب کے سلسلہ میں یہ حصّہ راج بنارس کے قبضہ میں آیا۔ بھروں کی سلطنت جاتی رہی۔ مگر اُس قوم کے آدمی جو شاہی نسل سے ہیں۔ اب تک جابجا پائے جاتے ہیں۔ اُن کی حالت قابل رحم ہے۔ بالعموم شکستہ حال ہوتے ہیں۔ اور بھدوہی میں کاشتکاری کا پیشہ کرکے گذران کرتے ہیں۔ اور گو وہ لوگ تعلیمی مفاد سے بے بہرہ ہیں۔ صرف کیتھی کے حروف سے آشنا ہیں۔ مگر اُن میں سے اکثر لوگوں کے پاس اُن خزانوں کے بیجک موجود ہیں۔ جو بھروں نے اپنے کوٹ (قلعوں) گاڑ دیئے تھے۔ جب اُن پر تکلیف آتی ہے۔

اور روپیہ کی کمی ہوتی ہے۔ تو تبدیل لباس کر کے اُن مخصوص جگہوں میں گشت کرتے ہیں۔ جہاں خزانے گڑے ہیں۔ اور موقعے پاکر اُن جگہوں کو کھود کر روپیہ نے جاتے ہیں۔ ہمارے دیکھتے دیکھتے کئی جگہ اِن لوگوں نے کھودیں۔ روپیہ اُٹھالے گئے۔ کوئی کوئی پورانے سکے وہاں مٹی میں ملے ہوئے لوگوں کے ہاتھ لگے۔ جن سے پتہ چلا۔ کہ بھروں نے اس کو کھود ا تھا۔ بھر اپنے "بیجک" نہ غیر قوموں کو دکھاتے ہیں۔ نہ کسی سے صلاح ومشورہ لیتے ہیں۔ صرف اپنی اولاد کو اُن کا علم بخشتے ہیں۔ اور گاڑھے وقت وہ اِن سے فائدہ اٹھاتی ہے۔ دوسرے اِن "بیجکوں" کو سمجھ بھی نہیں سکتے۔ ایک تو "بیجک" کی صورت یہ ہے ؛

دوسرے۔ بیوپاری اور سوداگر اپنے مال کی فہرست کو "بیجک" کہتے ہیں۔ جب کہیں غیر جگہ سے کوئی مال ریل یا جہاز پر آتا ہے۔ تو اِس کے ساتھ یہ "بیجک" بھی بھیجا جاتا ہے تاکہ مال واسباب کے شمار کرنے اور جانچ و پڑتال کرنے میں مدد ملے۔ بیوپاریوں میں یہ لفظ عام طور پر مستعمل ہے ؛

تیسرے "بیجک" کا مطلب ہے۔ "بیج" خلاصہ یا جوہر یعنی اُس میں ہر شے کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کا سامان اِس قدر لطافت اور اختصار کے ساتھ موجود رہتا ہے۔ کہ معمولی آدمی اُس کا پتہ نہیں پاتے۔ صرف باریک بین نگاہیں سار کو سمجھتی اور دیکھتی ہیں۔ اور وہ ان کی وضاحت کر سکتی ہیں ؛

کبیر صاحب کی جس کتاب کا نام "بیجک" ہے۔ اُس میں یہ تینوں باتیں موجود ہیں۔ اوّل تو وہ پرمارتھ کے خزانہ۔ اور عرفان یعنی علم معرفت کے دفینہ کی کنجی ہے۔ دوسرے اُس میں اُن تمام مضامین کی فہرست ہے۔

جن کی تعلیم پر مارتھیوں کو دی جاتی ہے۔ اور جن سے واقفیت پیدا کرنا ضروری ہے۔ تیسرے اِن سب باتوں کو "بیج" "رُوپ یا جوہر" "خلاصہ اور "تتو" کی شکل میں بیان کیا گیا ہے ؛

سب سے پہلے کبیر صاحب نے اِس کتاب کو تصنیف کر کے بھگوجی اپنے چیلے کو سُنائی تھی۔ اور وہی اُس کے ترتیب دینے والے بھی مشہور ہیں۔ بھگوجی کا اصلی نام بھگوانداس بھی ہے۔ جس وقت 'بیجک' کی ترتیب دی گئی۔ بھگوجی کے دِل میں بدنیتی سمائی۔ وہ اُس کو چھپا کر دھنوتی میں چلے آئے۔ چونکہ وہ بلا اجازت بھاگ آئے تھے۔ بعد کو اُن کا نام 'بھگوجی' ہی پڑ گیا۔ کبیر صاحب نے اس واقعہ کے بعد کچھ نہیں کہا۔ نہ اُن کی زبان سے کوئی حق یا ناحق کلمہ برآمد ہؤا۔ عرصہ تک یہ کتاب دھنوتی کے مہنتوں کے پاس رہی۔ بعد ازاں وہاں سے اُس کا عجیب طور پر پرچار ہؤا۔ کیونکہ پرچار ہونا تو ضروری تھا ؛

"سنت بچن پلٹے نہیں پلٹ جائے برہمنڈ"

یہ بھی روایت ہے۔ کہ جگو داس بھگوداس کبیر صاحب کے دو چیلے حقیقی بھائی تھے۔ جب کبیر صاحب کے گیت ہونے کا وقت آیا۔ اِن دونوں نے ہاتھ باندھ کر پرارتھنا کی۔ کہ کوئی اِس قسم کی بانی ہم کو عطا کی جائے۔ جو مستند یادگار رہے۔ اور اُس کے مطالعہ سے ہم کو سار بھید کی یاددہانی ہوتی رہے۔ کبیر صاحب نے منظور فرمایا۔ اور اُنکو یہی بیجک لکھادی۔ کبیر صاحب کی بانی بے شمار ہے۔ مگر سوائے "بیجک" کے اور کوئی گرنتھ بدھ نہیں ہوئی تھی۔ کبیر صاحب کے بعد دونوں شاگرد لڑ پڑے۔ تب اُنکی ماں نے بیجک کی دو نقلیں کرائیں۔ ایک میں پہلی رمینی اسطرح

انتر جوتی شدید تاریکی اور دوسرے میں پہلی رمینی اس طرح آتی ہے جیورو پ یک انتر باسا۔ مگر یہ محض معمولی طفلانہ روایت ہے۔ جو کسی طرح اعتبار کے قابل نہیں ہے۔ ریوان کے شاہی خاندان کو یہ دعوے ہے۔ کہ یہ بیجک کبیر صاحب نے اُن کے بزرگوں کو بخشا تھا۔ چاہے کچھ ہو۔ بیجک موجود ہے۔ اور چاہے وہ کسی کو ملا ہو۔ اب وہ تمام دنیا کی جائداد ہے۔

مگر یہ پتہ نہیں لگتا۔ کہ کب یہ کتاب گورکھ دھرم داس صاحب کے پاس پہنچی۔ اور اس کا پتہ لگانا بھی غیر ضروری ہے۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ کہ کبیر صاحب کے بیجک کا عوام میں رواج ہوگیا۔ ورنہ یہ لاثانی کتاب ممکن تھا۔ کہ دھنوتی کے مہنتوں ہی تک رہتی اور دوسرے اس کے فیض سے محروم رہجاتے۔

بیجک ابتدا سے کیتھی ہی حرفوں لکھی گئی تھی۔ کیتھی وہ حروف ہیں۔ جو پہلے عدالتوں میں جاری تھے۔ اور عام آدمی اُن ہی کی مدد سے لکھنے پڑھنے کا بیوہار کرتے تھے۔ چونکہ اُس زمانے میں پڑھنے لکھنے کا کام زیادہ تر کایستھوں ہی تک محدود تھا۔ اس لئے ان کا نام کیتھی ہی پڑگیا بہار اور ممالک متحدہ کے مشرقی اضلاع کی تمام بھاشا کی کتابیں انہیں حروف میں لکھی جاتی تھیں۔ اور پرانی کتابیں بھی سب کیتھی میں ملتی ہیں۔ حتےٰ کہ گوسوامی تلسی داس جی کی اصلی رامائن بھی ان ہی اکشروں میں پہلے لکھی گئی تھیں۔

بیجک کی زبان خاص پوربی ہے۔ جو بنارس۔ مرزاپور اور گورکھپور وغیرہ کے اضلاع میں بولی جاتی ہے۔ کبیر صاحب کے بے شمار شبد برج بھاشا

میں بھی ملتے ہیں۔ مگر بیجک، میں یہ خصوصیت ہے۔ کہ وہ بالکل پوربی بھاشا ہے۔ جس کے اکثر الفاظ عام ہندی دان سمجھ بھی نہیں سکتے ہیں۔

پوُرب کی بولی عام طور پر پسند نہیں کی جاتی۔ حالانکہ ہندی کی سب سے زیادہ معقول کتابیں پوُرب ہی کی بولی میں لکھی گئی ہیں۔ اور آج کل کی طرح اُس وقت بھی پوُرب کی بولی پر مذاق و مخول اڑانے کا رواج رہا ہوگا۔ پوُرب والے اب بھی مذکر و مؤنث وغیرہ کے استعمال میں فاش غلطیاں کرتے رہتے ہیں۔ تاہم کبیر صاحب کو 'پوُربیا' ہونے پر فخر تھا۔ ایک موقع پر وہ فرماتے ہیں:

ہم پوُرب کے باسی سنتو۔ ہمری لکھے نہ کوئے
ہمری باتیں وہ لکھے۔ جو کھرا پوُربیا ہوئے

جہاں کبیر صاحب کا کلام بطور خود دقیق ہے۔ وہاں پوُربی الفاظ اور بھی اُس کو مشکل بنا دیتے ہیں۔ مگر یہ خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ روحانیت کے معلم عام طور پر عوام کی زبان میں ہی گفتگو کرنے کے عادی رہے ہیں۔ اور کہیں بھی اور کبھی بھی زبان کے قیود کا لحاظ نہیں کیا ہے۔ ہندوستان میں تو ہر جگہ سنتوں اور سادھوؤں نے اسی اصول کی پیروی کی ہے۔ غیر ملکوں میں بھی اسی قاعدہ پر عملدرآمد رہا ہے۔ مولانا رُوم فرماتے ہیں:-

شعرمے گویم پُر از قند و نبات
من ندانم فاعلاتن فاعلات

صدیوں تک بیجک، کا رواج قلمی صورت میں کبیر پنتھیوں کے مٹھوں اور خانقاہوں تک محدود تھا۔ اوّل تو عام آدمیوں کے ہاتھوں تک اُس کا پہنچنا مشکل تھا اور اگر کسی نے محنت کرکے لکھا بھی تو بہت کم ایسے نسخے

ملتے تھے۔ جو تمام وکمال مکمل ہؤا کرتے تھے۔ دھنوتی دھرم داس جی کے مٹھ۔ اور مہاراجہ ریواں کے کتبخانہ کی نقلیں بیشک مکمل تھیں۔ ریواں کی شاہی نسل ابتدا ہی سے کبیر پنتھی تھی۔ کیونکہ وہ کبیر صاحب ہی کا خاندان کہلاتا ہے۔ اور قطع نسل ہونے پر دیا گھر دیو نامی اِس شاہی خاندان کا مورث کبیر صاحب ہی کے آشیرباد سے پیدا ہؤا تھا۔ اِس لئے ضروری تھا کہ وہ اُن کا معتقد ہوتا۔ کہتے ہیں اِس خاندان میں جو بیجک کا قلمی نسخہ ہے وہ سمت ۱۵۲۱ بکرمی کا اور دھرم داس جی کے ہاتھ کا لکھا ہؤا ہے ؛

بعد کو جب چھاپہ خانہ کا رواج ہؤا۔ بنارس میں پہلی مرتبہ ۱۸۶۸ء میں اُس کے کچھ حصے چھاپے گئے۔ جن میں سارے مضمون نہیں تھے۔ اور اُس میں مہاراجہ وشوناتھ سنگھ جی والی ریواں کی شرح بھی شامل تھی۔ جن کو کسی روایتی پیشین گوئی کے موافق کبیر صاحب کا انش مانا گیا ہے ؛

دُوسری مرتبہ ۱۸۹۰ء میں مونگھیر کے پادری پرتم چندجی نے بیجک کا خوبصورت و چھوٹا ایڈیشن کلکتہ میں شایع کیا۔ ہم کو یہ کتاب بہت پسند آئی۔ بعد کو معلوم نہیں۔ کون صاحب ہمارے کُتب خانے سے اُٹھا لے گئے۔ چونکہ زندگی کی ابتدائی منزل تھی۔ ہم نے سرسری طور پر کتاب کو پڑھا تھا پھر بیجک کا خیال دِل سے جاتا رہا۔ اور بیس نہیں برس تک اُدھر توجہ نہیں ہوئی۔ پرتم چند نے اپنی دانست میں اس کتاب کو بہت صحیح چھپوایا تھا۔ تاہم کچھ کچھ غلطی رہ گئی ہے۔ اور مضامین کے لحاظ سے بھی کمی بیشی ہے۔ مگر بہت ہی کم ؛

تیسری دفعہ بیجک کو منشی نول کشور صاحب نے اپنے لکھنؤ کے مطبع میں

سنہ ۱۸۹۸ء میں چھاپا۔ یہ کبیر پنتھیوں کے خیال میں بیجک کا صحیح اور مکمل خاکہ ہے۔ اور سٹیک بھی ہے۔ ٹیکا وہی راجہ ریوان کی ہے ؛

برہان پور کے پورن داس جی کبیر پنتھی نے اپنی علیحدہ شرح بیجک پر لکھی تھی۔ جو الہ آباد میں سنہ ۱۹۰۵ء میں چھپی۔ انہوں نے اس میں جا بجا تمہیں بھی کی ہیں ؛

سنہ ۱۹۰۶ء میں وینکٹیشور پریس بمبئی نے سوامی جگلانند جی کے زیر ہدایت، سٹیک بیجک شایع کی۔ جو مطبع نولکشور کے ایڈیشن کے موافق ہے۔ اسمیں بہت فضول اضافہ کیا گیا ہے۔ جس کی ذرہ بھی ضرورت نہیں تھی۔ علی الخصوص بگھیل بنس کی تواریخ کا شامل کرنا بالکل بے معنی ہے۔ ہاں اس ایڈیشن میں جو قابل تعریف اضافہ ہے۔ وہ "مول رمینی" ہے۔ جو کبیر پنتھیوں میں سینہ بہ سینہ اب تک چلی آتی تھی۔ اور جس کا علم دوسروں کو نہیں تھا۔ اصل بیجک سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر یہ وہ شے ہے۔ کہ جس میں کبیر صاحب کی تمام تعلیم کا لب لباب موجود ہے۔ اور بیجک کے سمجھنے میں اس کی مدد سے بہت آسانی ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص اچھی طرح اس مول رمینی کو سمجھ لے۔ جس کا نام "اکشر کھنڈ کی رمینی" بھی ہے۔ تو اُس کو بیجک کے سمجھنے میں اس قدر دقت نہ ہوگی۔ سوامی جگلانند جی سنہ ۱۹۱۳ء کے جون کے مہینے میں ہم سے ملنے کے لئے دہلی تشریف لائے تھے۔ عند التذکرہ یہ معلوم ہوا۔ کہ اس "مول رمینی" کے شامل کرنے پر کسی مہنت صاحب نے اُن پر نالش بھی کی تھی۔ کیونکہ اس کا شایع کرنا اُن کے خیال میں بڑا پاپ رہتا۔ جو کچھ ہو۔ ایک طرح پر اُس کا چھاپہ میں آجانا اچھا ہی ہوا کیونکہ وہ کبیر صاحب کی تعلیم کا لطیف جوہر ہے۔ اور بہت سی غلط فہمیوں

کو دُور کرتی ہے۔ جو اور کسی طرح (بیجک) کی مدد سے بھی غیر ممکن تھیں۔ کیونکہ بیجک کی ٹیکا جو مہاراجہ وشوناتھ پرشاد سنگھ نے کی ہے۔ بہت ہی مبہم اور غلط ہے۔ اور کبیر صاحب کے سدھانت سے گمراہ کر دیتی ہے۔ عوام کا تو یہ خیال ہے۔ کہ کبیر صاحب نے خود یہ ٹیکا اُن کو لکھائی تھی۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اِس ٹیکا کی موجودگی میں کس طرح اِس خیال کو تقویت ہو سکتی ہے اِس سے تو پُورن داس جی کی ٹیکا کچھ اچھی ہے۔ گو وہ بھی اعتراض سے خالی نہیں ہے۔

بیجک کا آخری ایڈیشن پادری احمد شاہ صاحب نے کانپور کے لاپرس میں چھپوایا ہے۔ یہ بلا مبالغہ سب سے بہتر ہے۔ اِس میں ٹیکا نہیں ہے مگر کتاب اَوروں سے اچھی چھپی ہے۔ اَور غلطیاں بھی بہت ہی کم ہیں۔ اِس کے شایع کرنے میں پادری صاحب ممدوح کو بہت محنت اور عرق ریزی سے کام لینا پڑا ہے۔ وہ برسوں بیجک کے ترجمہ کرنے کی فکر میں غلطاں و پیچاں تھے۔ اُن کو کوئی پنڈت نہیں ملا۔ جو قابل اطمینان صورت میں بیجک کے مضامین پر روشنی ڈالتا۔ آخر میں انہوں نے ہم کو لکھا اور عرصہ تک ہمارے پاس مطالعہ کرنے کے بعد اِس کو ہندی میں شایع کیا:۔

پادری صاحب نے بھی ہم سے اُس کی اُردو شرح کرنے کی درخواست کی تھی۔ مگر اوّل چونکہ ہم کو فرصت نہیں تھی۔ دوسرے امریکہ وغیرہ ملکوں کی سیاحت کا خیال تھا۔ ہم کو اِس سخت کام کے ہاتھ میں لینے سے تامل تھا پادری صاحب تو ہمیر پور تشریف لے گئے۔ مُنشی سُورج نرائن صاحب مہر زور کے ساتھ اِس کے ترجمے کے متقاضی ہو گئے۔ یہاں تک کہ امریکہ سے واپسی کے بعد بار بار وہی درخواست کرنے لگے۔ مجبوراً قطعی ارادہ کر لیا گیا۔

کہ لگے ہاتھوں ادھکاریوں کے فائدہ کے خیال سے اس کو لکھ ہی ڈالیں۔ بیجک کی ٹیکا لکھنے میں ہم اور شرحوں سے مدد نہیں لیتے۔ جو کچھ ہمارے اپنے انبھو میں آیا ہے۔ وہی بیان کیا گیا۔ اور اصل بات کو کبیر صاحب ہی کے لفظوں سے نکالنے کی کوشش کی ہے۔ شروع میں اصل کتاب کا مضمون ہے۔ جس کے ہر مشکل لفظوں کے تلے اُردو معنی دیئے گئے ہیں۔ بعد کو عام فہم ترجمہ ہے۔ ترجمہ کے بعد مختصر۔ مگر مطلب خیز تشریح ہے ؛

کیونکہ ہم کو نہ پکش پات ہے۔ اور نہ تعصب ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ ہر شخص کو پسند آئے گی۔ اور نہ صرف کبیر پنتھی حضرات اس کی مدد سے اپنے قابل تعظیم آچاریہ کی اصلی تعلیم کو سمجھیں گے۔ بلکہ جو لوگ کبیر پنتھی نہیں ہیں۔ اُن کو بھی کبیر صاحب کی تعلیم کا مزہ ملیگا ؛

(۳)۔ بیجک کے تعلیمی اصُول پر سرسری نظر

(اوّل)۔ تین بات لکھیہ۔ (۱) ستگور۔ (۲)۔ ست نام۔ (۳) ست سنگ طالبِ صادق کے لئے اِن تینوں سے تعلق پیدا کرنا چاہیئے ؛

بانی

ستگور۔ اے مرجیوا۔ امرت پیوا۔ کا دھنی مرسی پتال
گورو کی دیا۔ سادھ کی سنگت۔ نکل آوے بہی کال
بڑے۔ تتے۔ گئے بڑ و پتا۔ روم روم ہنکار
ستگور کے پہچے بنا۔ چارو برن چمار

مگر گورو سچا ہو۔ تب کام بنتا ہے:۔

اندھا گورو ہے اندھرا۔ چیلا کہا کرائے
اندھے اندھا ٹھیلیا۔ دواؤ کوپ پڑائے

ست نام

رام نام اہے بیج سار اور سب جھوٹ سکل سنسار
سمرن کرہو سو رام کو۔ کال گھے ہے کیس
نا جانوں کب ماری ہے کیا گھر کیا پردیس

مگر یہ یاد رہے۔ رام نام سے مراد اوتار والے رام سے نہیں ہے بلکہ دھن آتمک نام سے مراد ہے۔ جس کی دھن گھٹ میں ہو رہی ہے۔ سنو۔ کبیر صاحب آپ فرماتے ہیں:۔

سو جانے جیہی میں ہی جناؤں بانہہ پکڑی لوکے لے آؤں
سبج جاپ دھنی آپے ہوئی یہہ سندھی بوجھے پرلا کوئی

رگ رگ بولے رام جی روم روم رانکار
سبھے دھنی لائی رہے سوئی سمرن سار

اونٹھ۔ کنٹھ بانے نہیں جیبھیا نہیں اچار
کہت بستو کوجو لکھے سوئی سنس ہمار

ست سنگ۔ مالک کا اصلی ستھان وہ ہے۔ جہاں اس کے پیارے بھگت رہتے ہیں:۔

من میرا پنچھی بھیا۔ چڑھ کر اڑا اکاس
سورگ لوک خالی پڑا۔ صاحب سنتن پاس

دوم۔ علم شرط ہے۔ زبانی علم ناکارہ ہے:۔

کہ لگے ہاتھوں ادھکاریوں کے فائدہ کے خیال سے اِس کو لکھ ہی ڈالیں۔ بیجک کی ٹیکا لکھنے میں ہم اور شرحوں سے مدد نہیں لیتے۔ جو کچھ ہمارے اپنے انبھو میں آیا ہے۔ وہی بیان کیا گیا۔ اور اصل بات کو کبیر صاحب ہی کے لفظوں سے نکالنے کی کوشش کی ہے۔ شروع میں اصل کتاب کا مضمون ہے۔ جس کے ہر مشکل لفظوں کے تلے اُردو معنی دیئے گئے ہیں۔ بعد کو عام فہم ترجمہ ہے۔ ترجمہ کے بعد مختصر۔ مگر مطلب خیز تشریح ہے ؛

کیونکہ ہم کو نہ پکش پات ہے۔ اور نہ تعصب ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ یہ ہر شخص کو پسند آئے گی۔ اور نہ صرف کبیر پنتھی حضرات اس کی مدد سے اپنے قابل تعظیم آچاریہ کی اصلی تعلیم کو سمجھیں گے۔ بلکہ جو لوگ کبیر پنتھی نہیں ہیں۔ اُن کو بھی کبیر صاحب کی تعلیم کا مزہ ملیگا ؛

(۳)۔ بیجک کے تعلیمی اصُول پر سرسری نظر

(اوّل)۔ تین بات مکھیہ۔ (۱) ستگور۔ (۲)۔ ست نام۔ (۳) ست سنگ طالبِ صادق کے لئے اِن تینوں سے تعلق پیدا کرنا چاہیئے ؛

بانی

ستگور۔ اے مرجیوا۔ امرت پیوا۔ کا دھنی مرسی پتال
گورو کی دیا۔ سادھ کی سنگت۔ نکل آؤ بہی کال
بڑے۔ تنے۔ گئے بڑو پنا۔ ردم ردم لہنکار
ستگور کے پہچے بنا۔ چارد برن چمار

مگر گورو سچا ہو۔ تب کام بنتا ہے:۔

'جاکا گورو ہے آندھرا۔ چیلا کہا کرائے
'اندھے اندھا ٹھیلیا۔ دوؤ کوپ پڑائے

ست نام

رام نام اہے بیج سار اور سب جھوٹ سکل سنسار
سمرن کرہو سورام کو۔ کال گھے ہے کیس
ناجانوں کب ماری ہے کیا گھر کیا پردیس

مگر یہ یاد رہے۔ رام نام سے مراد اوتار والے رام سے نہیں ہے بلکہ دھن آتمک نام سے مراد ہے۔ جس کی دھن گھٹ میں ہو رہی ہے۔ سنو۔ کبیر صاحب آپ فرماتے ہیں:۔

سو جانے جیہی میں ہی جناؤں بانہہ پکڑی لوکے لے آؤں
سبچ جاپ دھنی آپے ہوئی یہہ سندھی بوجھے پرلا کوئی

رگ رگ بولے رام جی روم روم رانکار
سبھے دھنی لاگی رہے سوئی سمرن سار

اونٹھ۔ کنٹھ بالے نہیں جپیا نہیں اچار
گیت بستو کو بنے جو لکھے سوئی ہنس (زبان) لکھے ہمار

ست سنگ۔ مالک کا اصلی ستھان وہ ہے۔ جہاں اس کے پیارے بھگت رہتے ہیں:۔

من میرا پنچھی بھیا۔ چڑھ کر اڑا اکاس
سورگ لوک خالی پڑا۔ صاحب سنتن پاس

دوم۔ علم شرط ہے۔ زبانی علم ناکارہ ہے:۔

کہتا تو بہتیرے ملے ۔ گہتا ملا نہ کوئے
سو کہتا یہ جان لے ۔ جو نہیں گہتا ہوئے

سوم۔ صرف ایک سے تعلق رکھنا توحید ہے۔ باقی شرک ہے:۔

ایک ایک کے بزدارے ۔ تو بزداری جائے
دُوئی مکھ کے بولنا ۔ گھنا تماچا کھائے
مُول گہے تے کام ہے ۔ تو مت بھرم بھولائے
من سایر سمدر ہے ۔ بہی کبھو مت جائے
ایکے سے سب ہوت ہیں ڈال پات پھل پھول
اب لینے کو کیا رہا ۔ گہہ پکڑا جب مُول

چہارم۔ تہذیب نفس۔ خود ضبطی۔ تربیت دل مذہب فقرا کا ابتدائی زینہ ہے:۔

جاکے جیبھیا بندھن ناہیں ہردیا ناہیں ساچ
واکے سنگ نہ لاگیئے ۔ گھالے بٹیا کانچ

پنجم۔ اہل فلسفہ کا زبانی جمع خرچ طریق قابل ترک اور اہل سلوک کا عملی طریق قابل اختیار ہے:۔

گیانی مُول گمنوائیا ۔ آپ بھئے کرتا
یا تے سنسساری بھلا ۔ جو سدا رہے ڈرتا
موئیں اتنی سکتی کہاں ۔ گاؤں گلا پسار
بندے کو اتنی گھنی ۔ پڑا رہے دربار

ششم۔ زیادہ مطالعہ کے قابل جسم انسانی ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے محسوسات کا علم حاصل کرکے اُن پر عبور پا لیتا ہے۔ وہ پرمارتھ کا مشتاق

ہوتا ہے ؎

شبد ہمارا آدی کا ۔ پل پل کر ہو یاد
انت پھلیگی ماہلی ۔ باہر کے سب باد

ہفتم ۔ اپنا انبھو سچا رہنما ہے ۔ بشرطیکہ گورو بھگتی کے ساتھ ہو ؎

انبھو کتھی کبیر نے ۔ انبھو بولیں ہنس
بن انبھو کتھنی کتھے ۔ بوڑی جات ہے بنس

ہشتم ۔ اپنے عقیدہ پر مضبوط ملی ہو ۔ اُس وقت اوروں کا سُننا مُضر نہیں ہوتا ۔ مگر نگاہ سار اور جوہر پر رہے ؎

سُنئے سب کی نبیریئے اپنی
سیندور کا سیندھورا چھپنی کی چھپنی

نہم ۔ زبانی توحید کے کلمے سے زبان کو روک رکھو ۔ اس سے دل کی اندرونی طاقت چلی جاتی ہے ۔ مطلب کہنے سے نہیں ۔ بلکہ سمجھنے سے ہے ؎

گاوے کتھنے بچارے ناہیں ۔ انجانے کا دوہا
کہیں کبیر پارس پرسے بنا ۔ پاہن پرسے لوہا
دغیرہ دغیرہ دغیرہ

بیجک کے پڑھنے کے تین اشارے

اوّل ۔ جو لوگ مرزا پوری یا گورکھپوری ہندی جانتے ہیں ۔ اُن کے لئے بیجک کا مطالعہ کسی قدر آسان ہے ۔ مگر جن کو ان اضلاع کی زبان سے واقفیت

حاصل کرنے کا موقع نہیں ملا۔ اُن کے لئے ذرا اُس کا پڑھنا کٹھن سا ہے۔ تاہم ذیل میں ہم چند اشارے لکھ دیتے ہیں۔ جن کے ذہن نشین کر لینے سے یہ دقت خود بخود رفع ہو جائے گی۔ اور وہ بیجک پڑھتے وقت گھبرائیں گے نہیں ؂

اوّل

گورکھپوری یا مرزاپوری بولی	عام ہندی
وا	اُسے ۔ اُس کو
تاہی	اُسے ۔ اُس کو
جاہی	جسے ۔ جس کو
واکر	اُس کو ۔ اُسے
تاکر	اُسے ۔ اُس کو
یاکا ۔ یاکی ۔ یاکے	اِس کی
تاکا ۔ تاکی ۔ تاکے	اِس کی
جاکا ۔ جاکی ۔ جاکے	جس کی
یاتے ۔ جاتے	اِس سے ۔ جس سے
تاتے ۔	اُس سے
ایہی ۔	اِس کو
تیہی ۔	تِس کو ۔ جس کو

گورکھپوری یا مرزا پوری بولی	عام ہندی
اِن کر۔	اِن کا۔
تِن کر۔	اُن کا۔
تَین۔	تُو
توہی۔	تجھ کو
موہی۔	مجھ کو
اوہی۔	اُس کو
توکہنہ = تو کہاں	تجھ کو
موکہنہ = موکہاں	مجھ کو
تیئی	وہی
اُوئی	وہی
اُو	وہ
ای	یہہ
اِسم زمان	
جیہیا	جب
تیہیا	تب

گورکھپوری یا مرزاپوری بولی	عام ہندی
اِسم صفت - بیاہل	بیاہا ہُوا - شادی شدہ
بیاہل	بیائی ہوئی - جنی ہوئی - بچہ والی
فِعل - دِین - دینھ	دِیا
لِین - لینھ	لِیا
کِین - کینھ	کِیا
چِین - چینھ	چینھا - پہچانا
آوا	آیا
پاوا	پایا
لاوا	لایا
رَہل	رہنا
کہاں	کہنا
مُوسل - وغیرہ	مُوس لیا - چوری کرلیا
رہلیں	رہتے تھے یا رہے تھے
کہلیں	کہا - کہدیا
دیہو	دو

دیباچہ

گورکھپوری یا مرزاپوری بولی	عام ہندی
دیہو	دو
ڈارہو	ڈال دو
جے ہے	جائے گا
کھے ہے	کھائے گا
کہہ ہیں	کہتے ہیں
استفہام کا	کیا؟
کاہ	کیا؟
کہا	کیا؟

دوم - فارسی عربی کے الفاظ جو بگڑی صورت میں پائے جاتے ہیں - اِن کو پڑھتے وقت ذہن میں رکھنا چاہیئے - باقی اور الفاظ صحیح استعمال ہوئے ہیں ۔

بیجک کے الفاظ	اصل الفاظ
اَدگ	بے داغ
اُجو	وضو
اسمان	آسمان
اندیشا	اندیشہ
باجی	بازی

بیجک کے الفاظ	اصل الفاظ
بسمل	بسم اللہ خواہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
پھرمایا	فرمایا
بھشت	بہشت
دوجکھ	دوزخ
تُرک	تُرک (مسلمان)
جولہا	جولاہا (نوربافت)
جبہہ	ذبح
رئیت	رعیت
جیبی	جیب (دوست پیغمبر حضرت محمدؐ)
سُنتی	سُنّت (ختنہ)
سیکھ	شیخ
سیکھ تکی	شیخ تقی
سیکھ اکروی	شیخ عکروی
سیکھ سکروی	شیخ سکروی
کاجی	قاضی
کُتب	کتاب (قرآن)
کُدرت	قُدرت
کسابئی	قصدئی (قصاب)
کھسم	خصم (یہ لفظ بیجک میں ہمیشہ مالک و شوہر کے معنی میں مستعمل ہوا ہے۔ گویا اس کا اصل معنی ہوئے

بیجک کے الفاظ	اصل الفاظ
کھبری۔ کھبر	خبر
کلما	کلمہ
کھوداے	خُدائے (خدا)
کورانا	قُرانا (قرآن)
گپھلائی	غفلت
گجارا	گذارا (ہمیشہ یہ لفظ نماز گذارنیکلئے آیا ہے)
مدتی	مدحت (تعریف)
مولنا	مولانا۔ مولوی
مسلے	مسئلہ
مکربہ	مقبرہ
مسکھری	مسخری
مواسی	مویشی
مسید	مسجد
مساپھ	مصحف (قرآن)
نواج۔ نماج	نماز
ہجور	حضور
ہوال	احوال

سوم بعض الفاظ جو پہلے زمانہ میں مستعمل تھے۔ اب اُنکا استعمال ترک ہوگیا ہے یا ہوتا ہے

ہنڈانا۔ لبری۔ لبرائی۔ لباری	دھوکا کھانا
ہگوئی	جھوٹ
سونہہ	ازدہی تہ انسان
	خرگوش۔ کھرہا
	بگوش۔ گمراہ ہوگیا

(۵)- پنچ کوش وغیرہ کا نقشہ

جس کا

بیجک کے پڑھنے والوں کو دھیان رکھنا چاہیئے۔ اس کا سنت سندیش کے مضامین کے سلسلہ میں کہیں کہیں کبھی کبھی اشاروں میں بیان آجایا کرتا ہے۔ یہاں مجملی خاکہ درج ہے۔ تاہم اس کو زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت نہیں سنت مت کو اس سے اتنی غرض نہیں ہے۔ اس کا فلسفہ بالکل سادہ اور صاف ہے۔ لفظی گورکھ دھندا سے تعلق نہیں رکھتا۔ بشرطیکہ کوئی عامل اور انبھوی آدمی سمجھا سکے ؛

نمبر شمار	نام	سنتھول دیہہ	سوکشم دیہہ	کارن دیہہ	مہاکارن دیہہ	کیولیہ دیہہ	کیفیت
۱	کوش	اَن مے کوش	پران مے کوش	منو مے کوش	آنند مے کوش	وگیان مے کوش	
۲	آشرم	برہمچریہ	گرہست	بن پرستھ	سنیاس	پرم ہنس	
۳	چنتھ	آچار	گورو مے	جگم آتم لنگ	شیو لنگ	پرستاد	
۴	پرکے	نیتیہ	نیمتیہ	وشو	مہا	ایکانت	
۵	دشا	بال	پشاچ	اُنمت	موک	جڑ	
۶	اوستھا	جاگرت	سوپن	سوشپتی	تُریہ	اُنمنی	
۷	سادھن	شرون	منن	ندھیاسن	ساکشاتکار	سہجاروپ	
۸	مُکتی	سالوکیہ	سامیپیہ	سارویہ	سایوجیہ	برگن جیون مکتی	
۹	ابھمان	دشو	تیجس	پراگیہ	پریتیگاتما	نرگن	
۱۰	دیکشا	کوہم	اوہم	شیوہم	سوہم	انامیوہم	

ست کبیر کا بیجک۔

نمبر شمار	نام	ستھول دیہہ	سوکشم دیہہ	کارن دیہہ	مہاکارن دیہہ	کیولیہ دیہہ	کیفیت
۱۱	آنند	وشے	بھوگ	اودیت	دودیہہ	برہمہ	
۱۲	نرنے	کشر	اکشر	کشتر گیہ	آتم	کوٹستھ	
۱۳	ریونا	گنیش	مارتنڈ	رُدر	ایشور	نرنجن	
۱۴	شکتی	کریا	دربیہ	گیان	اچھا	پرا	
۱۵	اگنی	جھوٹ	کام	مد	بڑوا اگیان	برہمہ	
۱۶	پادگایتری	پرتھم	دوتیہ	ترتیہ	چتورتھ	برہم پد	
۱۷	بھرمدرا	کھچری	بھوچری	چاچری	اگوچری	امنی مایہ	
۱۸	واچا	دیکھری	مدھیما	پشینتی	پرا	انروحی	
۱۹	مایا اوگاکی	اکار	اکار	مکار	اکار اردھ مایا	بیکار (بندو)	
۲۰	گن	رج	ستو	تم	شدھ ستو	نرگن	
۲۱	دیوتا	برہما	وشنو	رُدر	ایشور	نرنجن	
۲۲	سمھان دوار	نیتر	کنٹھ	ہردے	مور دھنی	شکھا	
۲۳	پرمان	ساڈھے تین ہاتھ کا	انگشٹ	اردھ انگشٹ	منسور	پرمان بین	
۲۴	برہمہ	تارک	دھنک	کنڈلیہ	اردھ چندر	بندو	
۲۵	سمھان چکر	ترکٹی	شری ہٹ	گولھاٹ	اوٹھ پیٹھ	بھنور گپھا	
۲۶	دشا دکھسیہ	پورب	پچھم	دکشن	اتر	اُردھ	
۲۷	وشاکے دیوتا	اندر	وُرن	یم	کوبیر	برہما	
۲۸	رم	سرجن	پالن	پرلے	سودیہ	چندر	
۲۹	شونیہ	ارد ھ	اُردھ	مدھیہ	سرب	مہا	
۳۰	وُرن	بیت	شویت	لال	ہرا	کالا	

نمبر شمار	نام	سنسکرت دیہہ	سوشم دیہہ	کارن دیہہ	مہان دیہہ	گیہ دیہہ	کیفیت
۳۱	اُچار	ہیرنیو	ویرگھ	(بغیر	اُچار کا	اُچار)	
۳۲	وید	رگ	بجر	اکھروں	ساما	سوسم وید	
۳۳	تنتو	پرتھوی	جل	اگنی	وایو	اکاس	
۳۴	آپ رشا	ایشان	نیرتیہ	اگنیئے	وایبیہ	ادھو	
۳۵	آپ دیشاؤں کے دیوتا	شیو	نرتیہ	اگنیئے	وایو	وشنو	
۳۶	پانچے	تنتو	شٹکھ	چھانچھ	مرد نگ	بنسی	
۳۷	پنڈ کے وایو	اُپان	پران	اُدان	سمان	ویان	
۳۸	آکاش	گھٹاکاس	مہٹاکاس	مہدکاس	چدا کاس	بج کاس	
۳۹	مکمل رنگ	پیت رکت	شام رکت	رکت سویت	شام شویت	پیت شویت	
۴۰	مارگ	پیپل	دھنگ	کپی	مین	سیش	
۴۱	دیدرچا	اُدوے	وایم دیو	ست پرش	ایشانیہ کلا	انگور	
۴۲	کلا	اُورمی	دھوری	جیوتی	جوالا	کلابیت	
۴۳	لوک	ستیہ	دیکنٹھ	کیلاس	جوالا	نراد ھار	
۴۴	گیت بدرا	سنکھی	اُنمیلنی	شانبھوی	اگم بھاونی	پورن دھنی	
۴۵	آپ وایو	کنکرا	ناگ	گورم	دیووت	دھنجے	
۴۶	دکار	اہم	من تتویہ	بدھی بیہمبر	چت چنتن	انتہ کرن بکیت	
۴۷	ھومیکا	کشیرا	گتاگت	سولیشٹتا	سولین	ابھاد	
۴۸	بھاد	پردھوت	پراک	انفیہ	اتیتا	بھاوانیت	
۴۹	بھوگ	سنتول	سوکشم	آتما	آتما بھاش ایکو رزیپ	برہم مے	

ست کبیر کا بیجک

ست نام

پہلا حصہ رمینی

پہلی رمینی

جیو روپ یک انتر باسا — انتر جیوتی کین پرکاسا
اچھا روپ ناری اوتری — تا سنگ نام گایتری دھری
تینی ناری کے پتر تین بھئیو — برہما وشنو مہیش نام دھریو
تب برہما پوچھت مہتاری — کو تو پرش کاکی تم ناری
تم ہم ہم تم اور نہ کوئی — تم مو پرش ہمیں تو رجوئی

ساکھی:— باپ پوت کی ایکے ناری ایکے مائے بیاہے
ایسا پوت سپوت نہ دیکھا جو باپے چھینے آئے

ترجمہ:— رمینی (۱) ۔۔۔ انتر میں ایک جیوتی روپ بستا ہے۔ انتر ہی میں جیوتی نے

پرکاش کیا۔ (۲) اچھار و دبی ستری پرگٹ ہوئی۔ جس کا نام گایتری پڑا (۳) اُس ستری کے تین پُتر برہما۔ وشنو۔ مہیش کے نام سے پیدا ہوئے۔ (۴) تب برہما نے ماں سے پوچھا۔ میرا پُرش کون ہے اور تو کس کی ستری ہے (۵)۔ (وہ بولی) ہمارے اور تمہارے سوا کوئی اور نہیں ہے۔ تم ہمارے پُرش ہو۔ اور ہم تمہاری ستری ہیں۔ (ساکھی) باپ اور بیٹے کی ایک ہی جورو ہے۔ ایک ہی ماں سے سب پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی ایسا سپوت پُتر نہیں دیکھ پڑتا۔ جو باپ کو پہچانے ؛

تشریح۔ ابتدا میں کوئی ایک تتوا (بیج) رُوپ اپنے ہی اندر اُمنی اوستھا میں تھا اُس میں چھوب ہوئی۔ اور جیوتی نے اندر ہی اندر پرکاش کیا۔ اُس میں باسنا رُوپ ستری (مایا) پرگٹ ہوئی جس کا نام گایتری ہے۔ اور اسی کے تین گُن والے رُوپ سے تین پُتر۔ برہما۔ وشنو اور مہیش پیدا ہوئے۔ برہما رج ہے۔ وشنو ست ہے۔ اور مہیش تم ہے۔ سوال و جواب ست میں ہوتے ہیں۔ نہ تم میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں میں کریا نہیں ہے۔ کریا صرف رجوگن میں ہے۔ اس لئے رجوگنی برہما نے پیدا ہوتے ہی مایا سے پوچھا۔ کون تیرا شوہر ہے۔ اور کس کی تُو ستری ہے۔ مایا نے جواب دیا ہمارے تمہارے سوا اور کوئی تیسرا نہیں ہے۔ تم پُرش ہو۔ میں تمہاری ستری ہوں ساکھی۔ حقیقت میں باپ اور بیٹے کی مایا ایک ہی ہے۔ اور اسی مایا سے سارا جگت پیدا ہوا ہے۔ تاہم کوئی لائق لڑکا نظر نہیں آتا۔ جو تمیز کر سکے۔ کہ باپ کون ہے۔ سب اسی مایا کے بھرم میں بھولے ہوئے ہیں۔ اس کی مزید تشریح دوسری رمینی میں موجود ہے ؛

دوسری رمینی

انتر جیوتی شبد یک ناری — ہری برہما تاکے تر پراری ۱
تے تریہ بھگ لینگ انتا — کاہو نہ جانل آدی دانتا ۲
بگھری ایک بدھاتے کینا — چودہ ٹھور پانی سو لینا ۳
ہری ہر برہما مہنتو اوں — تینہ پن تین بسا دل گاؤں ۴
ہنو تینہ پنی رچل پنڈ برہمنڈا — چھو درشن چھیانوے پاکھنڈا ۵
بیٹے کا ہو نہ بید پڑھایا — سنتی کرائے ترک نہیں آیا ۶
ناری موچت گربھ پرسوتی — سوانگ دھرے بہتے کرتوتی ۷
تیہیا ہم تم ایکے لوہو — ایکے پران بیاپے موہو ۸
ایکے جنی جنا سنسارا — گون گیان تے بھیو نیارا ۹
بھا مالک بھگ دوار آیا — بھگ بھوگے تے پرش کہایا ۱۰
ابی گیت کی گیت کاہو نہ جانی — ایک جیبھ کت کہوں بکھانی ۱۱
ساکھی۔ کہہ ہی کبیر پکاری کے — لیو ہو ہار بین کے

رام نام جانے بنا بھو بوڑی مؤا سنسار ۱۲

ترجمہ رمینی ۲ - (۱) انتر (اندر) جیوتی - شبد - ایک اور ناری۔

لے جو ہمیشہ موجود اور رہا ہوا نہیں ہے

وحدت اور کثرت اور طریم

(یہ پانچ اوستھائیں ہوئیں)۔ (۱) اُس ناری سے ایر ہما۔ وشنو مہیش پیدا ہوئے (۲) ان تینوں سے بے شمار ستری پرش والی خلقت پیدا ہوئی اور کسی کو ابتدا اور انتہا کی خبر نہیں رہی۔ (۳) برہما نے ایک محل بنایا۔ جس کو چودہ جگہ سے پاٹ لیا۔ (۴) پھر جو سرشٹی کے تین سردار برہما۔ وشنو اور مہیش ہیں۔ انہوں نے تین لوک اپنے اپنے واسطے بنائے۔ (۵) پھر برہما اور برہمانڈ کی رچنا ہوئی۔ اور کھرت درشن اور چھیانوے پاکھنڈ (مت متانتروں) کا رواج ہوا۔ (۶)۔ کسی نے کسی کو بیٹ میں نہیں پڑھایا تھا۔ نہ مسلمان ہی (پیٹ سے) سُنّت (ختنہ) کرا کے آئے تھے۔ (۷) ناری میں چت دیا۔ گربھ سے نکلے اور رنگا لا۔ اور طرح طرح کے سوانگ بنا بنا کر انیک پرکار کے کرتب کرنے لگے۔ (۸) اُس وقت ہمارا تمہارا خون ایک تھا۔ اور ہم میں تم میں ایک ہی پران مجیط تھا۔ (۹) ایک ہی ماں نے تمام دُنیا کو پیدا کیا۔ (پھر) تم کس گیان سے اپنے کو اوروں سے علیحدہ سمجھتے ہو۔ (۱۰) جب بھگ سے باہر آئے۔ بالک کہلانے لگے۔ اور جب بھگ بھوگنے لگے پُرش کہلائے (بس یہی فرق ہے کہ اور کچھ؟) (۱۱) اِبی گت کی حالت کسی کو معلوم نہیں ہے۔ ایک ہی زبان ہے اُسکو کس طرح بیان کریں؟ ساکھی۔ کبیر پکار کر کہتے ہیں۔ کہ یہ سنسار لے ہونے والا ہے۔ رام نام کے جانے ہوئے بغیر سارا جگت بھوساگر میں غوطے کھا رہا ہے ؎

تشریح۔ ابتدا میں حقیقت اپنے میں آپ گپت تھی۔ چھوب یا موج سے نور پرگٹ ہوا۔ اور نور کے ساتھ ہی شبد کا اظہار ہوا۔ شبد میں بچار ہوتا ہے۔ اُس نے سوچا میں ایک ہوں۔ اور سوچتے ہی اُس سے ستری رُوپ مایا پرگٹ ہوئی۔ یہ مایا کا پرگٹ رُوپ تھا۔ ورنہ جہاں چھوب کی حرکت ہوتی تھی۔ وہاں آدی مایا بہت اتی سوکشم رُوپ

میں موجود تھی۔ پرلے کے پرواکے ساتھ اُس کا سُوکشم رُوپ ہٹا۔ جس سے برہما وشنو اور مہیش پیدا ہوئے۔ ان تینوں اور مایا سے بے شمار جیو جنتو۔ ستری پُرش پرگٹ ہوئے۔ جو رچنا کے سلسلہ میں پڑ کر اپنی ابتدا اور انتہا سمجھنے کے ناقابل ہو گئے۔ برہمانے چودہ طبق سات اُوپر اور سات تلے۔ جو تین لوک یعنی برہمہ لوک۔ وشنو لوک اور شیو لوک میں ہیں تقسیم ہوئے۔ اور تینوں ایک ایک لوک کے ادھشٹاتا بن گئے۔ اِس طرح پنڈ اور برہمانڈ کی اُتپتی ہوئی۔ اور بانی رُدرپی مایا کے سلسلہ میں چھ درشن اور چھیانوے مت جو پاکھنڈ فریب اور اصلیت کے چھپانے والے ہیں۔ پیدا ہوئے:۔

چھ درشن یہ ہیں۔ اُتر میمانسا۔ پُورب میمانسا۔ سانکھیہ۔ یوگ۔ نیائے۔ ویشیشک

چھیانوے پاکھنڈ کی صراحت یُوں ہے:۔

جوگی۔ جنگم۔ سیوڑا۔ سنیاسی۔ درویش
چھٹوں کہئے براہمن۔ چھ گُر چھ اُپدیش
دس سنیاسی۔ بارہ یوگی۔ چودہ شیخ بکھانا
بودھ اٹھارہ۔ جنگم اٹھارہ۔ چوبیس سیوڑا جانا

(منقول از بیبک شری وشوناتھ سنگھ)

مُمکن ہے یہ تقسیم غلط ہو۔ مطلب سے مطلب ہے کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ بانی رُدرا چھ درشن اور چھیانوے متوں کا پرچار ہُوا۔ جنہوں نے تمیز اور تفریق پیدا کر کے ماخوشگوار باہمی تفرقہ پیدا کرایا۔ اور مت متانتر کے جھگڑوں میں پڑ کر سب مین تیرہ ہو گئے۔ اور اصلیت کسی کی سمجھ میں نہیں آئی۔ بھلا کوئی پُوچھے تو سہی۔ کس نے پیٹ میں کس کو وید پڑھایا تھا۔ پیٹ میں کس کی سُنت ہوئی تھی۔ پھر یہ ہندو مسلمانوں کے جھگڑے کی کیا ضرورت ہے۔ پیٹ سے پیدا ہو کر (بانی رُدرپی) ناری کا دھیان کر کے لوگوں نے انیک سوانگ بنائے اور طرح طرح کے کام کاج پھیلائے۔ اصل میں سب ایک ہیں سب میں

ایک ہی طرح کا خون اور ایک ہی طرح کا پران موجود ہے۔ ایک ہی مایا سے سب کی پیدائش ہوئی ہے۔ پھر کس گیان کا سہارا لے کر لوگ علیحدہ علیحدہ ہو کر تفرقات میں پڑے ہیں۔ جب گربھ سے نکلا۔ تو جیو لڑکا کہلایا۔ اور جب بھوگنے لگا پریش ہوا۔ یہ بات صاف صاف نظر آ رہی ہے۔ اور اتنا ہی فرق معلوم ہوتا ہے۔

ان میں سے اُس کی خبر کسی کو نہیں ہے۔ جو نہ کبھی آتا ہے۔ نہ جاتا ہے۔ نہ جنمتا ہے نہ مرتا ہے۔ ایک زبان سے اُس کا بیان کیسے کیا جائے۔

کبیر صاحب بہ آواز بلند فرماتے ہیں کہ سنسار لے ہونیوالا ہے۔ باقی نہیں بلکہ فانی ہے۔ افسوس ایک رام نام کے جانے ہوئے بغیر سنسار کے سمندر میں سب غرق ہوتے جا رہے ہیں۔

تیسری رمینی

پرتھم اَرنبھ کون کے بھاؤ (خیال) — دُوسر پرگٹ کین سو ٹھاؤ (ٹھکانا)
پرگٹے برہما وشنو شیو شکتی — پرتھم بھگتی کین جیو اُکتی (کیا)
پرگٹے پون پانی اوچھایا (اور سایہ) — بہو بستار کے پرکٹی مایا (بہت پھیل کر)
پرگٹے انڈ پنڈ برہمنڈا (ہوا) — پرتھوی پرگٹ کین نو کھنڈا (حصہ)
پرگٹے سیدھ سادھک سنیاسی — اے سب لاگی بھے اُداسی (دنیا و فانی)
پرگٹے سُر نر مُنی سب جھاری — تیتو کھوجی پرے سب ہاری (وہ بھی تلاش کرنے والے)

ساکھی جیو سیو سب پر گئے دے بٹھا کر سب داس
کبیر اور جانے نہیں یک رام نام کی آس

ترجمہ رمینی نمبر (۱)۔ پہلے بھاو روپ جگت ہوا۔ پھر اُس کا ستھان بنا۔ (۲)۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش اور شکتیاں پیدا ہوئیں۔ پہلے جیو نے اُن کی بھگتی کی تدبیر سوچی۔ (۳) ہوا پانی اور سایہ پیدا ہوئے۔ اور مایا نے خوب پھیل کر اپنا بستار کیا۔ (۴)۔ انڈ۔ پنڈ اور برہمنڈ پرگٹ ہوئے اور پرمتوی کے نو حصے ظاہر ہوئے۔ (۵)۔ (تب) سدھ۔ سادھک۔ سنیاسی پیدا ہو کر ذات لافانی کے دھیان میں مگن ہو رہے۔ (۶)۔ دیوتا۔ آدمی۔ منی نے پیدا ہونے پر اصلیت کی تلاش میں بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارا۔ مگر سب ہار کر تھک رہے۔ ساکھی۔ جیو اور شیو نے پرگٹ ہو کر داس اور سوامی بھاو کا پرچار کیا شیو سوامی اور جیو اُن کے سیوک ہوئے۔ ان میں کبیر کی توجہ کسی کی طرف نہیں ہے۔ صرف ایک رام نام کی آس ہے۔

تشریح۔ پہلے سرشٹی ہمیشہ لطیف اور خیالی ہوتی ہے۔ اس میں لطیف مادہ رہتا ہے۔ اس کے بعد سقول اور کثیف جگت بنتا ہے۔ جیسے کام کے پہلے انسان کے دل میں اُس کام کا خیال ہی پیدا ہوتا ہے۔ پھر وہی خیال عملی جامہ پہن کر سقول روپ میں پرگٹ ہوتا ہے اسی لطیف رچنا میں قدرت کی تمام طاقتیں خواہ دیویہ شکتیاں ہوتی ہیں۔ جن میں برہما وشنو مہیش شکتیاں وغیرہ شامل ہیں۔ اور ان ہی کو انسان اپنے سے بہتر سمجھ کر پوجنے لگتا ہے۔ اسی لطیف رچنا سے اُتر کر مہا سقول تتو آکاش۔ پانی ہوا وغیرہ پیدا ہو کر۔ انڈ پنڈ۔ برہمانڈ۔ اور پرمتوی کے نو حصوں کی صورت میں پرگٹ ہوتے

پانچویں رمینی

کہاں لگ کہوں بگین کی باتا — بھولا برہما نہ پہنچے ترا تا
۱ تہری تہر برہما کے من بھائی — بہی اچھر لیکر تدبیر بنائی
۳ بہی اچھر کا کین بدھانا — انہد شبد جیوتی پرمانا
۴ اچھر پڑھی گنی راہ چلائی — سنک سنندن کے من بھائی
۵ وید کتاب کین بستارا — پھیل گیل من اگم اپارا
۶ چہوں یگ بھکتن باندھل باٹی — سمجھی نہ پرے موڑی پھاٹی
۷ بھے بھے پرتھوی چہوندشی دھاوے — ستھر ہوے نہ اوشدھی پاوے
۸ ہوے بھست جو چیت نہ ڈولاوے — کھسے چھانڈی دوجکھ کو جاوے
۹ پوُرب دشا ہنس گتی ہوئی — ہے سمیپ سندھی بوُجھے کوئی
۱۰ بھکتنو بھکتن کین شرنگارا — بوُڑی گیو سب مانجھ ہی دھارا

ساکھی۔ بن گوُرو گیانے دوندبھو کھسم کہی بلی بات
۱۱ یگ یگ کہو یا کہیئے ۔ کاسو نہ مانی جات

ترجمہ رمینی ۵ (۱) کہاں تک یگوں کی بات کہوں بھی برہما بھولا ۔ اور اُس نے سچے مالک کو نہیں پہچانا۔ (۲)۔ برہما۔ وشنو اور مہیش نے دو حرف چھانٹ لئے۔ اور اُن کو پسند کر کے تدبیر بنائی ۔ (۳) دو اکشروں کو لے کر۔

(مذہبی) اہتمام کیا۔ اور اُس کے ثبوت میں آنند شبد۔ اور جیوتی کا پرمان دیا۔ (۴) اکشر کو پڑھ گُن کر راہ چلائی۔ جو سنک سنندن کے من کو پسند آئی۔ (۵)۔ وید اور کتاب (قرآن) کا پرچار ہُوا۔ راہ کُھل نکلی۔ جو من کو اگم اور اپار معلوم ہوئی۔ (۶) چاروں جُگوں میں بھگتوں نے راہ باندھی۔ مگر اِس سلسلہ میں اُن کو اصلیت سمجھ نہیں پڑی۔ اور (کرم) کا بوجھ پھٹ گیا۔ (۷)۔ پرمتھوی بہک بہک کر چاروں طرف دوڑنے لگی۔ نہ اُس کو شانتی اور قرار آتا ہے۔ نہ دوا نصیب ہوتی ہے۔ (۸) اگرچت یکسو ہُوا۔ تو بہشت میں گئے۔ اگر اشٹ چھوٹ گیا۔ تو دوزخ کا دُکھ ملا۔ (۹)۔ دیہہ دو اکشر کے دوارہ ہیں۔ مگر ہنس کی چال پُورب کی طرف ہے۔ ملاپ کی جگہ نزدیک ہے۔ مگر نظر نہیں آتی (۱۰)۔ بھگتوں نے بھگتی مایا ہی کا سنگار کیا۔ اور سب بیچ سمندر میں غوطہ کھاکر ہلاک ہوئے ؛ ساکھی۔ گورو نے مِل کر بات کہی۔ کہ بغیر گورو کے گیان کے بہہ دو نِدجگت ہُوا ہے۔ کہنے والا تو یگوں سے برابر کہتا آتا ہے مگر کوئی نہیں سُنتا۔

تشریح - بہی اکشر = دو + اکشر = متضاد۔ جیسے برہمہ و مایا۔ ایشور پرکرتی عذاب ثواب۔ دوزخ بہشت۔ لوک پرلوک گمن آگمن۔ وید قرآن۔ ظاہر باطن۔ سمیشٹی بیشٹی ؛

اصلیت کی سمجھ برہما کو بھی نہیں ہوئی۔ یہ غلطی اور غلط فہمی آج کی نہیں۔ بلکہ یگوں سے ہے۔ آخر اُن کی سمجھ میں یہ آیا۔ کہ یہاں دو چیز مکھیہ ہیں۔ اور دو ہی تتو ہیں۔ اور اُن کے پرچار اور تعلیم کے سلسلہ میں مت متانتر چلے۔ یہ دو جوہر برہما۔ وشنو اور مہیش (دیوتا) اور سنک سنندن (وغیرہ رشیوں) کو پسند آئے

اور انہد شبد اور جوتی کے پرمان سے انکو صحیح ثابت کیا۔ یعنی دو طرح کے عمل درشٹی سادھن اور شبد شردن کو سچا تسلیم کیا کیونکہ ان ہی سے ظاہر اور باطن اور اندرونی و بیرونی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ مگر ان کی سمجھ لیکر جو وید اور قرآن نے راہ نکالی وہ من کو اگم اور اپار معلوم ہوئی۔ بھگتوں نے ہر یگ میں بھگتی کے نئے نئے طریقے ایجاد کئے مگر کرم سے چھٹکارا نہیں ملا۔ اور کرم کا بوجھ جو سر پر تھا۔ اس طرح پھٹ گیا۔ کہ اُس کا سنبھالنا مشکل ہو گیا۔ کبھی لوک میں رہے۔ کبھی پرلوک کو گئے۔ اور پھر پرلوک سے لوک میں آئے۔ اگر اشٹ کا اتھور سچا بتا۔ تو بہشت و نہ دوزخ نصیب ہوا۔ دُنیا بھٹکتی ہوئی اسی دوند کے چکر میں ہے۔ نہ اُس کو قرار آتا ہے۔ نہ شانتی ملتی ہے۔ کیونکہ دوند میں قرار اور شانتی نہیں ہے۔ ان کے برخلاف ہنسوں (ارواحِ لطیف) کی چال۔ بیگانہ ہے۔ وہ راہ پُورب کی طرف جاتی ہے۔ اور نور کی راہ ہے۔ وہ باہر نہیں ہے۔ قربت اپنے اندر ہے۔ مگر نظر نہیں آتی۔ نتیجہ اس غلطی اور غلط فہمی کا یہ ہوا۔ کہ بھگتوں نے بھی نادانی سے مایا ہی کو اشٹ بنایا۔ دوند کی رچنا مایا میں ہے۔ اور یہ سنسار کے سمندر میں غرقاب ہو رہے ہیں۔ گورو (کبیر) یگوں سے برابر ہی صدا دیتے چلے آرہے ہیں۔ کہ دوند سے بچو بغیر گورو کے گیان کے اس سے چھٹکارا نہیں ہے۔ مگر اس کو مانتا کون ہے؟

چھٹویں رمینی

پرنوں کون رُوپ اوریکھا — دُوسر کون آنے جو دیکھا
اوہ اونکار آدی نہیں بیدا — ناکر کہوں کون کل بھیدا

نہیں تاراگن نہیں ربی چندا نہیں کچھو ہوت پتا کے بندا
نہیں جل نہیں بھل نہیں تھرونا کو دوسرے نام حکم کو برنائے
نہیں کچھو ہوت دوس اور راتی تاکر کہہ ہو کون کل جاتی

ساکھی ۔ شوبنیہ سمج سمرتی تے ۔ پرکٹ بھئی یک جوت
بلی ہاری تا پرش کی ۔ نرالنب جو ہوت ہے ۔

ترجمہ رمینی ۶ ۔ (۱) ۔ اُس کے روپ دیکھا کا کیا بیان کیا جاوے دوسرا کون ہے ۔ جس نے اُس کو دیکھا ہے ۔ (۲) ۔ وہ نہ اُونکار ہے ۔ نہ آدی بید ہے ۔ اُس کا حسب نسب کیا بنایا جائے ۔ (۳) ۔ نہ وہ تاراگن نہ سُورج اور چاند ہے ۔ نہ اُس میں باپ کے نطفہ سے کچھ پیدائش ہوئی یا ہوتی ہے ۔ (۴) ۔ نہ وہ جل ہے نہ تھل ہے ۔ نہ ٹھہری ہوئی ہوا ہی ہے ۔ کون اُس کا نام رکھے اور حکم سُنائے ۔ (۵) ۔ نہ وہاں دِن ہے نہ رات ہے ۔ اُس کا کُل اور اُس کی قومیت کون ٹھہرائے ۔ ساکھی ۔ (۶) شوبنیہ میں سمج سمرتی سے یک نور پیدا ہوا ۔ جو بغیر کسی آدھار کے ہے ۔ اُس پُرش کی بلہاری ہے ۔

تشریح ۔ نہ وہ ہے نہ یہ ہے ۔ نیتی نیتی ۔ کوئی اُس کو کیا کہے ۔ وہ کسی کے آدھار پر نہیں ہے ۔ نراادھار اور اپنا آپ ادھار ہے ۔

ساتویں رمینی

۱ جیہیا ہوت پون نہیں پانی (جب ہوا) تیہیا سرشٹی کون اُتپانی؟ (تب کس نے پیدا کیا)
۲ تیہیا ہوت کلی نہیں پھولا (تب ہوئی) تیہیا ہوت گربھ نہیں مولا۔ (جنم)
۳ تیہیا ہوت نہ ودیا بیدا (تب) تیہیا ہوت شبد نہیں کھیدا (جنم)
۴ تیہیا ہوت پنڈ نہیں باسو (رہتا) نا دھر دھرنی نہ گگن اکاسو (ادھر پاتال زمین آسمان آسمان)
۵ تیہیا ہوت گورو نہیں چیلا (شاگرد) گمیہ اگمیہ نہ پنتھ وویلا (گمن یعنی رفتن طریق ناواقف)
ساکھی ادی گت کی گتی کیا کہے۔ جاکے گانوں نہ ٹھانوں (جو پیدا نہیں ہوا مقام)
۶ گن بہینا پیکھنا (دیکھنا) نہ کاکہہ لیجے نانوں (کہنا نام)

ترجمہ اور تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب آئینہ کی طرح صاف ہے۔

آٹھویں رمینی

۱ تیتو مسی ان کے اُپدیشا (عقیدہ) سو اُپ نشد کہے سندیشا
۲ اُو، ایسے اُن کے بڑ بھاری (بڑا) واہی کی برن کرے ادھکاری (اس طرح بیان)
۳ برہم تیتو کا نچ پرمانا (اعلیٰ جوہر خاص دلیل) سنکادِک نارد سکھ مانا

۴ یاگیہ ولکیہ او جنک سمبادا دتاتریے وہے رس سوادا
۵ وہئے وسشٹ رام مل گائی وہئے کرشن اودھو سمجھائی
۶ وہئے بات جو جنک درڑائی دیہہ دھرے بدیہہ کہائی
ساکھی کل ابھمان کھوئے کے جیت مؤا نہیں ہوے
۷ دیکھت جو نہیں دیکھیا اور رشٹ کہاوے سوئے

ترجمہ رمینی ۸-(۱)۔ ان کا اُپدیش "تتوسی"۔ "تت - توم - اسی ہے۔ یعنی "تو وہ ہے"۔ جو جیو ہے۔ وہی برہم ہے۔ اُپ نشد بھی یہی سندیش سناتے ہیں۔ (۲)۔ اُن کو اس پر بڑا نشچے ہے۔ (مگر) ادھکاری اُس کو بیان کیسے کر سکتا ہے۔ (۳) پرم تتو جو ہر اعلےٰ ہے۔ وہ آپ اپنا دلیل ہے۔ سنگ۔ سنندن۔ سنت کمار اور نارد اس کو سُن کر خوش ہوئے۔ (۴) یاگیہ ولکیہ اور جنک کے سموادمیں اسی کا بیان آیا ہے۔ اور دتاتریے رشی کو اسی رس کی لذت ملی ہے۔ (۵) رام اور وششٹ۔ نے مل کر اُسی نغمہ کو گایا ہے۔ کرشن نے بھی اُدھو کو یہی سمجھایا۔ (۶)۔ جنک نے اسی عقیدہ کو مضبوط کر کے جسم رکھتے ہوئے بدیہہ کی پدوی پائی۔ ساکھی۔ (۷)۔ (مگر یہ مشکل مارگ ہے) قومیت کے غرور کو چھوڑ کر جیتے جی مُردہ نہیں ہؤا جاتا۔ جو دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا ہے۔ خواہ خو نظر آتے ہوئے نہیں نظر آتا۔ اُسی کا نام ادرشٹ ہے۔

تشریح ۔ تت - توم - اسی - "تو وہ ہے" یہ ویدانت اور اُپ نشدوں کا

پیغام ہے۔ جس پر لوگ مضبوط عقیدہ باندھتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ کتھن کس میں ہوتا ہے۔ اگر ایک ہے تو ایک میں سوال وجواب کیسے کئے جاتے ہیں۔ ایک ایک کو ایک نہ کہہ سکتا ہے۔ نہ سُن سکتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ سندا "یہ پیغام سُنائے جاتے ہیں۔ تو پرم تتو اپنا آپ دلیل ہے۔ اُس کو کسی سند یا پرمان کی ضرورت نہیں۔ تمام رشی مُنی۔ رام۔ کرشن۔ وسشٹ۔ تارد۔ دتاتترے۔ سنکادک۔ جنک۔ اسی خیال کو مضبوط کرتے رہے ہے۔ اسی کے مضبوط کرنے سے دیہہ دھاری جنک بدیہہ کہلایا۔ اگر یہ سیدھانت واقعی مضبوط ہے۔ تو پھر اُس کا درڑھانا کیسا؟ مضبوط تو وہ چیز کی جاتی ہے۔ جو کمزور ہو۔ جس میں ابتدا کمزوری اور بعد میں مضبوطی آئی۔ وہ تبدیلی پذیر شے ہے۔ مضبوطی کے بعد پھر وہ کمزور ہو جائے گی۔ اس سے اُس کو چارہ نہیں ہے۔ اس لئے تمام غلط ہے۔ اس کے سوا ایسے لوگ کہاں ہیں۔ جو جیتے جی مرکر رہیں۔ قومیت کے غرور کو مٹانا اور نیست ہو جانا سہل نہیں ہے۔ — حقیقت اس سے پرے ہے۔ جو نظر آتا ہوا نظر نہیں آتا وہی ادرشٹ ہے۔ اس کو سمجھو اور بس۔

نویں رمینی

۱	باندھے اَشٹ کشٹ نوسُوتا (اشٹانگ یوگی چیسوی رمی)	یم باندھے انجن کے پُوتا
۲	یم کے باہن باندھنی جنی (ملازم باندھک یا بار بار)	باندھے سرشٹی کہاں لوگنی (جراح ہاتھ شمار کریں)
۳	باندھے دیو تینتیس کروڑی	سُمرت بندی لوہ گئے توڑی (بیڑی)

۴ راجا سُمرے تُریا چڑھی پنتھی سُمری نام لے بڑھی
(راج یوگی) (پنتھائی)

۵ ارتھ بہینا سُمرے ناری پرجا سُمرے پوہمی جھاری
(مطلب) (خالی) (مایا) (پھُول) (جھاڑتا ہے)

ساکھی - بندی منائے پھل پاوھیں بندی دیاسو دیو
(بندی)

۶ کہہ کبیر تے اُوبرے - نِس دِن نام ہی لیو
(رات)

ترجمہ رمینی ۹ - (۱) - اشٹانگ یوگی بندھے - تپسیا کرنیوالے ریاضت کش نو قسم کی بھکتی کے رسّوں سے جکڑے گئے - اور جمراج نے مایا کے لڑکوں کو پابزنجیر کرلیا - (۲) - یم کے مددگار ساکھی ودیا اور اودیا نے بار بار سب کو باندھا - کہاں تک بتایا جائے - ساری سرشٹی بندھی ہوئی ہے - (۳) تینتیس کروڑ دیوتا بندھے ہیں - جن کے سُمرن کرنے سے (نادان جیو سمجھتے ہیں) یہ لوہے کی زنجیر ٹوٹ جائیگی - (۴) راج یوگ کے ابھیانی سُمرن کرنے سے تُریا کو پاتے ہیں - پنتھائی نام کے سُمرن سے آگے کی طرف بڑھتے ہیں - (۵) - ایک اکشری (مطلب سے خالی) منتروں کے سُمرنے والے مایا ہی کو بچتے ہیں - پرجا (عام آدمی) سُمرن سے پھُول جھاڑتے ہیں - (یہ خبر نہیں کہ پھُول جھاڑنے کے بعد پھر پھل اور بیج پیدا ہونگے) - ساکھی - (۱) زنجیر کی سُنتی گانے والے ویسے ہی پھل پاتے ہیں - دیوتا (اصل میں) پھنسانے والے اور زنجیر میں جکڑنے والے ہیں - کبیر صاحب کہتے ہیں - جن کو رات دِن نام کی لو ہے - (صرف) وہ بچتے ہیں ۔

تشریح - یوگیوں کے لئے یوگ کا ابھیان اور تپسیوں کے لئے نَودھا بھکتی کا ابھیان

بندھن کا کارن ہے۔ وِدیا اور اوِدیا دونوں ہی زنجیر مسلسل ہیں۔ جراح نے سب کو اپنے بس میں کر رکھا ہے۔ نادان یہ سمجھتے ہیں۔ کہ دیوتا بندھن کو کاٹینگے۔ حالانکہ وہ خود بندھے ہوئے ہیں۔ مانا راج یوگی تریاپد کو پراپت ہونگے۔ مانا پنتھائی اُونچے چڑھیں گے۔ مگر یہ تریاپد اور اُونچے چڑھنا بھی بندھ ہے۔ جو لوگ ایکاکشری مہل منتر جپتے ہیں۔ وہ مایا ہی کے اپاسک ہیں۔ عوام کی سُمرن کرنے سے گو کچھ بہتر حالت چند روز کے لئے نصیب ہو۔ مگر اُس کا پھل اور سنسکار تو رہیگا۔ وہ بندھن سے کیسے چھوٹیں گے۔ لوگ زنجیر (مایا) اور زنجیر کے گڑھنے والے دیوتاؤں کے دام میں اُسی کا پھل پاتے ہیں۔ نجات اُن کے لئے ہے۔ جو نام کی سہج ریتی سے لو لگائے ہوئے ہیں۔ (اُن کے لئے بندھن نہیں ہے)۔

دسویں رمینی

راہی لے پیرا ہی بہی (سالک / تپش کا جنگل)	کرکی آوت کا ہُو نہ کہی (بارہا / آئے کسی نے)
آئی کرگی بھو (سیلاب / ہوا) اجگُوتا (یکتی بھول گئی)	جنم جنم تم پہرے بُوتا (حالت / پہنے)
بُوتا پھرتم کرے پیا نا (لڑکا)	تین لوک نہیں کین سما نا (کیا / یکسانیت)
باندھے برہما وشنو مہیشو (بیٹے)	پاروتی سُت باندھ گنیشو
بندھے پَوَن پاوک (ہوا / آگ) بندھ نیرو (آسمان جل)	چندر سُوریہ باندھے دو (چاند / سورج) اُدھرو (دونو بھائی)
سپاریخ منتر باندھے سب جھاری (بکسارن)	امرت وستو نہ جانے ناری (زندگی / موت)

بندھن اور سہج نام کا پرتاپ

ساکھی - امرت - وستو جانے نہیں مگن بھئے کت لوک
کہین کبیر کامو نہیں - جیوہ مرن نہ یوگ

ترجمہ رمینی ۱۰ - (۱) - سالک اور اہل طریقت راہی کہلاتے ہیں - یہ اپنے زعم ناقص میں سپراہی یعنی پیپل کے جنگل میں رہے - کسی نے یہ اُن کو نہیں بتایا کہ اُس راہ میں سیلاب بھی آتے رہتے ہیں - (۲) - چلنے کو تو چلے - مگر باڑھ کے آتے ہی اُنکی ساری بُکتی بھول گئی - اور جنم جنم میں جمراج نئی نئی طاقتوں سے اُن پر حملہ آور ہوا - (۳) - اِن طاقتوں کو لے کر جمراج نے ارادہ کر کے تینوں لوگوں کو یکساں بنا دیا - (۴) - برہما - وشنو - مہیش اور پاروتی کے پُتر گنیش کو باندھ لئے - (۵) آگ - ہوا - آسمان - جل اور - دونوں راہ چلنے والے بہادر سُورج اور چاند بندھن میں ہیں - (۶) - (جھوٹے منتر کو کون کہے) سچے منتروں کے جپنے والے بندھ گئے - کیونکہ مایا روپی ناری امرت کو نہیں جانتی - ساکھی (۷) - امرت وستو کے نہ جاننے سے کتنے لوگ بھول بھرم میں پھنس گئے - کیونکہ کبیر صاحب کے فرمان کے بموجب جن میں کام (غرض و خواہش) نہیں ہے اُن ہی کو جنم مرن نہیں ہوتا ؛

تشریح - مقصد اور شے ہے - ذریعہ اور شے ہے - مقصد اور ذریعہ کے نہ سمجھنے سے لوگ غلطی کر بیٹھتے ہیں - گورو مت چال نہیں چلتے - من مت چال چلتے ہیں - اور دھوکا اُٹھاتے ہیں - سالکوں نے طریقت کو ہی سب کچھ سمجھ لیا - بھرم کا سیلاب آیا - ہوش اُڑ گئے - اور جمراج نے نئی نئی بندشوں میں اُن کو پھنسا دیا - طریقت اگر کوئی شے ہے تو صرف ذریعہ محض ہے - مقصد نہیں ہے - مقصد کچھ اور ہی شے ہے - یہ حال صرف

اِس مرتیہ لوک ہی کا نہیں ہے۔ بلکہ دیولوک کے ادھشٹاتا بھی من مت چال کی وجہ سے بندھن میں ہیں۔ برہما۔ شیو۔ مہیش۔ گنیش سب اِسی مرض میں مبتلا ہیں۔ حرکت کرنے والے آگ۔ پانی۔ ہوا۔ سورج۔ چاند اور آسمان سب اپنے چال ہی کے بندھنا میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور اُس کا پھل بھوگ رہے ہیں۔ جو سچا منتر جپتے ہیں۔ وہ اُسی کے زُعم کے پنجہ میں گرفتار ہوتے ہیں۔ کیونکہ مایا میں امرت نہیں ہے۔ جو کوئی کامنا یا غرض لے کر کام کرتا ہے۔ وہی کامنا مایا ہو جاتی ہے۔ اور اُن کو ہلاک کر دیتی ہے۔ دیکھو سب کیسے بھولے ہیں۔ امرت دستو کی سمجھ نہیں ہے۔ ذریعوں میں محو ہو گئے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں" جنم دھرن صرف اُس کے لئے نہیں ہے۔ جو خواہش اور کام سے آزاد ہے"۔

گیارھویں رمینی

۱	آندھر گُتھی سرشٹی بھے بھوری (اندھے کی ہاتھ پکڑ دُنیا بھولی باولی)	تین لوک مہاں لاگی ٹھگوری (میں لگی ٹھگ بازی)
۲	برہما ہی ٹھگیو ناگ سنگھاری (رشیس مایا)	دیوَن سہت ٹھگیو تربراری (دیوتا ساتھ پہیش)
۳	راج ٹھگوری وشنو ہی پری	چودھ بھون کبیر چودھری (طبقات کی سردار ہی)
۴	آدی انت جیہی کا ہو نہ جانی (جسکا جسکا نہ تھا)	تا کو ڈر تم کاہے مانی (کس کو کیوں)
۵	اُو اُتنگ تم جاتی پتنگا (وہ اونچا)	یم گھر کئے ہو جیو کے سنگا (جیو ساتھ)
۶	نیم کیٹ وجمی نیم پیارا (کیڑا وجہوں)	بش کو امرت کہے گنوارا (زہر کیا زندگی)
۷	بش کے سنگ کون گُن ہوئی	کنچت لابھ مُول گو کھوئی (ذرا فائدہ اصل زر)

۸ بِش امرت گو ایک ہی سانی جن جانا تن بش کے مانی
۹ کہا بھئے نل سمجھ بے سوجھا بن پرچے جگ موڑھ نہ بوجھا
۱۰ متی پڑھی کے ہین کون گن کہئی لاپ لاگے آشا رہئی

سناکھی - موا ہے مری جاہوگے موئے کی باجی ڈھول
۱۱ سوپن سنیہی جگ بھیا - سہدانی رہی گا بول

ترجمہ رمینی ۱۱ - (۱) - دُنیا اندھوں کی بات چیت میں بادلی ہوگئی - نین لوک میں ٹھگ بازی ہو رہی ہے (۲) - برہما ٹھگا گیا - سیس ناگ مارا گیا - مہادیو معہ دیوتوں کے دھوکا کھا گئے - (۳) - وشنو کو راج کے زعم نے ٹھگا - وہ چودہ طبقات عالم کے سردار ہیں - (۴) - جس کا آدی انت کسی کو نہیں معلوم ہے - تم کو کیوں اس کا ڈر ہوا ہا (۵) - وہ اُونچی چیز ہے - اور تم پروانہ کی قوم ہو - اور زندگی بھر کے لئے جم کے یہاں اپنا گھر بنا لیا ہے - نیم کے کیڑے کو نیم ہی پیاری لگتی ہے - گنوار امرت ہی کو زہر سمجھتا ہے - (۷) زہر میں کیا فائدہ ہے - ذرا سا نفع ملا اور اصل زر بھی جاتا رہا - (۸) - زہر اور امرت دونو کو ایک ساتھ ملا دیا گیا جس نے سمجھ لیا - وہ تو اُس کو زہر ہی سمجھتا ہے - (۹) - اے انسان! عقل اور بے عقلی میں کیا دھرا ہے - جب تک پہچان نہیں آتی تب تک موڑھ کو سمجھ نہیں آتی - (۱۰) - عقل سے خالی انسان کے کیا گن کہے جائیں - پالا لگی ہوئی ہے - اور اُس کے ساتھ آشا کا بندھن ہے - ساکھی - (۱۱) یہ سب مردہ ہیں - (اگر تم اِن کا ساتھ دوگے) تم بھی مر جاؤگے - تمام دُنیا سوپن کی ساتھی ہے - صرف بات کی شہادت باقی رہ گئی ہے -

کتب خانہ

تشریح۔ اندھے مل کر دیوانوں کی طرح بات چیت کر رہے ہیں۔ یہ نہیں دیکھتے کہ دُنیا اَور جھگڑے میں ہر جگہ فریب اور دھوکا ہو رہا ہے۔ برہما کو اُس کی بُدھی نے مارا۔ اور وہ سرشٹی کرتا رہتا ہے۔ سیس ناگ نے دھوکے کے بس میں ہو کر اپنے سر پر سرشٹی کا بوجھ اٹھا رکھا ہے۔ شیو اور اُن کے ساتھی ایسے بھولے کہ سنگھار کرنا ہی اپنا دھرم سمجھ بیٹھے۔ وشنو کو چودہ لوکوں کے راج کا زعم ہے۔ اور وہ اُس ہی کی سرداری میں بھولے ہوئے ہیں۔ مایا نے سب کو کیسا دھوکا دے رکھا ہے۔ اِس مایا کا آدی انت کسی کو معلوم نہیں ہے۔ وہ خیال محض ہے۔ تم اُس سے اِتنے کیوں ڈرتے ہیں۔ نیم کے کیڑے بنے ہوئے نیم ہی کو میٹھا سمجھ رہے ہو۔ اور غلطی سے امرت اور زہر کو مِلا کر دُکھی ہو۔ سُنو۔ یہ مایا اُودیچی (شمع) ہے۔ جس پر پتنگ (پروانہ) جل کر تم جل رہے ہو۔ اِس میں تم کو فائدہ کیا ہے؟ مانا چند لمحوں کے لئے کچھ منہ مِل گیا۔ مگر اِس تھوڑے نفع سے تو تمہاری اصل پونجی بھی ہاتھ سے چلی جا رہی ہے۔ بے عقل ہوئے تو کیا اور عقل والے ہوئے تو کیا۔ دونوں اوستھاؤں کے دُوسرا پار ہے۔ مگر سمجھے کون؟ اِنسان لالچ اور اُمید میں پڑا ہوا کرم کا غلام بنتا جا رہا ہے۔ یہ سب تو مرے ہوئے مُردہ ہیں۔ سارے دیوتاؤں کی حالت تم کو دکھا دی گئی۔ کیا اب بھی تم اُن کو نہیں پہچانتے۔ سُنو اگر ان کا ساتھ دیتے ہو۔ اور ان کو اپنا اِشٹ بناتے ہو۔ تو تم بھی اِن مُردوں کے ساتھ میں مُردہ ہو جاؤ گے۔ دُنیا خواب کے تماشوں میں بھولی ہے۔ مُردہ کے نام کی ڈھول بج رہی ہے۔ اَور اسی کی شہادت پر تم نازاں ہو۔

بارھویں رمینی

ماٹی کا کوٹ پکھان کا تالا — سوئی بن سوئی رکھوالا
سو بن دیکھت جیو ڈراتا — براہمن ویشنو ایک کری جانا
جوری کسان کسانی کرئی — اُبجے کھیت بیج نہیں پرئی
تیاگ دیہو نر جیلی کا جیلا — بُوڑے دوا و گورو ارو چیلا
تیسر بُوڑے پارتھ بھائی — جن بن دا ہیو دوا لگائی
بھونکی بھونکی کوکر مری گیئو — کاج نہ ایک سیارے کیئو
ساکھی ۔ مُوش بلا ری ایک سنگ ۔ کہو کیسے رہی جائے
ایک اچرج دیکھو ہو سنتو ۔ ہستی سنگھ ہی کھائے

ترجمہ رمینی ۱۲ ۔ (۱) مٹی کے قلعہ میں پتھر کا قفل دیا ہوا ہے ۔ وہی بن ہے ۔ اور وہی بن کی رکھوالی کرنے والا ہے ۔ (۲) ۔ اُس بن کو دیکھ کر جیو ڈر گیا ۔ اور براہمن اور ویشنو کو ایک ہی سمجھا ۔ (۳) ۔ کسان جوڑ جوڑ کر کسانی کرتا ہے ۔ جو کھیت میں بیج پڑتا ہے ۔ وہی پیدا ہوتا ہے ۔ اُبجے کھیت میں کیسے بیج پڑے ۔ (۴) ۔ اس دھوکے دھڑی کو چھوڑ دو ۔ (دوہرہ) گورو اور چیلا دونوں ہی ڈوب مرو گے ۔ (۵) ۔ تیسرے دھات شودھنے والے ڈوبے جنہوں نے بن میں دا واگنی لگا دی ۔ (۶) ۔ گناد شیش

محل، میں بھونک بھونک کر مرگیا۔ گیدڑ سے ایک کام بھی نہیں ہؤا۔ ساکھی ۔ (۷) چوہا اور بلّی ایک ساتھ میں کیسے رہ سکتے ہیں۔ مگر ایک تجب ہے۔ سنتو دیکھو۔ ہاتھی اُلٹا شیر کو کھا رہا ہے ؛

تشریح ۔ یہ جسم مٹّی کا قلعہ ہے۔ جس میں من روپی سنگین قفل چڑھا ہؤا ہے یہ شریر من سے بنا ہؤا ہے۔ اور من ہی بھرم کا سنچان اور بھرم کا بن ہوتا ہؤا اُس کی رکھوالی کرتا ہے۔ بھرم مایا اور برہمہ کا جھمیلا ہے۔ جس کو دیکھ کر جیو ڈر گیا ہے۔ اور براہمن اور وشنو یعنی بھگت اور گیانی دونوں کو ایک رُوپ سمجھتا ہے۔ کیونکہ یہ دونوں بھی من مایا کے بھرم جال میں پھنسے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کوئی بھی اُن سے آزاد نظر نہیں آتا۔ بھرم سے جب پیدا ہوگا بھرم ہی پیدا ہوگا۔ بھرم کا بیج من کے کھیت میں پھل پھول لا رہا ہے۔ اُلجھے ہوئے کھیت میں کیسے سچائی کا بیج پڑے! اور کیسے پرمارتھ کی سمجھ آوے۔ اِس لئے اے انسانو! اس بھرم اور دھوکا دھڑی کو چھوڑ دو۔ ورنہ گورُو اور چیلا دونوں ہی برباد ہو جاؤ گے۔ یہ غلط بھگتی اور غلط گیان کے بھرم میں پڑے ہوئے تو بہو ساگر میں ڈوبتے ہی ہیں۔ تیسرے وہ تپسوی ریاضت کش۔ شریر کے شودھنے والے پارتھی بھی ڈوبینگے۔ جو من رُوپی بن میں بھرم کی داوا گنی لگا کر اُس کو جلا رہے ہیں۔ شریر کے کشٹ دینے سے کیا ہوتا ہے۔ یہ پرمارتھ کی راہ نہیں ہے۔ اِن سب کی حالت مثل اُس کتے کے ہے۔ جو شیش محل میں پڑ کر اپنے ہی چھایا کے بھرم سے بھونک بھونک کر ہلاک ہؤا یا مثل اُس گیدڑ کے ہے جو شور تو بہت کرتا تھا مگر اصلی کام اُس سے کچھ نہ بن پڑا۔ مایا بلّی ہے اور جیو چوہا بنا ہؤا ہے۔ کیسے ممکن ہے۔ کہ بلّی چوہے پر جھپٹے ہوئے بغیر رہ سکے۔ بلّی کے پاس رہتے ہوئے چوہے کی خیریت نہیں ہے۔ مگر تجب ہے۔

کہ جس جیو کو ہم یہاں چوہا کہہ رہے ہیں۔ وہ اصل میں شیر تھا۔ صرف بھرم سے چوہا بنا ہُوا ہے۔ اور ہاتھی روپی مایا اُس کو کھا رہی ہے۔ یہ حیرت کی بات ہے۔

تیرھویں رمینی

۱ نہیں پرتیتی جو یہ سنسارا — دربیہ کا چوٹ کٹھن کو مارا
۲ سو تو شیشے جائے لوکائی — کاہو کو پرتیتی نہ آئی
۳ چلے لوک سب مول گنوائی — یم کی پاڑھ کاٹی نہیں جائی
۴ آجو کاج جیہ کاٹھی کاچا — چلے لادی دگتر راجا
۵ سہج بیچارت مول گنوائی — لابھ تے ہانی بھوئے رے بھائی
۶ اوچھی متی چندر گو اکتئی — تر کٹی سنگم سوامی بسئی
۷ تب ہی وشنو کہا سمجھائی — میتھنا شٹ تم جیت ہو جائی
۸ تب سنکا دِل تتو بچارا — جیوں دھن پاوہیں رنک پارا
۹ بھو مریاد بہت سکھ لاگا — بہی لیکھے سب سشٹے بھاگا
۱۰ دیکھت اتیتی لاگو نہ بارا — ایک مرے یک کرے بچارا
۱۱ موئے گئے کی کاہو نہ کہی — جھوٹی آش لاگی جب رہی

ساکھی۔ جیرت جیرت سے باچ ہو۔ کاہے نہ کرہو گو ہاری
۱۲ بش بشیا کے کھائے ہو۔ رات دوس ملی جھاری

ترجمہ رمینی ۱۳ - (۱) جو پرتیتی نہیں آئی - تو اِس سنسار میں کس نے تم کو دربتیہ کی چوٹ لگائی - (۲) - یہ سب دربتیہ بشیش (باقی) میں گم ہو جائیں گے - اے بھائی! نفع سے نقصان ہو رہا ہے - (۳) - لوگ اصل پونجی کو کھو کھو کر چلے جا رہے ہیں - جمراج کی باڑھ کسی سے کاٹی نہیں جاتی - (۴) - کام کرنے کا وقت آج ہے - کل پر ٹالنے سے نقصان ہو گا - (دیکھو) لوگ بوجھ لاد لداے کر دگنتر کو چلے جا رہے ہیں - (۵) - معمولی بیچاریں اصل پونجی کے کھو جانے کا خوف ہے - اور یہاں لابھ سے بھی ہانی ہوتی ہے - (۶) - درشٹی الٹ کر درشٹی سادھن دوارا ترکٹی کے سمتھان پر جہاں سوامی رہتا ہے - دھیان کرنے سے آنکھ اُلٹ گئی - چندر لگ گیا - (۷) وہاں وشنو نے سمجھا کر کہا - کہ تم آٹھ قسم کے مَیمتھن کو جا کر جیت لو - (۸) - تب سنک - سنندن - سنت کمار نے تتو کا وچار کیا - (اور اِس طرح خوش ہو گئے) جیسے کہ کسی غریب کو بے حد دولت ملتی ہے - (۹) - بھومریاد (برہمہ جیوتی) میں آتما کے ملنے سے بہت آنند ملا - اور سمجھے کہ اب سارے سنشے مٹ گئے - (۱۰) - (مگر) سمادھی کے ٹوٹتے ہی جب آنکھ کھلی - تو من وغیرہ کے پھر پیدا ہونے میں دیر نہیں لگی - ایک ورتی مرتی ہے دوسری اُس کا وچار کرتی ہے - (۱۱) - کسی نے بھی مرے گئے کا وچار نہیں کیا - اور جھوٹی امید میں لگے رہے - ساکھی - (۱۲) - مختلف قسم کے یونی گربھ میں جنم مرن اگنی سے جلتے ہو - فریاد کیوں نہیں کرتے - کیوں رات دن زہر اور زہریلی چیزوں میں ملا کر کھا رہے ہو ؟

تشریح۔

دربیہ نو ہیں۔ پرتھوی ۔ جل[۲]۔ اگنی[۳]۔ وایو[۴]۔ اکاش[۵]۔ دِشا[۶]۔ کال[۷]۔ من[۸]۔ آتما کا دھوکا برہمہ۔

تِرکٹی۔ سہس دل کنول کے اوپر کا استھان ۔ دونوں بھوؤں کے ملاپ سے آگے۔

آٹھ پرکرتی کے مَیتھن۔ سہرن ۔ کیرتن[۲]۔ کریڑا[۳]۔ دیکھنا[۴]۔ گوشیہ بھاشن[۵]۔ سنکلپ[۶]۔ ادھیہ وسائے[۷]۔ کریا ورتی[۸]۔

ہم نے تو تم کو سب کچھ سمجھا دیا۔ تم کو کس نے کہا کہ تم نو دربیوں کے جھگڑوں میں پڑ کر بادیاد کرو۔ کیونکہ یہ سب فانی ہیں۔ اور یہ شیش بچے باقی میں لے ہونیوالے ہیں۔ جو ان کے جھگڑوں میں پڑا وہ اصلیت کو کھو بیٹھا۔ اب بھی موقع ہے۔ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔ ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ اور جنم مرن کی پھانسی میں پڑو گے۔ کیونکہ جراج کی تیز چھری کے کُند کرنے کی ان میں طاقت نہیں ہے یہ تو کرم کا بوجھ لادے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ اور دشاؤں میں پیدا ہو ہو کر مرتے اور جنمتے ہیں۔

باقی رہے جو ہیچ وچار کرنے والے "سوہم اہم برہمہ" کی صدا سُنانیوالے وہ تو گانٹھ کی پُونجی بھی کھو بیٹھے ہیں۔ اگر اس وچار سے کچھ لابھ بھی ہُوا۔ تو اُس کو بھی نقصان سمجھو۔ کیونکہ اصل میں یہ اہنکاری جیوا اہنکار کے پاسک ہیں۔ اہم وچار اہنکار ہی ہے۔ اور کچھ نہیں۔ کیوں اہم اہم کہا جائے۔ اور کس سے کہا جائے جو میں میں کیا کرتا ہے۔ وہ تو تُو کا بھی خیال دلاتا رہتا ہے۔ جہاں میں ہے۔ وہاں ہی تو بھی ہے۔ اس لئے یہ پکے مشرک اور ملحد ہیں۔

درشٹی مُدرا کے سادھن کرنیوالے ماتا تِرکٹی دوار پر چڑھے۔ وہاں برہمہ

وشنو رُوپ کا درشن پایا۔ مگر یہ مقام آخری نہیں ہے۔ وشنو اُن کو کہتا ہے۔ تُم نے ستھول پرکرتی کو جیت لیا۔ ابھی اور آٹھ سُوکھشم کو جیتو۔ سنک سنندن وغیرہ نے عمل کیا۔ اور دِل میں خوش ہو گئے۔ کہ بازی مار لی۔ دولت مِل گئی۔ مگر ہُوا کیا؟ سمادھی سے اُٹھتے ہی پھر من اور اِندریاں ہو گئیں۔ آنکھ کھُلی نہیں۔ کہ پھر وہی جگت کا بیوہار ہونے لگا من کے ترنگ میں بہنے لگے۔ اگر جیوتی جیوتی میں مِل بھی گئے۔ اور تتو وچار کا لابھ بھی ہُوا تو کیا۔ وہ بھی تو مایا ہی کے حد میں ہے۔ جہاں تک وچار ہے۔ وہاں تک مرکب رہتا ہے۔ وچار وہاں ہی ہوتا ہے۔ جہاں دو چار مرکب اشیا ہیں۔ ترکیبی رچنا پرکرتی ہی میں ہے۔ اِن کا بھی لے پرکرتی کے اندر ہی ہے۔ پرکرتی کے باہر کہاں گئے۔ پھر جنمیں گے اور مریں گے۔ یہ سب مرے۔ اِن کی بات کوئی نہیں کہتا۔ یہ آشا لے کر کام کرنے گئے تھے۔ اِن کی آشا کہاں مری۔ اور آشا اِن کو پھر دھر گھسیٹے گی۔ تم بچو۔ جیٹھ اگنی میں بار بار نہ جلو۔ کیوں رات دِن زہر کا پرسنگ کرتے ہو؟

چودھویں رَمینی

۱	بڑ دسو پاپی آئے گُماتی (بڑا، مغرور)	پاکھنڈ رُوپ چھلے نر جاتی (فریب، دھوکا دیا انسان)
۲	واَمن رُوپ چھلیو بلی راجا	براہمن کین کون سو کاجا
۳	براہمن ہی سب کینہیو چوری	براہمن ہی کو لاگی کھوری (بُرائی)
۴	براہمن کینھے وید پُورانا (کیا)	کیسے ہُو کے موہی مالش جانا (جس طرح، انسان)
۵	یک سے براہمے پنتھ چلایا	یک جو ہے ہنس گوپال ہی گایا

خورد و دھوکا۔

یک سے شنبھو پنتھ چلایا (جو) یک سے بھوت پریت من لایا ۶
یک سے پوجا جون (جس نے) بچاری یک سے نہوری نمج (جھک کر نماز) گجاری ۷
کوئی کا ہو کو ہٹا (کسی نے) نہ مانا جھوٹا کھسم (مالک) کبیر نہ جانا ۸
تن من بھجی رہو میرے (کسی کی نہ وکالت) بھکتا ستیہ کبیر ستیہ ہے (کہنے والا) مکتا ۹
آپو ہی دیو آپو ہی پاتی آپو ہی کل آپو ہی ہے جاتی ۱۰
سرب بھوت سنسار تو اسی (ہے) آپو ہی کھسم (مالک) آپو سکھ راسی ۱۱
کہتے (سب) موہی بھئے (ہوئے) جگ چاری کا کے آگے کہوں (کس) پکاری ۱۲
ساکھی ۔ ساچو کوئی نہ مانئ ۔ جھوٹا کے سنگ جائے
جھوٹے جھوٹا ملی رہا ۔ انمک کھیہا (اجن خاں) کھائے ۱۳

ترجمہ رمینی ۱۴ ۔ (۱) جو مغرور ہوا وہ بڑا پاپی ہوا۔ پاکھنڈ روپ نے جان کر اُس کو دھوکا دیا۔ (۲) ۔ برہم ہی نے راجا کو وامن روپ میں چھلا۔ برہمہ نے کس کا کام بنایا ہے؟ ۔ (۳) ۔ برہمہ ہی نے سب چوری کی ۔ برہمہ ہی کے سر ساری خرابی ہے ۔ (۴) ۔ برہمہ ہی سے وید پوران نکلے ہیں ۔ مجھ کو تم نے انسان کیسے سمجھ لیا؟ (۵) ۔ ایک وہ (مایا شیل) برہمہ ہے ۔ جس نے پنتھ چلایا ہے ۔ ایک وہ ہے جو گوپال کو گاتا ہے ۔ (۶) ۔ ایک سے شنبھو مارگ چلا ۔ ایک نے بھوت پریت کو من دیا ۔ (۷) ۔ ایک وہ ہے ۔ جس نے پوجا کا رواج دیا ۔ ایک وہ ہے جس سے نماز پڑھنے کی رسم پیدا ہوئی ۔ (۸) ۔ کوئی کسی کی نصیحت نہیں مانتا ۔ کبیر کو جھوٹے کھسم سے

تعلق نہیں ہے۔ (۵)۔ اے میرے بھکتو! تن من سے مجھ میں لگو۔ کبیر سنتو! ہیں۔ اور سچی بات کہنے والے ہیں۔ (۱۰)۔ وہ برہمہ آپ ہی پھول پتا ہے۔ آپ ہی کل اور آپ ہی جاتی ہے۔ (۱۱)۔ وہ عنصر بن کر تمام سنسار میں دیاپک ہے۔ آپ ہی مالک اور آپ ہی سکھ کا ستھان ہے۔ (۱۲)۔ مجھ کو کہتے ہوئے چار جگ گذر گئے۔ کس کے آگے میں پکار کر کہوں۔ ساکھی۔ (۱۳)۔ سچے کو کوئی نہیں مانتا۔ سب جھوٹ کے ساتھی ہوا کئے ہیں۔ جھوٹے کو جھوٹے ملے اور احمق کو خاک پھانکنی پڑی۔

تشریح۔ اس رحمینی سے دو طرح کے مطلب نکلتے ہیں۔ ایک تو براہمن جاتی سے جس نے طرح طرح کے کرم دھرم کے جال پھیلائے اور جیوؤں کو پھنسایا۔ دوسرے برہمہ سے جو ان سب پاکھنڈ اور دھوکا فریب کا مخزن ہے۔ جس کو جو پسند ہو۔ وہ مطلب سمجھ لے۔ کیونکہ دونوں مطلب ایک سے ہیں۔ کسی ایک دوسرے پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔ ہم نے اوپر "براہمن" شبد کا ترجمہ برہمہ ہی کر دیا ہے مگر براہمن گورو یا برہمہ دیو دونوں سے یہ رحمینی سمجھی جا سکتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے۔ کہ دنیا میں جس گوردائی یا اشٹ کا پرچار ہو رہا ہے۔ وہ مکمل آدرش نہیں ہے۔ لوگ غرور اور ابھمان کے جال میں پھنس کر غلط تعلیم دے رہے ہیں۔ اور جیوؤں کا نقصان کر رہے ہیں۔ غلط اور فرضی تعلیم کو سچ مان کر گورو مت یعنی کبیر صاحب کے اپدیش کو انسانی تعلیم قرار دیتے ہیں۔ ہندو اور مسلمان دونو بھولے ہوئے ہیں۔ کسی کو بھی اصلیت کی سمجھ نہیں ہے۔ اور نہ حقانیت اور روحانیت سے ان کو مس ہے۔

پندرھویں رمینی

۱ اُدنئی بدریا پری گے سانجھا اگوُدا بھولے بَن کھنڈ مانجھا
بھیگے بادل پڑنے شام چلتوا جنگل درمیان
۲ پیا انتے دھن انتے رہئی چوپری کامری ماتے گہئی
پیارا اور جگہ پردیسی دور جگہ چار تہہ کی ہوئی کملی سر پر رکھا
سماکھی ۔ پھولوا بھار نہ لے سکے ۔ کہے سکھن سے روئے
پھولوں کا بوجھ سکھیوں سے
۳ جیوں جیوں بھیجے کامری ۔ تیوں تیوں بھاری ہوئے
بھیگے کملی

ترجمہ رمینی ۱۵ - (۱) ۔ بادل جھک آئے ۔ شام ہوگئی ۔ آگے چلنے والے (رہنما) جنگل کے درمیان بھول گئے ۔ (۲) ۔ پیا اور جگہ اور پردیسی عورت اور جگہ ہے ۔ چوپرت (چار تہہ کیا ہوا) کمل سر پر رکھ لیا ۔ سماکھی ۔ (۳) ۔ پھول کا بوجھ نہیں اٹھا سکتی ۔ اور سکھیوں سے رو کر کہتی ہے ۔ جیوں جیوں کمل بھیگتا ہے ۔ تیوں تیوں بھاری ہوتا جاتا ہے ۔

تشریح ۔ جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی چھائی ہوئی ہے ۔ شام ہوگئی اور آسمان پر بادلوں کا جمگھٹ ہے ۔ جو راہ دکھانے والے برہما وغیرہ رشی منی تھے ۔ ویدوں کے شبد روپی جنگل کے درمیان راہ بھول گئے ۔ پرتیم جو مالک ہے اور جگہ ہوگیا اور پیار کرنیوالا اس سے بچھڑ گیا اور ساتھیوں سے رو کر کہتا ہے ۔ ہائے کرم کا بوجھ سر پر بھاری ہے ۔ اب تو پھول کا ہلکا بوجھ بھی نہیں اٹھا سکتا ۔ جیوں جیوں کرم روپی بیں سے یہ شریر روپی کمل بھیگتا جاتا ہے ۔ اُتنا ہی روز بروز وزن دار ہوتا جاتا ہے

اب یہ بوجھ اُٹھائے نہیں اُٹھ سکتا۔ زندگی دوبھر ہو گئی۔

سولھویں رمینی

چلت چلت اتی چرن پرانے — ہاری پرے تہاں اتی کھسیانے
چلتے چلتے بہت پاؤں دکھی ہوئے — ہار گئے تب بہت کھسیانے

۲ گن گندھرب منی انت نہ پایا — ہاری الوپ جگ دھندے لایا
بمع دیوتا ڈنی تم انتہا — ہار کر نظر نہ آنیوالے دُنیا کو

۳ گہنی بندھن یا ندھ نہ سُوجھا — تھاکی پرے تب کچھو نہ بُوجھا
گھنا قید تھک گئے کچھ بھی سمجھ

۴ بھولی پرے جیہ ادھک ڈرائی — رجنی اندھ کوپ سوئے آئی
بہت دیر رات اندھیرا کنواں ہو گئی

۵ مایا موہ وُہاں بھری بھوری — داُدر دامنی پون ہُو پوری
بھرم وہاں بہت مینڈک بجلی ہوا

۶ برے تپے اگھنڈت دھارا — رینی بھیا وہ کچھو نہ اہارا
گرم ہے نگار رات ڈراونی غضا

ساکھی۔ سبے لوگ جھنڈائیا۔ اد باندھے سبھے بھولان
سب گمراہ ہوئے اندر سب کو

۷ کہا کوئی نہیں مان ہی سب ایکے ماہیں سمان

ترجمہ رمینی ۱۶ — (۱)۔ چلتے چلتے پاؤں بہت دُکھنے لگے۔ جب ہار گئے تب غصہ کرنے لگے۔ (۲)۔ (دیو) گن گندھرب اور منیوں میں سے کسی کو انت نہیں ملا۔ ہار کر دُنیا الوپ (نظر نہ آنیوالے) کے دھندے میں لگی۔ (۳) بندھن گدھا ہے۔ بندھ (گرہ) نظر نہیں آتا۔ جب تھک گئے۔ تب (آنکھیں پتھرا گئیں) عقل بھی ماری گئی۔ (۴)۔ گمراہ ہونے پر

بہت ڈرے اور رات اندھا کنواں بن گئی۔ (۵) مایا اور بھرم وہاں بہت بھاری ہیں۔ مینڈک (بولتے ہیں) بجلی (چمکتی ہے) ہوا پورے زور سے (بہہ رہی ہے)۔ (۶) موسلا دھار بارش ہو رہی ہے۔ پانی گرم ہے۔ رات ڈراونی ہے۔ اور کچھ غذا بھی ہاتھ نہیں آتی۔ سانپھی۔ (۷) سب دھوکے میں آئے۔ اور اندھے سب گمراہ ہو گئے۔ کوئی کسی کی بات نہیں سنتا اور سب ایک (مایا برہمہ) میں سمارہے ہیں ❁

تشریح ۔ رشبد کا جنگل لٹھن ہوتا ہے۔ کسی طرح طے ہونے میں نہیں آتا۔ چلتے چلتے پاؤں دُکھی ہو گئے۔ جیو گھبرا کر مغلوب الغضب ہو گیا۔ نہ دیوتوں کو منیوں کو اور نہ گندھربوں کو جنگل کے خاتمہ کا پتہ لگا۔ دلیل۔ یکتی۔ پرمان نے اور بھی گمراہ کر دیا۔ تب جھک مار کر نظر نہ آنے والے ہری کے دھندے میں لگے۔ یہ بھی گھنا بندھن تھا۔ گرہ نظر نہ آئی۔ جب اس سے بھی کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ تب تھک کر عقل و ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ ڈرے کہ ہم نے یہ کیا کیا۔ مگر جہالت کی تاریک گھٹا گھٹا ٹوپ چھا گئی۔ اور رات اندھیری گھپ بن گئی۔ اب مایا اور بھرم نے اور بھی ہاتھ پانوں پھیلا دیئے۔ اگیان کے مینڈک ٹرٹر کر رہے ہیں کبھی کبھی کچھ کچھ پرکاش کے بجلی کا کوندھا چمک جاتا ہے۔ بھول بھرم کی ہوا زور پر ہے۔ اودیا کے بادل جھوم جھوم کر اپنا گرم پانی برسا رہے ہیں۔ اور طرفہ یہ کہ اس اندھیری رات میں کھانے کے لئے بھی کچھ ملتا نہیں۔ بھوک ستا رہی ہے۔ ہوس بڑھتی جا رہی ہے۔ شانتی کا کوسوں پتہ نہیں۔ ہائے:۔

رات اندھیری بادل گرجے۔ پپیہا شور مچاوے،
بجلی چمکے۔ دامنی دمکے۔ یہ ہا زور جناوے

چھو ندس چھائی گھور بدیا ۔ راہ سوجھ نہیں آوے
تڑپے تڑپے کٹھن بہتی ۔ کر ملیچھ بچھتاوے
ہائے ہائے پیا کبھی بدھی پاؤں کوئی جتن بتاوے
مایا برہمہ بھرم کی پھانسی ۔ نت نئی پھانس پھنساوے

بھولے ۔ بُری طرح بھُولے ۔ گمراہ ہو گئے ۔ گمرہی و فریب کی حالت میں کون کس کی سُنتا ہے ۔ تڑپ تڑپ کر جان دی ۔ اور اسی ایک مایا برہم میں مر کر سمائے ۔ جہاں سے پھر کرموں کے جاگنے پر جنم و مرن کا دُکھ بھوگنا پڑے گا ۔

سترھویں رمینی

جس جیو آپو ملے اس کوئی ۔ بہت دھرم سُکھ ہردے ہوئی ۱
جاتیوں بات رام کی کہی ۔ پریت نہ کاہُو سوں نر بہی ۲
ایکے بھاو سکل جگ دیکھی ۔ باہر پڑے سو ہوے بوکی ۳
دشٹے موہ کے پھند چھوڑائی ۔ جہاں جائے تہاں کالو کسائی ۴
آئے کسائی چھوری ہاتھا ۔ کیسہو آوے کاٹوں ماتھا ۵
مانش بڑے بڑے ہوئے آئے ۔ ایکے پنڈت سبھے پڑھائے ۶
پڑھنا پڑھو دھرو نج گوئی ۔ نہیں تو نسچے جاہو بگوئی ۷

ساکھی ۔ سُمرن کرہو سو رام کو ۔ اور چھانڈو دُکھ کی آس
ترا اوپر دھری چاپی ہیں جس کو لھو کوئی بچاس ۸

ترجمہ رمینی ۱۷ - (۱) - جیسا جیو آپ ہے - جب ویسا ہی کوئی ملے - تو دھرم کا بیر دے میں بہت سکھ ملے - (۲) - جس سے میں نے رام کی بات کہی مگر اُس کو پریت نہیں آتی - (۳) - تمام دُنیا میں ایک ہی بھاو نظر آتا ہے - جو اِس سے باہر ہو - تو بوبکی بنے - (۴) وشے موہ کے پھند چھوڑا دے - (مگر مشکل تو یہ ہے کہ) جہاں جاتا ہے - وہاں اُس کو قصائی کاٹتے ہیں - (۵) - قصائی چھوری ہاتھ میں لے کر آتا ہے - وہ کیسا ہی ہو امیں) اُس کا ماتھا کاٹ سکتا ہوں - (۶) - بڑے بڑے آدمی ہو گذرے ہیں - ایک ہی پنڈت نے سب کو پڑھایا ہے - (۷) - پڑھو - پڑھ کر گیت رکھو ورنہ یقیناً تم بگڑ جاؤ گے - ساکھی - (۸) - رام کا سُمرن کرو - اور دُکھ کی آس چھوڑ دو - ورنہ نیچے مایا اور اُوپر برہمہ کی چکی کے پاٹوں کے تلے اِس طرح دبائے جاؤ گے - گویا پچاس کروڑ کوٹھو کے تلے ہو -

---

تشریح[1] - ان دیکھے اِشٹ کا دھیان فضول ہے - جب تک کوئی اپنا ہم جنس اپنے رُوپ کا نہ ملیگا - تب تک دھرم کی نہ تو سمجھ آئے گی - نہ اُسکا سُکھ نصیب ہوگا - بغیر ہم جنس کے کوئی کسی سے پچار یم نہیں کر سکتا - یہ قانون ہے - اِشٹ اپنی ہی صورت کا ہو -

---

[1] - اِس رمینی کی مزید صراحت و وضاحت کے لئے اُپاستا سندیش نامی کتاب کو بغور پڑھو - اُس میں اچھی طرح اِس مضمون کو تفصیل و وضاحت اور دلیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے - یہاں طوالت کی وجہ سے کسی کا پرماناً یا حوالہ دینا فضول معلوم ہوتا ہے - اُس کتاب میں نہ صرف سنتوں کے کلام کی سند موجود ہے - بلکہ اِس کی تائید میں صوفیوں کے کلام کے حوالے بھی آئے ہیں بیجک میں ہم عمداً کسی کا حوالہ شامل کرنا نہیں چاہتے - کبیر گورو بانی آپ اپنی سند ہے -

ابتدا میں اس کے بغیر کام نہیں چلتا۔ یہ گورو منت ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ میں جس سے رام (حقیقت) کی بات کہی اُس نے نہیں سمجھا۔ کیونکہ دنیا میں ایک بھاؤ نظر آرہا ہے۔ سب برہما اور مایا کی ٹیک میں پڑے ہوئے ہیں۔ جب اس سے نکلیں۔ تو حقیقت کا پتہ ملے۔ اور بویکی بن کر وشنو مو ہ کے جال سے نکلیں بغیر اپنی شکل وجنس والے گورو کے کام نہیں بنتا۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ لوگ من مت چال چلتے ہیں۔ اور قصائی اُن کو پکڑ کر ذبح کر دیتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے رجوع ہو تو میں قصائی کا ماتھا کاٹ دوں۔ اور اُس کو بچالوں۔ ایک ہی پنڈت برہما نے سب بڑے بڑے آدمی کو ایک ہی بات کان میں پھونک دی ہے۔ اور یہ سب کے سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ اے جیو تم مجھ سے پڑھو۔ پڑھ کر گنو۔ اور اُس کو دل میں پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ اگر اس کا اظہار کرو گے تو روحانی طاقت سے خالی ہو جاؤ گے۔ یہ قانون ہے۔ سُنو۔ رام کا گورو مکھ ہو کر سمرن کرو۔ دُکھ کی اُس سے نجات پاؤ۔ ورنہ مایا اور برہما کی چکی کی پاٹ کے تلے دب کر پسو گے اور ہلاک ہو جاؤ گے

اٹھارھویں رمینی

اَدبھُت پنتھ برن نہیں جائی (رغیب) بھُولے رام بھُول دُنیائی (راستہ بیان)

۲ جو جیتو تو جیتو رے بھائی نہیں تو جیہ جیہ بھُولے جائی (سمجھو) (جیہ جیہ جڑ مول)

۳ شبد نہ مانے کتھے بگیانا تاتے یم دینھیو ہے تھانا (توبہ کرکے) (اس سے) (یمراج نے دیا ہے) (مقام)

۴ تینشے ساؤج بسے شریرا تے کھایل ان بند مل ہیرا (شکار) (جسم میں) (اس نے کھایا) (بغیر بند صاحبو)

ساکھی ۔ سنسٹے ساڈج دیہہ میں سنگ ہی کھیل جواری
ایسا گھایل باپُرا جیون مارے جھاری

۵

ترجمہ رمینی ۱۸ ۔ (۱) میں جو پنتھ بتاتا ہوں) وہ پنتھ ایسا عجیب و غریب ہے ۔ جو بیان میں نہیں آسکتا ۔ رام (اوتار) بھولے اور دُنیا بھولی ۔ (۲) ۔ اگر چیتنا ہے تو بھائی ابھی چیتو ورنہ تمہارا جیو جڑ مُول سے جائیگا ۔ (۳) ۔ شبد نہیں سُنتے ۔ اور گیان کی چرچا کرتے ہو یہی وجہ ہے ۔ کہ جمراج اپنے ستھان میں تم کو جگہ دیتا ہے ۔ (۴) ۔ سنسٹے رُوپی شکار تمہارے شریر میں بستا ہے وہ اَن بید مے ہیرا (جیو) کو کھاتا ہے ۔ ساکھی ۔ (۵) ۔ یہ سنسٹے کا شکار جسم میں ہے ۔ ساتھ ہی جواری بھی دانوں لگا رہا ہے ۔ یہ زخمی شکار اس طرح کا بیچارہ ہے ۔ جو جیوؤں کو مار کر کھاتا ہے ۔

تشریح ۔ میرا پنتھ اَدبھت ہے ۔ جو بیان میں نہیں آتا ۔ رام دسشٹ کے سمو بھولے اِس کو نہیں جانا ۔ اور دُنیا بھی اُس سے بے خبر ہے ۔ اگر اس وقت تم چیتے ہو تو چیتو ورنہ برباد ہو جاؤ گے ۔ شبد کو سُنو ۔ اُس سے من لگاؤ ۔ گیان کو نہ کھتو ۔ ورنہ یم مار ڈالیگا ۔ تم شک و شبہات میں پڑکر اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہو ۔ یہ سنسٹے تمہارے شریر میں ہے ۔ اور شریر ہی میں نرک اور سورگ دلانے والے کرموں کا پاسہ ہاتھ میں لئے ہوئے جواری بھی بستا ہے ۔ سنسٹے جیوؤں کو ہلاک کر رہا ہے ۔

رام ۔ سے کبھی دشرتھ سُت شری رام چندر جی سے مردانہ لینا چاہئے ۔ کبیر صاحب کی رام سے مراد مالک سے ہے ۔ وہ شری رام چندر جی کو بھولا ہُوا سمجھتے ہیں ۔ ایک جگہ فرماتے ہیں :-

رام نام کا اَرتھ ہی آنا دوسرا　　دشرتھ سُت یہ مَرم نہ جانا ابھید

اُنیسویں رَمینی

انہد انجھو کی کر آشا　　دیکھو یہ بپریت تماشا　　۱
ایسے تماشا دیکھو بھائی　　جہاں ہے شُونیہ تہاں لے جائی　　۲
شُونیہ ہی با نچھا شُونیہی گیٹو　　ہاتھا چھوڑے ہاتھا بھیٹو　　۳
سنشے ساؤج سب سنسار　　کال اہیری سانجھ سکارا　　۴
ساکھی ۔ سُمرن کر ہُو سو رام کو　　کال گہے ہے کیس
ناجانوں کب ماری ہے　　کیا گھر کیا پردیس　　۵

ترجمہ رَمینی ۱۹ ۔ (۱) ۔ (دیکھو) انہد انجھو کی آسا کر رہا ہے ۔ یہ اُلٹا تماشا ہے ۔ (۲) ۔ بھائی اِس تماشے کو دیکھو ۔ یہ شُونیہ کے مقام میں لے جائیگا ۔ (۳) ۔ شُونیہ کی خواہش سے شونیہ اَوستھا میں داخل ہونگے ۔ اور ہاتھ سے بے ہاتھ ہو جاؤگے ۔ (۴) ۔ تمام دُنیا سنشے کی شکار ہے ۔ کال رُوپی شِکاری صبح شام شکار کھیلتا رہتا ہے ۔ ساکھی ۔ (۵) ۔ رام کا سمرن کرو ۔ کیونکہ تمہاری چوٹی کال کے ہاتھ میں ہے ۔ نہیں معلوم وہ گھر میں مارے گا یا پردیس میں ۔

تشریح۔ جو اپنے اندر میں انہد انجمو کا شغل کرتے ہیں۔ وہ بھی بھولے ہوئے ہیں۔ وہ مقصد نہیں صرف ذریعہ محض ہے۔ یہ شغل شونیہ سمادھی میں جاکر لے ہو جائیں گے۔ اور بے قابو و بے اختیار بنیں گے۔ کیونکہ

جاپ مرے اجپا مرے انہد بھی مر جائے
سُرت سمانی شبد میں تاہی کال نہیں کھائے

اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ انہد کا شغل نہ کیا جائے۔ بلکہ شغل کرنے والا ہوشیار رہکر شونیہ سمادھی میں لے نہ ہو ورنہ مارا جائیگا۔ یہ ذریعہ محض ہے الغرض ساری دُنیا شبہات میں پڑی ہے۔ اور کال اُسکا شکار کر رہا ہے خبر نہیں وہ کہاں مارے۔

بیسویں رَمینی

۱ اب کہو رام نام ابناسی — ہری تجی جیرا کتہوں نہ جاسی
(لافانی) (چھوڑ کر) (کہیں بھی نہ جائیگا)

۲ جہاں جاہو تہاں ہو ٹپنگا — اب جنی جر ہو سمجھی دش سنگا
(پڑوسن) (ہوگئے) (زہر کے ساتھ)

۳ رام نام لو لائے سو لینھا — بہرنگی کیٹی سمجھی من دینھا

۴ بھواتی گرو دُکھ کے بھاری — کرو جیتہ جتن سو دیکھو بچاری
(لیا) (سمجھ کر) (دیا)

۵ من کی بات ہے لہر بکارا — تو ہی نہیں سو جھے وار نہ پارا
(ہوا) (بہت) (درونی) (جی میں)

ساکھی۔ اچھا کو بھو ساگرے — بوہت رام ادھار
(ہوس نفسانی) (تجھ کو)

۶ کہیں کبیر ہری شرن گہو گونچھ — کھر بستار
(خواہش) (سمندر) (پکڑو گائے کے بچھڑے کی دُم کھڑ کے سوا حق پھیلا دو)

ترجمہ رمینی ۲۰ - (۱) - (اس قدر بھول بھرم سمجھانے کے بعد فرماتے ہیں) اب ابناسی رام نام کہہ - مالک کو چھوڑ کر اے جیو! اب تو دکس مت میں کہاں جاتا ہے؟ (۲) - جہاں جاؤ گے وہاں پروانہ ہو گے - اب سمجھ کر زہر کا ساتھ مت دو - اور اس میں بھسم نہ ہو - (۳) - (جس نے) رام نام میں لو لگایا - (اُس نے) بھرنگی اور کیٹ کی رمز کو سمجھ کر اُس میں چت دیا - (۴) - تم دُکھ کے بوجھ سے بھاری ہو رہے ہو - (اس لئے) ایسا دیکھ کر جی میں بچار کر چنتن کرو - (۵) - من کی بات (من مت پنا) بکاری لہر ہے - تجھ کو اُس کا وار پار نظر نہیں آتا - ساکھی - (۶) خواہش کے بھو ساگر میں رام کا آدھار ہی جہاز ہے - کبیر صاحب کہتے ہیں - مالک کی شرن لیکر اس طرح بھو کے پار اُتر جا - جیسے گائے بچہ کے کھُر کا گڑھا ہوتا ہے :-

---

تشریح - بھرنگی ایک طرح کی مکھی ہوتی ہے - جو کیڑے کو پکڑ کر اور ڈنس مار کر اپنے چھتے میں بند کر دیتی ہے - کیڑا اسی کے دھیان سے بھرنگی کی شکل کا پردار بن کر چھتے کو کھود کر باہر نکل آتا ہے - اور اُڑ جاتا ہے :-

گو بچھ کھُر - گائے کے بچے کے کھر سے جو گڑھا بن جاتا ہے - اور اُس میں پانی بھر جاتا ہے - رام نام لینے سے بھو ساگر اسی طرح کا چھوٹا ہو جاتا ہے - باقی مطلب واضح ہے :-

---

اکیسویں رمینی

بہت دُکھے ہے دُکھ کی کھانی　　تب بچنہیو جب رام ہی جانی　　۱
رام ہی جانی یکتی جو چلئی　　یکتی ہی تے پھند انہیں پرئی　　۲
یکتی ہی یکتی چلت سنسارا　　نشچے کہا نہ مانو ہمارا　　۳
کنک کامنی گھوڑہ پٹورا　　سمپتی بہت رہے دن تھورا　　۴
تھورے ہی سمپتی بگو بورانی　　دھرم رائے کی کھبری نہ پائی　　۵
دیکھی تراس مُکھ گو کملانی　　امرت دھوکے گو وش کھائی　　۶
سا کھی - نیں سر جوں میں مارہوں میں جاروں میں کھاؤں
جل تھل میں ہی رمی ہیوں مورنر جن ناؤں　　۷

ترجمہ رمینی ۲۱ - (۱) دُکھ کی کہانی بہت دُکھ دیگی - اس سے اُسی وقت چھوٹوگے جب رام کو پہچانوگے - (۲) - رام کو جان کر جب جگتی سے چلوگے تب جگتی سے پھندا نہیں پڑیگا - (۳) - اس سنسار کی یکتی نہیں سنساری جیو اپنی اپنی یکتی پر چلتے ہیں - ہمارے کہنے پر یقین نہیں لاتے (۴) - دولت - استری گھوڑا - لباس - یہ سب بھوگنے کی دولت ہیں - مگر اب دن تھوڑے رہگئے ہیں - (۵) - تھوڑی ہی دولت پاکر تم باولے ہوگئے - اور دھرم راج کی خبر ہی نہیں پائی - (۶) - اگر دھرم

راج کا تراس دیکھ کر منہ بھی کملا گیا تو امرت کے دھوکے میں زہر کھالیا ساکھی ۔ (۷) ۔ (نرنجن کہتا ہے) پیدا کرنیوالا مارنے والا۔ جلانے والا اور کھانے والا کال میں ہی ہوں۔ میں ہی جل تھل میں رمائیوا ہوں اور میرا نرنجن نام ہے ؛

تشریح ۔ دُکھ کی کہانی سے صرف رام کے جاننے سے چھٹکارا ملتا ہے۔ بشرطیکہ اِس طرح یکتی سے چلے۔ کہ پھندا نہ پڑنے پاوے ۔ مگر سنسار اپنی یکتی چر چلتا ہے ۔ گورو مت یکتی پر یقین نہیں لاتا ۔ دھن ۔ دولت ۔ کپڑے لتے ہاتھی گھوڑے بھوگنے کی چیزیں بہت ہیں ۔ مگر یہاں سے چلنے کا دِن بھی تو قریب ہی ہے ۔ لوگ تھوڑی دولت پاکر ایسا بھول جاتے ہیں ۔ کہ موت کا ڈر ہی نہیں رہتا ۔ اور اگر کہیں ڈر کی وجہ سے بیراگ بھی ہُوا ۔ تو پھر دھوکا دینے والے سنساری گورو مل کر بھرماتے ہیں ۔ اور وہ دھوکے میں آکر امرت کی جگہ زہر کھالیتا ہے ۔ اور اپنے آپ کو برہم سمجھتا ہُوا ہلاک کر ڈالتا ہے ۔ یہ برہم اہنکار رُوپ نرنجن ہے ۔ جو سب کو پیدا کرتا ۔ مارتا ۔ جلاتا اور کھاتا رہتا ہے ۔ اور جل تھل سب میں دیاپک ہے ۔ جیو اِس میں سما کر پھر جنمتے مرتے ہیں ۔ کیونکہ اہنکار ساتھ ہی رہتا ہے ۔ لے ہونے پر پھر کبھی نہ کبھی اُٹھ کھڑا ہوگا ؛

بائیسویں رمینی

۱	الکھ نرنجن لکھے نہ کوئی　　جیہی کے بند سے بندھا سب کوئی	
۲	جیہی جھوٹو سو بندھا آیا (جس) (جگ) (جھوٹ) (جیو) (یہاں ظاہر)　　جھوٹی بات سانچ کرے جانا	نرنجن
۳	دھندا بندھا کینھ بیوہارا (سیوا نہیں) (بندھن کہا)　　کرم بِرجت بسے نیارا (چھوڑ کر رہتا ہے علیحدہ)	

۴ کھٹ آشرم کھٹ درشن کینھا ۔ کھٹ رس بستو کھوٹ سب چینھا (چھیڑ، بُرا جانا)

۵ چار برکش چھ شاکھ بکھانے (کہے) ۔ بِدیا اگنت گنے نہ جانے

۶ اَورُو آگم کرے وِچارا (درخت، ڈالیاں) ۔ تے ہی نہ سُوجھے وار نہ پارا (بے شمار)

۷ جپ تپ برت پُوجے بھُوتا (پوران) ۔ دان پُنیہ اَو کیئے بھُوتا (اُلٹ کیا، بہت بھوت)

ساکھی ۔ مندر تو ہے ۔ نیہہ کو (شیطان) ۔ متی کوئی پیٹھے دھائے (اپریم، داخل ہو دوڑ کر)

۸ جو کوئی پیٹھے دھائے کے ۔ بن شر (بغیر سر کے) سینتی جائے (مُفت جائیگا)

ترجمہ رمینی ۲۲ ۔ (۱) ۔ نرنجن اللہ ہے اُس کو کوئی نہیں لکھتا۔ اسی کے بندھنے سے سب کوئی بندھا ہے ۔ (۲) ۔ جس کے جھوٹ سے تم بندھے ہو ۔ وہ بندھ عیاں اور ظاہر ہے ۔ تم نے جھوٹی بات کو سچ جان لیا ہے ۔ (۳) ۔ تم نے سیوا بندگی کو بھی بیوہار بتا کر بندھن بنا لیا ۔ اُس میں کرم نہیں ہے وہ نیارا رہتا ہے ۔ (۴) ۔ کھٹ درشن نے کھٹ آشرم بنایا ۔ اور کھٹ رس چیزوں کو بُری سمجھ کر تیاگ دیا ۔ (۵) ۔ چار درخت کے چھ شاخ ہیں ۔ اور ان میں بے شمار علوم ہیں ۔ (۶) ۔ پُوران نے اور بھی بچار کیا ۔ مگر اُن کی وجہ سے اور بھی وار پار سُوجھ نہیں پڑتا ۔ (۷) ۔ جپ تپ ۔ برت ۔ بھوتوں کی پُوجا ۔ دان پُنیہ کتنے طریقہ اِن سے ایجاد ہوئے ۔ ساکھی ۔ (۸) ۔ یہ نیہہ کا مندر ہے ۔ اِس میں دوڑ کر داخل نہ ہونا ۔ کیونکہ جو کوئی دوڑ کر داخل ہوگا ۔ وہ بغیر سر کے مُفت میں ہلاک ہوگا ۔

تشریح ۔ سب برہمہ ہی برہمہ چلاتے ہیں ۔ یہی برہمہ اکال نرنجن الکھ ہے ۔ جو کسی کی سمجھ میں نہیں آتا ۔ یہ پہلا بندھا ہوا ہے ۔ جس کے ساتھ ہی مایا رہتی ہے ۔ اور اُس ۔ کہ مایا میں بندھنے سے سب بندھے ہوئے ہیں ۔ برہمہ کا خیال ہی مایا کا خیال دلاتا ہے ۔ برہمہ کا نام لیا نہیں ۔ کہ مایا کا تصور بندھ گیا ۔ کیونکہ دونوں ساتھ ساتھ ہیں ۔ جس کے جھوٹ سے تم بندھے ہو وہ صاف ظاہر ہے ۔ بغیر برہمہ کے مایا کا تصور ہی نہیں ہوتا ۔ جہاں برہمہ ہے ۔ وہاں ہی مایا ہے ۔ اور تم نے جھوٹی بات کو سچ سمجھ کر اُس سے چت لگا لیا ہے ۔ یہ تو اہم برہمہ والے گیانیوں کا حال ہے ۔ اب بھگتی پنتھ والوں کو دیکھو ۔ سیوا ٹہل کو بیوہار ماتر بنا کر اُسی میں اٹک رہے ۔ وہی باندھنے کی زنجیر ہو گیا ۔ وہ کرم سے کب ملا ہے ۔ وہ کرم سے نیارا ہے ۔ اب اوروں کی سُنو ۔ کھٹ درشن نے اپنے اپنے کھٹ آشرم بنا کر کھٹ رس چیزوں کو ممنوع سمجھ کر بیراگی ہوئے ۔ بیراگ میں کیا دھرا ہے ؟ ۔ چار وید چار درخت ہیں ۔ کھٹ درشن چھ شاخیں ہیں ۔ اور ان میں بے شمار وِدیا ہیں ۔ یہ سب یکے بعد دیگرے دھوکا کھاتے گئے ۔ پورانوں نے جو بچار کیا ۔ تو اُن کو وار پار کچھ بھی نہ سُوجھا ۔ اصلیت سے جوگیے تو گرتے گرتے جپ ۔ تپ ۔ برت ۔ بھوت ۔ پُوجا اور پاپ پنیہ میں اٹکے ۔ اِس بندھن کی زنجیر کو دیکھو ۔ شروع سے آخر تک کیسی کھڑکے دالی کڑیاں کھڑکتی رہتی ہیں ۔ سُنو ۔ یہ پُنیہ اور تعلق کا مندر ہے ۔ اِس سے تعلق نہ پیدا کرو ۔ ورنہ ایسی بُری طرح مارے جاؤ گے ۔ کہ سرکٹ جائے گا اور کہیں کے نہ رہو گے ۔

تیئیسویں رمینی

الپ سُکھ دُکھ آدی و انتا — مَن بھُلان میگر مِیمنتا — ۱
(تھوڑا) (ابتدا میں درمیان) (مست ہاتھی) (بھولا)

سُکھ بِسرائے مُکتی کہاں پاوے — پری ہری سانچ جھُوٹ نِبھاوے — ۲
(بھولنے) (چھوڑ کر) (دھیان کرتا ہے)

اگن جیوتی داہے یک سنگا — نین نیہہ جس جرے پتنگا — ۳
(آگ) (جلے) (آنکھ کے لذت جس طرح جلے) (پروانہ)

کرو وچار جیہی سب دُکھ جائی — پری ہری جھُوٹا کیری سگائی — ۴
(کرو) (جس سے) (چھوڑو) (کی دوستی)

لالچ لاگے جنم سرائی — جرا مرن نیڑ ایل آئی — ۵
(گذر گیا) (بڑھاپا موت) (نزدیک)

ساکھی ۔ بھرم کو باندھل ای جگت یہی بدھی آوے جاوے
(باندھا) (بہت) (طرح)
مانش جنم ہی پائے نر ۔ کاہے کو جہنڈائے — ۶
(دھوکا کھائے)

ترجمہ رمینی ۲۳ ۔ (۱) ۔ سُکھ تھوڑا اور دُکھ آدی اور انت میں ہے ۔ (مگر من مست ہاتھی کی طرح اپنے میں بھولا ہُوا ہے ۔ (۲) ۔ سُکھ رُوپ کے بھولنے سے مُکتی کہاں ملے ۔ یہ تو سچ کو چھوڑ کر جھوٹ کا دھیان کرتا ہے ۔ (۳) ۔ آگ کی جیوتی یکبارگی سب کو جلاتی ہے ۔ جیسے آنکھ سے دیکھنے کی لالچ کرنیوالا پروانہ بھسم ہوتا ہے ۔ (۴) ۔ ایسا وچار کرو ۔ جس سے سب دُکھ دُور ہو جائے ۔ جھوٹ کے تعلق کو چھوڑ دو (۵) لالچ کی وجہ سے جنم گذر گیا ۔ بڑھاپا اور موت نزدیک آئی ۔ ساکھی ۔ (۶) بھرم سے بندھا ہُوا سنسار اسی طرح آتا جاتا رہتا ہے ۔ اے انسان !

تو آدمی کا چولا پاکر اب کیوں دھوکا کھاتا ہے ؛

تشریح ۔ مطلب صاف ہے ؛

چوبیسویں رمینی

چندر چکور کسی بات جنائی — مانش بدھی دین پلٹائی
چاری اوستھا سپنو کہئی — جھوٹے بھوٹے جانت رہئی ۲
متھیا بات نہ جانے کوئی — یہی بدھی سگرے کئے بگوئی ۳
آگے دے دے سبن گنوادا — مانش بدھی نہ سپنے ہو یادا ۴
چونتس اکشر سے نکلے جو نی — باپ پتینہ جانیکا سوئی ۵

ساکھی ۔ سوئی کہتے سوئی ہوگے ۔ نکلی نہ باہر آؤ
ہو حضور لٹھا ڈیرہو دھوکے نہ جنم گنواؤ ۶

ترجمہ رمینی ۲۴ ۔ (۱) ۔ چندر چکور کی سی بات جنائی ۔ اور عقل انسانی کو پلٹا دیدیا ۔ (۲) ۔ چار حالتوں کو خواب بتاتا ہے ۔ اور سچ جھوٹ کو گیان کرکے سمجھتا ہے ۔ (۳) ۔ کوئی اس بات کو نہیں جانتا ۔ اسی طرح سے سب گمراہ ہوگئے ۔ (۴) ۔ آگے دے دے کر سب کو بہکا دیا ۔ سچی عقل انسانی کو خواب میں بھی نہیں پایا ۔ (۵) ۔ چوبیس حرفوں کے ہیر پھیر

سے نکلیگا۔ اُسی کو باپ پُنیہ کی خبر ملے گی۔ ساکھی۔ جو کہتے ہو وہی ہو جاتے ہو۔ باہر کیوں نہیں نکل آتے۔ حضور میں حاضر ہو کر کھڑے ہو جاؤ جنم کو دھوکے میں ضایع نہ کرو۔

تشریح ۔ دُنیا کے گوروؤں نے تفرقہ انداز ہو کر چاند اور چکور کی مثال دے کر لوگوں کو حقیقت سے گمراہ کر دیا۔ اور انسانی عقل بھرشٹ ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ جس طرح چاند کو چکور دیکھتا ہے ویسے ہی تم برہما یا ایشور کو دیکھو۔ اور پھر مزہ یہ کہ ہر چہار حالت کو بیداری۔ خواب۔ گہری نیند اور تریا کو خواب کہتے ہیں۔ بھلا سب اگر خواب ہیں تو کیا چکور اور چند کا تعلق خواب نہیں ہے؟ سب خواب کیوں ہیں۔ سب کو بیداری یا تُریا کیوں نہیں سمجھتے؟۔ سوشپتی یا تُریا خواب کیسے ہیں؟۔ جو ہے وہ ہے۔ الغرض اسی طرح جھوٹ سچ کو ملا کر لوگوں کو بھرماتے رہتے ہیں۔ سب اِن کے پھندے میں پھنس کر گمراہ ہو گئے۔ اور اِن کا مقصد کیا تھا کسی کی سمجھ میں نہیں آیا۔ اِس قسم کی بھونڈی باتیں پیش کر کے بھرم میں پھنسایا۔ اور انسان کا بوبک جاتا رہا۔ سارے شاستر چونتیس حرفوں کے ہیر پھیر سے بنے ہیں۔ اگر اِن حرفوں کے لپیٹ سے باہر نکلو۔ تو البتہ پاپ پن اور حق ناحق کی تمیز آوے۔ جب تک اِن میں پھنسے ہو۔ تب تک حقیقت کو کیسے سمجھو گے؟ یہاں تو انسانی حقوق اور انسانی تمیز کا خون ہو رہا ہے۔ شاستروں کا پرمان تم کو بڑھنے نہیں دیتا۔ جو اناپ شناپ لوگ کہہ گئے۔ وہی سند مانا جاتا ہے۔ کیسا بُرا بندھن ہے۔ کہ آدمی کو اپنے طور پر سمجھنے کا حق ہی نہیں رہا۔ انسانیت کھو گئی۔ اور دنکی باتوں اور دلیلوں میں پھنسے۔ اپنی گہ کی کھو بیٹھے۔ سُنو تم جیسا سوچتے ہو جیسا کہتے ہو۔ ویسا ہی ہوتے ہو۔ اگر اِن کی تقلید میں پڑے ہو۔ تو اِن کی طرح حرفوں اور لفظوں کے لپیٹ میں بند ہے

رہو گے۔ تم اپنے طور پر نہ سوچ سکو گے۔ بلکہ جیسا وہ سوچ گئے اور سوچا کئے ویسا ہی رہو گے۔ اس میں آزادی کہاں ہے۔ اسمیں انسانی پوئیک کا درجہ کہاں ہے میں تو یہ کہتا ہوں۔ سب چھوڑو۔ حضور میں ابھی حاضر ہو۔ حقیقت سے تعلق پیدا کرو۔ اور دھوکے میں جنم ضائع نہ کرو۔

پچیسویں رمینی

چونتیس اکشر کو یہی بتیکھا (حرفوں خاصہ) سہسرُو نام یہی میں دیکھا (ہزاروں) ۱
بھولی بھٹکی نر پھری گھر آویں (اسی) ہوت گیان سو سبن گنواویں (ہوتا) ۲
کھوجہیں برہما وشنو شیو شکتی (سب) اننت لوگ کھوجہیں بہو مکتی ۳
کھوجہیں گن گند ھرب منی دیوا (بیحد) اننت لوگ کھوجہیں بہو سیوا (سنسار) ۴
ساکھی۔ یتی ستی سب کھوجہیں منے نہ مانے ہار (من)
بڑے بڑے ببر اچیں نہیں کہیں کبیر بچار (بہادر) ۵

چونتیس اکشر

ترجمہ رمینی ۲۵۔ (۱) چونتیس حرفوں کا خاصہ ہے۔ اسی میں ہزاروں اور لاکھوں نام ہیں۔ (۲)۔ لوگ ان میں بھول بھٹک کر جب اپنے گھر میں واپس آتے ہیں۔ تب گیان پاکر ان سب کو گم کر دیتے ہیں (۳)۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش شکتی کھوجتے ہیں اور بہت سے لوگ مکتی کھوجتے ہیں۔ (۴) گند ھرب۔ منی۔ دیو۔ سب کھوجتے ہیں۔ اور

بہت سے آدمی سیوا کھوجتے ہیں - سادھی ۴۲ - جتی - ستی - سب کھوج رہے ہیں - من اُن کا ہار نہیں مانتا - کبیر صاحب کہتے ہیں - بڑے بڑے شور بیروں کا بھی یہی حال ہے ؛

تشریح - حروف اور الفاظ کا یہ خاصہ ہے - اُن میں اور اُن سے ہزاروں اور لاکھوں نام اور شبد پیدا ہوتے - اور بنتے بگڑتے ہیں - وید - پوران - قرآن یہ سب حرفوں ہی کے ہیر پھیر ہیں - پہلے انسان ان میں خوف سے بھول بھٹک لیتا ہے - تب مجبور ہوکر اپنے دل میں لوٹ آتا ہے - اور دل کے گیان سے پھر ان کا پھندا کٹ جاتا ہے - پھر وہ کتابوں میں حقیقت کی تلاش نہیں کرتا - اسی طرح سب کتابوں میں اٹکے ہیں - دیوتا - رشی - مُنی - گندھرب - کوئی کوئی مکتی اور سیوا میں حقیقت کی تلاش کرتے ہیں - اور اس تلاش میں ایسے سرگرم ہیں - کہ ہار نہیں مانتے - اچھا کیا ہوا - کھوجو - بڑے بڑے بہادر بھی تو اسی محنت میں گرفتار رہیں ؛

چھبیسویں رمینی -

آپو ہی کرتا بھے کرتارا	بہو بدھی باسن گڑھے کمہارا
بدھنا سیئے کین یک ٹھاؤ	نیک جتن کے بنک بناؤ
جھٹ اگنی میں دین پرجالی	تا میں آپو بیکھئے پرتی پالی

خلقت کا رازق خود کارخانہ قدرت

بہت جتن کے باہر آیا تب شیو شکتی نام دھرایا ۴
گھر کو سُت جو ہوئے ایانا تا کے سنگ نہ جائے سیانا ۵
سانچی بات کہوں میں اپنی (ظاہر عیاں) بھیا دیوانہ اور کی سُپنی (نقلیدی) ۶
گُپت پرگٹ ہے ایکے مدرا (چیز) کاکو کہیئے براہمن (خواب) شُدرا (شودر) ۷
جھوٹ گرب بھوئے مت کوئی ہندو ترک جھوٹ کل دوئی (خاندان) ۸
ساکھی۔ جن یہ چیتر بنایا (نقوش) سانچا سُوتر دھار (شکنگ ہاتھ میں رکھنے والا)
کہہ ہی کبیر تے جن بھلے چیتر ونت ہی لہی وچار (صورت کو سمجھنے والا) ۹

ترجمہ رمینی ۲۶۔ (۱)۔ کرتا (من) آپ کرتا ہوا۔ اُس کمہار نے کئی طرح پر باسن گڑھ کر رکھ دیئے (۲)۔ برہما نے سب کو ایک جگہ کر کے مختلف طرح کے رنگ و روغن دیکر اچھی بناوٹ کی۔ (۳)۔ پھر ان باسنوں کو جھٹھر اگنی (پیٹ کی آگ) میں ڈال دیا (وہاں وشنو) پرتی پال ہوئے (۴)۔ بہت تدبیر کر کے وہ باہر نکلا۔ تب اُس کا نام شیو شکتی رکھا گیا۔ (۵)۔ گھر کا لڑکا کیسا ہی لایق فایق ہو سیانے لوگ (حفظ مراتب کے خیال سے) اُس کے ساتھ نہیں جاتے۔ (۶)۔ میں اپنی سچی سچی بات کہتا ہوں۔ تو دوسروں کے خواب سے دیوانہ ہو گیا۔ (۷)۔ ایک ہی شے ہے۔ جو گُپت اور پرگٹ ہے۔ کس کو براہمن کہیئے اور کس کو شودر کہیئے۔ (۸)۔ جھوٹے غرور میں بھول کر بدھی کو نشٹ کر دیا۔ ہندو اور مسلمان دونوں ہی جھوٹے کُل ہیں۔ ساکھی۔ (۹)

جس نے یہ تصویریں بنائیں وہ ستیا سُوتر دھار (سُوت کو ہاتھ میں رکھنے والا) ہے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ وہ لوگ اچھے ہیں جو تصویر بنانے کا وچار کرتے ہیں ۔

تشریح ۔ یہ برہما۔ وشنو اور مہیش من کے تین انگ ہیں۔ من ہی کرتا (فاعل) ہے۔ اور بہت قسم کے برتن بھانڈے خیالی طور پر گڑھ لیتا ہے۔ من میں لطیف گُن ہوتے ہیں۔ اُسی کی تین گُن والی دھار برہما۔ وشنو اور مہیش ہیں۔ ابتدائی دریتیوں میں وہ اتنے لطیف ہیں کہ اُن کا پتہ ملنا مشکل ہے۔ جب وہ دریتیاں نیچے اُتر کر رُوپ دھارن کرتی ہیں۔ تب برہما۔ وشنو اور مہیش کہلاتی ہیں۔ برہما رج وشنو ست اور مہیش تم ہیں۔ من نے خیالی باسن گڑھے۔ برہما جو گنی شکتی نے اُن پر رنگ و روغن چڑھا کر پیٹ کی آگ میں تپتہ ہونے کے لئے ڈال دیا۔ وشنو نے پرتی پال بن کر دھارا اُسکی سنبھال کی۔ پھر وہ بڑے جتن سے باہر آئے۔ اور تامسک رُوپ میں پرگٹ ہو کر شیو شکتی کہلائے۔ سرشٹی کا انچھو دشیں ہمیشہ تم کے ستھان میں ہوتا ہے۔ یہ سارا جگت شیو شکتی آتمک ہے۔ دیکھو یہ جتنے دیوتا ہیں۔ سب تمہارے ہی من کے بیٹے ہیں۔ تم کچھ بھی تو حفظ مراتب کا خیال رکھو۔ اُن کو اپنے اُوپر کیوں غالب آنے دیتے ہو۔ خود غالب کیوں نہیں۔ بتے ہو میں تم سے سچی بات کہتا ہوں۔ تم آپے میں نہیں ہو۔ خواب دیکھتے ہیں۔ برہما اور وشنو اور مہیش اور دیوانے ہوتے ہو تو۔ کیا یہ اندھیر نہیں ہے؟ تم نے اُن کے کھیل کے اثر کو کیوں قبول کیا۔ اور کیوں اُن سے متاثر ہو گئے؟ جو ظاہر اور باطن ہے جو گیت پرگٹ ہے۔ وہ ایک ہی شے ہے۔ کہاں کے برہمن اور۔ کہاں کے شودر جھوٹی قومیت کے غرور نے بدھی کو بھرشٹ کر دیا۔ سوچو ہندو مسلمان دونوں

کل جھوٹے ہیں۔ سُنو۔ اِن سب تصویروں کا بنانے والا من ہے جس کے ہاتھ میں سُوت کا تا گا رہتا ہے۔ اور اُسی کے آدھار پر یہ کھیل ہوتا رہتا ہے تصویر بنانے والے کو سوچو۔ اِسی میں بھلائی ہے۔

ستائیسویں رمینی

برہما کو دیجیو برہمنڈا — سات دویپ پوہومی نو کھنڈا
ستیہ ستیہ کے وشنو ڑہائی — تین لوک میں راکھنی آئی
لنگ روپ تب شنکر کینھا — دھرتی کیلی ساتل دینھا
تب اشٹنگی رچی کماری — تین لوک موہنی سب جھاری
دُویتا نام پاروتی بھیو — تپ کرتا شنکر کو دیوو
ایکے پرش ایکے ہے ناری — تاتے رچنی کھانی بھوچاری
شرمن برمن دیوٗ داسا — رج گُن تم گُن دھرتی اکاسا

ساکھی۔ ایک انڈ اونکارتے۔ سب جگ بھیو پسارا
کہہ کبیر سب ناری رام کی ابی جل پُرش بھتارا

ترجمہ رمینی ۲۷۔ (۱)۔ برہما کو برہمانڈ ملا۔ وشنو کو سات دویپ

نو کھنڈ پرتھوی پوہوی (لطیف شکل والی) ملے۔ (۲)۔ وشنو نے ستنیہ ستنیہ کرکے اُن کو درڑھایا۔ اور تین لوک میں اپنی صاحبی قایم کی۔ (۳) تب مہادیو نے اپنا لنگ رُوپ بناکر زمین اور ساتل میں گاڑ دیا۔ (۴)۔ تب اشٹنگی یعنی آٹھ انگ والی کماری رچا جس نے تین لوک کو موہ لیا۔ (۵)۔ اِس کا دُوسرا نام پاردتی ہے۔ یہ تپ کرنے والے شنکر کو ملی۔ (۶) ایک ہی پُرش اور ایک ہی استری ہے۔ جس سے سنسار میں چار کھانی پیدا ہوئیں۔ (۷)۔ براہمن۔ کشتری۔ ویش۔ شودر۔ رجوگن۔ تموگن۔ دھرتی اور آکاش۔ ساتھی۔ (۸)۔ ایک اونکار رُوپی انڈے سے یہ جگت پھیلا۔ یہ سب رام کی ناری ہیں۔ اور رام اچل پُرش اِن کا سوامی ہے۔

تشریح۔ اشٹانگی۔ آٹھ انگوں والی مایا۔ آٹھ انگ یہ ہیں:۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو۔ اکاش۔ من۔ بدھی۔ اہنکار۔

چار کھانی۔ انڈج۔ پنڈج۔ اُدبھج۔ سیتاوج۔

برہما سارے برہمانڈ کا ادھشٹاتا ہوا۔ وشنو کو سات دیپ نو کھنڈ کی سرداری ملی۔ دونوں میں لڑائی ہو پڑی۔ تب شنکر نے اپنا لنگ بڑھایا۔ بولے جو کوئی پہلے اِس کے انت کا پتہ لے آوے وہ بڑا ہے۔ برہما اُوپر کو اور وشنو پاتال کو چلے۔ دونوں میں سے کسی کو بھی اُس کا پتہ نہیں لگا۔ وشنو سانو کی تھے۔ سچ سچ کہدیا۔ مگر برہما راجسی تھے۔ چھل اور فریب سے کام لیا۔ گائے اور کیتکی کے پھول کو گواہ بنالائے اور بولے۔ ہم کو اِس لنگ کا پتہ مِل گیا۔ اُس کی گائے کا دُودھ اور کیتکی کا پھول چڑھا کر پُوجا کی ہے۔ گائے نے زبان سے اقرار مگر دُم ہلاکر انکار کیا۔ کیتکی نے اقرار کیا۔ کہ

وہاں برہما کو پتہ مل گیا۔ تب شیو نے غصہ میں آکر برہما کو بد دُعا کی کہ کوئی تیری پُوجا نہ کریگا کیتکی کو کہا۔ تیرا پھول مجھ پر نہ چڑھے گا۔ اور گاؤ کو بد دُعا کی کہ جس مُنہ سے تو نے جھوٹی بات کہی اُس سے تو غلاظت کھائے گی۔ مگر تیری پچھی دُم کی پُوجا ہوا کرے گی۔ دشنو کو بردان دیا۔ کہ تو سب میں افضل سمجھا جائے گا۔ اور دُنیا تیری پُوجا کرے گی۔ کہنے کا مقصد یہ ہے۔ کہ جب ست اور رج میں سے کسی کو تم تک کے انت پانے کی طاقت نہیں ہے تو وہ کہاں سچائی کے اشھو کرانے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ جو گنوں سے بھی پرے ہے۔

تب مایا نے شیو کی اس بھگتی سے خوش ہو کر اُشا نگی کماری پیدا کی۔ جس کا دوسرا نام پاروتی بھی ہے اور پتسوتی شیو کے حوالے کی گئی۔ یہی شیو اور پاروتی سب کے اصل اور بنیاد ہیں۔ اور انہیں سے چار کھانی اور چار ورن پیدا ہوئے اس اُدگار روپی برہما کے انڈے سے جو برہمانڈ کا بستار ہُوا۔ یہ سب پیدا ہونے والی پرکرتی کا کھیل ہے صرف ایک صاحب اچل اکھنڈ ہے۔

اٹھائیسویں رمینی

اُس جوگیا کا مرم نہ جانا جن جگ آئی پسارل تانا
مہی اکاس دوئی گاڑھ بنائی چندر سُوریہ دوئی نرا بھرائی ۲
سہس تارے پُورنی پوری اجہوں بنے کٹھن ہے دُوری ۳
کہہ ہیں کبیر کرم سوں جوری سُوت کو سُوت بنے پھل کوری ۴

ترجمہ رمینی ۲۸ - (۱) - اِس جولاہے (من) کا کسی کو بھید نہیں ملا - جس نے جگ میں آکر اپنا تانا بانا پھیلایا - (۲) - آسمان اور زمین دونوں کو دو گڈھا بنایا - اور اُس میں چاند اور سُورج روپی دو نرالی (نری) بھرایا - (۳) - ہزاروں تارے کر پُوری پُورتا ہے - آج وہ برابر بُنتا جاتا ہے - اور دونوں کے درمیان بڑا فاصلہ ہے - (۴) - کبیر صاحب کہتے ہیں کہ یہ من رُوپی جولاہا ثابت اور ٹوٹے ہوئے سُوت کو کرم سے جوڑ جوڑ کر خوب بُنتا چلا جا رہا ہے ؛

تشریح - زمین = اُدھ ؛

آسمان = اُردھ ؛

چاند سورج = اِڑا - پنگلا ؛

سُوت - باقی بیوہار اور خالی اُپدیش ؛

تانا بانا = اابھیاس - خیالی قلابازیاں ؛

پُوری = گٹھڑی - جس میں سوت لپیٹا جاتا ہے ؛

یہ جو جگت دکھائی دیتا ہے - من کی قلابازیوں کا کھیل ہے - اُس نے آسمان و زمین کے درمیان اپنا تانا بانا تان رکھا ہے - ایک میخ زمین میں گاڑی اور ایک آسمان میں - اور سورج اور چاند اُس کے دو نری ہیں - جس میں پران اور رئی (مادہ) ہے - ہزاروں تاروں کا تانا بانا ہے اور اِس طرح سے اُس نے تانا تنا ہے - کہ آج تک اُن کے درمیان کی دُوری دُور نہیں ہوئی - اب بھی وہ قلابازیاں کرتا رہتا ہے - ٹوٹے اور ثابت رشتوں کو کرم سے ملاتا ہے - اور بہت ہی اچھا تانا بُنتا ہے ؛

انتیسویں رمینی

۱　بجر ہوتے ترن چھن میں کرئی　　ترن تے بجر کرے پھر نئی سوئی
بھی سے　تنکا　لمحہ　　تنکے　پھر نئی

۲　بجھے نر جانی پری ہرئی　　کرم کا بندھل لاپچ کرئی
بجھے ہوئے انسان　ترک کر دیتے ہیں　　بندھا ہوا　کرتا ہے

۳　کرم دھرم بدھی متی پری ہرا　　جھوٹا نام ساچ لے دھرا
عقل تیز　چھوڑا　　کر کے اختیار کیا

۴　رج گتی تر بدھی کین پرکاشا　　کرم دھرم بدھی کرے بناشا
رجوگن　تین طرح کے کہا　ظاہر　　غارت

۵　ربی کے اُدے تارا لکھ چھینا　　چہ بہر دونوں میں لینا
سورج　ستارے ہوئے　دھندلے　　متحرک غیر متحرک

۶　بش کے کھائے بش نہیں جاوے　　گارڑ سو، جو مرت جیاوے
زہر　سانپ کے کاٹے کا علیم مرتے کو　جلا دے

ساکھی ۔ الکھ جو لاگی پلک میں ۔　　پلک ہی ماہی جائے
میں　کان کھائے

۷　بش ہر منتر نہ مان ہی　　گارڑ گاہ کرائے
زہر دور کرنیوالا　سانپ کا زہر تاثیر والا کیا کرے

ترجمہ رمینی ۲۹ ۔ (۱) ۔ (یہ من ایسا کھلاڑی ہے کہ) بجر سے سخت چیز کو ایک لمحہ میں گھاس کی طرح کمزور بنا دیتا ہے ۔ اور گھاس کے تنکے کو بجر کر دیتا ہے ۔ (۲) ۔ جسوقت مکتی کا خواہشمند ہوتا ہے ۔ آزاد انسان ہر شے کو (ناکارہ سمجھ کر) چھوڑ دیتا ہے ۔ اور جب تک اُس کا من کرمیں بندھا رہتا ہے لاپچ کیا کرتا ہے ۔ (۳) ۔ (اس میں متضاد خاصیتیں ہیں) کبھی تو کرم دھرم بدھی متی کو تیاگ دیتا ہے ۔ کبھی جھوٹے نام کو سچا سمجھ کر اُسی سے تعلق پیدا کرتا ہے ۔ (۴) ۔ تو وہ زیادہ تر رجوگنی ہے ۔ مگر تین طرح کے

ستوگنی - رجوگنی اور تموگنی کھیل کا پرکاش کرتا ہے - اور کرم دھرم بدھی سب کو برباد کر ڈالتا ہے - (۵) - جس وقت سورج نکلتا ہے - تاروں کی روشنی ماند پڑ جاتی ہے - اور چراچر ہی میں لین ہوا دکھائی دیتا ہے - (۶) - مگر زہر کے کھانے سے زہر نہیں جاتا ہے - گارڑ (سانپ کا منتر جاننے والا) وہ ہے - جو مُردہ کو زندہ کر لیتا ہے - ساکھی - (۷) - پلک میں اگر الکھ لگ جاے یعنی اگر ذرہ غفلت ہو جائے - تو یہ (من رُوپی سانپ) پلک نہی میں ڈس جاتا ہے - اور جب زہر دُور کرنے والے منتر سے تعلق ہی نہیں ہوتا - تو بیچارہ گارڑ کیا کرے ؟

تشریح - اس رمینی میں من مست والوں کا ذکر ہے - اس من میں پارہ کا خواص ہے - چنچل ہے - کبھی سمتھ اور کبھی ملایم - کبھی بجر کی طرح کڑا کبھی تنکے کی طرح نرم - کبھی آزادی کے رنگ میں سب کچھ چھوڑنے کو تیار - کبھی کرم کے رستے سے بندھا ہوا حرص اور لالچ میں بے اختیار - کبھی دھرم کرم کا بالکل - گ - کبھی جھوٹے نام سے انوراگ - کبھی تین گنوں کا کھیل کھیلتا ہے - کبھی کرم دھرم اور بدھی کو خاک میں ملاتا ہے - جب ستھیا گیان کا سورج نکلتا ہے اور کرم دھرم روپی تارا منڈل کے بیچ زایل ہو جاتے ہیں - اس وقت اس من کا تماشہ دیکھنے کے لایق ہوتا ہے یہ سارے جگت کے چر اور اچر ہیں اپنے ہی آپ کو ویاپک سمجھتا ہے - یہ سب زہر ہے جو کچھ سنساری گوروؤں نے سکھایا پڑھایا ہے - یہ ہلاک کرنے والا ہے - سچا گورو وہ ہے جو مُردہ کو زندگی بخشے - جو من مت چال چلتے ہیں - اور گورو مت سے تعلق نہیں - اُن کو یہ من ذرا سی غفلت میں کالا ناگ بن کر ڈس جاتا ہے - اور اتنا پربل ہو جاتا ہے - کہ زہر دور کرنے والے منتر کو سننے تک نہیں دیتا - پھر سچا گورو

کرے بھی تو کیا کرے ؎

ساکھی ۔ من کے متے نہ چاہئے ۔ من کے متے انیک
من پر جو اسوار ہیں ۔ سو سادھو کوئی ایک
من کے مارے بن گئے ۔ بن تج بستی مانہہ
کہیں کبیر کیا کیجئے ۔ یہ من بوجھے ناہہ

تیسویں رمینی

او بھولے کھٹ درشن بھائی　　پاکھنڈ بیس رہا لپٹائی
جیو سیو کا آپن سونا　　چارو بدھ چیتر گن مونا　　۲
جینی دھرم کا مرم نہ جانا　　پاتی توری دیو گھر آنا　　۳
دونا مرد چنپا پھولا　　مانو جیو کوٹی سم تولا　　۴
او پرتھوی کو روم اوچارے　　دیکھت جنم آپنو ہارے　　۵
من متھ بند وکیے اس رارا　　کلپے بندو کھسے نہیں دوارا　　۶
تا کر حال ہوے اگھ وچا　　چھ درشن میں جین بگوچا　　۷

ساکھی ۔ گیان امر پد باہرے ۔ تیرے تے ہے دوری
جو جانے تہی نکٹ ہے ۔ رہیو سکل گھٹ پوری　　۸

ترجمہ رمینی ۔ ۳ ۔ (۱) ۔ اور کھٹ درشن والے بھی بھولے ۔ سب پاکھنڈ کے بھیس میں لپٹے ہوئے ہیں ۔ (۲) ۔ جیو سیو دونوں کا گھر ناشمان ہے ۔ چار طرح کے جیو (انڈج پنڈج ۔ اُدبھج ۔ ستھاور) تو بدھ نظری آتے ہیں ۔ چتر جو گیانی ہیں ۔ اور اپنے کو گنانیت یعنی گنوں سے خالی مان رہے ہیں ۔ وہ بھی دھوکے میں پڑے ہیں ۔ (۳) ۔ جینی شراوک کو بھی دھرم کا مرم معلوم نہیں ہے ۔ یہ (قربانی نہیں کرتے ۔ مگر) درختوں کے پتے اور پھول لاکر اپنے دیوتاؤں کو چڑھاتے ہیں ۔ (۴) ۔ دونا ۔ مرو ۔ اور چمپا کا پھول جن کو کروڑوں جیو کے برابر سمجھنا چاہیے ۔ (توڑ لاتے ہیں) ۔ (۵) ۔ اور پرتھوی کے رونگٹے اکھاڑتے ہیں ۔ اور اپنے جنم کو خراب کرتے ہیں (۶) ۔ من کو مسوسہ کر بندو (بیج) کو تحلیل کر کے اُوپر چڑھاتے ہیں ۔ بندو کو دُکھ ہوتا ہے ۔ وہ اپنی جگہ چھوڑنا نہیں چاہتا ۔ (۷) ۔ اِن کا حال یہ ہے ۔ کہ یہ پاپ سے کوچے ہوئے پامال ہیں ۔ اسی وجہ سے کھٹ درشنوں میں جینیوں کی مذمت کی گئی ہے ۔ ساکھی ۔ (۸) گیان کا امر پد اِن سب سے باہر اور نزدیک سے بھی دُور ہے ۔ جو اِس سچے گیان کو جانتے ہیں ۔ اُن سے بیشک وہ بہت نزدیک ہے ۔ کیونکہ سرب گھٹ میں وہ بھرپور ہے کیونکہ وہ مالک کا انش ہے ۔

تشریح ۔ کھٹ درشنوں میں بھی حقیقت کا پتہ نہیں ملتا ۔ کوئی جھوٹے کرم میں کوئی بھرم میں ۔ کوئی لوک میں اور کوئی متھیا گیان وغیرہ میں پھنساتا ہے ۔ ہر جگہ فریب اور دھوکا ہے ۔ سچا مرم کہیں نہیں ملتا ۔ یہ تو سمجھ ہی گئے ہو ۔ کہ جیو اور سیو دونوں ناشمان ہیں ۔ اِن میں سے چار پرکار کے جیو تو بندھے ہوئے نظر ہی آتے

ہیں۔ مگر واچک گیانی جو اپنے کو گُن رہت سمجھ رہے ہیں۔ وہ بھی اِبھرم میں پھنسے ہیں باقی بچے جو جینی اور شراوک۔ اُن کو اہنسا کا ابھمان ہے۔ وہ اپنے دیوتوں کے لئے یگیہ اور قربانی نہیں کرتے۔ صرف پھول پتے چڑھاتے ہیں۔ اِن سے کوئی پُوچھے تو سہی کہ کیا پھُول وپتوں میں جیو نہیں ہے؟ کیا درخت پر تھوی کے رَدنگٹے نہیں ہیں؟ اگر اہنسا کا سچا ابھمان ہے۔ تو درخت اور پھُول پھل کو کیوں چھیڑتے ہو؟ اس کے سوا اُن کا سادھن جس سے من کو مستھ کرنے کو میرو دنڈ کے سہارے برہمن منڈل میں زبردستی چڑھاتے ہیں۔ اُس سادھن میں کیا دھرا ہے؟ اس سے پرمارتھ کا لابھ کیا ہوتا ہے۔ ناحق کا دُکھ اپنے شریر کو دیتے ہیں۔ کایا کشٹ میں فائدہ کیا ہے؟ اُن کو پاپ نے پامال کر دیا۔ دھرم کی غلط سمجھ کو چت دیا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کھٹ درشن میں اِن کی مذمت کی گئی ہے۔ سُنو۔ سچا گیان اِن پاکھنڈوں سے باہر ہے۔ اُس کا تعلق تو صرف مالک سے ہے۔ یہ سب جگہ بھرپُور ہے۔ جو اِس راز کو جانتے ہیں۔ وہ اِس سے نزدیک ہیں۔ اِنسان کو حقیقت پسند اور سمارگ گہن کرنے والا ہونا چاہیئے۔ اور بس ؛

اِکتیسویں رَمینی

سُمرتی آئے گُنن کو چیتھا (شاستر) پاپ پُنیہ کو مارگ لینا (لیں)
سُمرتی بید پڑھے اَس رارا (ایسا جھگڑا) پاکھنڈ رُوپ کرے اہنکارا (نودھ)
پڑھے بید اور کرے بڑائی سنشے۔ گانٹھی اجھوں نہیں جائی (تک)

وید و شاستر کی وچار

پڑھی شاستر جیو بدھ کرئی منڈی کاٹی اگن کے دھرئی
ساکھی۔ کہہ کبیر پاکھنڈ تے بہتک جیو ستائے
انو بھو بھاو نہ درشئی۔ جیت نہ آپو لکھائے ۵

ترجمہ رمینی ۱۳۔(۱)۔ سمرتی (دھرم شاستر) نے گنوں کو پہچانا ہے۔ اور اس لئے پاپ پنیہ کا راستہ اختیار کیا ہے۔ (۲)۔ ایسا جھگڑا وید و سمرتی کو پڑھ کر ہوا ہے۔ اور پاکھنڈ روپ کا اہنکار کیا جاتا ہے (۳)۔ وید پڑھ کر بڑائی کرتا ہے۔ مگر اب تک بھی سنشے کی گانٹھ نہیں کھلی (۴)۔ شاستر پڑھ کر جیو کو ذبح کرتے ہیں۔ اور سر کاٹ کر مورتوں کے سامنے رکھتے ہیں۔ ساکھی۔ (۵)۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ کہ پاکھنڈ سے جیوں کو ستایا۔ انو بھو بھاو سوجھ نہیں پڑا۔ نہ جیتے جی اپنی خبر پائی۔

تشریح۔ دھرم شاستر نے گنوں کا نرنے کر کے پاپ پنیہ کا راستہ چلایا وید اور سمرتی دونوں نے ناحق کا جھگڑا پیدا کر دیا۔ ان کو پڑھ کر پاکھنڈ روپ میں اہنکار اور ابھمان پیدا ہو گیا۔ وید پڑھ کر سوا اپنی بڑائی کرنے کے اور کچھ نہیں سوجھتا شک و شبہات جیوں کے یتوں بنے ہی رہتے ہیں۔ ساری عمر وید پڑھے اور کورے کے کورے ہی رہے۔ یہ دیکھو پڑھتے ہیں شاستر اور ذبح کرتے ہیں جیو کو ان غریبوں کا سر کاٹ کر پتھر کی مورتیوں کے آگے رکھتے ہیں۔ ان کو جڑ اور چیتن کے فرق کا بھی کچھ علم نہیں ہوا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اسی پاکھنڈ سے کتنے جیو ستائے جا رہے ہیں۔ لوگ انو بھو بھاو کو نہیں دیکھتے۔ نہ اپنے آپ کو پہچانتے ہیں۔ سب پاکھنڈ ہی پاکھنڈ ہو رہا ہے

بتیسویں رمینی

۱ اندھ کا سو درپن ویدپُورانا — دربی کہا مہارس جانا
آئینہ — چمچہ کس طرح بڑے لذت

۲ جس کھر چندن لادے بھارا — پری مَل باس نہ جان گنوار
بوجھ — مگر ملیا گرچندن خوشبو

۳ کہہ کبیر کھوجے اسمانا — سو نہ مِلا جو جائے ابھمانا
غرور

ترجمہ رمینی — ۳۲-(۱)- ویدپوران اندھوں کے آئینہ ہیں۔ کرچھلی یا چمچہ کو لذیذ شے کی لذت کا کیا علم ہے۔ (۲)- گدھے کی پیٹھ پر چندن لدا ہُوا ہے۔ مگر وہ گنوار کیا جانتا ہے۔ کہ ملیا گرچندن کی خوشبو کیسی ہوتی ہے۔ (۳)- کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ آسمان پر کھوجتے ہیں۔ مگر جس سے ابھمان جائے وہ نہیں ملتا۔

تشریح - ویدپوران پڑھتے ہیں۔ مگر حقیقت کی خبر نہیں۔ یہ اندھوں کے آئینہ ہو رہے ہیں۔ جس کی آنکھ نہیں ہے۔ وہ بھلا آئینہ کیا دیکھیگا۔ اور اُس میں کیا دیکھیگا۔ آنکھ ہو تو اپنی شکل نظر آئے۔ گیان ہو تو ویدپُوران میں بھی اپنا رُوپ دکھائی دے۔ برتن میں لذیذ کھانا بھرا ہے۔ چمچہ سے نکال کر وہ اوروں میں تقسیم کیا جاتا ہے مگر جڑ چمچہ کو لذت کا علم کیا ہے۔ یہی حال ویدپوران پڑھنے والوں کا ہے۔ گدھے پر چندن لدا ہے۔ اُس کے ناک کو اُس کی خوشبو نہیں ملتی۔ کتابوں کے بوجھ سے لوگ لدے ہیں مگر اصلی علم کا پتہ تک نہیں۔ یہ ویدپڑھنے والے ویدپڑھ کر مالک کی

تلاش سورگ اور آسمان میں کراتے ہیں۔ ان کو تو اتنا بھی علم نہیں ہوا۔ کہ ان کا بھگوان جاتا۔ کام کرودھ۔ اہنکار کے مارے ہوئے اصلیت کو کیا سمجھیں گے۔

تینتیسویں رَمینی

۱ وید کی پُتری سمرتی بھائی (لڑکی) سو جیوری کر لینے آئی (رسی ہاتھ)
۲ آپو ہی بری آپو گرندھا (آپ نے بنایا) جھوٹی موہ کال کو دھندلا (پھنسے)
۳ بندھوت بندھ چھوڑی ناجائی (گرہ) بشے سروپ بھولی دُنیائی (لذت نفسانی)
۴ جرے لکھت سکل جگ لوٹا (گرہ) داس کبیر رام کہی جھوٹا (کہکر)
ساکھی - رام ہی رام پکارے جیبھ پری گو ردس (زبان میں پریم گھٹا)
۵ سُودھا جل پیوے نہیں کھود پیتن کی ہوس (خدمت کیا ہوا) (پینے کی خواہش)

ترجمہ رمینی ۳۳ - (۱) سمرتی وید کی بیٹی ہے۔ وہ اپنے ہاتھ میں رسّی لے کر آئی (۲) - انسان خود ہی بٹا اور خود ہی اپنے گلے میں باندھا۔ اور موہ کال کے جھوٹے دھندے میں پھنس رہا۔ (۳) - گرہ پر گرہ اینٹھن پر اینٹھن پڑتی گئی۔ چھوٹنا مشکل ہوا۔ دُنیا وشے بھوگ کا سروپ بن کر بھولی۔ (۴) - ہمارے دیکھتے دیکھتے تمام جگت لوٹا گیا۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ صرف داس رام کہکر چھوٹا۔ ساکھی - (۵) رنم

رام کہتے ہوئے زبان میں گھٹا پڑ گیا۔ پوتر جل کوئی نہیں پیتا۔ کھود کر پانی پینے کی ہوس رہتی ہے۔

تشریح:- وید مستند بالذات و سمرتی مستند بالغیر کہلاتے ہیں۔ سمرتی وید کے آدھار پر انسان نے رچا۔ یہ بندھن روپ ہو کر آئی۔ اور کرم کانڈ کا فضول جال پھیلا دیا۔ کیسے اندھیر کی بات ہے۔ آپ انسان نے یہ ہستی بنی اور آپ ہی اس نے اپنے گلے میں پھانسی لگائی۔ تمام دنیا دھنے کے بندھن میں پھنسی ہے۔ گرہ پر گرہ لگتی جا رہی ہے۔ چھوٹنے کا پاڈ نظر نہیں آتا۔ اس سمرتی کے پرتاپ سے جراح نے جگت کو لوٹ لیا۔ کوئی کوئی بھگت رام نام لے کر اس کے پھندے سے بچا۔ کیا کہا جائے۔ رام رام کی صدا سناتے ہوئے ہمارے زبان میں گھٹے پڑ گئے۔ مگر کون سنتا ہے۔ پوتر اور شدھ جل جو رام نام امرت ہے۔ وہ تو پیا نہیں جاتا۔ کنواں کھود کر پانی نکال کر پینے کی ہوس ہے۔

چونتیسویں رمینی

۱ بڑھی بڑھی پنڈت کرے چوائی — بچ مکتی ہی موہی کہہ نہ بجھائی
۲ کہاں بسے پرش کون سو گاؤں — سو موہی پنڈت سناؤ ہو ناؤں
۳ چاری وید برہما بچ بھاکا — مکتی کا مرم انہوں نہیں جانا
۴ دان پنیہ اُن بہت بکھانا — اپنے مرن کی کھبر نہ جانا

ایک نام ہے اگم گنبھیر تہواں اِستھر واس کبیرا
ساکھی۔ چینٹی جہاں نہ چڑھی سکے رائی نہیں ٹھہرائے
آوا گمن کی گم نہیں۔ تہاں سیکلو جگ جائے

ترجمہ رمینی ۴۳-(۱)۔ پنڈت پڑھ پڑھ چتو رائی کرتا ہے۔ ذرا اپنی مُکتی کا تو حال مجھ کو بتاؤ۔ (۲)۔ پُرش کہاں بستا ہے۔ اور وہ کون گاؤں ہے۔ پنڈت! ذرا اُس کا نام تو سناؤ۔ (۳)۔ برہما نے چار بید بنائے مگر اُن کو بھی مُکتی کا مرم نہیں معلوم ہوا۔ (۴)۔ دان پُنیہ کی بات تو بہت سُنائی۔ مگر یہ خبر نہیں۔ کہ خود موت کے مُنہ میں ہیں۔ (۵)۔ ایک نام اگم اور گنبھیر ہے۔ اُسی میں اے کبیر! داس اِستھر ہے۔ ساکھی۔ نہ جہاں چیٹی جا سکتی ہے۔ نہ اُس میں رائی ٹھہر سکتی ہے۔ آنے جانے کا اُس میں گمان نہیں ہے۔ مگر ساری دُنیا اُسی میں چل جا رہی ہے ؛

تشریح۔ دوسروں کو پنڈت لوگ مُکتی کا سادھن بتاتے ہیں۔ اور آپ بندھے ہوئے ہیں۔ ان سے کوئی پُوچھے وہ پُرش کہاں رہتا ہے۔ کون گاؤں ہے۔ کیا اُس کا نام ہے۔ برہما چار ویدوں کا بکتا اِس بھید سے ناواقف ہے۔ دان پنیہ کی بدھی تو خوب بتائی۔ مگر حضرت کال کے مُنہ کے مُکھے بنے ہوئے ہیں۔ صرف ایک نام لینے والے بُجگت نام میں قایم ہیں۔ باقی یوں ہی سب جھک مارتے ہیں۔ کال پُرش برہما کے مُنہ میں تمام دُنیا چلی جا رہی ہے۔ حالانکہ اُس میں چینٹی نہیں جاتی۔ نہ رائی ٹھہرتی ہے۔ نہ آوا گمن ہے۔ جو من بانی کے پرے بھی کہا جاتا ہے ؛

پنتیسویں رمینی

پنڈتوں کی بھول

۱	پنڈت بھولے پڑھی گنی بیدا (پڑھ کر گن کر)	آپو اپن پو جانو نہ بھیدا (اپنے (ذات)
۲	سندھیا ترپن اور کھٹ کرما (چھ قسم کے کرم)	ای بہو روپ کریں اس دھرما (کریں ایسے)
۳	گایتری جگ چاری پڑھائی	پوچھ ہو جائے مکتی کن پائی
۴	اور کے چھوئے لیت ہو نیچا (پانی چھڑک کر)	تم تے کہو کون ہے نیچا
۵	یہ گن گرب کرو ادھکائی (بہت)	اتی کے گرب نہ ہوئے بھلائی
۶	جاسو نام ہے گرب پرہاری (زیادہ)	سو کس گرب ہی سکے سہاری
۷	ساکھی حکا۔ کل مروایا کھوئے کے (غرور تو ڈبویا اللہ کو)	کھوجی پد نروان (بھاشت کرسکتا ہے) (کھوئے غرور) (تلاش کیا)
	انکر بیج نسائے کے (انکھوا بربار کرکے)	بھئے بدیہی تھان (ہوئے بدیہی)

ترجمہ رمینی ۳۵-(۱)- پنڈت ویدوں کو پڑھ گن کر بھولے۔ اپنے اپن پو کا بھید نہیں ملا۔ (۲)۔ سندھیا۔ ترپن۔ کھٹ کرم اور ایسے ایسے بہت سے کرموں کو دھرم بتایا ہے۔ (۳)۔ چار یگ سے برابر گایتری پڑھاتے چلے آرہے ہیں۔ مگر ان سے پوچھو۔ اسکے پڑھنے سے کن کن کو مکتی ملی ہے۔ (۴)۔ اگر اور کوئی چھولے۔ تو آپ اپنے کو پانی سے سینچ کر پوتر کرتے ہیں۔ (گویا اور لوگ ناپاک ہیں)۔ بھلا ان سے دریافت تو کرو۔ کہ کیا تم سے بھی کوئی نیچا اور رذیل ہے۔ (۵)۔ اپنے گن پر غرور

بہت کرتے ہو۔ بیحد گھمنڈ کرنے میں بھلائی نہ ہوگی۔ (۶) جس کا نام گرب پرہاری یعنی غرور کا سر نیچا کرنے والا ہے۔ وہ تمہارے غرور کو برداشت نہ کرسکیگا۔ ساکھی ۔(۷)۔ کُل اَور مریادا کو کھو کر تب ہی نربان پد کی کھوج کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ جب بیج اَور انکُر تک بھسم ہو جائیں۔ تب بدیہی بنا جاتا ہے۔ جنہوں نے کیا ہے۔ اِسی طرح کیا ہے۔ جب تک ذات ابھمان اور کُل کا غرور ہے۔ وہ اِس کے ادھکاری نہیں ہیں ٭

تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب واضح ہے

چھتیسویں رمینی

۱ گیانی چِترُ دِپکُن لوئی (بابیک بین) ایک سیان سیان نہ ہوئی

۲ دُوسر سیان کو مرم نہ جانا اُتپتی پرلے۔ رین (رات) بہانا (دن)

۳ بارنج ایک سبین (سب نے) بلی ٹھانا (بنایا) نیم دھرم سنجم بھگوانا

۴ ہری اَس (ایسے) ٹھاکر (پیشہ) جن جائی (جارت) پالن بھیت (پنکھوں کے بھیت کے) گانو دُلہائی (دُولہا ہے)

ساکھی ۔ تے نرسری کے کہاں گئے جن دیکھو گورُو جھوٹ

۵ رام نام رِنج جان کے چھوڑ ہو (شے) بستُو کھوٹ (ناقص)

ترجمہ رمینی ۳۶ - (۱) چتر گیانی اور باریک بین لوگ جو ایک ہی تتو کو مانتے ہیں سیانے نہیں ہیں - (۲) دوسرے عقلمند جو دو تتو مانتے ہیں اُن کو مرم نہیں معلوم ہے - وہ اُپنیتی - پرلے - اور رات دن دوندوالے جگت میں (پریشان) رہتے ہیں - (۳) - سب نے مل کر ایک تجارت اختیار کرلی ہے - اور نیم - دھرم سنجم - بھگوان (تجارت کے سامان ہیں) - (۴) جنہوں نے ہری یعنی وشنو کے ایسا ٹھاکر کا اشٹ کیا - اُنہوں نے بچوں کے گانوں روپی بہشت کے دولہا ہونے کا سانگ رچا ہے - ساکھی - (۵) جنہوں نے گورو کو چھوٹا سمجھا وہ مر کر کدھر گئے ؟ تم رام نام کو خاص طور پر جانکر کھوٹی چیزوں کو چھوڑ دو ۔

تشریح - ہوشیار گیانی اور لطیف عقل والے انسان موحد اور دویت وادی ہوتے ہوئے بھی سیانے نہیں ہیں - کیونکہ جو ایک تتو کہکر اپنی تسلی کرتے ہیں وہ بھولے ہیں - کیونکہ جب دو ہونگے تب ہی ایک کا دھیان ہوگا - ایک کہنے والا درپردہ دو کا وہم دلاتا ہے - جو ہے وہ ہے - ایک کیسے کہا جائے - موحد نے یہ غلطی کی - جو دویت وادی مشرک ہیں - وہ تو یوں ہی بے خبر ہیں - اور دوندکی دُنیا کے رات دن موت - پیدائش - سکھ - دُکھ وغیرہ میں پھنسے رہتے ہیں - اِن دونوں نے دھرم کو ہیوپار بنا رکھا ہے - اور نیم دھرم سنجم بھگوان کو بیچتے رہتے ہیں - دوکان داری کے سوا اِن میں کیا ہے - اور جو شلیث کے ماننے والے ایشور - جیو - پرکرتی کی صدا سُناتے ہیں - وہ وشنو کے بھگت ہوکر عارضی بہشت میں جاتے ہیں - جو کہ بچوں کا کھیل ہے ۔

سُنو - جو گورو کو چھوٹا جانتے ہیں - وہ سب موت کے شکار ہیں - اس لئے تم

گورد دوارا رام نام کو لے کر ان ناقص چیزوں سے علیحدہ رہو۔

سینتیسویں رمینی

ایک سیان سیان نہ ہوئی دُوسر سیان نہ جانے کوئی ۱
تیسر سیان سیانے کھائی چوتھ سیان تہاں لیجائی ۲
پنچئے سیان نہ جانے کوئی چھٹئیں میں سب گیل بگوئی ۳
ستئیں سیان جو جانے بھائی لوک وید میں دیہو دکھائی ۴

ساکھی۔ بیجک بتاوے بت کو - جو بت گپتا ہوئے
شبد بتاوے جیو کو - بُوجھے برلا کوئے ۵

ترجمہ صاف ہے۔ نیچے تشریح پڑھو۔

تشریح ۔ جو ایک برہم کو جانتے ہیں۔ وہ دو کے خیال سے دُور رہتے ہیں کیونکہ جب تک دو نہ ہوں۔ تب تک ایک کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک کی تمیز اُسی وقت میں ہوگی جب دو ہونگے۔ دوسرے لوگ جو مایا کو جانتے ہیں۔ اور اسی کو سب کچھ سمجھتے ہیں۔ وہ بھرم میں پڑے ہیں۔ تیسرے جو جیو ہی کو سُکھیہ جانتے ہیں۔ اُن کی دانائی اُن ہی کو کھا ڈالتی ہے۔ چوتھے جو ایشور وادی ہیں۔ وہ ایشور کے لوک میں

کچھ عرصے کے لئے جاتے ہیں۔ پانچویں جو پانچ اندریوں کی لذتوں میں پڑے ہیں۔ وہ دل ہی عقل سے خالی ہیں چھٹویں جو من کو سب کچھ جانتے ہیں۔ وہ من ہی کے پیٹ میں پڑے رہتے ہیں اور گمراہ ہیں۔ اب رہ گئے ساتویں حقیقت پسند۔ اگر یہ لوک وید میں نظر آویں۔ تو ہم کو دکھا دو۔ حقیقت پسند کہیں نظر نہیں آتے ؛

کبیر صاحب کا بیجک اصل میں چھپی ہوئی دولت کا پتہ دیتا ہے۔ شبد سے صرف جیو کا انسان ہونا ہے۔ کیونکہ شبد چیونے کا نمونہ ہے۔ ان باتوں کی سمجھ کسی پرلے کو آتی ہے۔ بات اشارہ میں جیوں کے سامنے کی جا رہی ہے۔ جو سمجھتے ہیں۔ سمجھتے ہیں۔ جو نہیں سمجھتے وہ نہیں سمجھتے ؛

اڑھتیسویں رمینی

۱ یہی بدھی کہوں کہا نہیں جانا مارگ ماہیں پسارنی تانا
(یہ بدھی کہوں کہا نہیں جانا مارگ ماہیں پھیلا نی تانا)

۲ رات دوس بلی جوری تاگا اوٹت کاٹت بھرم نہ بھاگا
(اسی طرح رات دوس بلی جوری تاگا اوٹت کاٹتے بھرم نہ بھاگا)

۳ بھرمے سب گھٹ رہیو سمائی بھرم چھاندی کتہوں نہیں جائی
(بھرمے سب گھٹ رہیو سمائی بھرم چھاندی کیہوں نہیں جائی)

۴ پرے نہ پوری دنوں دن چھینا جہاں جاہو تہاں انگ بھینا
(بھرم ہی پرے نہ پوری دنوں دن چھینا جہاں جاہو تہاں انگ بھینا)

۵ جو مت آدی انت چلی آیا سو مت اُن سب پرگٹ سنایا
(جو مت آدی انت چلی آیا سو مت اُن سب پرگٹ سنایا)

ساکھی :- وہ سندیش پھرمانی کے لیمفاسیس چڑھائے

۶ سنتو ہے سنتوش سکھ رہ ہو تو ہر دے جڑائے
(سنتو ہے سنتوش سکھ رہ ہو تو ہر دے جڑائے)

ترجمہ رمینی ۳۸ - (۱) - اِس طرح میں سمجھاتا ہوں مگر کوئی نہیں مانتا رستہ ہی میں تانا بانا پھیلا دیا ہے - (۲) - رات دن (ذلیل و حجت کا) تاگا مل کر جوڑتے رہتے ہیں - اُس کو برابر اوٹتے اور کاتتے رہتے ہیں - مگر بھرم دُور نہیں ہوتا - (۳) - سب کے دلوں میں بھرم سمایا ہُوا ہے - بھرم کو چھوڑ کر کہیں جایا نہیں جاتا - (۴) - پوری نہیں پڑتی - دِنوں دِن چھین ہوتے جاتے ہیں - جہاں جاؤ وہاں ہی عضووں کا قطع برید نظر آتا ہے - (نقص ملتا ہے) - (۵) - جو مت آدی انت سے چلا آیا ہے وہی مت سنتوں نے پرگٹ کر کے سُنایا ہے ساکھی - (۶) - اِس پیغام کو سچا سمجھ کے سر پر چڑھاؤ - اے سنتو! اگر سنتوش سُکھ کو پراپت کر لو - تو تمہارا دِل خود بخود ٹھنڈا ہو جائیگا ؛

تشریح - کبیر صاحب فرماتے ہیں - میں اُن کو اِس طرح سمجھاتا ہوں - مگر میرا کہنا کوئی نہیں مانتا - یوں ہی راہ میں ٹانگ اڑایا کرتے ہیں - رات دِن بحث و مباحثہ کا بازار گرم ہے - دلیل - سند - پرمان اور حوالہ کا زور ہے - اُسی کاتے ہوئے سُوت کو برابر کاتتے اور اوٹتے رہتے ہیں - مگر بھرم نہیں جاتا - بھرم کا چور سب کے دلوں میں ہے - مگر اس بھرم کا تیاگ بھی نہیں کیا جاتا - دِنوں دِن کمزوری آ رہی ہے - پوری کسی کی بھی نہیں پڑتی - جہاں دیکھو وہاں ہی نقص ہے - جو مت کہ آدی انت سے چلا آیا ہے - اُسی کو سنتوں نے پرگٹ کر کے سُنایا ہے - اِس کو سچا سمجھ کر سر پر چڑھاؤ - سنتوش کو دھارن کرو - شانتی ملے گی اور بھرانتی جاتی رہے گی ؛

اُنتالیسویں رَمینی

۱ جن کلمہ کلی ماہیں پڑھایا (جنہوں نے) کُدرت کھوجی تنہوں نہیں پایا (قدرت) (اُن کو بھی)

۲ کرمت کرم کرے کرتوتی وید کِتاب بھیا سب ریتی

۳ کرمت سوجو گربھ اُوتریا (کرامت) (اُترا) کرمت سوجو نام ہی دھریا (کرامت) (دھرنا)

۴ کرمت سُنّتی اَور جنیوُ (کرامت) (سنت) ہندُو تُرک نہ جانے بھیوُ (بھید)

ساکھی۔ پانی پَوَن سنجوے کے رچیا اِی اُتپات
(ہوا) (بلاکر) (بچہ)

۵ شُونیہ ہی سُرت سمانیا کاسوں کہئے جات
(کس سے)

ترجمہ رَمینی ۱۹ — (۱)۔ جنہوں نے کلی یُگ میں کلمہ پڑھایا۔ اُنکو بھی قدرت کا کھوج نہیں ملا۔ (۲)۔ کرامت کرم اور کرتوت کرتے ہیں۔ ہر طرح سے اُن کی کتاب (قرآن) ہی اُن کے لئے ہوگئی۔ (۳)۔ (کس کرامت کو ڈھونڈتے ہو)۔ (بچہ کا) حمل میں آنا ہی کرامت ہے۔ نام کا دھرنا ہی کرامت ہے (۴)۔ کرامت۔ سُنّت اور جنیو ہی میں سب رہ گئے۔ ہندو اَور تُرک دونوں بھید سے خالی ہیں۔ ساکھی۔ (۵)۔ پانی اور ہوا کے مِلاپ سے یہ اُتپات رچا گیا۔ سُرت شُونیہ میں سمانی کسی کو کس طرح کہا جائے؟

تشریح - جنہوں نے کلی یُگ میں کلمہ پڑھایا - اُن کو بھی قدرت کے کھوجنے سے کچھ نہیں ملا - یہ بھی کرامت کرم اور کرتوت میں بھولے اور قرآن کو اپنا وید بنایا - اِن کے یہاں کرامت پر زور ہے - معجزہ کی بزرگی بیان کی جاتی ہے - یہ نہیں سمجھے کہ حمل میں آنا اور نام پانا خود بڑی کرامت ہے - الغرض مسلمان تو کرامت اور سُنّت میں اور ہندو جنیؤ کے پھندے میں پڑے - دونوں میں سے کسی کو بھی حقیقت نہیں ملی - پہلے شُونیہ (خلا) تھا - اسی میں سُرت (روح) سمائی ہوئی تھی - پانی اور ہوا کے میل سے یہ بکھیڑا روپی شریر پیدا ہُوا - مگر بات کس سے اور کیونکر کہی جائے -

چالیسویں رَمینی

آدم آدی سُدھی نہیں پائی　　ماما ہوا کہاں تے آئی　　۱
(جبرؑ)　　(ماتا ہاجرہؑ)

تب ہوتے نہ تُرک اَو ہندو　　مایا کے دُدھ پیتا کے بندو　　۲
(اور)　　(ماں)　　(دودھ)　　(بندگی)

تب نہیں ہوتے گائے کسائی　　کہو بسملا کین پھُر مائی　　۳
(قصائی)　　(بسم اللہ)　　(کس نے)　　(فرمایا)

تب نہ ہوتو کُل اَو جاتی　　دوجگ بھست کہاں اپتانی　　۴
(اور)　　(دوزخ)　　(بہلت)　　(ٹھہرانا ہوے)

من مسلے کی کھبری نہ جانے　　متی بھُلانی دوئی دین بکھانے　　۵
(مسئلے)　　(عقل)　　(دو)

ساکھی - سنجوگے کا گُن رہے - بن جوگے گُن جائے

جبھیا سواد کے کارنے - کیہنے بہُت اوپائے　　۶
(زبان کی لذت کی وجہ سے)　　(کیا)　　(تدبیر)

ابتدا کا وجدان

ترجمہ رمینی ۴۰- (۱)- آدم کو جو سب سے پہلے پیدا ہوا تھا۔ اس بات کی خبر ہی نہیں ہے۔ کہ حوا اُس کی استری کہاں سے پیدا ہوگئی۔ (۲) اُس وقت تُرک اور ہند و کہاں ہوتے تھے۔ نہ ماں کا خون تھا نہ باپ کا نطفہ تھا۔ (۳)- تب گائے اور قصائی بھی نہیں تھے۔ کہو تب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کس نے فرمایا تھا۔ (۴) تب کُل اور جاتی نہیں تھیں دوزخ اور بہشت تب کہاں پیدا ہوئے تھے۔ (۵) من کے مسئلے کی کسی کو خبر نہیں ہے۔ عقل کو بے عقلی آئی۔ تب دو دین ہند و اور مسلمان کے بنائے گئے۔ ساکھی۔ (۶)۔ سنجوگ سے گُن رہتا ہے۔ اور بیوگ سے چلا جاتا ہے۔ صرف زبان کی لذت کے لئے بہت تدبیریں کی گئیں ہیں

تشریح۔ کی ضرورت نہیں۔ مطلب بہت صاف ہے۔ ساکھی کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب سنجوگ یعنی چیزوں کا ملاپ ہوتا ہے۔ تب ہی اُن کے درمیان خاص طرح کا حرکت دینے والا خیال دل میں پیدا ہوتا ہے۔ اور جب سب علیحدہ ہو جاتی ہیں۔ تب یہ گُن جاتا رہتا ہے۔ اندری اور اندریوں کے دشے اکٹھے ہوئے۔ تب منکو اندری بھوگ کا خیال ہوا۔ اور زبان کے سواد کے لئے کباب قیمہ وغیرہ کا خیال پیدا ہوا

اکتالیسویں رمینی

انبو کی رانبی سمدر کی کھائی — ربی ششی کوٹی تینتیسو بھائی
بھنور جال تھیں آسن مانڈا — چاہت دُکھ سکھ سنگ نہ چھانڈا

۳ دُکھ کا مَرم کاہو نہیں پایا بہُت بھانتی کے جگ بَورایا
۴ آپو ہی باؤر آپو سیانا ہیردیا بست رام نہیں جانا
ساکھی - تے ہرِبی تیئی ٹھاکرا - تیئی ہرمی کے داس
۵ نایم بھیا نہ یامنی - بھامنی چلی نراس

ترجمہ رشمی الہم - (۱) - بندو (قطروں) کی ڈھیر اور سمندر کی کھائی میں تینتیس کروڑ سورج چاند وغیرہ دیوتا پیدا ہوئے ہیں - (۲) - سب نے بھنور جال میں آسن مار رکھا ہے - سُکھ چاہتے ہیں مگر دُکھ کا سنگ چھوڑا نہیں جاتا - (۳) - کسی کو بھی دُکھ کا بھید معلوم نہیں ہے - اور کئی طرح سے دُنیا باولی ہو گئی ہے - (۴) - آپ ہی باولے اور آپ ہی سیانے ہیں - جو رام ہردے میں بستا ہے - اُس کو نہیں جانتے - ساکھی - (۵) - یہی جیو آپ ہی کو مالک اور اپنے ہی آپ کو داس سمجھ رہا ہے - جنہوں نے یم اور یامنی کو نہیں مانا - اُن کی طرف سے بھامنی رُوپ مایا اُداس ہو کر چلی گئی ؛

تشریح - پرکرتی کے سمندر میں بے شمار بوندیں ہیں - اِن بُوندوں کی الگ الگ جداگانہ شکل کی صفتیوں اور فرد یتوں میں ظاہر ہوئی - یعنی بُوند گنتے - اُن سے کہیں سورج پیدا ہوا - کہیں چاند پیدا ہوا - کروڑوں دیوتا وغیرہ پیدا ہو گئے - یہ دراصل خلقت کے بے شمار نقطے اور مرکزی نقطے ہیں - جو پرمانوؤں کے اکٹھا ہو جانے سے بیشمار شکلوں میں ظاہر ہو گئے - ایک نقطہ تم ہو - ایک میں ہوں - ایک دیوتا ہے ایک دانو ہے - وہ اعلیٰ ہذا القیاس - اِن سب میں اہم بھاو یعنی اہنکار پیدا ہوا - اہنکار کے پیدا ہونے

ہی سے کرم بھرم۔ اور کرم بھرم سے آواگون کا بھنور پیدا ہوا۔ سب کے سب اُسی بھنور میں غوطے کھا رہے ہیں۔ سُکھ چاہتے ہیں۔ مگر اہنکار جو دُکھ رُوپ ہے چھوڑا نہیں جاتا۔ یہ دُکھ کا بھید کسی کو معلوم نہیں ہے۔ ہزاروں طرح سے لوگوں کو دیوانہ اور پاگل بنایا گیا ہے۔ یہ اہنکار بڑھتے بڑھتے یہاں تک بڑھا۔ کہ لوگ اہم برہمہ کی صدا بلند کرنے لگے۔ کوئی اہم برہمہ کہتا ہے۔ کوئی اہم جیو کہتا ہے۔ مگر دِل میں بستے ہوئے رام کو نہیں جانتے۔ دِل اہنکار ہی کو دے رکھا ہے۔ اِس لئے بھرم میں پڑکر آپ ہی ٹھاکر اور آپ ہی داس بنے ہوئے ہیں۔ اور اہنکار ہی کی پرتیتی میں جان دے رہے ہیں۔ اِن میں سے جو دانا تھے۔ اور سمجھ بوجھ رکھتے تھے اور اصلیت سے باخبر تھے۔ وہ اہنکاری نہیں ہوئے۔ جنہوں نے نہ اہم برہمہ کہا۔ نہ اہم جیو کہا۔ اُن کے لئے نہ جرا جرج پیدا ہُوا نہ مجرا جرج کی شکتی راتری رُوپ یا مانی پیدا ہوئی اِن سے بھامنی مایا مزاس ہوکر چلی گئی۔ کیونکہ بس رتی سے مایا باندھتی ہے۔ وہ اہنکار ہے یہاں اہنکار کا پتہ ہی نہیں۔ پھر مایا اِن کو باندھے تو کس سے باندھے ؛

بیالیسویں رمینی

جب ہم رَہل رہا نہیں کوئی ہمرے ماہیں رہا سب کوئی ۱

کہہ ہُو سو رام کون تو رہیوا سو سمجھائی کہو موہی دیوا ۲

پھر پھر کہوں مار دو سب کوئی جھوٹے جھوٹا سنگتی ہوئی ۳

آور پھر کہے سبھے ہم دیکھا تہاں نہ ٹھہار بیٹھی مکھ سکھا ۴

۵ یہ بدھی کہوں مانو جو کوئی جیس نکھ پتس جو ہیر دیا ہوئی
۶ کہیں کبیر ہنس مسکائی ہمرے کہنے چھوٹ بھائی

ترجمہ رمینی ۴۲ - (۱) - جب ہم تھے تب کوئی نہیں تھا۔ سب ہمارے ہی اندر بستے تھے۔ (۲) - رام کہو اُس ذات تمہاری کیا سیوا تھی۔ مجھ کو اے دیو! سمجھا کر بتاؤ۔ (۳) - اگر سچ سچ کہتا ہوں تو سب مارتے ہیں۔ جھوٹے جھوٹوں کی سنگت میں پڑے ہیں۔ (۴) - اندھا کہتا ہے۔ ہم نے سب کچھ دیکھا۔ وہاں دیکھنے والا داخل ہو کر ٹکھ (اصلیت) کا پتہ پایا۔ (۵) اگر کوئی مانے تو میں اُس کو اسی طرح کہتا ہوں۔ جیسا دل ویسا کلام۔ جیسا من ویسا کام۔ (۶) - کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہنس کی مشکیں کسی ہوئی ہیں۔ اگر وہ چھوٹیگا۔ تو ہمارے ہی اُپدیش سے چھوٹے گا۔

تشریح - ست پُرش کی بانی ہے۔ حقیقت سب سے پہلی اور سب کی مُبدا ہے۔ جب ہم حقیقت تھے۔ تب اَور کوئی چیز نہیں تھی۔ سب ہم میں ہی تھے۔ نہ رام کی کوئی سیوا کرتا تھا۔ نہ سیوا بندگی کا پیوہار تھا۔ یہ اندھے اہنکاری جیو اصلیت کے جاننے کے دعویدار نہیں۔ حالانکہ وہاں صرف رُوحانی آنکھ رکھنے والے اہنکار سے خالی۔ اصلیت اور حقیقت پسند طبیعتوں کی پہنچ ہے۔ سچی بات سُن کر لوگ بُرا مانتے ہیں۔ اَور جھوٹ کی صحبت پسند کرتے ہیں۔ ہم تو سچی سچی بات سناتے ہیں۔ جیسا دل میں ہے۔ ویسا ہی زبان سے برآمد ہوتا ہے۔ بدھ (بندھے ہوئے) جیو اگر ہماری سُنتے ہیں۔ تو بندھن سے چھوٹیں گے۔ ورنہ اُن کی مشکیں اسی طرح کسی رہیں گی۔

تینتالیسویں رمینی

۱ جن جن آپو کین وشواسا نرک گئے تہی نرک ہی باسا

۲ آوت جات نہ لاگ ہی بارا کال اہیری سانجھ سکارا

۳ چودہ بدیا پڑھی سمجھاوے اپنے مرن کی کھبری نپاوے

۴ جانے جیو کو بڑا اندیشا جھوٹ جانکے کہے سندیشا

۵ سگت چھانڈی کرے اسرارا اُبھے موٹ نرک کی دھارا

ساکھی ۔ گو بُرو دروہی اَدمن مُکھی ناری پُرش بچار

۶ تے نر چوراسی بھرمہیں جب لگ ششی نہ نکار

ترجمہ رمینی ۴۳ ۔ (۱) ۔ جن جن لوگوں نے من مت ہو کر آپ وشواس کیا وہ نرک میں گئے اور نرک ہی میں باسا کیا ۔ نرک میں آنے جانے دیر نہیں لگتی ۔ کیونکہ کال شکاری صبح شام برابر شکار مارتا رہتا ہے ۔ (۳) ۔ چودہ بدیا پڑھ کر سمجھاتے ہیں ۔ اُنکو اپنی موت کی خبر ہی نہیں ہے ۔ (۴) ۔ جانے والے جیو کو بڑا اندیشہ پڑا ہے ۔ جھوٹ جانکہ سندیسہ دیتا ہے ۔ (۵) ۔ (اچھی) سنگت چھوڑ کر (اپنے من مت) کا اصرار کرتا ہے ۔ اور نرک کی موٹی دھارا کو اُبھارتا ہے ۔ ساکھی ۔ ستری پُرش جو گو رو دیو ہی اور من مُکھی ہیں ۔ وہ اُس وقت تک چوراسی بھرمتے رہتے ہیں ۔ جبتک

چاند سورج کا بیوہار جگت میں ہے۔

تشریح۔ من مت کا وشواس نرک میں لیجاتا ہے۔ کیونکہ وہ اہنکار کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو جیسا سوچتا ہے۔ ویسا ہی ہوجاتا ہے۔ کال سر پر شکار کر رہا ہے۔ نرک میں آتے جاتے دیر نہیں لگتی۔ ودیا پڑھ کر اپنی زندگی کے انجام کی تو خبر ہی نہیں ہے۔ اوروں کو سمجھاتے رہتے ہیں۔ جو جیو اس من مکھی اُپدیش کو جان گئے ہیں۔ اُن کو فکر رہتی ہے، کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس اہنکاری دمن مکھی

..... آدمی کا سندیش جھوٹا ہے۔ جو سچے سادھو اور گورو کی سنگت چھوڑ کر من مکھی باتوں پر اصرار کرتا ہے۔ وہ نرک کی موٹی دھار کو اُچتا رہتا ہے۔ من مکھی اور گورو کے مخالفوں کو اُس وقت تک چوراسی ہے۔ جب تک کہ چاند وسورج آسمان پر ہیں۔

چوالیسویں رمینی

کبہوں نہ بھیئے سنگ اُدسا تھا — ایسے جنم گنوایو ہاتھا
بہُر بہُر نہ ایسے پیہو پاوے — سادھو سنگ تم نہیں پہچانا
اب تو ہوئے نرک میں باسا — نش دن پیرے لیار کے پاسا
ساکھی۔ جات سبن کو دیکھیا — کہے کبیر پکار
چیتیو ا ہو ہو تو چیتی لو — دوس پرت ہے دھار

ترجمہ و شرح کی ضرورت نہیں۔ مطلب واضح ہے :۔

پینتالیسویں رمینی

ہرناکش راون گئے کنسا — کرشن گئے سر نرمنی بنسا
برہما گئے مرم نہیں جانا — بڑ پیپ گیو جو رہے سیانا
سمجھ نہ پری رام کی کہانی — نر بک دودھ کہ سر بک پانی
رہی گو پنتھ تھکت بھیا پونا — دیکھو دشا اُجاری بھو گونا
مین جال ہے اسی سنسارا — لوہے کی ناو پکھان کے بھارا
کھیو کھیے سب مرم نہیں جانا — تہی لو کھیے رہے اُترانا
ساکھی ۔ مچھری مکھ جس لیچوا — موسوں منہ گردان
سر پن مانہہ گیے جوا — جاتی سبن کی جان

ترجمہ رمینی ۴۵ ۔ (۱)۔ ہرناکش ۔ راون ۔ کنس ۔ کرشن ۔ اور سر نرمنیوں کے بنس کا خاتمہ ہوگیا۔ (۲) ۔ برہما گئے مگر بھید سے خالی رہے ۔ بڑے بڑے جو سیانے تھے وہ بھی گذر گئے (۳)۔ مگر کسی کو رام کی کہانی نہیں سمجھ پڑی ۔ کہ آیا یہ خالص دودھ ہے۔ یا اس میں پانی بھی ملا ہوا ہے (۴)۔ راہ باقی ہے ۔ ہوا چلتے چلتے تھک گئی اور دسوں سمتوں سے گانوں اُجڑ گیا۔ (۵)۔ یہ سنسار مچھلی کا جال ہے ۔ اس سمندر میں لوہے کی ناؤ میں بیٹھ کر اڑا ہوا ہے۔ (۶)۔ سب نے کھیتی کو کھیا۔ مگر مرم نہیں جانا۔ اُس پر

دعوے ہے۔ کہ ہم بہو ساگر میں اُترے ہُوئے ہیں۔ (پانی کی سطح پر ہیں ڈوبے نہیں) ساکھی۔ جیسے مچھلی کے مُنہ میں کیچوا۔ چُوہے کے منہ میں گرگٹ۔ سانپ کے مُنہ میں چھچھوندہ ہے۔ ویسے ہی سب کا حال جانو۔

تشریح۔ اِس اہنکار نے بڑے بڑے پراکرمی پُرشوں کو خاک میں ملا دیا۔ سبھائیں مَیں کرتے ہوئے بلاک ہوئے مچھوٹے اور بڑے مارگ کی پہچان کسی کو نہیں آئی۔

پنتھ چلایا۔ پنتھ تو اب بھی ہے۔ مگر ان کا سانس وہیں ٹھک کر نکل گیا۔ خبر پر دُوپی گانوں دیسوں دِشا والی اندریوں کے چلے جانے سے اُجڑ گیا۔

یہ سنسار مچھلی کا جال ہے۔ بھوساگر میں اگیان رُوپی لوہے کے نادیدہ کھان روپی من کے خیالی بوجھوں کو لاد کر اُس کو کھے رہے ہیں۔ وہ تو ڈوبی کی ڈوبی ہے۔ مگر کھینے والے کہتے ہیں۔ نہیں یہ تر رہی ہے۔

مچھلی نے کیچوے کا چارہ دیکھا۔ اُس کی طرف جُھکی۔ کُنڈیا گلے میں اٹک گئی۔ چُوہے نے رنگین گرگٹ کو پھل سمجھ کر مُنہ میں رکھ لیا۔ اندھا ہو گیا۔ سانپ نے چھچھوندر کو نگل لیا۔ کوڑھی بن گیا۔ اِسی طرح سنساری من مت والوں کی چال ہے اہم برہمہ آسمی کہتے ہیں۔ اور سمجھتے نہیں۔ کہ ہم اہنکار کی اُپاسنا کر رہے ہیں۔ جو من کی چوٹی پر ہے۔

چھیالیسویں رَمینی

بِنسے ناگ گرُڈ دگُلی جائی بِنسے کپٹی اَوست کہائی

(برباد ہوئے) (دکھلاوا)

۲ بِنسے باپ بُنیہ جن کینا جنوں نے کیا — بِنسے گُن نرگُن جن چینھا
۳ بِنسے اگنی پَوَن اُرد پانی — بِنسے سرشٹی جہاں لو گانی
۴ وِشنو لوک بِنسے جِھن ماہیں — ہو دیکھا پرلے کی چھاہیں
ساکھی ۔ چھ رُوپ مایا بھئی — تمرا کھیلے اہیر
۵ ہری ہر برہمہ نہ اُبرے — سُر نر مُنی کہی کیر

ترجمہ و شرح کی ضرورت نہیں ۔ مطلب صاف ہے ۔

سینتالیسویں رمینی

۱ جرا سندھ ششوپال سنگھارا — سہس ارجُنے چھل سوں مارا
۲ بڑ چھل راون سو گئے بیتی — لنکا رہ کنچن کی بھیتی
۳ دُریودھن ابھمان ہی گیو — پنڈو کیر مرم نہیں پیو
۴ مایا کے ڈنبھ گئے سب راجا — اُتم مدھیم باجن باجا
۵ چھ چکوے بیتی دھرتی سمانا — ایکو جیو پرتیتی نہ آنا
۶ کہاں کو کہوں اچلیے گیو — چیت اچیت جگ ایک بھیو
ساکھی ۔ ای مایا جگ موہنی — موہی سب جگ دھائے

ہیر نند رست کے کارنے گھر گھر گئے — لکائے

مطلب واضح ہے ۔

اڑتالیسویں رمینی

مانک پور ہی کبیر بسیرا — مدت سُنی شیکھ تکی کیرا (صاحب ترجمہ) (شیخ تقی کی)
اُو جو سُنی جُون پُور دھاما — جھوسی سُنی پیرن کے ناما (مقام) (پیروں نام)
انکیس پیر لکھے تیہی ٹھاما — کُھتبا پڑھیں پیگمبر ناما (اُس مقام پیر) (خطبہ پیغمبر کے نام)
سُنی بول موہی رہا نہ جائی — دیکھی مکیرا گئے تو کھائی (سُن کر ان کا بات) (مقبرہ) (دھوکے میں آ گئے)
ہبیب اور بنی کے کاما — جہاں لو اُمل سو سبلے سرا ما (حبیب سے) (دوست) (جہاں تک عمل ہے) (سب حرام)
ساکھی ۔ شیکھ اکردی سکردی — مان ہو بچن ہمار (شیخ عکردی) (کہا)
آدی اَنت اُپتی پرلے — دیکھو درشٹی پسار (نگاہ پھیلا کر)

ترجمہ رمینی ۴۸ ۔ (۱) ۔ مانک پور میں کبیر (صاحب) کا گذر ہوا۔ شیخ تقی کی تعریف سُن رکھی تھی ۔ (۲) ۔ جون پور شہر میں ایک مقام ہے جھوسی میں پیروں کے نام سُنے ۔ (۳) ۔ اُس جگہ اکیس پیر لکھے ہوئے ہیں۔ جو پیغمبر کے نام کا خطبہ پڑھتے تھے ۔ (۴) مجھ سے سُن کر نہیں رہا گیا۔ (میں نے کہا) تم لوگ مقبرہ دیکھ کر بھول گئے ہو ۔ (۵) ۔ حبیب خدا اور نبی کے جہاں تک کام ہیں وہ سب حرام ہیں ۔ ساکھی ۔ (۶) ۔ اے شیخ عکردی

اور اے شیخ سکروی! تم ہمارا بچن مانو (مزار اور مقبروں میں نہ بھولو)۔ دُنیا کی ابتدا۔ انتہا۔ آفرینش اور آخرت کو نظر پھیلا کر دیکھو ؛

تشریح کی حاجت نہیں۔ مطلب صاف ہے ؛

انچاسویں رمینی

۱ ورکی بات کہو درویشا ۔ بادشاہ ہے کونے بھیشا
۲ کہاں کوچ کہاں کرے مکاما کون مُرتی کا کرتہو سلاما
۳ بس توہی پوچھوں مُسلمانا لال جرد کا تانا بانا
۴ کاچی کاچ کرہو تم کیسا گھر گھر جہہ کراؤ ہو بھیسا
۵ درد نہ جانے پیر کہاوے بیتا پڑھی پڑھی جگ سمجھاوے
۶ کہے کبیر یک سیند کہاوے آپ سر یکھے جگ کا بلاوے
۷ ساکھی ۔ دن بھر روجا دھرتا ہو۔ راتی ہتیک ہوگائے
اپی خون اُو بندگی ۔ کیو لکر کھوسی کھودائے

ترجمہ اور تشریح کی ضرورت نہیں مطلب صاف ہے ؛

پچاسویں رمینی

۱ کہتے موہی بھیو جگ چاری سمجھت ناہیں موہی سُت ناری
۲ بنسے آگ لگی بنسے جریا بھرم بھولائے نل دھنڈے پریا
۳ ہستنی کے پھندے ہستی رہئی مرگی کے پھندے مرگا رہئی
۴ لوہے لوہ کاٹی جس سیانا بیدھ کے تنتو تیئے پہچانا
۵ ساکھی:- ناری رچنے پُرش ہے پُرش رچنے ناری
پُرش ہی پُرش جو رچے پریم کرے وہ برلے سنسار

ترجمہ رمینی ۵۰-(۱)- کہتے ہوئے مجھ کو چار جگ ہو گئے۔ مگر لڑکے اور ستری نہیں سمجھتے۔ (۲)- بانس بانس ہی کی آگ کے لگنے سے جلتا ہے انسان اپنے دھندے سے بھرم میں بھول جاتا ہے۔ (۳)- ہاتھی ہتنی کے فریب سے پھنستا ہے۔ ہرن ہرنی کے دھوکے سے جال میں آتا ہے (۴)- سیانے لوہے کو لوہے سے کاٹتے ہیں۔ عورتوں کا بھید عورتوں ہی کو معلوم ہے۔ (اور عورتیں ہی عورتوں کو پھنساتی ہیں) ساکھی! استری کا پریم پُرش میں اور پُرش کا پریم استری ہوتا ہے۔ ایسے پُرش جو پُرش (مالک) کا پریم کریں سنسار میں برلے ہوتے ہیں ؛

تشریح۔ کہتے کہتے جگ گذر گئے۔ مگر پرش اور ستری کوئی نہیں سُدھرتا۔ سب بھرم میں پھنسے ہیں۔ یہ بھرم کئی طرح کا ہے:

اوّل۔ ایک دوسرے کے دیکھا دیکھی بھرم۔ خواہ من کا بھرم۔ جس نے سنسکار پیدا کر کے اُسی طرح سب کو جلا کر خاک کر دیا۔ جیسے بانس کی کوٹھی میں بانسوں ہی کے آپس میں ٹکر کھانے کی وجہ سے آگ پیدا ہو جاتی ہے۔ اور سارے بانسوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی ہے:

دُوسرے۔ کام اور کرم کا بھرم۔ انسان سمجھتا ہے۔ ہم کرم سے چھٹکارا پا جائینگے مگر کرم کا سلسلہ برابر بڑھتا ہی جاتا ہے۔ کبھی ختم ہونے پر نہیں آتا۔ اور انسان کی زندگی اُسی کے لپیٹ میں برباد ہو جاتی ہے:

تیسرے۔ مردوں کو ستریوں کے سنوگ سے بھرم جو لذاتِ نفسانی کا شایق بناتا ہے اور وہ اُسی طرح اپنے گلے میں غلامی کا طوق خوشی سے پہن لیتے ہیں۔ جس طرح مدھی ہوئی ہتھنی کے ملاپ سے ناواقف ہاتھی گڑھے میں گر کر پھر ہمیشہ کے لئے زنجیر میں جکڑا دیا جاتا ہے۔ خواہ سکھائی ہوئی ہرنی جنگل کے آزاد ہرنوں کو پھنسوائی رہتی ہے۔

چوتھے۔ مردوں کا مردوں سے اور استریوں کا استریوں سے بھرم ایک مرد کو دوسرا مرد شیطان بن کر ٹھگتا ہے۔ اور اس کے کمزور پہلو کو دبا کر غلط راہ پر لے جاتا ہے۔ خواہ فاحشہ عورت عورتوں کے راز کی باتوں سے و اُن کے خاصہ طبعی سے واقف ہونے کی وجہ سے اُن کو آوارہ کر دیتی ہے۔ جیسے لوہا لوہے کو کاٹتا ہے۔ ویسے ہی انسان کی صحبت سے خرابی آتی ہے:

مرد عورت پر عاشق ہے۔ عورت مرد پر عاشق ہے۔ مگر ایسا پُرش (جیو)

شاذ ملتا ہے۔ جس کو پرم پُرش کا پرتم ہووے

اِکاونویں رَمینی

جاکر نام اَکہُوا بھائی (جیسا) تاکر کہا رَمینی گائی (اُس کی کیا) ۱
کہے تو بات پر یہ ہے ایسا (غیر قابل البیان) جس پنتھی بوہت چڑھی پیا ۲
ہے کچھو رہنی گہنی کی باتا (جب سے ساتھ) بیٹھا رہت چلا پنی جاتا (بیٹھا) ۳
رہے بدن نہیں سوانگ سوبھاؤ (رہتا نہیں) مَن اِستھر نا بولے کاؤ (کوئی) ۴

ساکھی - تن رہتے من جاتو ہے من رہتے تن جائے
تن من ایکے ہوئی رہو تب ہنس کبیر کہائے (کہلائے) ۵

ترجمہ رَمینی ۵۱ - جس کا نام اَکہُوا مشہور ہے۔ یعنی جو کہنے میں نہیں آتا۔ اس کی کتھا یا اُس کا بیان کیا کریں۔ (۲)۔ کہنے کا مقصد ایسا ہے۔ جیسے پنتھی جہاز پر بیٹھا ہُوا ہے۔ (۳) یہ کچھ رہنی گہنی کی بات ہے۔ بیٹھا بھی ہے۔ اور چلا بھی جاتا ہے۔ (۴)۔ جب منہ ہے تب سوانگ کا سوبھاؤ نہیں ہوتا۔ من جب اِستھر ہے۔ تب کوئی نہیں بولتا۔ **ساکھی** - (۵)۔ تن کے رہتے ہوئے من جاتا ہے۔ من کے رہتے ہوئے تن جاتا ہے جب تن من ایک ہو جاتے ہیں تب ہنس کا نام کبیر ہوتا ہے۔

تشریح - یہ رَمینی مشکل ہے۔ لفظوں میں اِسکا مطلب کھولنا پنتھائیوں کے

طریقہ کے موافق مناسب نہیں معلوم ہوتا۔ اُوپر ترجمہ دیدیا گیا ہے۔ ادھکاری کے لئے اِتنا ہی اشارہ کافی ہے۔ اَور جو ادھکاری نہیں ہیں۔ اُن کی سمجھ میں آنا بھی مُشکل ہے اَور کہنا بھی دُرست نہیں ؎

سَین بَین سوں جو لکھے تاسوں کہئے رھائے
سَین بَین جو نہ لکھے تاسوں کہے بُلائے

باونویں رَمینی

۱ جیہی کارن شیو اجہوں ہوگی انگ بھبھوتی لائے بھیئے جوگی
۲ سیس سہیں مُکھ پار نہ پاوے سو اب کھسم سہی سمجھاوے
۳ ایسی بدھی جو موکہاں دھیاوے چھٹیئں ماس درس سو پاوے
۴ کوئے ہو بھانتی دکھائی دیوں گپتے رہی سو بھا وسب لیوں
۵ ساکھی۔ کہہ ہیں کبیر پکاری کے سب کا اُوہے ہوال
کہا ہمارا مانے نہیں کہی جھوٹے بھرم جال

گرو کا دھیان

ترجمہ رَمینی ۵۲ (۱)۔ جس سبب سے شیو آج تک بیوگی ہیں۔ انگ میں بھبھوتی لگا کر جوگی بنے ہیں۔ (۲)۔ ہزار زبان والا سیس پار نہیں پاتا وہ اب مالک صحیح سمجھا رہا ہے۔ (۳)۔ اِس طرح سے جو کوئی میرا دھیان لگاوے تو چھٹویں مہینے اُس کو درشن ملے۔ (۴)۔ کسی نہ کسی طریقہ سے اُس کو دِکھائی

دیجاؤنگا۔ گپت رہتے ہوئے میں برتتا ہوں۔ ساکھی۔ (۵) کبیر کہا کرکہتے ہیں۔ سب کا ایک سا حال ہے۔ ہمارا کہنا نہیں مانتا بھرم جال کیسے چھوٹے

تشریح۔ جس کا بھید آجتک کسی کو نہیں ملا۔ جسکو کوئی بیان بھی نہیں کرسکتا تھا۔ اُس کو آج مالک کبیر صاحب صحیح صحیح فرما رہے ہیں۔ عمر گذارنے کی ضرورت نہیں جو اسطرح پر مالک کا دھیان کرے۔ کسی نہ کسی طرح اُسکو چھ مہینے میں درشن ملجائے اور گپت رہتے ہوئے اور سوبھاوں میں برتتے ہوئے کسی نہ کسی شکل سے اُس کو انجو ہو ہی جائیگا۔ مگر مشکل تو یہ ہے۔ کہ کوئی اُن کی سُنتا ہی نہیں ہے ؛

ترپنویں رمینی

۱ مہا دیو مُنی انت نہ پاوا — اُما سہت اُن ہمہم گنواوا
پاروتی کے ساتھ مہادیو جی نے بھی گنوایا

۲ اُن تے سِدھ سادھ نہیں کوئی — من نشچل کہو کیسے ہوئی

۳ جو لگ من میں آپے ہے سوئی — تو لگ چیت نہ دیکھو کوئی
جب تک

۴ تب پیتی ہو جب بچی ہو پرانا — بھیا انت تب من پچتانا
پیتو گے ہو

۵ اتنا سُنت نکٹ چلی آئی — من کو بکار نہ چھوٹے بھائی

ساکھی۔ تین لوک میں آئیکے — چھوٹی نہ کاہو کی آس
یک اندھا رجگ کھائیا سب جگ بھیا اداس

ترجمہ رمینی ۵۳ - (۱) - مہادیو منی نے انت نہیں پایا۔ اور اُما کے اُما کے ساتھ اپنا جنم برباد کیا۔ (۲) - اُن سے زیادہ سیدھ سادھ کوئی نہیں ہے (جب اُنکا یہ حال ہے) تو تمہارا من کیسے شکل ہوگا۔ (۳) جب لگ تن من (پران) ہے۔ تب تک چیت نہیں ہونا۔ (۵) جب پران نکل جائینگے۔ تب کیا چیتو گے اُسوقت تو پچتانا ہوگا۔ (۶) - اِتنا (شاستر وید) سُنتے سُنتے موت نزدیک چلی آئی۔ مگر من کا وکار دُور نہیں ہُوا۔ ساکھی۔ (۷) تین لوک میں آکر کسی کی آس نہیں چھوٹی۔ اِس اندھے من نے سارے جگت کو کھا لیا۔ اور ہر شخص مایوس ہے ؛

تشریح کی ضرورت نہیں ہے ؛

چوونویں رمینی

مری گئے برہما کاشی کے باسی سیو سہت موئے ابناشی ۱
مرے مرے ساتھ رہشنو
متھرا مری گئے کرشن مرار مری مری گئے دشوں اوتار ۲
مری مری گئے بھگتی جن ٹھانی سرگن میں جن نرگن آنی ۳
لائے
ساکھی - ناتھ مچھندر نہ چھُٹے مضبوط گورکھ دتا بیاس
دتارے
کہہ ہیں کبیر پکاری کے پرے کال کے پھانس ۴

ترجمہ و تشریح کے بغیر مطلب صاف ہے ؛

پچھینویں رمینی

گئے رام اور گئے لچھمنا — سنگ نہ گئی سیتا اُس دھنا (ایسی ستری) ۱
جات کورو دن لاگ نہ بارا — گئے بھوج جن ساجن ھارا (ساجا دھارا نگر) ۲
گئے پانڈو کنتی سی رانی — گئے سہدیو جن متی بُدھی ٹھانی ۳
سرب سونے کی لنک اُٹھائی — چلت بار کچھو سنگ نہ لائی ۴
گُرما جاسو انترکش چھائی — سو ہر چند دیکھی نہیں جائی ۵
مُورکھ مانش اَدھک سنجوے — اپنا مُول اور لگی روے ۶
ای نہ جانے اپنو مری جیہے — ٹکا دش بڑھے اور بے کھیہے ۷
ساکی ۔ اپنی اپنی کری گئے — لاگی نہ کاہو ساتھ
اپنی کری گئے راونا — اپنی دشرتھ ناتھ ۸

ترجمہ رمینی ۵ ۵-(۵) جس ہری چند کی کٹی آسمان میں چھاگئی تھی وہ دیکھنے میں نہیں آتا ہے (۶)- نادان انسان زیادہ زیادہ مال اکٹھا کرتا جاتا ہے۔ اپنے مُردے کیلئے اوروں کے ساتھ روتا ہے۔ یہ نہیں جانتا کہ خود بھی مرے گا۔ مگر نہیں خیال یہ رہتا ہے۔ کہ دس ٹکے اور کمالیں اور اسکو کھائیں باقی سب واضح ہے ؛

چھپنویں رمینی

۱ دِن دِن جرے جنرل کے پاؤ گاڑے جائے نہ اُمگے کاؤ
(جلے ہوؤں کو کس نے پایا) (اُبھرے کوئی)

۲ کندھ نہ دیتی مسکھری کرئی کہو دھوں کونی بھانتی نستری
(کندھا) (دیتا مسخری کرتا ہے) (کس طرح ادھار ہوگا)

۳ اکرم کہے کرم کو دھاوے پڈھی گنی وید جگت سمجھاوے

۴ چھوچھے پرے اکارتھ جائی کہہ کبیر چت چیتو بھائی
(بیفائدہ خالی)

ترجمہ رمینی ۱۴۵ - (۱) - دِنوں دِن (مُردے) جلائے جارہے ہیں - جلے ہوؤں کو کس نے پایا ہے - جو دفن کئے گئے اُن کو کس نے اکھیڑا ہے - (۲) - (مُردہ کو) کندھا نہیں دیتا مسخری کرتا ہے - کون جانے کس طرح اس کا نستار (اُدھار) ہوگا - (۳) - کہتا ہے اِس کرم بنو نشکام رہو - اَور کرم کی طرف دوڑتا ہے - اَور پڑھ لکھ کر وید جگت کو سمجھاتا ہے - (۴) - یہ خالی ہیں - (اِن کا کتھن) اکارتھ ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں - بھائی! اب بھی چت سے چیتو:

تشریح - انسان مرتا - کھپتا - جلتا اور دفن ہوتا ہے - جلے کو کس نے پایا گڑے ہوئے کو کس نے اُکھیڑا - انسانی فرض یہ ہے - کہ مُردے کو کندھا مگر ذات پانت کے جھگڑے سے مسخرا پن کرتا ہے - کیا جانے اِس کی گتی کیا ہوگی - لوگوں کو سکھاتا ہے - کہ نشکام رہو - آپ کرم کی طرف دوڑتا ہے - اَور پڑھ لکھ کر وید سمجھاتا ہے - یہ

(سنساری گورو) بالکل خالی اور پرماتھ سے محروم ہیں۔ ان کا کہنا بالکل بیفائدہ ہے کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اب بھی سوچو ؛

ستاونویں رمینی

کرتیا سوتر لوک یک اہئی لاکھ پچاس کے آگے کہئی ۱
بدیا وید پڑھے پھر سوئی بچن کہت پرتکشے ہوئی ۲
پہونچی بات ودیا کے دیتا وہو کے بھرم بھے سنکیتا ۳
ساکھی۔ کھگ کھوج جن کو تم پرے پیچھے اگم اپار
بن پہچانے کمی جانی ہو جھوٹا ہے ہنکار ۴

ترجمہ رمینی ۵۷۔ (۱)۔ اس سنسار میں کرم کا ایک تاگا ہے جس کو ہم لاکھ پچاس کے سامنے کہتے ہیں۔ (۲)۔ وید اور ودیا جنہوں نے پڑھی ہے اُن کے لئے وہ سچی بات ہوئی۔ (۳)۔ عالموں یعنی ودیا کے جاننے والوں تک وہ بات پہنچی اُن کا بھرم اور سنشے بنا رہا۔ ساکھی۔ (۵)۔ تم ہنس یعنی آتما کی تلاش میں چلے۔ دھوکا جو اگم اپار ہے۔ وہ تمہارے پیچھے لگا ہوا ہے۔ جب تک پہچان نہ ہوگی۔ کیسے جانو گے۔ کیونکہ اہنکار جھوٹا ہے ؛

تشریح۔ سنو جو لوگ "اہم برہمہ" کی صدا بلند کرتے ہیں وہ کرم اور صفت کے تاگے

سے بندھے ہوئے ہیں۔ "اہم برہمہ" کا خیال اُس دُنیا میں اہنکار اور غرور کا رشتہ ہے جس کو ہم لاکھ پچاس کے سامنے کہہ رہے ہیں۔ اُس میں کلام نہیں۔ وید و دیا کو پڑھ کر لوگ اِس خیال کو مضبوط کرتے اور درڑھاتے ہیں۔ سچا سمجھتے ہیں۔ دِدیا کے جاننے والے اِس کو جانتے ہیں۔ مگر اُن کے بھی شک و شُبہات رفع نہیں ہوتے۔ تم "اہم برہمہ" کہتے ہوئے سنس یعنی آتما کی تلاش کرنے کو نِکلے۔ مگر بیشمار سنشے اور بھرم پیچھے پڑے ہیں۔ اُن کو کیا کروگے۔ جب تک ذات کا علم نہیں ہے۔ تب تک کیسے جانوگے۔ جس اہم بھاو۔ اہنکار اور غرور کو "اہم برہمہ" کے سِلسلہ تصور میں مضبوط کیا ہے۔ وہ نرا اہنکار ہی ہے اور اہنکار مایا کی رسّی ہے:۔

اٹھاونویں رمینی

۱ تیں سُت مانو ہماری سیوا — تو کہاں راج دیہوں ہو دیوا
تجھ کو دونگا

۲ گم تُو گم گڈھ دیہوں چھوڑائی — اَور و بات سُنو کچھو آئی
اسکل تلہ اور بھی

۳ اُتپتی پرلے دیو دونگا دِکھائی — کرہو راج سُکھ بلسہو جائی
بلاس کرو

۴ ایکو بار نہ جہیں جانکا بہری جنم نہیں ہوئی ہے تاکو
ایک بھی پل

۵ جائے پاپ دیہوں سُکھ دھانا — تشچے بچن کبیر کو مانا
نشچے

ساکھی ۔ سادھ سنت تہی جناجن مانا بچن ہمار
آدانت اُتپتی پرلے سب دیکھا دیکھی لیا
ابتدا انتہا اوّل ابد نظر بھر کر

ترجمہ رمینی ۵۸-(۱)- اے بیٹے! تو میری خدمت کر میں تجھ کو راج دونگا۔ (۲)- سہل اور مشکل قلعوں کی قید سے چھوڑا دونگا۔ اور بھی بات بتاؤنگا۔ (۳)- پیدائش اور موت کے نظارے دکھا دونگا۔ اور تو راج کا سکھ بھوگے گا۔ (۴)- ایک بال بھی تیرا بانکا نہ ہوگا۔ اور پھر جنم مرن کے پھندے میں نہ آؤ گے۔ (۵)- پاپ چلا جائے گا۔ سکھ کثرت سے ملیگا۔ کبیر (صاحب) کے بچن کو سچا سمجھو۔ ساکھی۔ (۶)- سادھ سنت وہی لوگ ہیں۔ جو ہمارے بچن کو مانتے ہیں۔ ہم نے لنکا کو پھیلا کر ابتدا۔ انتہا۔ جنم۔ مرن۔ اپلتی اور پرلے سب کا تماشا دیکھ لیا ہے ؛

مطلب سہل ہے ؛

اُنسٹھویں رَمینی

۱ چڑھت چڑھاوت بڈھ پھوری (باسن چوڑی) من نہیں جانے کو کری (کرنے کیا) چوری

۲ چورا ایک موسل سنسارا (موس پیا) ہرلا جان کوئی (شاذ) جانن ہارا

۳ سورگ پتال بھومی لے یاری (آسان پاتال زمین) ایکے رام سکل رکھواری (ایکہی سکے نگہداشت کرتے ہیں)

ساکھی - پاہن ہوئے ہوئے سب چلے (پانچ) ان بھیتن کو چت

۴ جاسو پتر کیو متائیا (جس سے کی دوستی) سودھن بھے ان بھت (بغیر دیکھے نقصور ہوئے دھوکا)

ترجمہ رمینی ۵۹-(۱) چڑھتے بڑھاتے ہوئے شریر روپی جسم کے

پاسن کو توڑ ڈالا۔ مگر من کو خبر نہیں ہوئی۔ کہ چوری کس نے کی ہے۔ (۲) ایک ہی چور نے تمام دُنیا کو موس لیا۔ شاذ کوئی جاننے والا اس کو جانتا ہے (۳)۔ آسمان اور زمین پاتال باغیچوں کی طرح ہیں۔ اور ایک ہی رام اس کی رکھوالی کرتا ہے۔ سانکھی۔ (۴) سب پتھر پتھر بن کر رہ گئے۔ وہ بغیر دیوار کی تصویر کی طرح ہیں جس سے دوستی کی وہی اور اُن کی دولت دھوکا ہو گئی:۔

تشریح۔ یوگی کبھی مول دھار میں ٹھہرے کبھی منی پور اور برہم رسیندر میں گئے۔ جس کو ناحق ریاضت کی۔ نتیجہ لاحاصل ہُوا۔ ایک ہی من روپی چور نے چوری کی تمام دُنیا کو لوٹ لیا۔ مگر اس من کی یوگی کو بھی خبر نہیں ہے۔ ایک ہی سب میں رہنے والا رام روپی من زمین و آسمان و پاتال کے باغیچوں میں پھول بُوٹے لگا کر اُن کی نگہداشت کرتا ہے یہی من زمین و آسمان کے قلابے ملاتا رہتا ہے یہی یوگیوں کے تصور میں کام کرتا ہے۔ یوگی اسی کے دام میں پھنسکر جڑ سمادھی لگا لگا کر پتھر ہو گئے۔ جیسے بغیر دیوار کے تصویر رہو۔ وہی اِن کی حالت ہے۔ یہ من کے مارے ہوئے ہیں۔ جس من کے ساتھ انہوں نے دوستی کی اُسی نے دھوکا دیکر ان کو جڑ اور پتھر بنا دیا۔ اور یہ ہلاک ہوئے یہ نہیں سمجھا۔ کہ یوگ کے مقامات کی چڑھائی بھی محض خیال۔ وہمی اور فرضی تھی اصلیت اِن میں کہاں ہے۔ وہ تو کوئی اور ہی چیز ہے۔

تاکید۔ یہاں اِس رمینی میں رام کا ارتھ صرف من ہے۔ کوئی اِس سے دھوکا نہ کھائے

ساٹھویں رمینی

چھاڑ ہو پتی چھاڑ ہو لرائی من ابھمان ٹوٹی تب جائی

غرور چھوڑ دے تب ہی تو رام ملے گا نام جھوٹ و سچ

۲ جن چوری جو بھکشا کھائی — پھر بروا پھلہاون جائی
(جو لوگ) (درخت پھول لینے پھر آتا ہے)

۳ پُنی سمپتی اوپتی کو دھاوے — سو بروا سنسار مے آوے
پھر (دولت اور عزت) (دوڑتا ہے) (مدفت)

ساکھی - جھوٹ جھونٹ کے ڈار مُو متھیا یہ سنسار
(ڈال دو)

۴ تیہی کارن مَیں کہت ہُوں جاسوں ہوئے اپار
نجات

ترجمہ رمینی - (۱-۱) - ننگ و نام و جھوٹ کو ترک کر دو - تاکہ من کا غرور ٹوٹ جائے (۲) - جو لوگ چوری کر کے مال حرام کھاتے ہیں - اُن کے کرم کا درخت پھل پھول لاتا رہتا ہے - (۳) - کبھی دولت اور کبھی عزت کی ہوس ہوتی ہے - اور اس درخت کی وجہ سے وہ سنسار میں پھنستے ہیں ساکھی (۴) - جھوٹ کو جھوٹ سمجھ کر چھوڑ دو - یہ سنسار متھیا ہے - اسی سبب سے میں تم کو کہتا ہوں - جس سے تمہارا بھلا ہو -

تشریح - یوگی یوگ کر کے سدھی اور شکتی کے دام میں عزت کا خواہشمند ہوتا ہے گیانی جھوٹ کا گھمنڈ کرتا ہوا سب میں اپنی آبرو بڑھانا چاہتا ہے - ان دونوں کو چھوڑ دو - تاکہ من کا مان ٹوٹ جائے - اگر تم یونہی دھوکے میں پڑ کر اپنے ذات کو بھرم میں ڈال کر چوری کر دگے - تو اُس چوری کا کرم پھولے پھلیگا - اور تم مان بڑائی کے بھوکے ہو کر سنسار کے کُتے بنو گے - جھوٹ کو جھوٹ سمجھ کر چھوڑ دو - یہ سنسار جھوٹ اور متھیا ہے - میری بات سُنو - تاکہ تمہارا بھلا ہو - (میرا تیرا سنسار ہے اسے واقعی متھیا ہے - میرے تیرے پنے کے سوا اور کوئی چیز سنسار نہیں کہلاتا)

اکسٹھویں رمینی

دھرم کتھا جو کہتے رہئی　　لبری بت اُٹھی پراتے کہئی　　۱
لبری بہلانے لبری سانجھا　　یک لبری بسے ہر دیا مانجھا　　۲
رام جھوٹ ہو کبر مرم نہیں جانا　　لے مٹی جھوٹ ٹھانی وید پورانا　　۳
وید ہو کبر کہا نہیں کرئی　　جرتے رہے سُست نہیں پرئی　　۴
ساکھی۔ گنانیت کے گاوتے　　آپو ہی گئے گنوائے
ماٹی تن ماٹی ملیو　　پون ہی پون سمائے　　۵

ترجمہ رمینی ۶۱ ۔ (۱) اگر دھرم کی کتھا کہتے ہیں تو گو یا روز صبح اُٹھ کر جھوٹ کا بیوہار کرتے ہیں ۔ (۲) ۔ صبح و شام جھوٹ کا بیوہار ہے ۔ ایک جھوٹ دِل کے اندر بستا ہے ۔ (۳) ۔ رام کی بھی خبر نہیں ملی ۔ اُس میں بھی وید اور پوران کو لاکر گھسیڑ دیا ۔ (۴) ۔ وید کا بھی کہنا نہیں کیا جاتا ۔ آگ جل رہی ہے اُس میں سب جل رہے ہیں ۔ وہ آگ بجھنے پر نہیں آتی ساکھی (۵) کہتے ہیں ۔ کہ صاحب گُن سے نیارا ہے ۔ یہ نغمہ گاتے گاتے آپ بھی گم ہو گئے ۔ مٹی مٹی اور ہوا ہوا میں مل رہی ہے

تشریح ۔ جس کا نام دھرم کتھا ہے ۔ وہ نری گپ اور جھوٹی کہانی ہے صبح شام جھوٹ کا بیوہار ہے ۔ اور جھوٹ ہی دِل میں بستا ہے اگر کسی نے رام (مالک

کا بھید بتایا۔ تو اس کو بھی وید و پوران میں دھر گھسیٹا۔ اور بدھی ملانی شروع کر دی۔ جو بات کہ وید و پورانوں سے باہر کی تھی۔ اُس کو بھی اُن سے ثابت کرنے لگے۔ اور مزہ یہ ہے۔ کہ ویدوں کے بھی احکام کی تعمیل نہیں ہوتی۔ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے دُبدھا اور پریشانی کی آگ میں جلے جا رہے ہیں۔ اور آگ بجھتی ہی نہیں ہے۔ یہ تو ان کا حال ہے۔ اور ہر وقت یہ بھی کہتے رہتے ہیں۔ کہ صاحب میں گُن نہیں ہیں۔ بہت اچھا پھر اس سے کیا ہوا؟ تم کو کیا خبر ہے۔ کہ اُس میں گُن ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہیں تو تم وید پوران میں کیسے اٹکے ہو۔ یہ تو گُن کے مضمون ہیں۔ الغرض اسی طرح اٹ سٹ کرتے ہوئے عُمریں کھپ جاتی ہیں۔ مٹی میں مٹی اور ہوا میں ہوا مل جاتی ہے۔ اور آپ بھی گم ہو جاتے ہیں ؛

باسٹھویں رمینی

۱	جو توہی کرتا برن بچارا	جنمت تین ڈنڈ انوسارا
	(تیرے) (سمجھ میں) (ورن) (آشرم)	(پیدا ہوئے) (کرموں) (موافق)
۲	جنمت شودر بھئے پنی شودرا	کرتم جنیو گھالی جگ مُندرا
	(پھر) (ڈال) (دوں)
۳	جو تم براہمن براہمنی کے جائے	اور راہ تم کاہے نہ آئے
	(پیدا ہوئے) (کیوں)
۴	جو تو تُرک تُرکنی جایا	پیٹے کاہے نہ سُنتی کرایا
	(مسلمان) (مسلمانی) (سنت (ختنہ))
۵	کالی پیری دُودھ گائی	تاکر دُودھ دیہو بلگائی
	(پیلی) (الگ کرو)
۶	چھاڑو گیٹ نل ادھک سیاتی	کہہ کبیر بھجو شارنگ پانی
	(اے انسان زیادہ) (رام)

ترجمہ رمینی ۶۲ - (۱) - اگر تمہارے دانست میں ایشور نے ورن آشرم بنایا ہے - تو تم سمجھو کہ جنم تین طرح کے کرموں کے موافق ہُوا ہے - (۲) پیدا ہوئے - شودر کی طرح اور مرے بھی شودر کی طرح - بیچ کی درمیانی حالت ایسی دوعاد سطھیں ہیونہیں لیا - (۳) - اگر براہمنو! تم کو براہمنی سے پیدا ہونیکا گھمنڈ ہے - تو دوسری راہ سے کیوں نہیں آئے .... (کیونکہ براہمنی کے گلے بیچ جنیو نہیں وہ شودرانی ہی رہی) - اگر مسلمانو! تم کو مسلمانی کے پیٹ سے پیدا ہونیکا گھمنڈ ہے - تو پیٹ سے مُفت یعنی خُتنہ کیوں نہیں کرا کے آئے - (کیونکہ مسلمانوں میں عورت کا خُتنہ نہیں ہوتا - (۵) - گائے چاہے چاہے کالی ہو یا سفید - دودھ (دودھی) کا سفید ہوتا ہے - اگر تم میں طاقت ہو - تو ذرا کالی اور سفید گائے کے دُودھ کو بتا دو - کہ یہ کیسی گائے کا دودھ ہے - (۶) - اے نادان انسان ہکپٹ اور فریب کو چھوڑ دے - بہت سیانا مت بن - کبیر صاحب فرماتے ہیں رام نام کو بیچ ٭

تشریح - شارنگ دھنو - بانی - باتھ - مراد رام سے ہے ٭

بتن ڈنڈ - تین کرم - سنچت - پرارب دھ - کریامان ٭

باقی مطلب صاف ہے ٭

ترسٹھویں رمینی

نانا رُوپ برن یک کیفا - چاری برن اُن کا ہونہ چیفا

مخلوق

نشٹ گئے کرتا نہیں چیتا نشٹ گئے اَور ہی من دیتا ۲
نشٹ گئے جن دید بکھانا دید پڑھا پے بھید نہ جانا ۳
بملکھ کرے نیم نہیں سُوجھا بھو اَیان تب کچھو نہ بُوجھا ۴
ساکھی۔ نانا ناچ نچائی کے۔ ناچے نٹ کے بھیکھ
گھٹ گھٹ ابناسی بسے سنہو تکی تی تم ۵

ترجمہ رہیتی ۶۳۔ (۱) جنہوں نے یہ سمجھ لیا۔ کہ مختلف قسموں کے صُورت والے ایک ہی برن کے ہیں۔ اُنہوں نے چار برن کی اصلیت کو نہیں جانا۔ (۲)۔ جنہوں نے صاحب کو نہیں سمجھا برباد گئے اور جنہوں نے کسی اَور کو من دیا وہ بھی برباد گئے۔ (۳)۔ برباد وہ گئے جنہوں نے دید پڑھا۔ پڑھنے کو تو دید پڑھا۔ مگر اُس کا بھی بھید نہیں جانا۔ (۴)۔ دید پڑھ کر گیانی ہوئے اور مالک کو اکاش کی طرح شونیہ بتانے لگے۔ مگر جب وہ پرگٹ ہو آیا۔ تب کچھ بھی نہیں سمجھا۔ ساکھی۔ (۵)۔ اے شیخ تقی! نٹ کی صُورت میں طرح طرح کے ناچ نچا کر وہ ابناسی سب کے گھٹ میں بستا ہے ؛

تشریح۔ نادان ہیں وہ لوگ جو سب کو ایک برن کہتے ہیں۔ برن گن۔ کرم اور سوبھاؤ کے پھرنا کا نام ہے۔ اِن کو چار ورن کی سمجھ نہیں ہے۔ (ایک کہنے کا مقصد یہ تھا کہ نگاہ سب سے ہٹ کر ایک میں ٹکے)۔ جنہوں نے مالک کو نہیں پہچانا اَور فضول فروعی باتوں کو دل دیا۔ وہ برباد ہو گئے۔ ہزار دید پڑھیں۔ جب بھید کی خبر نہیں۔ تو وہ برباد ہیں یوں تو بنجر سمجھ بُوجھ مالک کو شونیہ اکاش کی طرح دیاپک بتایا کرتے

ہیں۔ مگر جب وہ (کبیر صاحب کی صورت میں) پرگٹ ہوکر آیا تب اُس کی پہچان نہیں کی۔ وہی سب میں رماہوا ناچ نچا رہا ہے۔ اور نٹ کے بھیس میں ہے۔ اے شیخ تقی! وہ گھٹ گھٹ میں رہتا ہوا ابناسی اور لایزال ہے۔ وہ کبھی زوال پذیر نہیں ہوتا۔ یہ اس کی توصیف ہے۔ آگے اس کی مزید تشریح ہے:۔

چونسٹھویں رَمینی

کایا کنچن جتن کرایا　　بہت بھانتی کے من لپٹایا　　۱
جو اسو بار کہو سمجھائی　　تیہی لو دھر چھوڑ نہیں جائی　　۲
جن کے کہے جو جن رہی جائی　　نو ندھی سدھی تن پائی　　۳
سدا دھرم تن ہر دیا بسئی　　رام کسوٹی کسنے رہئی　　۴
جوری کپاوے اتنے جائی　　تو باورے آپو ہی پورائی　　۵
ساکھی۔ جو کوئی تاتے پرے کال کی پھانسی　　کرہو آپنو سوچ
جہاں سنت تہاں سنت سدھارملی ہے پوچھ تو پوچھ　　۶

ترجمہ رَمینی ۶۴ - (۱) - (میں نے) - اِسی شریر میں جیوؤں کو ہیرا پانے کی تدبیر سمجھائی۔ مگر اُن کے من طرح طرح کے (خیالی پھندوں میں) پھنسے ہیں۔ (۲) - سینکڑوں مرتبہ سمجھاؤ۔ مگر دِل نے جسکو پکڑ رکھا ہے اُسکو چھوڑتا ہی نہیں۔ (۳) جو لوگ ظاہری بھگت جن کی باتوں میں رہے اُنکو نو

رمینی میں اصلیت کی تلاش

ندھی سدھی مل گئی۔ (۴)۔ جن کے دل میں دھرم بستا ہے۔ وہ ہمیشہ رام کی کسوٹی میں کستے رہتے ہیں۔ (۵)۔ جو کوئی اور جگہ جاکر کستا ہے وہ خود بخود دیوانہ اور پاگل ہو جاتا ہے۔ ساکھی۔ (۶)۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کال کی پھانسی پڑ گئی۔ تم اپنا سوچ کرو۔ جہاں سنت ہیں وہاں سنت جاتے ہیں جہاں پوچ اور نکمے ہیں وہاں پوچ اور نکمے جاتے ہیں۔

تشریح

یہ رمینی زیادہ غور کرنے کے قابل ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں میرا اُپدیش تو یہ ہے۔ کہ اپنے شریر کے اندر اصلیت کی تلاش کرو۔ مگر لوگوں کو اُن کے دل نے بھرما رکھا ہے۔ کتنا ہی کیوں نہ کہو۔ وہ پکڑی ہوئی چیز کو عادتاً نہیں چھوڑتے۔ سُنو۔ جیوں جیوں جن کے کھنے سے جن کی ریتی پر چلتا ہے تو اس کو سدھی ٹپکتی تو مل جاتی ہے۔ مگر اصلیت کہاں ہاتھ آتی ہے۔ اصلیت تو اُن کو ملتی ہے جنکے دلمیں اُس کی جگہ ہے۔ وہ رام کی کسوٹی پر اپنے آپ کو کستے رہتے ہیں اور اپنے ہی اندر امتحان آزمایش کے مرحلے طے کرتے ہیں۔ کیونکہ سب اسی کا یا نگر میں ہے۔ مگر جو لوگ اور جگہ کسانے جاتے ہیں وہ دیوانہ اور پاگل ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اصلیت کی تلاش اپنے ہی اندر ہو سکتی ہے لوگ اسکو نہیں سمجھتے اسوجہ سے وہ کال کے جال میں پھنسے ہیں تم اپنی فکر کرو۔ جہاں سنت ہیں وہاں جاؤ۔ اُن سے ملو۔ سنت تم کو اپنے ہی اندر اصلیت کا پتہ دینگے اور اگر پوچ ہو تو جاؤ پوچوں و کنڑفوں سے ملو وہ تمکو پوتھی پترہ میں اٹکا دینگے۔ کیونکہ خود چونکہ پوچ ہیں پوچپن کی بات سُوجھا دینگے۔

پینسٹھویں رمینی

اپنے گُن کے اَوگن کہہ ہُو یہہ اُبھاگ جو تُم نہ بچارہو

۲ تم جیرا بہتے دُکھ پایا — جل بن مین کون سُکھ پایا
۳ چا ترک جل ہل بھرے جوپاسا — میگھ نہ برسے چلے اداسا
۴ سوانگ دھرو بھو ساگر آسا — چاترک جل ہل آشے پاسا
۵ رامے نام اَہے رنج سارُو — اوتسب جھونٹ سنکل سنسارُو
۶ کنچت ہے سپنے ندھی پائی — یہ نہ سمائے کہاں دھرے چھپائی
۷ ہری اُتنگ تم جاتی بتنگا — یم گھر کیو جیو کے سنگا
۸ ہیہ پنچ سمائے چھوڑ نہیں پارا — جھونٹ لوبھ تے کچھو نہ بچارا
۹ سمرتی کہا آپو نہیں مانا — تریور چھل چھاگر ہوئے جانا
۱۰ جیہ دُرمتی ڈولے سنسارا — نینہی نہیں سُوجھے وار نہ پارا

ساکھی - اندھ بھیا سب ڈول ہی کوئی نہیں کرے وچار
۱۱ ہری کی بھگتی جانے بنا بھو بوڑی مؤا سنسار

ترجمہ رمینی ۶۵ - (۱) - اپنے ہُنر یا عیب کو تو کہو - یہ بدنصیبی کی بات ہے جو غور نہیں کرتے (۲) - اے جیوا تم نے بہت دُکھ پایا - جل کے بغیر مچھلی کو کیا سُکھ ملیگا (۳) جل کے تالاب پاس بھرے ہوئے ہیں - مگر پپیہا مینہ کے نہ برسنے سے اُداس ہے (۴) - دُنیا کی امید میں سانگ بنایا اس وجہ سے پپیہا تالاب دنیا کے قریب رہتے ہوئے بھی اُداس ہے - (۵) صرف رام کا نام خالص جوہر ہے اور سارا سنسار جھوٹ ہے - (۶) - کسی نے خواب

میں دولت پائی۔ اُس کو اپنے دل میں کہاں چھپا کر رکھیگا۔ (۷)۔ ہری جوتی سروپ ہے۔ تم پروانہ ہو جیو (زندگی) کے ساتھ جم پور کو جاؤ گے۔ (۸)۔ دل میں گنجائش نہیں اور چھوڑا نہیں جا سکتا لالچ اور جھونٹ سے کچھ غور بھی نہیں کیا۔ (۹) شاستر (سمرتی) کے کہے کو بھی آپ نہیں مانتے۔ جس طرح درخت کی آڑ میں بکری نے درخت کے پتوں کو کھا کر اپنے کو پھنسایا اور ماری گئی۔ (۱۰)۔ محض جیو کی بیعقلی سے یہ سنسار نظر آرہا ہے۔ اسوجہ سے وار پار نہیں سوجھتا۔ ساکھی۔ (۱۱)۔ اندھے ہو کر سب بھرم میں پھر رہے ہیں کوئی بھی وچار نہیں کرتا۔ مالک کی بھگتی کے بغیر سارا سنسار بھوساگر میں ڈوب مرا۔

تشریح - جو کوئی اپنے عیب و ہنر پر نظر کر کے غور نہیں کرتا وہ بدنصیب ہے دل میں جیو پنا ہے۔ محدودیت اور نقص کی حالت ہے اس پر بھی برہمہ بننے کا دعوے! کہو کیسی غلطی کی بات ہے۔ ایک حالت کی موجودگی میں دوسری حالت کا امکان نہیں ہے یہ دُبدھا و دوچتائی کی بات ہے۔ جس سے جیو اور بھی اشانت ہوتا ہے۔ اور پانی کے بغیر مچھلی کیطرح بیقرار رہتا ہے۔ موجودہ حالت کو چھوڑ کر غائب حالت کے خیال کرنے سے پیاسی طرح دُکھی ہونا پڑیگا۔ ندی نالے تالاب سب بھرے ہوئے پاس موجود ہیں۔ مگر مینہہ کے نہ برسنے سے وہ اداس ہی رہتا ہے کیونکہ اپنی حالت و حیثیت کو نہ سمجھ کر غائب کی تلاش کرتا ہے۔ یہ جتنے "اہم برہمہ آسمی" کی صدا بلند کرتے ہیں حقیقت میں دُنیا کی اُمید میں طرح طرح کے سانگ بنا رکھے ہیں۔ اور نزدیک کی حالت کی پرکھ نہ کرتے ہوئے پیاسی کی طرح قریب کے جل سے بھی بھوکر پریشان ہیں جیو کے لئے بہتر یہ ہے۔ کہ رام نام کو گھیہ سمجھ کر باقی سب کو جھوٹ سمجھے اور بھگتی سے دل لگاوے کیا ہوا اگر خواب میں کسی کو دولت ملی؟ وہ اپنے دل میں خوشی نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اہم برہمہ کا خیال ہے مالک مثل شمع کے جوتی سروپ ہے تم پروانہ کی طرح ہو

جب تم اپنے کو جیو سمجھتے ہو۔ تو برہمہ کیسے ہو سکتے ہو! یہ راہ تو جم پور کے جانے کی ہے اہم برہمہ کا خیال دل پسند بہت ہے چھوڑا نہیں جاتا۔ اور ساتھ ہی دل میں اُس کی گنجائش کا امکان نہیں ہے۔ اور چونکہ پل اور جھوٹ نے دل پر قابو پا لیا ہے۔ خود بھی نہیں کیا جا سکتا شاستر بار بار کہتے ہیں کہ اپنی حالت کو دیکھ کر مالک کا آسرا لو۔ مگر کون مانتا ہے! اُس آشرے کو بھی ہاتھ سے دیدیتے ہیں۔ قصہ ہے۔ ایک بکری کا شکاریوں نے پیچھا کیا۔ وہ کسی جھاڑ کے پیچھے چھپ رہی اور شکاریوں کی نظر سے اوجھل ہو گئی۔ نادان بکری نے جھاڑ کے آسرے کا خیال بھلا دیا۔ جھاڑ کے پتے نوچ نوچ کر کھا گئی۔ جب پردہ جاتا رہا۔ وہ نظر آ گئی شکاریوں نے پکڑ کر اسے ذبح کر دیا۔ اسی طرح سنسار کے پرانیوں کا حال ہے۔ بدتمیزی و بے عقلی دل میں بس گئی ہے۔ اسی کی وجہ سے سنسار پھر رہا ہے۔ اور چونکہ اگیان کا عمل دخل ہے۔ وار پار نہیں سوجھتا۔ اندھے ہو گئے۔ اندھوں کی طرح پھر رہے ہیں۔ غور و تمیز نام کو نہیں۔ اندھے نے لکڑی کا سہارا چھوڑا۔ اور بھی دکھی ہوا۔ اسی طرح مالک کی بھگتی کے بغیر سنسار کا دکھ پرگٹ ہو رہا ہے۔

اس رمینی کا اصل مطلب و خلاصہ یہ ہے کہ جیو پنا رہتے ہوئے کیوں فضول برہمہ کا فرضی خیال کر کے اور بھی فضول دکھ مول لئے جائیں۔ جانتے ہیں کہ ہم جیو ہیں اور اس پر بھی برہم ہم بننے کا دعوے! جو خیال مضبوط ہے۔ اور پھر رہا ہے۔ وہی کام کریگا۔ کیوں نہیں بھگتی کا آسرا ایسی حالت میں لیا جاتا؟

چھیاسٹھویں رمینی

سوئی ہتو بندھو موہی بھاوے جات گو مارگ مارگ لاوے

دوست جانتے ہوئے بری راہ پسند ہے۔

۲　سو سیان مارگ رہی جائی　　کرے کھوج گہوں نہ بھلائی
۳　سو جھوٹا جو سُت کے تجئی　　گورو کی دیا رام کو بھجئی
۴　کپٹ ہے یہ جگت بھولانا　　دھن سُت دیکھی بھیا بھلانا
ساکھی ۲- جیہ جو نیک پیان کئے مندر بھیا اُجیار
۵　مرے جو جیتے مرنی گئے باچھو باچن ہار

ترجمہ رمینی ۱۴۱-(۱)- مجھ کو وہ دوست اور بھائی پسند ہے۔ جو بُری راہ جانے سے روک کر اچھی راہ پر لاوے۔ (۲)- وہی عقلمند راہ میں رہیگا اور تلاش کرتا ہوا گم نہ ہوگا۔ (۳)- (سنت ستگورو مالک کے سچے پتر ہیں) جو لڑکے کو چھوڑ دیتا ہے۔ وہ جھوٹا ہے۔ (سچا وہ ہے) جو گورو کی دیا سے رام کو بھجے۔ (۴)- گو یہ سنسار بھرم میں بھولا ہے۔ مگر (ظاہرا) دھن اور اولاد کو دیکھ کر اُس کا ابھمانی بن گیا ہے۔ ساکھی-(۹) جیو اگر ذرا بھی عزم بالجزم کرے تو (دل کا) مندر ابھی روشن ہو جائے جو جیتے جی مرے وہ تو مر گئے بچنے والے بچ گئے۔

تشریح- سچا دوست اور سچا بھائی وہ ہے جو نیک اور سیدھا راستہ بتا دے اور بُری راہ سے پھیر لائے۔ ایسے عقلمند اور داتا لوگ پنتھ میں کوشل ہوتے ہیں اور تلاش حقیقت میں دھوکا نہیں کھاتے گورو کو ست پُرش کا سچا پُتر سمجھ کر اُن کی دیا سے مالک کو بھجنا چاہیے جو ست پُرش کے سچے پُتر ستگورو کو چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ وہ جھوٹے ہیں دُنیا ہی کو نہ دیکھو۔ اولاد روپی دھن کو دیکھ کر لوگ اُس میں بھول جاتے ہیں۔ اور اُسی کے ہو رہتے ہیں اور سنسار کا بھرم بھاسنے لگتا ہے۔ جب سنسار کی یہ درشا تو گورو بھگتی کو مضبوط کر کے

اُس سے بولنا ڈ۔ وہی پھرنے لگیگا۔ اور آپ ذرا جیو کے ارادہ کرنے سے دل کا مندر روشن ہو جائیگا۔ یہ کام جیتے جی کرنا ہے۔ جو ایسا کرتے ہیں وہ بچ جاتے ہیں جو ایسا نہیں کرتے وہ جیتے جی مر کر رہتے ہیں۔

سرسٹھویں رمینی

۱ دیہہ ہلائے بھکتی نہ ہوئی (جسم حرکت دے) سوانگ دھرے بہتے نر جوئی (بہت انسان جو)
۲ دھنگا دھنگی بھلو نہ مانا جو کا ہو موہی ہردے نہ جانا
۳ مُکھیہ کچھو اور ہردے کچھو آنا (کچھ اور) سُنیو کہوں موہی نہ جانا (کسی سے کہوں مجھ کو دل میں)
۴ تے دُکھ پاوے یہی سنسارا (دل) جو چیتو تو ہو ہو نسارا (خواہ مخواہ کبھی ہو جائے کو)
۵ جو نر گورو کی نندا کرئی شوکر سوان جنم سو دھرئی (ہو جائے علیحدہ)
ساکھی ۔ لکھ چوراسی یونی جیو ۔ بھٹکی بھٹکی دُکھیائے
۶ کہہ کبیر جو رام ہی جانے سو موہی نیکو بھائے

(کبیر صاحب کے روپ میں گورو)

ترجمہ رمینی ۶۷ (۱) جسم کے ہلانے ڈولانے میں بھگتی نہیں ہے۔ جو انسان ایسا کرتے ہیں۔ وہ بہت سے سانگ والے بنے ہوئے ہیں۔ (۲) ۔ دھینگا دھینگی اچھی نہیں ہے جس نے مجھ کو ہردے میں نہیں جانا (وہ کیا خاک کچھ پائیگا) (۳) منہ میں کچھ اور دل میں کچھ اور ایسے لوگ تو خواب میں بھی مجھکو نہیں پاتے ہیں۔ (۴) انکو اسی سنسار میں دُکھ ہوتا ہے اگر چیتو تو ابھی اس سنسار سے

نیارے ہو جاؤ۔(۵) جو لوگ گورو کی مذمت اور برائی کرتے ہیں۔ وہ کتے اور سؤر کا جنم پاتے ہیں۔ ساکھی۔(۶)۔ چوراسی لاکھ یونی میں بھٹک بھٹک کر دُکھی ہوتے ہیں کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو رام کو جانتے ہیں وہ مجھ کو پسند ہیں (خواہ جو مجھ کو دھارن کرتے ہیں وہ رام کو پاتے ہیں)

تشریح۔ سنان دھیان۔ پوجا پاٹ۔ جپ تپ وغیرہ جسم کے حرکت دینے میں بھگتی نہیں ہے۔ یہ رہ دانگی ہیں۔ جو مجھ کو گورو دھارن کرتے ہیں اُنکو بھگتی پراپت ہوتی ہے۔ دھینگا دھینگی فضول ہے۔ جو زبان سے کچھ کہتے اور دل میں کچھ اور کہتے ہیں اُن کو میں پراپت نہیں ہوتا۔ خواب میں بھی نہیں ملتا۔ وہ سنسار میں دُکھی ہو کر بھٹکتے ہیں۔ اور جو گورو کے نندک ہیں۔ وہ کتے اور سؤر کے جنم میں جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ ٭

تاکید۔ کبیر صاحب کا رُوپ گورو کا رُوپ ہے۔ بغیر گورو بھگتی کے پرماتما نہیں ملتی۔ اب بھی جو کوئی گورو دھارن کرے وہ کبیر صاحب کا رُوپ تصور کرے مالک میں دگورو میں بھید نہیں مانا جاتا ٭

اڑسٹھویں رمینی

تیہی بیوگ تے بھئے انالھا — پریو کُنج بن پاو نہ پالھا
(ہی) (جدائی سے ہوئے بیکس) (پڑ گئے) (راہ)

ویدو لگل کہے جے جانے — جو سمجھے سو بھلو نہ مانے
(ویدبھی نتل) (جو) (اچھا)

نٹ در بند کھیل جو جانے　　تا کر گن جو ٹھاکر مانے　　۳
(نٹ کی طرح داؤ پیچ)
اوہے جو کھیلے سب گھٹ ماہیں　　دُوسر کو لیکھا کچھو ناہیں　　۴
(وہی)
بھلو پوچ جو اُوسر آوے　　کیسہو کے جن پورا پاوے　　۵
(حساب کچھ)
ساکھی۔ اچھا بُرا جیکرے شر لاگے ہیئے۔ تب سو جانیگا پیر　　۶
(کسے) (آدمی)
لاگے تو بھاگے نہیں۔ سُکھ سندھو نہار دیکھیر
(تیر) (دل میں)　　(سمندر)　　(دیکھ بیٹھا)

ترجمہ رمینی ۶۸ - (۱)۔ ایسے یوگ سے جو اناتھ ہوگیا ہے وہ ہاتھیوں کے جنگل میں گمراہ ہوکر راہ کھو بیٹھا ہے۔ (۲)۔ وید جو کہتا ہے وہ بھی نقل ہی ہے۔ وہ اچھا نہیں جانتا۔ (۳)۔ جو نٹ کی طرح داؤں پیچ کھیلتا ہے اگر وہی ٹھاکر ہے۔ (۴) اور اگر وہی سب گھٹ میں کھیل رہا ہے۔ تو دوسرے کا اُس میں حساب کیا ہے (۵) بُرا بھلا موقع چونکہ آتا رہتا ہے۔ آدمی کس طرح اُس کو پورا پا سکتا ہے۔ ساکھی۔ (۶) جس کے کلیجے میں تیر لگتا ہے وہ کچھ درد کو جانتا ہے۔ اور جب تیر لگے تو وہ بھاگ نہ جائے۔ وہ کبیر کو سُکھ کا سمندر دیکھیگا۔

تشریح۔ جو جیاتی کے صدمہ سے پریشان ہوکر ہاتھی کے جنگل میں مارے مارے پھر رہے ہیں انکو راستہ نہیں ملتا۔ دُکھی ہوکر ویدوں کی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔ مگر ویدوں میں اصلیت کہاں؟ وہ تو نقل اور عکس ہے۔ جن کو وید کی سمجھ آگئی۔ وہ اُسکو اچھا نہیں سمجھتے۔ اُس سے بھی گھبراتے ہیں کیونکہ وید کرم کانڈ بتاتا ہے جس کے پھل سے جیو بھلی بُری یونی میں آتا رہتا ہے۔ عکس یا سایہ کو کوئی کیا پا ویگا۔ اور اگر یہ کہو کہ وید کے

گیان کانڈ میں اصلیت ہے۔ تو وہاں یہ تعلیم ہے۔ کہ وہی ایک نٹ کی طرح مختلف قسم کے داؤں پیچ کھیلتا ہوا سب کے گھٹ میں رمتا ہوا۔ سب کا ٹھاکر ہے" جب وہی بُرا بھلا کرتا رہتا ہے۔ اور بُرے بھلے موقعوں سے گذرتا رہتا ہے۔ تو پھر آدمی پورے طور پر اُس کو کیسے پا سکتا ہے۔ جن کے کلیجہ میں تیر لگا ہے۔ جو ان لفظی گورکھ دھندوں سے گھبرا گئے ہیں۔ وہی زخمی کلیجہ والوں کے درد کو سمجھ سکتے ہیں۔ اور جب یہ سمجھ بُوجھ کا تیر لگ جائے تو بھاگے نہیں بلکہ اور مضبوطی کے ساتھ وچار میں لگے۔ تب وہ کبیر صاحب کی طرف رجوع ہوگا۔ اور ستگورسروپ اُس کو سُکھ کا سمندر پرتیت ہوگا۔

اُنہترویں رَمینی

۱	ایسا یوگ نہ دیکھا بھائی	بھُولا پھرے لئے گپھلائی
۲	مہادیو کو پنتھ چلاوے	ایسو بڑو مہنت کہاوے
۳	ہاٹ باٹ میں لاوے ستاری	کچے سِدھ ایسا مایا پیاری
۴	کب دتاتریہ ماواہی توری	کب خام سکندیو پوچی جوری
۵	کب نارد بندوک چلایا	بیاس دیو کب پوتھ جوٹا بجایا
۶	کرہیں لڑائی مُتی کے مندا	ای ہیں اتیتھی کدترکش نندا
۷	بھیکھ برکت لوبھ من ٹھانا	سوتا پہری لجاوے بانا
۸	گھوڑا ڈھاڑی کینہ بٹورا	گانو پائے لیش چلو کرورا

سنیاسی وشناچار

ساکھی - تیتہ سُندری نہ سوہئی - سندکاوک کے ساتھ
کبھوں کا داگ لگاوئی - کارئی ہانڈی ہاتھ　　9

ترجمہ رمینی ۶۹ - (۱) - ایسا یوگ کس نے دیکھا ہے - کہ سنیاسی غفلت میں بھٗولے ہوئے پھر رہے ہیں - (۲) - مہادیو کا پنتھ چلاتے ہیں - اور بڑے مہنت کہلاتے ہیں - (۳) - بازار اور چوک میں سمادھی لگا کر بیٹھتے ہیں - (سچ ہے) کچے سدھوں کو مایا پیاری ہے - (۴) بھلا بتاؤ تو سہی دتاتر جی نے کب دشمن مارے تھے - کب شکدیو جی نے تو بخانہ بنایا تھا - نارد جی نے کب بندوق چلائی تھی - بیاس جی نے بمب کب بجایا تھا - (۶) - یہ بے عقل (گیان پنتھ کے سنیاسی) لڑنے جھگڑتے پھرتے ہیں - یہ اتیتی (اور سنیاسی) ہیں - یا ترکش بند (مسلح سپاہی) ہیں ؟ - ظاہرا ورکت (تارک الدنیا) ہو گئے - مگر من میں لالچ سمایا ہوا ہے - اور سونے کے زیور پہن کر یہ اپنے باتا کو شرم دلاتے رہتے ہیں - (۸) - (واہ رے سادھو پنا!) (خوب) گھوڑے گھوڑیاں جمع کرلیں - گانوں مل گیا - اب کروڑوں روپ میں جنش چل گیا - ساکھی (۹) سندکاوک رشی کے ساتھ عورت زیب نہیں دیتی - وہ کالی ہانڈی ہے - کبھی نہ کبھی داغ لگا کر چھوڑے گی ؛

تشریح - گیان مارگ والے مختلف صورتوں میں نظر آتے ہیں - (۱) - ایک تو غفلت میں پڑے ہوئے در در مارے مارے پھر رہے ہیں - (۲) دوسرے مہنت بن کر شیو کا پنتھ چلاتے ہیں - (۳) تیسرے دولت کی لالچ میں شہروں کے گلی کوچے میں دھونی رما کر تاری لگاتے ہیں - (۴) اپنامت چلانے کے لئے ڈگ بجے کرتے پھرتے ہیں - (۵) - پانچویں

بحث و مباحثہ میں پڑے رہتے ہیں۔(۶) چھٹے لڑنے جھگڑتے اور بات بات پر الجھتے نظر آتے ہیں۔(۷)۔ ساتویں ظاہراً تو درگت ہیں۔ مگر بدن کو زیور سے آراستہ رکھتے ہیں (۸)۔ آٹھویں گھوڑے گھوڑیاں اکٹھا کر کے جماعت جوڑ کر منڈلیک بن گئے ہیں (۹) نویں گانوں گرانوں پاکر لین دین و قرض بیوہار کرتے ہیں۔(۱۰) دسویں۔ بنے فقیر رکھ لی عورت اور کہتے پھرتے ہیں۔ آتما کچھ نہیں کرتا وہ نزلیپ ہے۔ اندریاں اگر اپنا اپنا بیوہار کرتے ہیں تو کیا ہرج ہے۔ الغرض یہ سب کے سب لڑا کے جھگڑالو۔ لالچی۔ مکار اور پاکھنڈی اپنے بانا کے شرم دلانے والے ہیں۔ ان کے آچاریہ دتاترے۔ شکدیو۔ نارد۔ ویاس ایسے نہیں تھے۔

سترویں رمینی

۱ بولنا کاسوں بولئے بھائی (کس سے) بولت ہی سب تتو نسائی

۲ بولت بولت باڑھ بکارا (ضایع ہو جاتا ہے) سو بولئے جو پورے بچارا

۳ ملے جو سنت بچن دوئی کہئے (بڑھا نقص) ملے اسنت مون ہوے رہئے (وچار)

۴ پنڈت سوں بولئے ہتکاری (چپ) مورکھ سوں رہے جھک ماری

۵ کہہ کبیرا ادھ گھٹ ڈولے پورا ہوئے بچارے بولے

ترجمہ رمینی ۱۷۔ (۱) کس سے بات چیت کی جائے۔ بولتے ہی تمام جوہر ضایع ہو جاتا ہے (۲)۔ بولتے بولتے نقص بڑھ گیا۔ ایسی بات کہنا چاہئے

جو وچار میں آ سکے۔ (۳)۔ کوئی سنت ملجاے تو دو بات کہہ لیجئے۔ اگر اسنت ملے تو خاموشی اختیار کیجئے۔ (۴)۔ پنڈت کو ہت اور لابھ کی بات سنایئے مورکھ سے بات کرنا جھک مارنا ہے۔ (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ آدھا بھرا ہوا گھڑا شور کرتا ہے۔ جو پورے ہیں وہ بچار کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں ؛

تشریح کی ضرورت نہیں مطلب صاف ہے ؛

اکہترویں رمینی

سوگ بدھاوا سم کری مانا — رتا کی بات اندر نہیں جانا
رنج — خوشی — برابر کرکے — اس کی — اندر
جٹا توری پہراوے سیلی — یوگ بگتی کے گرہ دوہیلی ۲
پہناتا ہے — کرکے غرور
آسن اڑائے کون بڑائی — جیسے کاگ چیلھ مڑرائی ۳
کوا — مسنڈلاتی ہے
جیسی بھیت تیسی ہے ناری — راج پاٹ سب گنے اجاری ۴
جیسے نرک تیسے چندن مانا — جس باورتس رہے سیانا ۵
باولا
پیسی لونگ گنے یک سارا — کھانڈے پری ہرے پھانکے چھارا ۶
شمار کریں — ایک جیسے — شکر — چھوڑ کر — خاک
سیاکھی ۔ یہ بچارتے بہی گئے ۔ گیو بدھی بل چت
دوئی ملی ایکے ہوئے رہے کاہی کہ بتاؤں ہت ۷
فائدہ

یوگی وہ جو یک گیانی وشواچار

ترجمہ رمینی ۷۱ - (۱) - جس نے رنج اور خوشی کو ایک جیسا سمجھ رکھا ہے - اُس کی مہما را جا اندر بھی نہیں جانتا - (۲) - (یوگیوں کا یہ حال ہے) شاگرد کی چوٹی منڈا دی - گلے میں سیلی پہنا دی اور یوگ کی مکتی کا غرور کرنے لگے - (۳) - (بالفرض اگر کسی یوگی کا آسن بھی یوگ کرنے سے اُٹھ جاتا ہے تو) اِس میں بڑائی کیا ہے؟ آسمان میں چیلھ اور کوّے بھی تو منڈلایا کرتے ہیں - (۵) - (گیانی تو) عورت اور دیوار کو ایک صورت میں دیکھتے ہیں اور راج پاٹ کو اُجاڑ کے برابر شمار کرتے ہیں (۵) - دوزخ کی بدبو اور چندن کی خوشبو اُن کے لئے ایک ہی طرح کی ہے - سیانے اور بادلے انکو ایک رُوپ میں دکھائی دے رہے ہیں - (۸) یہ لیپسی اور لونگ کو برابر جانتے ہیں - اور شکر کو چھوڑ کر خاک پھانکتے ہیں - ساکھی - اس وچار سے بُدھی اور چت کا بل جاتا رہا - جب دو ملکر ایک ہو گئے - تو اب بت کی بات کس سے کہی جائے

تشریح - اس رمینی پر اگر پورے طور پر غور کیا جائیگا - تو حد درجہ کا نقص واقع ہوگا - اس لئے ہم اُس کو صاف صاف صرف چند لفظوں میں سمجھانے کی کوشش کریں گے:-

حقیقت میں جو سم درشی اور سُکھ دُکھ - دوست دشمن - نیک و بد سب کو یکساں سمجھتا ہے - اُس کی حالت بہت اُونچی ہے - اگر کوئی ایسا ہو جائے تو اُس کا کیا کہنا ہے مگر یہاں تو گیانیوں میں صرف زبانی جمع خرچ ہے - یہ متوالے ایسے ایک دو میں مل رہے ہیں کہ خبر بھی کسی کی نہیں رکھتے - پھر ان کو اپدیش کیا دیا جائے اگر دو ہوں تو ایک دوسرے کو سمجھا وے:-

باقی مطلب واضح ہے - یہاں اصل میں توحید کا کھنڈن نہیں ہے - بلکہ ہنسی مذاق

میں اُن کے زبانی بیوہار اور عملی برتاؤ پر چٹکیاں لی گئی ہیں۔ ان کا ایکتو اور ادویت بھاد بھی مایا کی ایک لیلا ہے:۔

بہتروین رمینی

۱

ناری ایک سنسارے آئی — مائے نہ واکے باپ نہ جائی
عورت — دنیا میں — ماں — اُس کے

۱

گوڑ نہ مُوڑ نہ پران ادھارا — تامیں بھرمی رہا سنسارا
پیر — سر — بھرم

۲

دِنا سات لو واکی سہی — بُدھ ادھ بدھ اچرج یک کہی
یک — دانا — جاہل

۳

واہی کی بندن کرسب کوئی — بُدھ ادھ بدھ اچرج بڑ ہوئی
پوجا — پنڈت — مورکھ — بڑا

۴

ترجمہ رمینی ۷۲۔ (۱)۔ ایک عورت دُنیا میں آئی۔ نہ اُس کی ماں ہے۔ نہ اُس کو باپ نے پیدا کیا۔ (۲)۔ نہ اُس کے پاؤں ہے نہ سر نہ پران کا ادھار ہے۔ دُنیا اُسی میں بھرم رہی ہے۔ (۳)۔ سات دِن تک پنڈت اور آدھے پنڈت دونوں کو اُس کی برداشت کرنی پڑتی ہے۔ یہ تعجب کی بات ہے۔ (۴)۔ اور تعجب کی بات یہ ہے۔ کہ عالم اور جاہل خواہ آدھے گیانی۔ اُسی کی اُپاسنا اور پُوجا کر رہے ہیں:۔

تشریح۔ (۱) ناری سے مراد مایا ہے۔ جو بالکل وہمی اور فرضی ہے۔ اور کسی ماں باپ سے پیدا نہیں ہوئی۔ (۲)۔ پانوں اور سر و پران کے نہ ہونے سے مطلب یہ ہے

کہ وہ نراکار ہے۔ اور بھرم کی پیدا کرنیوالی ہے۔ (۳)۔ سات دن سے مراد من بدھی اور پنچ بھوتوں کے تیوہار کے سمے سے ہے (۴)۔ بدھی یعنی پنڈت نرگن اپاسک ہیں آدھے پنڈت سگن اپاسک ہیں۔ سگن اور نرگن دونو مایا ہی کے روپ ہیں ٭

بہتروین رمینی

چلی جات دیکھو یک ناری　　تر گاگر اوپر پنہاری　　۱
(نیچے گھڑا　پانی بھرنیوالی)

چلی جات وہ باٹے باٹا　　سوون ہار کے اوپر کھاٹا　　۲
(راہ　　سونے والے)

جارن مرے سپیدی سوری　　کھسم نہ چینہے گھرنی بھولوری　　۳
(جاڑے　　رضائی بچا کر رکھتی ہے　　شوہر　　عورت　　پاگل دیوانی)

سانجھ سکار دیالے بارے　　کھسم چھانڈی سمے لگوارے　　۴
(شام　صبح　چراغ بالتی ہے　　شوہر　　چھوڑ کر　　یاد کرتی ہے　　غیر مرد)

واہی کے سنگ میں لسدن راچی　　پیاسوں بات کہے نہیں ساچی　　۵
(اسی کے　　رات　　سنت)

سوون چھانڈی چلی پیا اپنا　　ای دکھ اب دھوں کہوں کہی سنا　　۶
(سونے چھوڑ کر　　بھوں　　کس سے)

ساکھی۔ اپنی جانگھ اکھاری کے　　اپنی کہی نہ جائے
(رین　　کھولکر)

یا کی جانے چت آپنا　　کی میرو جن گائے　　۷
(یا　　میرا بھگت)

ترجمہ رمینی ۷۲۔ (۱)۔ دیکھو ایک عورت چلی جا رہی ہے۔ اوپر گھڑا ہے۔ اور نیچے پنہاری ہے۔ وہ باٹ باٹ جا رہی ہے۔ سونے والے کے اوپر کھاٹ ہے۔ (۳)۔ رضائی کو بچا کر رکھتی ہے اور جاڑے مرتی ہے ؎

شوہر کو نہیں پہچانتی۔ گھر والی پاگل ہوگئی۔(۴)۔صبح و شام چراغ روشن کرتی ہے۔اور شوہر کو چھوڑ کر غیر مرد سے ملتفت ہوتی ہے۔(۵)۔اُسی کے ساتھ رات دن مست ہے۔ اور اپنے شوہر سے سچی بات نہیں کہتی (چھپاتی ہے)۔(۶)۔ اپنے شوہر کو سوتا ہوا چھوڑ گئی۔ یہ دُکھ اب بتاؤ کس سے کہا جائے۔ ساکھی۔ (۷) اپنی جان کھول کر اپنی بات کہی نہیں جاتی۔ یا تو اِس کو اپنا چت جانتا ہے یا میرا بھگت اُس کو گاتا ہے ؛

تشریح ۔(۱)۔ یہاں عورت سے۔ اِدھر سُرت یعنی توجہ سے ہے۔ وہ اُوپر کی طرف اُٹھے کنویں سے (جو انسان کے دماغ سے مقصود ہے) امرت روپی جل بھرنے چلی۔ آپ تو اُوپر ہے۔اور گھٹ روپی گھڑا اُس کے تلے ہے۔اِس طرح وہ چلتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔(۲)۔ وہ باٹوں باٹ یعنی مرحلے طے کرتی ہوئی اور اپنے اندر جا رہی ہے۔ اور سونیوالا من جب سوشپتی میں چلا جاتا ہے تو جس کے آدھار پر یہ سوتا ہے۔(اور یہ بار بھی کرتا ہے) وہ سُرت تو اُوپر سوشپتی کے استھان پر ہے۔ اور یہ نیچے رہ جاتا ہے۔ اِسی وجہ سے کہا گیا ہے۔ کہ سونے والے کے سر پر گھاٹ ہے۔(۳)۔ یہ سُرت جاٹے مرتی اور رضائی کو بچا رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جسم کام لینے کی چیز ہے۔ یہی رضائی ہے مگر اسکو نہیں مرنے دیتی۔ اِسکے محفوظ رکھنے کی تدبیر سوچتی ہے۔ اُس سُرت کا جھنڈا اوپر ہے وہی اُسکا مالک ہے۔ مگر مالک کو چھوڑ کر یہ من کے ساتھ تعلق پیدا کر رکھتی ہے۔ اور اُسی کو اپنا شوہر بنا رکھتی ہے۔ کیسی دیوانی اور پاگل ہے۔(۵)۔ رات دن سُرت اِسی من کے ترنگ میں رہتی ہے۔ اور اپنے پیچھے دھنی کے ساتھ سچا بیوہار نہیں کرتی۔ اِسی سے یاری ٹھان رکھی ہے۔(۶)۔ پیا یعنی مالک کو (اپنی نادانی سے) سونا ہوا سمجھ کر چھوڑ گئی اور من کے ساتھ برتنے لگی۔ اور اُس دُکھ کو کون بیان کرے اور کس سے لیسے کہے۔

(۱)۔ یہ ران اٹھاڑ تو لاج وہ ران اٹھاڑ تو لاج۔ کیسے اپنے مرم کی بات کہی جاے ۔ یا تو اِس کو اپنا چت سمجھ سکتا ہے۔ یا اپنے ہمراز اُس کو جان سکتے ہیں ۔

چوہترویں رمینی

تبھیا گیت بھوُل نہیں کایا — تا کے سوگ نہ تا کے مایا ۱
کمل پتر ترنگ یک ماہیں — سنگ ہی رہے لپت کے ناہیں ۲
آشا اوس انڈن مہاں رہئی — اگنت انڈ نہ کوئی کہئی ۳
نرا دھار آدھار لے جانی — رام نام لے اُچری بانی ۴
دھرم کہے سب پانی اہئی — جاتی کے من پانی رہئی ۵
ڈھور پتنگ سرے گھر یارا — تیہی پانی سب کرے اہارا ۶
پھند چھوڑی جو باہر ہوئی — بہُری پنتھ نہیں جو ہے سوئی ۷

ساکھی ۔ بھرم کا باندھل ای جگت کوئی نہ کیا بچار
ہری کی بھگتی جانے بنا بھو بوڑی مُوا سنسار ۸

ترجمہ رمینی ۷۴ ۔ (۱)۔ اُس وقت نہ سوگ نہ سوگھم نہ ستھول تھا نہ کایا تھی اور اُس کے نہ سوگ تھا نہ مایا تھی ۔ (۲)۔ جس طرح لہر کے درمیان کنول کی پنکھڑی رہتی ہے۔ خواہ جس طرح کنول کے پتے پر پڑا ہوا پانی لہراتا ہے اسیطرح

اصلیت و حقیقت کا وچار

رہتا تھا۔ مگر لیپ (آلودہ) نہیں تھا۔ (۳)۔ یہ جتنے انڈ یعنی ستارے اور سیارے وغیرہ گرے ہیں۔ ان میں سب میں آسا اور باسنا تھی۔ جیسے اوس کی نمی درختوں میں رہتی ہے۔ یہ سب انڈے یعنی کرے بیشمار ہیں۔ مگر جب یہ برہمانڈ سے گھٹتے ہوئے رہتے ہیں۔ ان کو علیحدہ علیحدہ کوئی نہیں کہتا۔ (۴)۔ آدھار کا خیال لیکر نرادھار کو سمجھا۔ اور تب رام نام کے ساتھ بانی پرگٹ ہوئی۔ (۵)۔ دھرم تب یہ کہتا ہے۔ کہ سب پانی پانی ہے۔ پانی میں پانی مل گیا۔ پانی ہی رہا مگر جاتی کے من میں بانی رہتی ہے۔ وہ تمیز کراتی رہتی ہے۔ (۶)۔ پانی میں جانور کیڑے مکوڑے مچھلیاں سب سڑتے ہیں۔ اور اُسی پانی کو سب پیتے ہیں۔ (۷)۔ جو بندھن کو جھوڑ کر باہر ہو جائے۔ پھر اُس کو پنتھ کے تلاش سے کیا کام؟ ساکھی۔ (۸)۔ یہ تمام دُنیا بھرم کے بندھن سے بندھی ہوئی ہے۔ کوئی وچار نہیں کرتا۔ مالک کی بھگتی کے بغیر سب بھوساگر میں غوطے کھا رہے ہیں ؛

تشریح۔ جب جیو اپنی اصلی حالت میں تھا۔ اُسوقت دُکھ۔ سُکھ۔ کارن سمتول اور سوکشم وغیرہ سے آزاد تھا۔ اور جیسے جل میں کنول نرلیپ رہتا ہے۔ ویسی ہی اُسکی حالت تھی۔ جب وہ کرُوں میں پیدا ہوا۔ اُن کے ملاپ سے اُس میں آسا اور باسنا آئی برہمانڈ مجموعی حالت میں ایک ہے بیشمار نہیں ہیں۔ مگر جب ہر برہمانڈ کے الگ الگ انڈوں کا حساب و تمیز شروع ہوا۔ علیحدگی کی حالت پیدا ہوئی۔ اور آسا کا جال بچھ گیا۔ اُسوقت آدھار کو لیکر نرادھار کا خیال شروع ہوا۔ اور رام نام رُوپی بانی پرگٹ ہوئی اور اُس نے نگاہ کو اُونچی کر دیا۔ شاستروں کا تو یہ کہنا ہے۔ کہ اصلیت پانی ہے اور جیو جب اُس میں مل جاتا ہے۔ پانی ہی رہتا ہے۔ اور پانی بھی جیو اور جاتی کا دھرم ہے۔ لیکن سوچو پانی میں سب گل سڑ جاتے ہیں اور اُسی پانی کو سب پیتے ہیں۔

یہ آدرش اور معراج درست نہیں ہے۔ یہ مایا کے لپیٹ میں ہے۔ اس سے بھی اُونچے چلنے کی ضرورت ہے۔ جہاں پانی کی مثال نہیں گھٹ سکتی۔ جب اس مایا کے بھند سے چھٹکارا مل جائے۔ تو پھر پنتھ کی کیا ضرورت ہے۔ پنتھ کی ضرورت صرف درمیانی مرحلہ میں ہے۔ یہ تمام سنسار مایا کے بھرم جال سے بندھا ہُوا ہے۔ یہ نگاہ اُونچی ہوتی ہے نہ وچار پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ مالک کی بھگتی سمجھ کر نہیں کی جاتی۔ اس لئے سب سنسار سمندر میں غرقاب ہو رہے ہیں:۔

پچھترویں رمینی

۱　یہی سبھاب کے لاگو سانھا　　دوئی دُکھ میٹی کے ہو ہو سانھا

۲　دُتر بھ کُل اُوتر نہیں آوا　　نہیں لنکا کے راے ستاوا

۳　نہیں دُیوکی کے گربھ ہی آیا　　نہیں یشودا گود کھلایا

۴　پرتھوی رمن دمن نہیں کیا　　پیٹھی پتال نہیں بلی چھلیا

۵　نہیں بلی راے سوماٹی راری　　نہیں نہر ناگش بدھل بچھاری

۶　وراہ روپ دھرتی نہیں دھریا　　کشتر سمی ماری نکشتری نہ کریا

۷　نہیں گوبر دھن کرشنے دھرما　　نہیں گوال سنگ بن بن پھریا

۸　گنڈک سالگرام نہ شیلا　　متسیہ کچھ ہوئے نہیں جل ہیلا

۹　دوارادتی شریر نہ چھانڈا　　جگناتھ پنڈ نہیں گاڈا

۱ے رام اوتار ۲ے کرشن اوتار ۳ے باون اوتار ۴ے نرسنگھ اوتار ۵ے ورراہ اوتار ۶ے پرسرام اوتار ۷ے مچھ اوتار ۸ے کچھ اوتار ۹ے بدھ اوتار

ساکھی - کہیں کبیر پکاری کے وا پنتھے مت بھول
جیہی راکھے انومان کری سو بھی قبول نہیں سمتھول
جسکو قیاس کرکے سوکشم

ترجمہ رمینی ۵۷ - (۱) - اس مالک کا سہارا لو اور دوند کے دکھ کو مٹا کر سہارے والے بن جاؤ۔ (۲) - وہ نہ تو دشرتھ کے کل میں پیدا ہوا نہ لنکا کے راجہ کو مارا۔ (۳) - نہ دیوکی کے پیٹ میں آیا۔ نہ جسودا نے اپنی گود میں اسکو کھلایا۔ (۴) - نہ اس نے زمین کو آکر برباد کیا نہ پاتال میں داخل ہوا۔ نہ راجہ بلی کو دھوکا دیا۔ (۵) - اس کی بلی راجہ سے لڑائی نہیں ہوئی۔ نہ اس نے ہرنا کش کو ہلاک کیا۔ (۶) - نہ وراہ روپ دھر کر زمین کو دھارن کیا۔ نہ (پرسرام ہوکر) کشتریوں کو مارا۔ (۷) - نہ اس نے (کرشن روپ میں) گوبردھن پہاڑ ہاتھ پر اٹھایا۔ نہ گوالوں کے ساتھ جنگل جنگل پھر متا رہا۔ (۸) - نہ وہ گنڈک ندی ہے نہ شالگرام ہے۔ نہ پتھر ہے نہ متسیہ (مچھ) کچھ ہوکر جل میں داخل ہوا (۹) - نہ دوارکا میں اس نے شریر تیاگ کیا۔ نہ بدھ ہوکر جگناتھ میں اپنے پنڈ کو گاڑا ہے۔ **ساکھی** - (۱۰) کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں اس راہ میں کبھی نہ بھولو جس کا تم قیاس کرتے ہو۔ وہ نہ سوکشم ہے نہ سمتھول ہے (دونوں میں سے کوئی بھی نہیں ہے) ؛

تشریح - کچھ - مچھ - واراہ - نرسنگھ - باون - پرسرام - رام - کرشن - اور بدھ کے جو اوتار ہوئے ہیں - ان کو مالک کا اوتار نہ سمجھو - اس میں تمہاری غلطی ہے۔ حقیقت میں یہ مایا کے روپ ہیں ؛

چھترویں رمینی

مایا موہ کٹھن سنسارا یہ بچار نہ کاہو بچارا ۱
مایا موہ کٹھن ہے پھندا اس ہوئے بولیکی سو جن بندا ۲
رام نام لے بیڑا دھارا سو تیں لے سنسار ہی پارا ۳
ساکھی۔ رام نام اتی دُرلبھے اورے سے نہیں کام
آدی۔ انت اویگ۔ یگے رام ہی تے سنگرام ۴

ترجمہ رمینی ہا ے۔ (۱)۔ سنسار کی مایا موہ بہت کٹھن ہے اس بچار کو کوئی نہیں وچارتا۔ (۲)۔ مایا موہ کا پھندا کٹھن ہے جو بولیکی ہو وہی بھگت ہو سکتا ہے۔ (۳)۔ رام نام کے بیڑا کو دھارن کرے تب تو سنسار کے پار ہو جائیگا ساکھی۔ (۴)۔ رام نام بہت دُرلبھ ہے۔ اوروں سے کام نہیں۔ ابتدا انتہا اور جگ جگ میں اس رام ہی کے ساتھ لڑائی لڑنی چاہیئے ؛

تشریح کی ضرورت نہیں مطلب صاف ہے ؛

ستہترویں رمینی

ایکے کال سکل سنسارا ایکے نام ہے جگت پیارا

تیا پُرش کچھو کتھو نہ جائی سرپ رُوپ جگ رہا سمائی ۲
روپ ارو پ جاے کہیں بولی (عورت مرد) ہلکا گردا جائے نہ تولی ۳
بھوکھ نہ ترشا دُکھ سُکھ رہت رہے تیہی ماہیں (بھاری) ۴
ساکھی۔ اپرم پرم روپ مگو رنگی نہیں تیہی سنکھیا آہی (پیاس) (سایہ) (آزاد رہے) (اسکے اندر)
کہیں کبیر پکار کے ادبھت کہیئے تاہی (اسکا شمار) (اس) ۵

ترجمہ رمینی ۷۷۔ (۱)۔ ایک ہی کال تمام سنسار میں ہے۔ ایک ہی نام سب کو پیارا ہے۔ (۲)۔ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ وہ عورت ہے یا مرد تمام صورتوں میں وہی دُنیا میں محیط ہو رہا ہے۔ (۳)۔ رُوپ کا ہے یا بغیر رُوپ کا ہے۔ اُس کو کوئی جان نہیں سکتا۔ بھاری ہے یا ہلکا ہے اُس کا کوئی وزن نہیں کر سکتا۔ (۴) جہاں نہ بھوک ہے نہ پیاس ہے۔ نہ دھوپ ہے نہ سایہ ہے وہاں یہ کال اُسمیں اُسکے اندر رہتا ہے۔ ساکھی۔ (۵)۔ وہ اپرم پرم اور بہت رُوپ والا ہے۔ اُسکا شمار نہیں کیا جا سکتا۔ کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں۔ کہ عجیب و غریب ہے۔

تشریح۔ کال پُرش برہمہ ہے۔ اُسیکا نام سبکو پیارا ہے۔ وہی سارا رُوپ والا ہے۔ اور ساتھ ہی اروپ بھی ہے۔ نہ اُسکو عورت نہ مرد۔ نہ وزنی نہ سُبک۔ نہ صورت والا نہ بے صورت نہ بھوک نہ پیاس نہ دھوپ نہ سایہ ہے دُکھ سُکھ سے آزاد رہ کر وہ ان سب حالتوں کے اندر رہتا ہے سب میں محیط ہے۔ وہی بڑا۔ بہت بڑھا ہوا مختلف صورتوں والا بیشمار صورتوں والا۔ عجیب و غریب ہے (جہاں تک نام اور رُوپ ہیں سب اُس کے ہیں اسکے پرے حقیقت اور اصلیت ہے جو لفظوں سے ظاہر نہیں کی جا سکتی)۔

اٹھتہ دیں رمینی

جنم کے حصہ داروں کا چار

۱	مانُش جنم چُوکے جگ ماجھی	تیہی تن کیر بہت ہیں ساجھی
۲	تات جننی کہے ہمرا بالا	سوارتھ لاگی کین پرتی پالا
۳	کامنی کہے مور پیا آہی	باگھنی روپ گرا سے چاہی
۴	پُتر کلتر رہیں لو لائے	جُنبک نائیں رہ منہ بائے
۵	کاگ گدھ دواد مرن بچاریں	شوکر سوان دواو پنتھ نہاریں
۶	دھرتی کہے موہی مِل جائی	پون کہے میں لیب اڑائی
۷	اگنی کہے میں ای تن جاروں	سو نہ کہے جو جرت اُباروں
۸	جیہی گھر کو گھر کہے گنوارے	سو بیری ہے گلے تمہارے
۹	سو تن تم آپن کے جانی	وِشے سروپ بھولے گیانی
	ساکھی - اِتنے تن کے ساجھیا	جنمو بھری دُکھ پائے
۱۰	چیتت ناہیں باورے	مور مور گوہارے

ترجمہ رمینی ۷۸-(۱)- (افسوس) انسان کا جنم پاکر تم اس دنیا میں چوک گئے۔ (سُنو) اس تمہارے تن وجسم کے شریک بہت ہیں۔ (۲) ماں باپ کہتے ہیں یہ ہمارا لڑکا ہے۔ اور خود غرضی کے خیال سے اُسکی پرورش کی ہے۔

(۳)۔عورت کہتی ہے۔یہ میرا خاوند ہے۔اور شیرنی بن کر اُس کو کھانا چاہتی ہے (۴)۔اولاد دوا کارب کو لگائے رہتے ہیں۔اور گیدڑ کی طرح اُسکے ہڑپنے کیلئے منہ کھولے ہوئے ہیں۔(۵)۔کوّے اور گدھ دونوں اُس کی موت کے انتظار میں ہیں۔سور اور کتے دونوں راہ دیکھ رہے ہیں۔(کہ کب مرے اور کب اُس کو پھاڑ کھائیں)۔(۶)۔زمین کہتی ہے یہ مجھ کو مل جائے (میں اس کو زمین کا پیوند بنالوں) ہوا کہتی ہے میں اس کو اُڑا لیجاؤں گی۔(۷)۔آگ کہتی ہے واہ! میں اِس کا تن بھسم کردوں گی۔مارنے کی سب کو فکر ہے۔بچانے کی کسی کو نہیں۔(۸)۔جس گھر کو گنوار گھر کہتا ہے۔وہ گھر اسکا دشمن اور گلے پڑا ہوا ہے۔(۹)۔اے اگیانی انسان! تو اِس جسم کو اپنا سمجھتا ہے۔اور بھول کر اندریوں کے بھوگ میں لپٹ ہوگیا ہے۔ساکھی۔(۱)۔اِس تن کے اِتنے حصّہ دار ہیں۔اِس لئے جنم بھر دُکھ سہنا پڑے گا۔اب بھی باولے چیت نہیں میرا میرا کہتا ہوا چلاتا رہتا ہے ؛

تشریح کی ضرورت نہیں مطلب واضح ہے ؛

اُناسویں رَمینی

۱ بڑھیو ت باڑھی گھٹاوت چھوٹی — پرکھت کھر پرکھاوت کھوٹی
(بڑھاتے بڑھتی گھٹاتے گھٹتی پرکھتے خالص پرکھاتے)

۲ کیتک کہوں کہاں لو کہی — اَورد کہوں پرے جو سہی
(کتنا کب تک اور بھی)

۳ کہے بنا مو ہی رہو نہ جائی — برھی لے لے کوکر کھائی
(کہتا بغیر ہی رہا نہیں جاتا کہتا)

ساکھی۔ کھاتے کھاتے جگ گیا جیوں نہ چیتو جائے
کہیں کبیر لکار کے جیو اچیتے (آج بھی) غافل جائے ۴

ترجمہ رمینی ۷۹۔(۱)۔ جتنا بڑھاؤ بڑھتی ہی جاتی ہے۔ جتنا کم کرو اُتنی ہی چھوٹی ہوتی جاتی ہے۔ پرکھنے میں کھری اور پرکھانے پر ناقص ٹھہرتی ہے (۲)۔ میں نے کتنا کہا۔ کب تک کہتا رہوں۔ اگر میرا کہنا صحیح مانا جائے تو اور بھی کہوں۔ (۳)۔ (مگر کیا کروں) کہے ہوئے بغیر مجھ سے رہا نہیں جاتا۔ جب وقت آتا ہے بیبی کو کتے کھا جاتے ہیں۔ ساکھی۔ (۴)۔ کھاتے کھاتے جگ ختم ہو گیا ابتک بھی آنکھ نہیں کھلی۔ یہ کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں کہ جیو غافل چلا جا رہا ہے۔

تشریح۔ اس مایا میں دو وصف ہیں (ربڑ کی طرح) جتنا بڑھاؤ بڑھ جاتی ہے اور جتنا گھٹاؤ گھٹ بھی جاتی ہے۔ ذرا مایا کی ایک چیز ہاتھ آنے دو۔ اب وہ اپنے سلسلہ میں بہت سی چیز کھنچ کھنچ کر لانا شروع کریگی۔ مثلاً کسی لڑکے کے ہاتھ ایک ٹوپی آگئی۔ اب اچھے جوتے کی خواہش ہوئی۔ جوتے کے ملتے ہی قمیض۔ کوٹ۔ پاجامہ۔ رومال وغیرہ کی ہوس پیدا ہو گئی۔ اور مایا نے اپنا روپ بڑھانا شروع کیا۔ یہ تو اسکے بڑھنے کی کیفیت ہے۔ اور اسی طرح اگر اسکو کم کرنے لگو تو یہ کم بھی ہو جاتی ہے۔ کسی شخص کو ویراگ پیدا ہوا۔ گھر بار سے علیحدگی ہوئی آہستہ آہستہ مایا کے کاروبار اتنے گھٹ گئے کہ جس کا حد حساب نہیں۔ یہاں ایک بات اور ہے جب ضرورت کا مارا ہوا آدمی مایا کے سامان کو پرکھنے یا جانچنے لگتا ہے۔ وہ خالص نظر آتی ہے۔ اسکی قدر و قیمت بڑھتی ہے مگر جب وہ کسی مہاتما یا سنت کے ذریعہ پرکھائی اور جانچی جاتی ہے۔ اسوقت کھوٹی اور ناقص ٹھہرتی ہے۔ مثلاً ایک چیز سونا ہے۔ دُنیاوی نقطۂ نگاہ سے وہ کیسی ضروری اور قدر و قیمت کی

چیز ہے مگر مایا دی درشٹی سے اس کی کیا عزت ہے!

یہی حال اودیا اور اگیان کا بھی ہے۔ جو مایا ہی کی صورت ہے اور یہ بھی گھٹتے بڑھتے خاص اور کھوٹے ہوتے نظر آتے ہیں۔

سب کچھ کہا گیا۔ کہاں تک کہوں اور کوئی سننے والا ہو تو کہا بھی جاے۔ پھر بھی مجھ کو جیوؤں پر دیا آتی ہے۔ کہے ہوئے بغیر رہا نہیں جاتا۔ کیونکہ میں صاف صاف دیکھ رہا ہوں۔ جہاں جیوؤں کے گیان پھرنے کا وقت آیا اور امید بندھی کہ اب وہ سنبھل جائیں گے اسی وقت کتے کی طرح بھونکنے والے شاستری اُن پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ اور کرم بھرم کے جال میں پھنسا کر اُن کو کھا جاتے ہیں اور اُن کی عقل و تمیز کھو جاتی ہے۔

جگ جگانتر گذر گئے جیو اس طرح اوروں کی نقل بنے ہوئے اُن کے منہ کے نوالے ہو رہے ہیں۔ مگر اب بھی کسی کو چیت نہیں ہے۔ اور نہ کوئی سوچ و سمجھ والا نظر آ رہا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جیو اب بھی غافل نادان اور جاہل بنے ہوئے ہیں نہ اپنے تجربوں سے فائدہ اُٹھاتے ہیں نہ اوروں کے تجربوں سے۔ سب کے سب اگیان کی لہر میں بہے چلے جا رہے ہیں۔

اسویں رمینی

بہتک ساہس کری جیئہ اپنا　　سو ساہب سوں بھیٹ نہ سُپنا
بہت ستی　　صاحب ساکھ

کھرا کھوٹ جن نہیں پرکھایا　　جہت لاکھ سو مُور گنوایا　　۲
جس نے　　اچھتے ہیں فائدہ اصل

سمجھی نہ پرے پائی ری موٹی　　آجھی کاڑھی سب بھو کھوٹی　　۳
پائی　　آجھی　　کھوٹی

ست کبیر کو جیک

کہہ ہیں کبیر کہی دیہو کھوری جب چلی ہو جھینی آشا توری ۴
کہکو دوہے اولبن باریک خواہشیں توڑکر

ترجمہ رمینی ۸۰-(۱)۔ بہت جیوں نے ہمت سے کام لیا۔ مگر صاحب کا دیدار خواب میں بھی نصیب نہیں ہوا۔ (۲) جنہوں نے کھوٹے اور کھرے کی پرکھ نہیں کرائی۔ انہوں نے نفع کی خواہش میں اصل کو بھی ضایع کر دیا (۳)۔ موٹی اور پتلی (رسّی) کی سمجھ نہیں آئی۔ اچھی اور مضبوط سب کھوٹی ہو گئی۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جب تم باریک اور لطیف خواہشوں کا رشتہ توڑ کر چلو گے۔ اس وقت کس کو اولہنا دو گے۔ اور کس کی شکایت کرو گے۔

تشریح۔ اس میں کلام نہیں۔ اکثر جیو ہمت اور حوصلے والے ہوئے جپ تپ سندھیا۔ پوجا سے کام لیا۔ مگر ان کو مالک کا درشن نصیب نہیں ہوا۔ انہوں نے کھرے کھوٹے کی پرکھ نہیں کرائی۔ (برہم کا اِشٹ باندھا جو اصل میں برہمانند من ہے۔ اور اس وجہ سے نفع کو کون کہے۔ اصل پونجی بھی کھو بیٹھے۔ (اور اہم برہمہ۔ اہم برہمہ کہنے لگے ان کو موٹی اور پتلی رسّی کی سمجھ نہیں آئی۔ مضبوط اور اچھی دونوں کو ایک نظر سے دیکھا (اور برہم پھانس کی لطیف رسّی سے پھنس رہے۔ جس وقت اس لطیف آسا کے رشتہ کو بھی توڑ چلو گے۔ اسی وقت سمجھ سکو گے۔ پھر بتاؤ۔ کس کو الزام دو گے۔ یہ تو تمہارا ہی [illegible]

اکیاسویں رمینی

دیو چرن سُنو رے بھائی سو تو [illegible]

۲ اُدجے سُنی مندودری تارا جیہی گھر جیٹھ سدا لگوارا
۳ سُر پتی جائی اہلیا چھلیا سُر گورُو گھرنی چندرماہریا
۴ کہہ کبیر ہری کے گن گایا کُنتی کرن کنوارے ہی جایا

ترجمہ رمینی ۸۱ - (۱)- دیوتاؤں کا چرتر سُنو - برہما نے اپنی لڑکی کو آپ لگاڑا - (۲)- مندودری (راون کی بیوی) تارا (بالی کی ستری تھی۔ اِن کے یہاں ہمیشہ جیٹھے بھائی یعنی راج کرنے والے کے ساتھ ہی گٹھ بٹ ہوتی رہی ہے - (۳)- اندر نے دھوکا دیکر گوتم رشی کی ستری اہلیا کے ساتھ بھوگ کیا - چندرما دیوگورو برہسپتی کی ستری کو ہر لے گیا۔ - (۴)- کبیر صاحب کہتے ہیں۔ جیو ہری کے گن گاؤ۔ کُنتی نے کنوارے پن میں ہی کرن کو پیدا کیا تھا۔

تشریح - مطلب صاف ہے - کہنے کا مقصد یہ ہے - کہ تم اِن کو کیا پوجتے ہو، اِن کی اخلاقی حالت ایسی گری ہوئی ہے۔

بیاسویں رمینی

سُکھ کا برکش یک جگت اوپایا سمجھی نہ بیری وشے کچھو مایا
کچھو کشتری پتری بیگ جاری پھل دوئے پاپ پُنیہ اوھکاری

۳ سواد انت کچھو برنی نہ جاہیں کرچرتر کو تیہی ماہیں (اسکے اندر)
۴ نٹ ور ساج ساجیا ساجی (بیان) سو کھیلے جو دیکھے باجی (لذت بخش نٹ کی طرح)
۵ موہا پیورا یکتی نہ دیکھا شوشکتی برہنچ نہیں پیکھا (بازی دیکھا)
ساکھی ۔ پردے پردے چلی گیا ۔ سمجھی پری نہیں بانی (دھوکا کھایا پیچیدہ ترکیب)
جو جانے سو باچی ہے ۔ ہوت سکل کی ہانی (نقصان)
۶ (سب) بیکھا

ترجمہ رمینی ۸۲ ۔ (۱) ۔ مایا نے جگت میں سکھ کا درخت پیدا کیا جو دشے روپ تھا ۔ اسکو کسی نے نہیں سمجھا ۔ (۲) ۔ چھ (کھٹ شاستر والے) کشتری چاروں جگوں میں پتری (پوتھی کتاب) پڑھتے رہے ۔ اور دوچھل پاپ پُنیہ کے ادھکاری ہوئے ۔ (۳) ۔ ایسی بے حد لذت ملی ۔ جسکا بیان نہیں ہو سکتا ۔ یہ سب اُن کے اندر تماشا کرتے رہے ۔ (۴) انہوں نے نٹ کی طرح کھیلنے کھلانے کا سامان کیا ۔ جو کھیلے وہ بازی کا مزہ دیکھے ۔ (۵) بیچارہ جیو نے فریب میں آکر یکتی کو نہیں دیکھا ۔ نہ شیو شکتی اور برہما کے کام پر غور کیا ۔ ساکھی ۔ پردہ پردہ دیکر چلا ۔ بانی یعنی کلام کو نہیں سمجھا ۔ جو سمجھ جائے وہ تو نجات پائیگا جو نہ سمجھے کا اُس کا نقصان ہوگا ۔

تشریح ۔ جو کچھ مایا کا بیوہار سکھ وغیرہ ہے ۔ وہ دشے بھوگ ہی ہے ۔ کھٹ درشن والے کشتری اِس وجہ سے کہے گئے کہ سب نے پُرشارتھ کو لکھیہ بنا کر اُسی کو اِشٹ سمجھا ۔ پُرش کا ارتھ جو پُرشارتھ ہے ۔ وہ بھی دشے بھوگ ہے یہ بچیوں فلسفہ والے

پڑھنے پڑھانے ہی میں یُگ یُگانتر لگے رہے۔ اور پاپ پُنیہ کو ہی بھوگتے رہے۔ برہم کا دھیان کر کے برہم کے اندر ہی وشے کی لذت کا مزہ لوٹا کیا۔ کبھی سوئے کبھی جاگے کبھی مُکت ہوئے کبھی پھنسے۔ نٹ کے تماشوں کی طرح یہ کام ہے۔ جو اس بازی کو دیکھے۔ اُس کو اِن کا کھیل نظر آتا ہے۔ افسوس ہے جیوں پر جنہوں نے برہما وشنو مہیش کی ترکیبی جال کو نہیں دیکھا۔ دھوکے میں پڑ گئے۔ انہوں نے ساری بات پردہ دیکر کہی ہے۔ کسی کو اِن کی بانی کی سمجھ نہیں آئی۔ جو اِن کی چال کو سمجھ جائے وہ تو چھوٹیگا۔ نہیں تو نقصان اٹھائے گا۔ سار بھید کھٹ درشن میں بھی نہیں ہے۔ وہ صرف یُکتی۔ پرمان۔ دلیل دے دے کر جیوں کو بھرماتے ہیں

تراسویں رمینی

کشتری کرے کشتر یا دھرما — وا کے ٹبھے سوائی کرما ۱
جن اِدھو گو رد گیان لکھایا — تا کر من تہاں ہی لے آیا ۲
کشتری سو کٹمب سوں جُوجھے — پانچوں میٹی ایک کری بُوجھے ۳
جیو ہی ماری جیو پرتی پالے — دیکھت جنم آپنو گھالے ۴
سالے کرے نشانے گھاؤ — جو جھی پرے تہاں من مت راؤ ۵
ساکھی۔ من مت مرے نہ جیوٹی جیو ہی مرن نہ ہوئے
شُونیہ سینہی اِم بن چلے اَبن پُو کھائے ۶

کشتری کرتب وچار

ترجمہ رمینی ۸۳ - (۱) - کشتری جو کشتری کے دھرم کا پالن کرتا ہے - اُس کے سوائی کرم بڑھتے ہیں - (۲) - اے سادھو! جن کو گورو نے جہاں کا گیان لکھایا - اُن کا من اُلکو وہاں ہی لے کر دوڑ گیا - (۳) - کشتری وہ ہے جو کٹمب کے ساتھ لڑے - اور پانچوں (اندریوں) کو میٹ کر ایک کرے - (۴) - جو ایک جیو کو مارتا ہے - اور دوسرے جیو کو پالتا ہے - وہ دیکھتے دیکھتے اپنے جنم کو خراب کرتا ہے - (۵) - نشانہ پر زخم لگا کر دُکھ دے - (اُس دُکھ میں) من کا راجہ وہاں ہی مر کر جوجھ جاتا ہے - ساکھی - (۶) - جو من مت ہے - (گورو مت نہیں ہے) وہ مُردہ ہے - زندہ نہیں ہے - (یوں تو اصل میں) جیو کا مرن نہیں ہوتا - شوبنیہ سینھی رام کی بھگتی کے بغیر وہ اپنی اصلیت کو کھو کر بھٹکتا پھرتا ہے ۔

تشریح - جو جس کا تصور کرتا ہے - اُسی میں لین اور محو رہتا ہے - جسکو گورو نے جہاں اور جس سنتھان کا علم بخشا ہے - اُس کا من وہاں ہی اُسکو لے جاتا ہے قاعدہ کی بات ہے - جو کشتری اپنے کشتری کے دھرم کا پالن کرتا ہے - (عمل مشاقی سے) وہ ہمیشہ سوائی بڑھا کرتا ہے - اصلی کشتری وہ ہے - جو اوروں سے لڑنے کے عوض اپنے اندر لڑائی کرے - اور پانچوں اندریوں کو مار کر ایک کر دے - اگر وہ ایسا نہیں کرتا - اور کسی جیو کو مارتا اور کسی جیو کو پالتا ہے - تو سُنو اس کا جنم خراب ہوتا ہے کیونکہ جس کو مارے گا اور جس کو دُکھ دے گا - اُس کا من اُس دُکھ کو پراپت ہوگا یہ مُسلمہ بات ہے - کشتری کو من مت نہیں - بلکہ گورو مت ہونا چاہیئے - من مت زندہ نہیں - بلکہ اپنے من کا آپ مارا ہوا ہے - اگر یہ کہو - کہ جیو نہیں مرتا سو تو صحیح ہے

اصل میں جیو نہیں مرتا۔ مگر یہاں مرنے سے یہ مُراد ہے۔ کہ شونیہ سنیہی رام کے نہ جاننے سے وہ اپنی اصلیت سے غافل ہوکر دھوکے میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ کبھی کسی دیوتا کو پُوجتا ہے کبھی برہم پنتھے باندھتا ہے۔ اور اُن ہی میں مرتا کھپتا رہتا ہے کیونکہ اصلیت اُن سے پرے ہے۔ جیو کو اصلیت کی سمجھ گورو مت ہونے سے آتی ہے۔

چوراسویں رمینی

جو جیو اپنے دُکھے سنبھارُو (جس جیو نے)
سو دُکھ بیاپی رہا سنسارُو

مایا موہ بندھ سب لوئی (لوگ)
ایسے لابھ مول گو کھوئی (کھوڑے نفع زر اصل گیا)

مور تور میں بیئے بگوتا (مٹایا گیا)
جنمی اُدر گربھ مہاں سُوتا (ماں پیٹ حمل میں سویا)

ای بہُو رُوپ کھیلے بہُو ُوتا (سنسار نازیادہ زور)
جَن بھونرا اَس گئے بہُوتا (ان ایسے بہت)

اُپجے کھپے یُونی پھیری آوے (قالب)
سُکھ کا لیش سُپنے ہُو نہیں پاوے (ذرا خواب میں بھی)

دُکھ سنتاپ کشٹ بہُو پاوے (درد تکلیف بہت)
سو نہ مِلا جو جرت بجھاوے (جلے ہوئے)

مور تور میں جرے جگ سارا
دِھگ جیون جھونٹا سنسارا (دھکا ہے)

جھونٹھے موہ رہا جگ لاگی
اِن تے بھاگی بہُری پھر آگی (پھر پھر)

جے ہت کے راکھے سب لوئی (لوگ) سو سو سیان باچے نہیں کوئی ۹
ساکھی ۔ آپو آپو چیتے نہیں (خانہ) ۔ اَو کہوں تو رسیا ہوے (اور)
کہے کبیر سُپنے جگے (خفا) نراستی استی نہیں کوے ۱۰
(نیستی ہستی)

ترجمہ رمینی ۸۴ ۔ (۱) ۔ اے جیو! جس دُکھ سے سارا سنسار دُکھی ہے۔ تو اپنے آپ کو اس دُکھ سے بچائے۔ (۲) ۔ سب لوگ مایا موہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور تھوڑے نفع کے خیال سے اصل پونجی کو بھی کھو رہے ہیں (۳) ۔ "میرا تیرا" کرنے میں سب لوگ کھو گئے ۔ اور ماں کے پیٹ اور گربھ میں سوے ۔ (۴) ۔ جنمے مرے ۔ بار بار یونی میں آئے اور خواب میں بھی سُکھ نہیں ملا ۔ (۵) ۔ یہ سنسار بڑے زور سے انیک رُوپ میں کھیلتا ہے لوگ (رس یعنی لذاتِ نفسانی کے چاہ میں) بہت ضایع گئے (یعنی جیسے شام کے وقت بھوترا بھولوں کی پنکھڑیوں میں پھنس جاتا ہے ۔ ویسے ہی یہ بھی سنسار میں پھنس رہتے ہیں) (۶) ۔ دُکھ درد تکلیف بہت سہتے ہیں ۔ اَور انکو کوئی ایسا نہیں ملتا ۔ جو اِن کے دُکھ کی آگ کو بجھا دے ۔ (۷) تمام سنسار میرے تیرے پنے کی آگ میں جل رہا ہے ۔ دھکا رہے اور لعنت ہے اِس جھوٹے سنسار کی زندگی بسر کرنے پر ۔ (۸) سب لوگ جھوٹے موہ کے جال میں پھنسے ہیں ۔ ایک آگ سے بھاگتے ہیں پھر دوسری آگ میں پڑتے ہیں ۔ (۹) جو لوگ عقل و تمیز کر کے اپنے فائدے کی بات سوچتے ہیں وہ عقلمند بھی بچتے نہیں ۔ (اُنکا فلسفہ کام نہیں آتا) ۔ ساکھی ۔ انکو خود اپنے آپ سوچنا چاہیئے تھا ۔ اگر میں کہتا ہوں کہ اپنے آپ کو سوچو ۔ تو یہ غصہ میں آتے ہیں ۔

کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ خواب میں جگے ہیں۔ نہ یہ ہست ہیں نہ نیست ہیں ؛

تشریح۔ مطلب واضح ہے۔ خلاصہ اور اصل جوہر اس گورمکھی سے ظاہر ہوگا۔ ؎

آپ آپ کو آپ پچھانو
کہا اور کا نیک نہ مانو

ست پرش رادھاسوامی دیال

بیجک سندیش کا پہلا حصّہ

بنام رمینی

ختم ہوا

سَت کبیر بیجک

دوسرا حِصّہ

پہلا شبد

سنبتو بھکتی　　ستگورو آنی

۱ ناری ایک پُرش دوئی جائے بُوجھو پنڈت گیانی
پاہن پُھوری گنگ یک نِکری چھُوندس پانی پانی

۲ تیہی پانی دوئی پریت بُوڑے دریا لہر سمانی
اُڑ مکھی تردور کے لاگی بولے ایکے بانی

۳ دہی مکھی کے مکھا ناہیں گربھ رہا بِن پانی
ناری سکل پُرش دہی کھایا تاتے رہیو اکیلا

۴ کہے کبیر جو اب کی سمجھے سوئی گورُو ہم چیلا

ترجمہ معہ شرح - (۱) - سنتو! ست گورو نے بھکتی سکھائی ہے۔

کارن روپی مایا نے دو پُرش ایشور اور جیو خواہ ایشور اور برہمہ کو پیدا کیا پنڈت گیانی اِس کو سمجھو۔ (۲)۔ پتھر روپی من کو پھوڑ کر راگ روپی گنگا کی دھارا بہ نکلی۔ چاروں طرف پانی ہی پانی ہے۔ اِس پانی میں دو زبردست پہاڑ ڈوب گئے۔ ایک تو جیو جو سنکلپ و کلپ اور راگ دویش کرتا ہے۔ دوسرا ایشور جو سرشٹی اور پرلے کا اہنکاری ہے۔ یہ کھیل کر کے جو من روپی لہر نکلتی ہے وہ پھر مایا رُوپی سنسار میں سما گئی۔ خواہ اُس کو یوں سمجھو برہمہ پتھر ہے۔ اُس سے مایا رُوپی گنگ برآمد ہوئی۔ جسمیں جیو اور ایشور غرق ہو گئے۔ اور وہ مایا لہر کی صورت میں پھر برہمہ میں سما گئی۔ (۳) مایا روپی مکھی اڑ کر سرشٹی روپی درخت سے چمٹ گئی۔ اور ایک طرح بھرم اور دھوکے کا بیوہار کرتی ہے۔ اِس مکھی کے کوئی مکھا نہیں ہے۔ یعنی کسی کو یہ اپنا پتی تسلیم نہیں کرتی۔ اور اس میں یونہی بغیر بیج (نطفہ) کے گربھ ہوتا ہے۔ یہ محض خیالی ہے اور خیالی رچنا کرتی ہے۔ (۴)۔ اس ناری روپی مایا نے جیو اور ایشور سارے پُرشوں کو کھا لیا صرف اکیلا ایک پُرش (مالک) بچ رہا۔ جو مایا سے پرے ہے۔ جو کوئی اِس رمز کو گیان کے دِل سے سمجھ لے وہ گورو ہے اور ہم اُس کے چیلا ہیں۔

دوسرا شبد

سنتو! جاگت نیندن کیجے

کال نہ کھائے کلپ نہیں بیاپے دیہہ جرا نہیں چھیجے

اُلٹی گنگ سمُدر ہی سوکھے ششی اُدر سور گرائے

(سمندر = جسم، چاند = کمزور دماغ، سورج = نوار کرے)

نوگرہ ماڑی روگیا بیٹھے جل میں بنب پرکاسے ۲
بن چرنن کے دس دشی دھاوے بن لوچن جگ سوجھے
بنا پاؤں سو اُلٹی سنگھ کو گراسے ای اچرج کو اُو بوجھے ۳
اوندھے گھڑا نہیں جل ڈوبے سُورھے سوں گھٹ بھریا
جیہی کارن نربھن بھن کرے گورو پرساد تے تریا ۴
بیٹھی گپھا میں سب جگ سوجھے باہر کچھو ڈ نہ سوجھے
اُلٹا بان پارتھی لاگے سُورا ہوئے سو بوجھے ۵
گاین کہے کبہوں نہیں گاوے اَن بولانت گاوے
نٹ در باجی پیکھنی پیکھے انہد ہیتو بڈھاوے ۶
کیتھنی بدنی نج کے جوہے ای سب اکتھ کہانی
دھرتی اُلٹی اکاس ہی بیدھے ای پُرش ہی کی بانی ۷
بنا پیالہ امرت اچوہے ندی نیر بھرتی راکھے
کہے کبیر سو یُگ یُگ جیوے رام سُدھا رس چاکھے ۸

ترجمہ۔(۱)۔ اے سنتو! حالت بیداری میں سوؤ۔ اور جاگتے ہوئے ایسی نیند۔ لوکہ نہ تمکو کال کھا سکے نہ کلپ بیاپ سکے۔ اور نہ تمہارا جسم بڑھاپے کیوجہ سے کمزور ہونے پاوے۔(۲)۔ گنگا الٹ کر سمندر کو سوکھ لے اپنے میں

جذب کرلے) اور چاند سورج کو گرس نے۔ روگی نوگرہ کو مار کر بیٹھ جائے اور جل کے اندر جو (نور کا) عکس ہے۔ وہ روشن نظر آوے۔ (۳)۔ بغیر پاؤں کے چاروں طرف دوڑے۔ اور بغیر آنکھ کے سارا جگت دکھائی دینے لگے۔ خرگوش الٹ کر شیر کا شکار کرے۔ اس تجب کی بات کو کون سمجھ سکتا ہے۔ (۴)۔ اوندھے گھڑے میں جل نہیں بھرتا ہے۔ سیدھے ہی میں بھرتا ہے۔ جس اگیان کے بس میں ہو کر جیو جڑ ویات میں پھنسا ہوا سب کو الگ الگ سمجھ رہا ہے۔ اس اگیان کے ساگر سے گورو کی پرساد (کرپا) سے پار ہوگا۔ (۵)۔ (ہردے)۔ گپھا میں بیٹھنے سے سارا جگ اپنے اندر دکھائی دے رہا ہے۔ باہر کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ تیر الٹ کر خود تیر انداز کو لگتا ہے۔ اس معمہ کی سمجھ کسی بہادر اور سچے سورما کو ہے۔ (۶)۔ گانیوالا نہیں گاتا۔ ان بولا چپ گاتا ہے۔ نٹ یعنی بازیگر کے تماشے کو اسکا کھیل دیکھتا ہے۔ اور انکھ کے پیٹ کو بڑھاتا ہے۔ (۷)۔ جتنی کتھنی بدنی بات چیت قیل و قال ہے۔ یہ سب اکتھ کہانی ہے۔ زمین الٹ کر آسمان کو چھید رہی ہے۔ یہ پرش کی بانی ہے۔ (۸)۔ بغیر پیالے کے امرت پیتا ہے۔ ندی نالے بھرے ہوئے الگ دھرے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جو رام رس امرت کو پیتے ہیں وہ جگ جگ جیتے ہیں

تشریح۔ بیجک کے تمام ٹیکہ کرنیوالے نیندن لفظ کو نیندنہ لکھ کر اصل مطلب کا خون کر گئے ہیں۔ "نیندن کیجئے" کے معنی ہیں سونا۔ اور "نیند۔ نہ کیجئے" کے معنے ہیں نہ سونا دیکھو دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور اسلئے انکا مطلب بالکل ہی خبط ہو گیا۔ اور لفظ کے الٹ پھیر سے انہوں نے اصل مراد کا خون کر دیا۔ ذیل میں اختصار کے ساتھ اس شبد کی تشریح کی جاتی ہے ؎

(۱) اے سنتو! تم بیداری میں خواب کی حالت اپنے اندر پیدا کرو۔ اس وقت تم

اصلیت کی طرف سے سو رہے ہو اور دُنیا کی طرف سے جاگ رہے ہو بہتر ہے کہ اِس دُنیا کی بیداری میں اِس طرح سو رہو۔ کہ نہ کال کے شکار ہو نہ کلپ (امتداد زمانہ مدید) کے چکر میں آؤ۔ اور بُڑھاپا کے مصائب سے آزاد رہو۔ دُنیا کی بیداری میں یہ تینوں باتیں ہیں اِنسان کال سے مارا جاتا ہے۔ دوم کلپ کے لحاظ سے بُڈھ ہوتی۔ سو رگ نرک سُکھ دُکھ سہتا ہے۔ سوم بڑھاپا آتا ہے جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ عقل ماری جاتی ہے۔ خواب میں بیداری اور بیداری میں خواب کی حالت میں رہنا یوگیوں کا ایک رمز ہے جن لوگوں کو یہ حالت نصیب ہے۔ اُن کا کام بھی ہوتا رہتا ہے۔ وہ دُنیا کے مصائب سے آزاد رہتے ہیں۔ دُنیاوی بیداری میں اِنسان "میرا پرایا" کرنیکا عادی ہو کر مالک کی طرف سے رشتۂ تعلق توڑ بیٹھتا ہے اور کال کرم جنم مرن کا شکار ہو جاتا ہے۔ اگر اِس بیداری کو سُرت شبد یوگ کی مدد سے (جسکو انہد مارگ کہتے ہیں) خواب میں منتقل کرلے۔ تو اِن بلاؤں سے چھوٹ جائیگا۔ اِس تبدیلی حالت کا جو نتیجہ ہوگا۔ وہ آگے کی کڑیوں میں بیان کرتے ہیں:۔

(۲) گنگا اُلٹ کر سمندر کو اپنے میں سُکھا لیگی۔ چاند سُورج کو اپنے میں جذب کرلیگا۔ بیمار نوگرہ[1] کو مار کر بیٹھ رہیگا۔ اور جل میں عکسی صورت کا پرکاش ہوگا۔ گنگا رُوح اِنسانی ہے۔ اور سمندر اصلیت ہے۔ اِسی طرح چاند روح اور سُورج ذات ہے۔ بیمار رُوح اور نوگرہ کال دیا سے مُراد ہے۔ جل یہ بھوساگر ہے۔ بمب رُوح ہے۔ جو جل میں عکس کی شکل میں صرف مدھم رُوپ میں پرگٹ ہے۔ اب اگر یہ رُوح دُنیاوی بیداری میں اپنے اندر خواب کی حالت پیدا کرنیکا جتن کرے تو اُلٹ کر ذات کا وصال حاصل کر کے اُس سے ایک ہو رہے۔ درمیانی تفریق

---

[1] نوگرہ کا مطلب جسم کی نو کھڑکیوں سے بھی لیا جاسکتا ہے۔ اِنسان جب اِنکو بند کر کے دسویں دوار میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو اِن کی بلاؤں و بیماریوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ لیکن نوگرہ کا مطلب خود بھی اچھا اور صاف طور پر واضح ہے۔ اسلئے کھینچ تان کرنا بے سُود ہے۔

پردہ مٹ جائے۔ ابھی تک اُس میں دوئی ہے۔ یعنی قطرہ اور سمندر ذرہ اور سُورج اصل وعکس کی غلط سمجھ موجود ہے۔ اِس غلط سمجھ کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ رُوح مالک سے جو اپنی ذات ہے۔ اپنے کو جُدا سمجھتی ہے۔ اور نوگرہ (نو ستارے تو انسان کی زندگی پر اثر انداز ہو کر اِسکو روگ سوگ میں پھنسا تے ہیں) کے جال میں پھنسی ہوئی روگ سوگ کی شکار ہو رہی ہے اور اپنے کو پانی کا عکس سمجھ کر مدھیم پرکاش اور محدود حالت میں مقید کر رکھا ہے۔ اگر یہ دُنیاوی حالتوں کی طرف سے آنکھ میچ لے تو اس کی حالت بالکل اِس کے برعکس ہو جائے۔ ؎

قطرہ میں بحر کا تماشا ہو ذرہ میں نُور کا نظارہ ہو
چمکے پانی کے عکس میں خورشید خود ہی خورشید ہوں مہ و ناہید
رنج و کلفت سے ہو نجات الٰہی پائے اِنسان اپنی ذات الٰہی

(۳) بغیر پاؤں کے ہر جہاں طرف دوڑتا رہے۔ اور بغیر آنکھ کے سارا جگت سوجھنے لگے۔ خرگوش شیر کا شکار کرنے لگے۔ یہ تعجب کی بات کو کون سمجھے۔ اِنسان جس وقت اپنے تعلق کا رشتہ ذات مالک کے ساتھ مِلا دیتا ہے۔ اور اپنے دِل کے اندر داخل ہونیکی تدبیر کو جانکر اُس سے کام لینے لگ جاتا ہے۔ یہ حالتیں خود بخود پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ تمام راستے آپ ہی آپ پانوں سے چلے بغیر طے ہونے لگتے ہیں۔ ظاہری آنکھ کے بغیر اپنے اندر سب کچھ سُوجھنے لگتا ہے۔ اور یہ مکدر روح (جیو) جو خرگوش کی طرح شیر یعنی کال کا شکار ہے اُلٹا شیر کو مار کھاتی ہے۔ یعنی اُس پر غالب آکر جنم مرن کے جھگڑوں سے نجات پاتی ہے۔

؎ اپنے اندر جو آپ داخل ہو ذات حق سے خود آپ واصل ہو
بن چلے راستہ کرے طے آپ نہ لگے اُس کو پُنیہ اور نہ پاپ
رُوح کی منزلیں نہیں آسان سمجھے بھی کس طرح انہیں اِنسان
"درہ پست و بالا ہست کوہ ہائے بلند و صحرا ہست" حکیم سنائی

اپنے اندر جو چمکے ذات کا نُور　　ملے ادراک و فہم سچا ضرور
آسمان و زمین نظر آویں　　پردے سب پھٹ کے پھٹ پھٹا جاویں
موت پر فتح سچی حاصل ہو
سمجھے جو ذات حق کا واصل ہو

(۴) جو دُنیا کی بیداری میں ہیں وہ اُوندھے گھڑے کی طرح ہیں۔ اُوپر سے دھار آتی ہے۔ مگر اُسمیں پانی داخل نہیں ہوتی۔ وہ باہر ہی باہر نکل جاتی ہے۔ یہ جسم اوندھا گھڑا ہے۔ اُسکو اُلٹ دو تاکہ گھڑا بھر جائے۔ اور اصلیت کی دھار کا پانی اِس میں داخل ہونے لگے۔ پھر دوئی کا تفرقہ خود بخود دُور ہونے لگیگا۔ کیونکہ اندر باہر ایک ہی دھار سمائی ہوئی رہیگی۔ گورو کے صحبت و خدمت سے اوندھے گھڑے کے سیدھے کرنے کی تدبیر ہاتھ آتی ہے۔ اور انسان بھو ساگر کے پار ہوتا ہے۔ (یہ سُرت شبد یوگ کے ابھیاس کا طریقہ ہے)۔

مثل اوندھے گھڑے کے ہے انسان　　جسم کے فکر میں ہے وہ غلطاں
پانی اندر نہیں سماتا ہے　　برسا باہر کی سمت جاتا ہے
اُلٹو تم اِس گھڑے کو سیدھا کرو　　جتنا جی چاہے پانی پھر بھر لو
دُنیا سے اپنا منہ اگر موڑو　　اور رشتہ جو ذات سے جوڑو
پاؤ روحانیت کا فیض ابھی　　نہ سہو درد و رنج جیتے جی
بات مشکل ہے پر نہیں آساں　　کیسے سمجھیگا راز یہ انساں
جا کے مُرشد کی گر کرو صحبت
اُس کی خدمت سے پاؤ گے عظمت

(۵) مال کے گچھا میں بیٹھے ہوئے سارا اندرونی جگت دیکھے باہر کی طرف سے بالکل بے تعلق ہو جاوے۔ تو پھر تیر انداز شکاری کال جو اِس کو مار رہا ہے۔ آپ

اپنے تیر کا نشانہ بنے گا۔ اور اس کے لئے خود ہلاک ہو جائیگا۔ گپھا سے مراد یہاں بھنور گپھا سے بھی ہے۔ جو ست لوک کے نیچے ہے۔ اور ابھیاسی کو اس میں سے گذرنا ہوتا ہے:۔

دل کا دروازہ کھول کر یکسر　　کھولے اندر کی سمت اپنی نظر
نہ کبھی موت اس کو آئے گی　　موت ہرگز اُسے نہ پائے گی
آؤ تم آؤ دل کے مسکن میں　　نہ پھنسو دامِ زالِ پُرفن میں

درد کُونت عجب تماشائے
آسماں زیر و ارض بالائے

ست پرکاش اردھا سولی بابا

(۶) دُنیا کے رنگ و نغمے اُس کے لئے خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور اندرونی نغمے ہوا اس وقت خاموش نظر آتے ہیں جاگ اُٹھتے ہیں اور عامل و شاغل بازیگر کا تماشا بنا ہوا خود بازی ہے۔ بازیگر کو دیکھیگا اور انہد کا فائدہ حاصل ہونے لگیگا۔ اس کڑی کا مطلب یہ ہے۔ کہ سُرت شبد خواہ انہد مارگ کے ابھیاس سے جب دل کے پردے پھٹنے لگیں گے۔ اندر کی سُریلی صدائیں گونجتی ہوئی نظر آویں گی۔ اُن کو سُن کر جیانت کے اثرات پیدا ہونے لگینگے۔ دُنیا کا طلسم اپنی اصلی شکل میں نظر آجائے گا اور پھر وہ پھنسا نہ سکیگا:۔

دِل میں ہے تیرے بزمِ رُوحانی　　اور باہر ہے دامِ شیطانی
رُوح کے بزم کا شریک ہو گر　　سُنے تو صوتِ سرمدی اندر
"ہر چہ گویم شنو بہ گوش تمیز　　رُوح راکش رساں بہ صوت عزیز
"چشم را بند و مُردنگ در کش　　بر فلک رُو کشادہ کن تو درش"
"ہر ربّی ست رُوح و مترِ خدا ست　　ذکر بے کام و بے زباں او راست
"جیف در بند جسم انسانی　　نشنوی صوتِ پاک رحمانی"

سنت پرکاش اردھا سولی بابا

"یار ما ہر دم است با تو کلیم جنبش تو نشنوی کلام قدیم"
"ہمہ عالم پُر ست از آواز لیک در ہائے گوش خود کن باز"
"باز کردن ہمیں بس است ترا بند سازے رہِ شنیدن را"
"مثنوی یک کلام نا مقطوع از حدوث و فنا بود مرفوع"
"اوّل و آخرش جو بیحد شُد زاں سبب نام او بانحد شُد"
"عالم صوت از و ظہور گرفت از حضورش بساط نور گرفت"
"گر باظہار رو نیاورد روئے نام آواز در جہاں نہ بُدے"

"بشنو آں بانگ پُر سرور از گوش
گن فراموش خویش ما ذی ہوش" شاہ نیاز

(۷) کسی کی تحریر و تقریر میں نہ بھولو۔ اپنی حالت کو دیکھو۔ یہ نا قابلِ بیان ہے پُرش کی بانی یہ ہے۔ کہ زمین آسمان کو سوراخ کر دیتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو صرف اپنے اندر اسکی تلاش کرنی چاہیئے۔ "جو ہے" کا مطلب تلاش و جستجو ہے کبیر صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ابھیاس کا عمل کیا جائے۔ تو جسکو تم زمین کہہ رہے ہو۔ وہ آسمان پر چڑھ جائیگی۔ یعنی رُوح خواہ سُرت اُوپنے چڑھ کر کچھ کی کچھ ہو جائیگی۔

اوروں کو دیکھتے ہو کیوں ہر دم کس لئے اُن کی سُنتے ہو پیہم
اپنے اندر کرو تلاش سدا سُنو خود دل میں روح کا نغمہ
آسمان پاؤں کے تلے لاؤ اور زمیں آسماں پہ پہنچاؤ

(۸)۔ یہ جسم پیالہ ہے۔ اِسکے بغیر امرت پیو اور ندی نیر کو بھر رکھو کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو اس طرح (انہد مارگ کے وسیلے سے) رام رس کا امرت پیتے ہیں وہ حیات جاودانی پاتے ہیں

نوٹ۔ فرح کرنیوالوں نے اس شبد کے سمجھنے میں سخت غلطی کی ہے۔ اوپر ہم نے

جو شرح کی ہے۔ اُس کی تائید میں یہاں کبیر صاحب کا اور ایک شبد داخل کرتے ہیں:۔

محرم ہوئے سو جانے سادھو ایسا دیس ہمارا

بید کتیب پار نہیں پاوے — کہن سونن سے نیارا
ذات برن کُل کریا ناہیں — نہیں سندھیا نیم اچارا
بن جل بوند پڑے جہاں بھاری — نہیں میٹھا نہیں کھارا
سُون محل میں نوبت باجے — کنگرے بین ستارا
بن بادل جہاں بجلی چمکے — بن سورج اُجیارا
بنا نین جہاں موتی پوہے — بن سُر شبد اوچارا
جو چل جائے برہم جہاں درسے — آگے اگم اُپارا
کہیں کبیر تہاں رہن ہماری — کوئی بُوجھے گورمکھ پیارا

تیسرا شبد

سنتو گھر میں جھگڑا بھاری
رات دوس پلی اٹھی اُٹھی لاگیں پانچ ڈھوٹا یکناری
نیارو نیارو بھوجن چاہیں پانچوں ادھک سوادی
کوئی کا ہُو کا ہٹا نہ مانے آپو ہی آپو مرادی
کہہ کبیر دو ہاتی میرے ڈھونڈے چانپ چپیرے
کہہ کبیر سُنو میرا جن گھر کی رار نبیرے

ترجمہ۔ (۱)۔ سنتو گھر میں بہت بڑا جھگڑا مچا ہے۔ ایک عورت بدتمیزی اور پانچ مرد۔ کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار۔ روز رات دن اُٹھ اُٹھ کر ستاتے رہتے ہیں۔ (۲)۔ پانچوں الگ الگ عذا چاہتے ہیں اور پانچوں ہی بڑے دولت طلب اور دولت پسند ہیں۔ کوئی کسی کے روکے نہیں رُک سکتا سب کے سب حد درجہ کے خود غرض ہیں۔ (۳)۔ اگر کوئی شخص عورت کی جو بدتمیزی سے مُراد ہے "نفس" کو میٹ دے اور مردوں کو قابو میں رکھ کر گھر کا جھگڑا مٹا دے۔ اُس کی نسبت کبیر صاحب فرماتے ہیں: وہ میرا بھگت ہے۔

چوپٹھا شبد

سنتو دیکھت جگ بورانا

۱ پانچ کہوں تو مارن دھاوے جھوٹے جگ پتیانہ
نیمی دیکھے دھرمی دیکھے پرات کرہی اسنانا

۲ آتم مار پکھانے پوجیں اُن میں کچھو نہ گیانا
بُہتک دیکھے پیر اولیا پڑھیں کتابا کرانا

۳ کرے مُرید تدبیر بتاویں اُن میں اُوہے جو گیانا
آسن مار ڈنبھ دھر بیٹھے من میں بہت گمانا

پیتر پاتھر پوجن لاگے تیرتھ گرب بھلانا (پیتل غرور)
مالا پہرے ٹوپی دیکھے چھاپ تیلک انومانا (مینے)
ساکھی شبدے گاوت بھولے آتم کھبری نہ جانا (آتما کی خبر)
ہندو کہے موہی رام پیارا ترک کہے رہمانا (رحمان)
آپس میں دوؤ لری لری موئے مرم نہ کاہو جانا (دونوں مرے بھید کوئی)
گھر گھر منتر دیت پھرت ہیں مہما کے اجھانا (جو دیتے پھرتے عزت مفرور)
گورو سہت ششیہ سب بوڑے انت کال پچھتانا (ساتھ مرید ڈوبے آخر وقت)
کہے کبیر سنو ہو سنتو ای سب بھرم بھولانا (یہ)
کیتک کہوں کہا نہیں مانے آپ ہی آپ سیانا (کتنا)

ترجمہ و تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔

پانچواں شبد

سنتو اچنج یک بھو بھائی (ہوا)
یہ کہوں تو کو کون پتیائی (اعتبار کرے)
ایکے پُرش ایک ہے ناری تا کر کرہو بچارا

۲ ایکے انڈ سکل چوراسی بھرم بھولا سنسار
ایکے ناری جال پسارا جگ میں بھیا اندیشا
۳ کھوجت کاہو انت نہ پایا برہما وشنو مہیشا
ناگ پھانس لیئے گھٹ بھیتر موسی سکل جگ کھائی
۴ گیان کھڑگ بن سب جگ جوجھے پکری کاہو نہ پائی
آپو ہی مول پھول پھلواری آپو ہی چن چن کھائی
۵ کہے کبیر سہوئی جن اوبرے جیہی گورو لیو جگائی

ترجمہ۔(۱)۔ اے سنتو! ایک بہت بڑے اچنبھے کی بات ہے۔ اگر میں اسکو کہوں تو اتیار کون کرے گا۔(۲)۔ بھلا دچار تو کرو۔ ایک ہی پرش اور ایک ہی استری ہے۔ ایک ہی انڈے سے تمام لکھ چوراسی جونی ہے۔ اور اس میں سارا سنسار بھرما اور بھولا ہے۔ (۳)۔ ایک ہی ستری نے جال پھیلایا ہے جس کا تمام دنیا کو خوف ہے۔ برہما۔ وشنو۔ مہیش کو ڈھونڈ کھوج کر تھک گئے۔ کسی کو اس کی انتہا نہیں ملی۔(۴)۔ گھٹ (دل) کے بھیتر ناگ پھانس لئے ہوئے ساری دنیا کی چوری کی ہے۔ سب لوگ گیان کی تلوار کے بغیر اس کے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ وہ آج تک کسی کی گرفت میں نہیں آئی۔ (۵)۔ آپ ہی بیج ہے آپ ہی پھول پھلواڑی ہے۔ آپ ہی چن چن کھاتی ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں وہی بھگت بچ سکتا ہے جسکو گورو نے بیدار کر لیا ہے۔

تشریح اس شبد میں مایا کی خصوصیت کا بیان ہے۔ اور اس کو کبیر صاحب نے

ایک عجیب طریقہ پر بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ اس اچنبھے کا اعتبار کون کریگا؟ ایک ہی شے ہے جو پُرش بھی ہے۔ اور ستری بھی ہے۔ (مایا کے دو حصے پُرش پرکرتی ہوئے ہیں) اُس نے ایک ہی انڈا برہمانڈ کو بنایا۔ جس میں چوراسی لاکھ جیو جنتوں کی جُونیاں نظر آتی ہیں۔ اس ایک استری نے ایسا جال پھیلایا ہے۔ کہ سب اُس سے ڈسے ہوئے ہیں۔ اور برہما وشنو مہیش کسی کو بھی باوجود تلاش کرنے کے اُس کا پتہ نہیں ملتا۔ دل کے اندر ناگ پھانس یعنی تین گنوں کی پھینسانیوالی رسی لئے ہوئے سب کو باندھ کر اُس کا مال واسباب لوٹ رہی ہے۔ اور مزہ یہ ہے۔ کہ لوگ اُسکے ساتھ لڑ رہے ہیں۔ مگر گیان کی کھڑک کسی کے پاس نہیں ہے۔ اسوجہ سے کوئی اسکو پکڑ نہیں سکتا یہ مایا آپ ہی سب کچھ بیج بانو۔ پھول پھل۔ باغبان ہے۔ اور سب کی نوچ نوچ کر کھانیوالی ہے۔ اسکے فریب سے صرف وہ لوگ بچ سکتے ہیں جنکو گورو جگا دیتا ہے

چھٹواں شبد

سنتو اچرج یک بھئو بھاری پُتر دھرل مہتاری
پتا کے سنگ ہی بھئی بادری کنیا (پتا) رنڈل کنواری
کھسم ہی چھوڑ سُسر سنگ گوئی سوکن لیہو بھاری
بھائی سنگ ساسورے گوئی ساسو سوتنیا دیہا
نند بھوج پر پنچ رچیو ہے مور نام کہی لیہا
سمدھی کے سنگ ناہیں آئی سیج بھئی گھر باری

۴

کہہ ہی کبیر سُنو ہو سنتو۔ پُرش جنم بھَو ناری

ترجمہ۔(۱)۔ اے سنتو! ایک بڑے اچنبے کی بات ہے بیٹے نے ماں کو پکڑ لیا۔(۲)۔ کنواری کنیا باپ کے ساتھ بادلی ہو گئی۔ شوہر کو چھوڑ کر سسرے کے ساتھ چلی گئی۔ اِس کو کیوں نہیں وچار لیتے۔(۳)۔ بھائی کے ساتھ سسرال گئی۔ اور اپنی ساس ہی کے ساتھ سوت پنا کرنے لگی۔ نند اور بھاوج نے مل کر پرپنچ مچایا کہ میرا نام کہدیا ہے۔(۴)۔ سمدھی کے ساتھ نہیں آئی۔ یوں ہی گھر بار ی ہو گئی۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! پُرش کا جنم ستری ہو گیا۔

تشریح۔ ماتا = مایا　　بھائی = اہنکار　　سمدھی = برہمہ
پُتر = جیو　　ساس = آدی مایا
پتا = برہمہ　　نند = بانی
کنیا = مایا　　بھوجائی = مایا
کھسم = برہمہ
سسرہ = من

(۱)۔ یہ سب جو کچھ تماشا ہے مایا کا ہے۔ مایا ہی نے سب کچھ رچا ہے چونکہ جیو مایا کا پُتر ہے۔ اور مایا ہی کے پیچھے پڑا رہتا ہے اسلئے پہلی کڑی میں تعجب کے لہجہ میں بیٹے کے ماں کے دامن پکڑنے کا تذکرہ کیا ہے۔(۲)۔ آدی مایا سے چونکہ برہم کی پیدائش ہے۔ اِس لئے اُس نظر سے وہ برہمہ کی ماں ہوئی۔ اور چونکہ پھر جگت کی مایا برہمہ سے نکلی ہے۔ اِسلئے برہمہ اُسکا باپ ہوا۔ یہ کنواری جگت مایا برہمہ ہی کے ساتھ لپٹی رہتی ہے۔ اور باپ ہی کو شوہر بنا رکھا ہے۔ پھر اگر غور کرو۔ تو اسی برہمہ کی پیدائش

من سے ہے۔ کیونکہ مایا اور برہم سب ہی من کے آدھار پر رہتے اور من ہی سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس نظر سے چونکہ من برہم کا باپ ہوا۔ اور مایا برہم کے ساتھ رہتی ہے۔ من مایا کا سُسر بھی کہلایا۔ شوہر کا باپ سُسر ہوتا ہے مایا من کے پیچھے پڑ گئی۔ اور منو سے جگت میں آئی۔ اسلئے اُسکی بابت کہا گیا۔ کہ اُس نے شوہر کا ساتھ چھوڑا۔ اور سُسر کے ساتھ تعلق کا رشتہ جوڑا۔ (۳)۔ اس مایا کا بھائی اہنکار ہے۔ کیونکہ اہنکار میں میرا پیرا اپنا ہی مایا کا رُوپ ہے۔ مایا نے اہنکار کے ساتھ اہنکار سے جگت میں آدمی مایا کو جو برہم کی ماں ہونیکی وجہ سے اُسکی ساس ہوئی۔ اپنی سوت ٹھہرایا۔ یعنی اُس کی رقیب بن گئی۔ بانی اُسکی نند ہے۔ کیونکہ بانی برہم کی بہن ہے۔ اور مایا بانی کی بھاوج ہوئی۔ مایا اور بانی نے ملکر پرپنچ مچایا۔ اور جھگڑنے لگیں۔ کہ میرا نام کیوں لے دیا۔ بانی ہی سے کہا جاتا ہے۔ کہ مایا پرپنچ والی ہے۔ اگر بانی نہ ہو تو کوئی مے کہے۔ مایا کام تو سب کرنا چاہتی ہے۔ مگر اپنے آپ کو گپت رکھنا چاہتی ہے۔ جیسا کہ عام عورتوں کا خاصہ ہے۔ نند بھاوج کا جھگڑا اکثر بات میں اسی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ دونو ہی بچنا چاہتی ہیں۔ اور دونوں ہی ایک دوسرے کو تہمت لگاتی ہیں۔ بانی سے مُراد جہاں عام علم کلام ہے۔ ساتھ ہی وید بانی بھی مراد ہے۔ پرمان یا سند کے وقت لوگوں کو کہتے ہیں۔ وید ایسا کہتا ہے۔ اور پھر وید بانی اپنے وقت اور باری پر مایا کو کہتی ہے۔ کہ فلاں پرپنچ مایا کا ہے۔ یہ جھگڑا ہے۔ دونوں سے کوئی اپنا نام نہیں پرگٹ کرنا چاہتیں۔ (۴)۔ اس مایا کی لڑکی بُدھی ہے جس نے جیو کے ساتھ بیاہ کیا۔ بُدھی جیوؤں میں برہم کے ساتھ نہیں آئی۔ جواب اس نئے رشتے کے لحاظ سے مایا کا سمدھی ہوا۔ بُدھی نے جیوؤں کو ایسا دبوچ لیا کہ جیو جو پُرش تھے۔ اُس کے زیر اثر عورتوں کی طرح رہنے لگے۔ اور اپنی مردانگی کو جواب دے بیٹھے۔

ساتواں شبد

۱ سنتو کہو تو کو پتیائی جھوٹا کہت سانچ بنی آئی
لو کے رتن ابید ھ اموا ک نہیں گاہک نہیں سائیں
۲ چملی چملی چمکے دیرگ دوہوں دشی سرب رہا چھریائی
آپو ہی گورو کرپا کیجو نرگن الکھ لکھائی
۳ سہج سماد ھ اُنمنی جائے سہج ملے رگھورائی
جہاں جہاں دیکھو تہاں تہاں سوئی من مانک ابید ھ بیر
۴ پرم تتو یہ گورو لے پایو کہہ اُپدیش کبیرا

ترجمہ۔ (۱)۔ اے سنتو! میں کہوں تو کون اعتبار کریگا۔ کیونکہ جھوٹ کہنے کہتے اب وہی سچ سمجھا جانے لگا۔ (۲)۔ وہ قیمتی اَن بید ھ ہیرا چمک رہا ہے۔ مگر نہ کوئی اسکا گاہک ہے۔ نہ کوئی مالک ہے۔ چمکتا ہے۔ خوب چمکتا ہے دونوں طرف آنکھوں کے سامنے چمک رہا ہے۔ اور اُس نے چمک کی جھڑی لگادی

۱؎ لو کے ۔ مرزاپوری بولی میں چمکنے کو کہتے ہیں۔ راجہ شوناتھ سنگھ بینی ٹیکا میں اُسکا ترجمہ "لگن کے" کرتے ہیں۔ جو بالکل غلط اور بے معنی ہے (۲) چھریائی کا ارتھ ہے "جھرلائی"۔ یہ بھی مرزاپوری بولی ہے۔ چھریائی کا استعمال اب متروک ہے جھرلائی، بولتے ہیں اس کا ارتھ تر سنا ہے۔

ہے (۳)۔ جب گورو نے خود دیا کی۔ تب نرگن الکھ لکھا گیا۔ اور اُمنی کی سہج سمادھی کے جاگنے پر بہ آسانی رگھورائی مل جاتے ہیں۔ (۴) جہاں جہاں دیکھئے اُس ہیرا نے من موتی کو بیدھ رکھا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اِس پرم تتو کا اپدیش گورو سے ملا ہے ؛

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔ تاہم کچھ تفصیل سی صراحت کر دیجاتی ہے۔ دُنیا جھوٹ کا بیوہار کرتی ہوئی جھوٹ ہی کو سچ جانتی ہے۔ ورنہ وہ پرم تتو اپنے قدرتی جلال کے ساتھ ہر جگہ چمک رہا ہے۔ نور کی جھڑی لگی ہوئی ہے۔ پرم پرکاش کی بارش ہے۔ مگر ملتا صرف اُنکو ہے۔ جن پر گورو کی دیا ہوتی ہے۔ نور جنکی سہج دریتی جاگ کر اُمنی کی سہج سمادھی میں اسی کو آسانی سے پاتے ہیں۔ جس کا من موتی بیدھا ہوا ہے۔ اُسکو پرم تتو کا ہیرا بیدھ دیتا ہے۔ اوروں کو نہیں ؛

آٹھواں شبد

سنتو آوے جائے سو مایا

ہے پرتی پال کال نہیں واکو ناکہوں گیا نہ آیا　　۱

کیا مکسود کچھ مچھ ہونا شنکھا سُر نہ سنگھارا

ماہے دیال درد نہیں واکے کہہ ہو کون کو مارا　　۲

دے کرتا نہ براہ کہاویں دھرتی دھرے نہیں بھارا
ای سب کام ساہب کے ناہیں جھوٹ کہے سنسارا ۳
کھنبھ پھاڑی جو باہر ہوئی تاہی بیچ سب کوئی
ہرنا کش نکھ اُدر بدارے سو نہیں کرتا ہوئی ۴
جن ماں روپ نہ بلی کو جاچے جو جاچے سو مایا
بِنا بوئیک سکل جگ جھنڈے مایا جگ بھرمایا ۵
پرشو رام کشتری نہیں مارا ای چھل مایا کینھا
ستگورو بھگتی بھید نہیں جانے جیو امیتھیا دینھا ۶
سرجن ہار نہ بیاہی سیتا جل پکھان نہیں تینھا
دے رگھوناتھ ایک کے سُمرے جو سُمرے سو اندھا ۷
گوپی گوال گوکل نہیں آئے کرتے کنس نہ مارا
ہے مہربان سبن کو ساہب نہیں جیتا نہیں ہارا ۸
دے کرتا نہیں بودھ کہاویں نہیں اسُر کو مارا
گیان ہین کرتا کے بھرمے مایا جگ سنگھارا ۹
دے کرتا نہیں بھیئے کلنکی نہیں کلنگ ہی مارا
ای چھل بل سب مایا کینھا ئین سُتن سب تارا ۱۰
دش اوتار ایشوری مایا کرتا کے جن پوجا

سلے جل پر پُل نہیں باندھا۔ سلے گیان سے خالی ہے عقل

کہے کبیر سُنو ہو سنتو اُتبھے کھیے سو دوجا
(دوسرا) (پیدا ہو مرے)

ترجمہ۔ صاف اور واضح ہے۔ چھٹوئیں کڑی میں امتھیا متھیا کی جگہ آیا ہے۔ یہ غلط العام فصیح ہے۔ جیسے لوگ خالص کو نخالص کہدیتے ہیں دسویں کڑی میں تین ستن کے معنی تیتی اندرست والے کے ہیں۔ مایا نے اُن کو دھوکا دیا۔ کلنک بلیچھ دیش کے رہنے والوں کو کہتے ہیں۔

تشریح۔ اوتار صرف مایا کے ہوتے ہیں۔ آنے جانے والی مایا ہے۔ ذات حق کو نہ کسی سے دشمنی ہے۔ نہ نفرت ہے۔ ذات حق کو کیا ضرورت ہے کہ وہ کسی کو دھوکا فریب دے اور مار دھاڑ کرے اِس لئے یہ دس اوتار مایا کے ہیں۔

نواں شبد

سنتو بولے تے جگ مارے
اَن بولے تے کیسے بنیہے (سے)۔ شبدے کوئی نہ بچارے
پہلے برہم (بولے سے) پُوت کو بھیو (جینگی) شبد (کرے) باپ جنمیا پاچھے
باپ پُوت کی ایکے (ہوا) مایا اچرج کو کا (پوچھے) پاچھے
اندر راجا ٹیکا (ایکیسی) بیٹھے (بشہر یہ) کرے (تجب) کھواسی (دیکھے)
(تیلک لگا کر) بیٹھ کر دیوان بابرا دھرنی (بیٹھا) کرو بلی گھر میں داسی

کاگج کار کار کٹھن آگے۔ بیل کرے پٹواری
کالا (لکھ) کالا
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو بھینسے نیاد نواری
عدالت فیصلہ کرتا ہے

ترجمہ۔ (۱)۔ سنتو! کیا کہوں۔ اگر بولتا ہوں تو دُنیا مارتی ہے۔ بغیر بولے بنتی نہیں۔ شبد کو کوئی نہیں وچارتا۔ (۲) پہلے بیٹے کا جنم ہُوا۔ باپ کا جنم پیچھے ہُوا۔ باپ بیٹے کی مایا ایک ہی ہے۔ اِس تعجب کو کون دیکھے (۳) چوہا تیلک لگا کر راج گدی پر بیٹھا ہے۔ سانپ اُس کی خواصی میں ہے بیچارہ کُتا زمین کا مالک بنا ہے۔ اور بلی گھر میں لونڈی ہے۔ (۴)۔ کالا کالا لکھا ہُوا کاغذ آگے رکھ کر بیل پٹواری کا کام کرتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! بھینسا عدالت کا فیصلہ سناتا ہے ؛

تشریح۔ چوہا = من سانپ = اہنکار کُتا = چت۔ بلی = بدھی
کالا کاغذ = وید بیل = کرم کانڈی پروہت۔ بھینسا۔ دیکھنے
دینے والا گورو ؛

(۱)۔ بولو تو جھگڑا ہوتا ہے۔ بغیر بولے کا بگڑتا ہے۔ کوئی غور کریگا اس شبد پر غور کرے۔ (۲)۔ پہلے جیو پیدا ہُوا تب برہم پیدا ہُوا۔ کیونکہ جب جیو میں بدھی آئی تب ہی اُس نے برہم کا خیال کیا۔ اور برہم کے خیال کو پیدا کیا۔ اگر جیو نہ ہوتا تو برہم کو کیسے کوئی جانتا۔ اسلئے پہلے جیو پیچھے جیو کے گیان درشٹی سے برہم جو مایا باپ بیٹے دونوں کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ وہ ایک ہی ہے۔ کیسے تعجب کی بات ہے۔ (۳)۔ جیو نے جس من سے برہم کا خیال دلایا ہے۔ اُسکی چار حالتیں ہیں۔ من، بدھ، چت اہنکار۔ من کا خواص چوہا کی طرح ہے۔ جو جنگل رہتا ہے وہی راجہ ہے۔ اہنکار کا

خواص سانپ کا سلہے۔ جو بھن نکالکر دوڑتا ہے۔ زہریلا ہے۔ یہ من کا خواص اور نامہ ہے۔ چت کا خواص کتے کی طرح ہے۔ جو زمین پر پڑا رہتا ہے۔ اور ذرا سی آہٹ پاکر دوڑ جاتا ہے۔ یہ من کا ماتحت زمیندار اور ٹھاکر ہے۔ بدھی کا خواص بلی کا سا ہے۔ آنکھ ڈھلائے ہوئے بیٹھی رہتی ہے۔ جہاں شکار کو دیکھا۔ جھپٹی۔ جیو نے ان ہی چاروں کی مدد سے برہم کا وچار کیا۔ چت میں چیتن ہے۔ من میں منن ہے۔ اہنکار روڑھ کرتا ہے۔ بدھی نشچن دلاتی ہے۔ (۴) کالا کا علم ویدشاستر ہیں جو ماج کے قانون ہیں اور جیل جو کرم کانڈی پروہت ہیں وہ گاؤں کے پٹواری ہیں۔ جو پوتھی پنڑ الٹ الٹ کر دھرم کرم سمجھاتے رہتے ہیں۔ اور بتاتے ہیں۔ کہ فلاں کرم سے سورگ یا نرک ملیگا اور جینا گن چھٹے گورو ہیں۔ جو کرم کی عدالت کا فیصلہ سناتے ہیں جیو کی قسمت کا فیصلہ گیان کے ہاتھ میں ہے۔ دیکھو یہ کیفیت ہے:

دسواں شبد

سنتو راہ دونوں ہم دیکھا

۱ ہندو ترک ہٹا نہیں مانے سواد سبن کو میٹھا
ہندو برت اکادشی سادھیں دودھ سنگھاڑا سیتی

۲ ان کو تیاگیں من نہیں ہٹکیں پارن کرے سگوتی
تیرتھ روجا گاج گجاریں لیمل بانگ پکاریں

۳ ان کو بھیشت کہاں تے ہوئی ساجھے مرگی ماریں

ہندو کی دیا مہر ترکن کی۔ دونوں گھٹ سے بھاگی
وے ہلال (رحم) وے جھٹکا (رحم) ماریں آگ دونوں گھر لاگی ۴
ہندو ترک (سلال) کی ایک راہ ہے ستگورو ای ہے بتائی
کہہ ہیں کبیر سنو ہو سنتو۔ رام نہ کہیو (یہی) کھدائی (خدائی) ۵

ترجمہ اور مطلب واضح ہے۔ دونوں ایک سے ہیں۔ چاہے رام کہو یا خدا کہو ہندو مسلمان دونوں بیرحم ہیں ؛

گیارھواں شبد

سنتو پانڈے نپن کسائی
بکرا ماری بھینسا کو دھاوے (چالاک) دل میں (قصائی) درد نہ آئی ۱
کری اسنان تلک کری بیٹھے بدھی سوں (دوٹا) دیوی پوجائی
آتم رام (کرے) پلک موں بنسیں رودھر (سے) کی ندی بہائی ۲
اتی پنیت اوچھے کل کہئے سبھا ماہیں (مار ڈالا خون) ادھکائی
اِن (بہت) تے (پاک) دیکھنا سب کوئی مانگے ہنسی آوے (میں) موہی (بڑائی) بھائی ۳
پاپ کٹن کو کتھا سنا دیں کرم کرا دیں (گورو منتر) نیچا

ہردو بہت دیوار

بُوڑت دواُد پرسپر دیکھا گہے ہاتھ بم کھینچا
ڈوبتے ہوئے دونوں پکڑے کھینچتا ہے
گاے بدھے تے ترک کہاوے اُن تے وے کا چھوٹے
مارے وہ کیا
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو کلی کے براہمن کھوٹے
کلرک

ترجمہ و مطلب بہت صاف ہے ٭

بارھواں شبد

سنتو متے ماتو جن رنگی

پیت پیالہ پریم سُدھارس متوالے ست سنگی ۱
مست
اُردھ اُردھ نے بھائی رُدپی برہمہ اگنی اُدگاری ۲
پیتے ہی ۱ت
مُوندا مَدن کرم کٹی کس مل سنت چودے اگاری ۳
پیچھے لوک اوپنے لوک پیتری
گورکھ دت دستٹ دیاس کبی نارد شک مُنی جوری ۴
شیخ کاٹ کر کس کر میل ہیشہ رشی
سبھا بیٹھی شنبھو سنکادک تہاں پھری اُدھر کٹوری ۵
شاہد
انبریش آدیاگ جنک جڑ سیس سہس مکھ پانا ۶
گردش میں آں اوپنی پیالہ
کہاں لوں گنوں انت کوئی نے امہل مہل دیوانا ۷
تک شمار کردہ تک اصل کمل مستانہ

ٹ جگہ پر ٭

دھرو پرہلاد وبھیشن ماتے ۔ ماتی شیو کی نارد
مست ہوئے
نرگن برہمہ ماتو برندابن اجہوں نہ چھوٹی کھمار ری
ہستی
سُر نر مُنی جتی پیر اُدلیا جن رے پیاتن جانا
آجتک خماری
کہہ ہیں کبیر گونگے کا شکر کیونکر کہے بکھانا

ترجمہ ۔ (۱) ۔ اے سنتو! بھگت لوگ جو بھگتی کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں ۔ مست کے ماتے ہیں ۔ پریم امرت رس کے پیالہ کے پیتے ہی ست سنگی بھی مست ہوگئے ۔ (۲) ۔ اردھ اُردھ میں بھٹی لگی ہے ۔ اور اُس میں برہم اگنی مشتعل ہے ۔ بیج کا ڈھکن دیا ہوا کرم کا میل کٹ کر اور کس کس کر کاٹا جا رہا ہے ۔ اور (عرق) رس رس کر چُو رہا ہے ۔ (۳) ۔ گورو گور کھناتھ ۔ رشی دتاتریہ ۔ رشی وششٹ ۔ دیاس جی شاعر ۔ دیو رشی نارد اور مُنی شکدیو جی اُسکو اکٹھا کر رہے ہیں ۔ سبھا میں شیو ۔ سنک ۔ سنندن ۔ سنت کمار وغیرہ بیٹھے ہوئے ہیں ۔ اُن کے درمیان پریم رس کا پیالہ گردش میں ہے ۔ انبریش راجا ۔ یاگیہ ولکیہ آتم درشی ۔ دیو جنک جڑ بھرت اور ہزار مُکھ والے سیس ناگ جی اُس کو شوق سے پی رہے ہیں ۔ کس کس کا شمار کروں ۔ بیشمار کروڑ آدمی موقع اور محل بے موقع ۔ بے محل اُس کو پی پی کر دیوانہ ہوئے ہیں ۔ (۴) ۔ دھرو ۔ پرہلاد اور وبھیشن مست ہیں ۔ (پاروتی) شیو کی اردھنگنی بھی مست ہے ۔ (۵) ۔ نرگن برہم برندابن میں ایسا متوالا ہوا ۔ کہ اب تک اُس کی خماری نہیں گئی ۔ سُر ۔ نر ۔ مُنی ۔ جتی ۔ پیر ۔ اُدلیا جس جس نے پیا ۔ اُس اُس نے جانا ۔ (۶) ۔ کبیر صاحب کہتے ہیں ۔ یہ گونگے کا شکر ہے کوئی کیسے بیان کر سکے ؛

تشریح - مطلب صاف ہے :-

تیرھواں شبد

رام تیری مایا دوند مچاوے
گتی متی دا کی سمجھی پرے نہیں سُر نر منی ہی نچاوے ۱
کا سیمر کے شاکھا بڑھائے پھول بے نظیر انوپم بانی
کیتک چانچ لگا رہے ہیں چاکھت رُدا آ اڑانی ۲
کاہ کھجور بڑائی تیری پھل نہیں کوئی پاوے
گریشم رتو جب آئے تلانی چھایا کام نہ آوے ۳
اپنے چتر اور کے سکھوے کنک کامنی سیانی
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو رام چرن رتی بانی ۴

ترجمہ - (۱) - اے رام! تیری مایا نے دوند (سُکھ - دُکھ - زندگی - موت جنم مرن) کا جھگڑا مچا رکھا ہے - اُس کی گتی متی کسی کی سمجھ میں نہیں آتی دیوتا - رشی - منی - سب کو ناچ نچاتی ہے - (۲) - سیمر کا درخت ہر ابھرا شاخوں سے لدا ہے - بے نظیر خوبصورت پھول لگے ہوئے ہیں - مگر اس سے کیا ہوا - کتنے پرند دھوکا کھا کر آئے - پھول پر چونچ ماری - اور اُس کے اڑتے ہوئے

رواں اُنکو لگ گئے۔ اَور پھل نہیں ملا (۳)۔ اے کھجور! تیری بڑائی کیا ہوئی۔ پھل اُونچے لگے ہیں۔ کسی کو نصیب نہیں ہوتے۔ اَور جب دھوپ کا موسم آجاتا ہے۔ کسی کو سایہ کا بھی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ (۴)۔ (یہ مایا) آپ تو سیانی ہے۔ اوروں کو بھی سیکھاتی ہے۔ اور (جیوؤں کے پھنسانیکیلئے) کنک اور کامنی کے رُوپ میں سیانی بنی ہوئی ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! مالک کے چرن کی بھگتی قبول کرو (یہی مایا سے چھوٹنے کی تدبیر ہے)۔

چودھواں شبد

رام بھگت سنیشے گانٹھی نہ چھوٹے تانے پکری پکری یم لوٹے
ہوے مسکین کلین کہاوے تم یوگی سنیاسی
گیانی گنی شور کبی داتا۔ ای متی کاہو نہ ناسی
سمرتی وید پران پڑھے سب انوبھو بھاو نہ درسے
لوہ ہرینہ ہوے تو کیسے جو نہیں پارس پرسے
جیت نہ ترہو۔ موے کا ترہو جیتے جو نہ ترے
کہی پرتیتی کیو جنھ جاسوں سوئی تہاں مرے
جو کچھو کیو گیان اگیانا سوئی سمجھ سیانا
کہیں کبیر تاسوں کیا کہئے دیکھت درشٹی بھلانا

ترجمہ و تشریح۔(۱)۔ اے رام سے بکھ لوگو! تمہارے شکوک کی گرہ نہ کھلے گی۔ اس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ جم راج پکڑ کر تم کو لوٹتا رہیگا۔ (۲)۔ اے یوگیو اور اے سنیاسیو! تم غریب بھی بنتے ہو۔ اور ساتھ ہی کلین یعنی عالی نسبی کا غرور بھی رکھتے ہو۔ جتنے گیانی گُن والے۔ بہادر۔ پنڈت اور سخی ہیں۔ کسی نے گیان۔ گُن۔ دلیری۔ پنڈتائی اور دان کی عقل کو دُور نہیں کیا۔ (یہ سب کے گلے کی پھانسی ہے۔ اور سب اسکے غرور کے مارے مارے جا رہے ہیں) ۔(۳)۔ سب وید شاستر اور پوران پڑھتے ہیں۔ مگر انوبھو کسی کو بھی نہیں ہوتا۔ (اور یہی کتابیں قید کرنیکی زنجیریں ہو جاتی ہیں) بھلا جب تک لوہا پارس سے نہ چھُو جائیگا وہ سونا کیسے ہوگا! (۴)۔ جو زندگی میں نہیں تر تا۔ وہ مرے پیچھے بھی کیا تریگا۔ ترنا زندگی میں ہے۔ جس نے جیسا یقین اور عقیدہ باندھا ہے وہ وہاں ہی مرے گا۔ اور اپنے اِشٹ۔ مطلوب مقصود اور معبود میں لے ہوگا۔ (۵)۔ جس نے جس گیان اگیان سے تعلق پیدا کیا ہے۔ اُسی سمجھ کو لیکر سیانا بنا ہُوا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اُسکو کیا کہا جائے۔ اُس نے تو دنیا کو (ظاہری نظر سے) دیکھا۔ اور اُسی میں از خود رفتہ ہو گیا۔

پندرھواں شبد

رام اچلی بنا بین میں ہو۔ گھر چھوڑے جات جولاہو
گج نو گج (دس بیس) گج اُنیس کی پریا (پٹڑی) ایک تنائی
سات سُوت نو گاڈ (گٹھا) لہتری پاٹ (عرض) لاگو ادھکائی

تا پٹ تُول نہیں لجن امائی۔ بَیسن سیر اڑھائی
تا میں گھٹے بڑھے رتی نہیں کر کچ کر گھر ہائی ۳
نت اُٹھی بیٹھ گھسم سوں برس تا پر لاگ تہائی
بھینگی پڑیا کام نہ آوے جولہا چلا رسائی ۴
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو جنھ یہ سرشٹی اپائی
چھاڑی پسار رام بھجو بورے بھو ساگر کٹھنائی ۵

ترجمہ۔(۱)۔ رام مُکھ مایا بُنتے چلی۔ جولاہا گھر چھوڑے جاتا ہے۔ (۲)۔ ایک گز۔ نو گز۔ دس گز اور اُنیس گز کی پڑیا بنائی۔ سات سوت۔ نو گڑھے بہتر پاٹ کثرت سے بن گئے۔(۳)۔ اُس پٹ لینی چادر کی گز سے نہیں پالی جاتی۔ اور ایسی سستی ہوگئی۔ کہ پیسے کی ڈھائی سیر لگی ہے۔ اسمیں کمی بیشی نہیں ہوتی۔ اور گھر والی ستری نے ہاتھ میں چوٹی پکڑ رکھی ہے۔(۴)۔ روز اُٹھ بیٹھ کر۔ شوہر سے زبردستی کرتی رہتی ہے۔ اور اُس پر تہائی کا جھگڑا مچاتی ہے۔ بھینی ہوئی پڑیا کام نہیں آتی۔ جولاہا غصہ میں ہوکر گھر چھوڑ چلا۔ (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سنتو! سُنو جس نے یہ سرشٹی پیدا کی ہے۔ اُس کے پسارے کو چھوڑ کر رام کو بھجو! بھو ساگر کے پار جانا کٹھن ہے۔

تشریح۔ (۱) جولاہا = جیو (۲)۔ ایک گز یہ آتما۔ (۳)۔ نو گز بدھی۔ اہنکار۔ من۔ شبد۔ سپرش۔ رُوپ۔ رس۔ گندھ۔ (یہ پانچ تن ماترا) اور ایک آتما سب ملکر نو

ہوئے۔ (۴)۔ دس گز۔ دس اندریاں۔ پانچ کرم اندریاں اور پانچ گیان اندریاں (۵)۔ سات سُوت۔ پانچ مہاستھول بھوت۔ آکاش۔ وایو۔ تیج۔ جل۔ پرتھوی۔ اہنکار اور بُدھی۔ (۶)۔ نو ناد۔ نو گڑھا۔ نو اندریاں۔ نیچے کے نو دوار۔ (۷) بہتر پھانک بہتر کوٹھے۔ یعنی ہزاروں پاٹ (سیپ بولنے کا مادرہ ہے)۔ (۸)۔ پُڑیا = شہر۔

خلاصہ۔ جس وقت رام مکھ مایا نے اپنا تانا بانا پھیلایا۔ اُس نے آتما کے میل سے پہلے سوکشم تتو پیدا کئے۔ اور بتدریج اُن کی مدد سے یہ پُڑیا یعنی جگت بنایا۔ اُسی جگت سے پھر شہر پر دیپی چاد۔ بنایا۔ اور اِس چادر کی وہ کثرت ہوئی کہ جس کا حد و حساب نہیں۔ یہاں تک کہ پیسے کی ڈھائی سیر بکنے لگی۔ اسی میں جیو لپٹا اور مایا اُسکی ستری بن کر رہنے لگی اور اپنا بیوہار کرانے لگی۔ اس بیوہار میں اُس نے جیو کی چوٹی ہاتھ میں کر لی۔ اور زبردستی یمن حق۔ ایک اپنا (بہ حیثیت ستری) دوسرا اولاد تیسرا جیو کا مقرر کیا۔ یہ جگت اچھے بُرے کرم کے جل سے تر بتر ہوگیا۔ جیو اُس کو دیکھ کر پریشان ہُوا اور بھاگا کبیر صاحب کے اُپدیش کے موافق اگر یہ سارے پسارے کو چھوڑ کر رام کو بھجے تب تو ٹھیک ہے۔ ورنہ بھو ساگر کے پار جانا کٹھن ہے۔

سولھواں شبد

رام راجھی جھی جنتر باجے کرچرن بیہونا ناچے
ہاتھ پاؤں
کرین باجے سُنے شرون بن شردنے شرد تاسوئی
بغیر سوراخ والی سننے والی
پاٹن سولیش سبھا بن اُدیر بُوجھو منی جن لوئی
کان آزاد سننے والا
بیلس بوتھ سمجھ لوگ

اِندریہ بن بھوگ سواد جبھّیا بن اَکشے پنڈ بھُونا
جاگت چور مندر تہاں مُوسے گھسیم اُجھت گھر سُونا
بیج بن انکُر پیڑ بن ترور بن پھُولے پھل پھلیا
باجھ کی کوکھی پُتر اَوترا بن پگ ترور چڑھیا
مسی بن دوایت کلم بن کاگج بن اَکشر سُدھی ہوئی
سُدھی بن سہج گیان بن گیا تا کہے کبیر جن سوئی

ترجمہ۔(۱)۔ اے بُکھ لوگو! یہاں سُوراخ دار جنتر بجتا ہے۔ اَور بغیر ہاتھ پاؤں کے ناچ ہو رہا ہے۔ (۲)۔ ہاتھ کے بغیر بجتا ہے۔ کان کے بغیر سُنتا ہے ایسا سُننے اَور سنانے والا ہے۔ شہر آزاد ہے سمجھا بغیر موقع کی ہے۔ مُنی لوگو سمجھو۔ (۳)۔ اندری کے بغیر بھوگ بلاس۔ زبان کے بغیر لذت جسم کے بغیر لافانی ہے۔ جاگتے ہوئے چور گھر کو چرا رہا ہے۔ اَور شوہر کے ہوتے ہوئے گھر خالی ہے۔ (۴)۔ بغیر بیج کا انکھوا اور تنے کا درخت ہے۔ اَور بغیر پھُولے ہُوئے اُس میں پھل لگے ہوئے ہیں۔ باجھ کے پیٹ سے لڑکا پیدا ہُوا۔ اور بغیر پاؤں کے درخت پر چڑھ گیا۔ بغیر سیاہی کے دوات۔ بغیر کاغذ کی قلم ہے۔ اَور بغیر حرف کے علم ہوتا ہے۔ سہج سمادھی کے بغیر روشن ضمیری ہے۔ بغیر گیان کے جاننے والا ہے۔ کبیر صاحب ایسا فرماتے ہیں ؛

تشریح۔ یہ نرگن برہم کے کھیل کی لیلا ہے۔ حقیقت میں وہ ایسا ہی ہے اور اِسی طرح کام کرتا ہے۔ رہتا ہُوا نظر نہیں آتا۔ یہاں محض خیال کی طاقت سے رچنا

ہے۔ مطلب واضح ہے۔ اس لئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے ٭

ستر ھواں شبد

رام گائی اَورَن سمجھاوے ہری جانے بِن بِکل پھرے
جامُکھ بید گایتری اچرے تا سو بچن سنسار ترے
جاکے پاؤں جگت اُٹھی لاگے۔ سو برہمن جیو بدھ کرے
اپنا اُدر بھر پیٹ بھرے
گرہن اماوس ڈھکی ڈھکی مانگے کر دیپک سے کوپ پرے
اکادشی برتو نہیں جانے بھوت پریت ہٹی ہرد دھرے
تجی کپور گانٹھی بش باندھے گیان گمٹے مگدھ پھرے
چھیجے ساہو جو پرتی پالے سنت جنن کی کوٹ کرے
کہیں کبیر جبھا کے لنپٹ یہی بدھی پرانی نرک پرے

ترجمہ۔(۱)۔ آپ رام رام گاکر اور دنکو سمجھاتا ہے۔ مگر خود ہری کو نہیں جانتا۔ بیا کل اور بے چین پھرتا ہے۔ (۲) جس مُنہ سے وید اور گایتری پڑھے جاتے ہیں۔ اُس کے بچن سے سنسار کے ترنے کی امید کی جاتی ہے جسکے پاؤں تمام دُنیا پڑتی ہے۔ دیکھو وہی براہمن جیو ذبح کرتا پھرتا ہے

اُونچے نیچے گھر میں بھوجن کرتا ہے اور قابل نفرت کام کرکے اپنا پیٹ بھرتا ہے۔ گرہن اور اماوس کے موقع پر اچھل اُچھل کر مانگتا پھرتا ہے۔ ہاتھ میں چراغ لئے ہوئے کنوئیں میں گرتا ہے۔ (۴)۔ اُسکو اکادشی برت کی تمیز بھی نہیں ہے بھوت اور پریت کا یقین کرتا رہتا ہے۔ کافور کو چھوڑ کر زہر کو گرہ میں باندھتا ہے گیان کو کھوکر ادھر اُدھر مارا مارا پھرتا ہے۔ (۵)۔ ایماندار کو کمزور کراتا اور چوروں کو (ساعت وغیرہ بتاکر) طاقتور کرتا ہے۔ اور جو سنت جن ہیں۔ اُن کی غیبت کرتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ زبان اندری کے غلام اسیطرح نرک میں پڑتے ہیں ؛

تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے ؛

اٹھارھواں شبد

رام گُن نیارو نیارو نیارو

۱ اَبوجھا لوگ کہاں لوں بُوجھیں (الگ) بوجھن ہار بچارو
کیتے رام چند (نارد) تپسی سوں جن یہہ جگ ٹھگایا
کیتے کاٹھ بھئے مُرلی دھر تن بھی انت نہ پایا
۲ تتسیہ کچھ کرشن (بارہ) سروپی بامن نام دھرایا
کیتے بُدھ بھئے نکلنکی تن بھی انت نہ پایا
۳ کیتے سِدھ سادھک سنیاسی جن بن باس بسایا

کیتے مُنی جن گورکھ کہیئے تن بھی انت نہ پایا
جاکی گتی برہمے نہیں پائی شیو سنکادک ہارے
تاکے گن نر کیسے پیہو کہے (پاوئے) کبیر پکارے

ترجمہ و تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔ خلاصہ کہنے کا یہ ہے۔ کہ رام نام کوئی اور ہی چیز ہے۔ اوتار۔ سدھ۔ سادھ ادیک وغیرہ کوئی اُس کی سمجھ نہیں رکھتے ؛

اُنیسواں شبد

اے بَت رام جیو ہو پرانی تُم بُوجھو اکتھ کہانی (اِس وقت)
جاکو بھاد ہوے ہری اُوپر جاگت رَین بہانی
ڈاینی ڈارے سو نہاڈ دے سنگھ رہے بن گھیرے (رام) (رات) (دن)
پانچ کٹمب ملی جوجھن لاگے باگن باج گھنیرے (ڈاین) (ڈاں پر) (خرگوش) (رسی) (شیر)
روہ مرگا سنشے بن ہانکے پارتھ بانا میلے (باگھ) (سنگا) (شک) (بہت) (باندھے گے)
سیار جرے سکل بن ڈاہے مچھ اہیرا کھیلے (ہرن) (شکاری) (تیر) (لگاوے)
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو جو یہ پد نر جھارے (جنگل) (پچھی) (شکار)
جو یہ پد کو گاے بچارے آپ ترے اُرد تارے (اُترے کے)

اکتھ کہی نہ جاے

ترجمہ - (۱)- پرانی! اسی وقت رام نام جپو۔ اور تم اکٹھ کہانی بوجھو جسکا پریم ہری میں رہتا ہے۔ وہ صبح شام جاگتا رہتا ہے۔ (۲)- ڈاین شاخ پر بیٹھی ہے۔ اور خرگوش کو رسّی سے باندھ رکھا ہے۔ شیر جنگل کو گھیرے ہوئے ہے۔ پانچ کٹمب کے ساتھ لڑائی ہو رہی ہے۔ اور طرح طرح کے باجے بج رہے ہیں۔ (۳)- شک شبہات کے ہرن بارہ سنگا وغیرہ بن میں ہانکے ہوئے ہیں اور شکاری تیر لئے ہوئے بیٹھا ہوا ہے۔ سارے جنگل میں آگ لگی ہوئی اور مچھلی کو شکار کھیلنے کی سوجھی ہے۔ (۴)- کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو اس پد کی تشریح کرے اور اس کو گا کر بچارے۔ وہ آپ بھی تیرے اور دوسروں کو بھی تارے۔

تشریح - (۱)- ڈاین = مایا۔ (۲)- سونہا یعنی خرگوش = بھوک دلاس۔ (۳)- سنگھ = کال۔ (۴)- پانچ کٹمب = کام۔ کرودھ۔ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار۔ (۵) باجے = وید۔ سمرتی۔ پوران۔ (۶)- جنگل = سنسار۔ (۷) مچھلی = جیو۔

اُوپر کی پہلی کڑی کا مطلب صاف ہے۔ دوسری کڑی سے فرماتے ہیں۔ دیکھو کیسے اندھیری بات ہے۔ اس مایا نے کس طرح اپنا جال پھیلایا ہے۔ مچھلی رُوپی جیو سے کہا۔ کہ تو شکار کھیل۔ اپنے بھوگ وِدشے بلاس کے چارہ روپی خرگوش کو رستے سے باندھ کر الگ ڈالی پر بیٹھی ہوئی ہے۔ کال سارے جنگل میں چکر لگا رہا ہے۔ دِلی جذبات کام کرودھ وغیرہ الگ لڑ رہے ہیں۔ اور ہنکوا کر کے ہرن وغیرہ الگ ہانک دیئے گئے ہیں۔ تاکہ شکاری جیوان کو اپنے تیر کا نشانہ بنا دے۔ اتنا ہی نہیں۔ بلکہ سارے جنگل میں آگ لگی ہوئی ہے۔ ایسی حالت میں جیو بچارا ایسا شکار کھیلے تو کیسے کھیلے:

شعر - درمیانِ قعرِ دریا تختہ بندم کردہ باز میگوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

بیسواں شبد

کوئی رام رس پیہوگے پیہوگے سُکھ پیہوگے
پھل امرت کا بیج نہیں بوکلا شک پکشی رس کھائی
چوئے نہ بُند انگ نہیں بھیجے داس بھنور سنگ لائی
نِگم رسال چاری پھل لاگے تائیں تین سمائی
یک ہے دُوری چھے سب کوئی تین تین کوئی پائی
گیو بسنت گریشم رتو آئی بہری نہ ترور آوے
کہے کبیر سوامی سُکھ ساگر رام مگن ہوئے پاوے

ترجمہ۔ (۱)۔ کوئی رام رس پیئیگا، اگر پیئیگا تو خوشی سے جیئیگا۔ (۲)۔ وہ رس امرت کا پھل ہے۔ اُس میں نہ بیج ہے نہ چھلکا ہے۔ اور طوطا پرند اُس کے رس کو پیتے ہیں۔ ایک قطرہ اُس کا چوتا نہیں اور نہ جسم کو بھگوتا ہے۔ بھگت رُوپی بھونرا اُس کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ (۳) وید رس والا درخت ہے۔ اُس میں چار پھل لگے ہوئے ہیں۔ تین تو اُس میں لگے رہتے ہیں۔ چوتھا بہت دُور ہے اور بڑے جتن سے ملتا ہے اور کسی شاذ کو ملتا ہے (۴)۔ بسنت کا موسم چلا گیا۔ گرمی کی رُت آئی۔ پھر اِس درخت میں پھل پھول نہ آویں گے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جو رام میں مگن ہیں۔ وہی اُس سُکھ ساگر سوامی کو پاتے ہیں ؛

رام رس دیکھا

تشریح - رام کے پریم کا پھل لذیذ۔ خوشی کا دینیوالا اور زندگی کا بخشنے والا ہے۔ طوطے رُوپی پریمی اُسکو چکھتے ہیں۔ اُس میں نہ چھلکا ہے۔ نہ بیج ہے۔ کہ کھاتے وقت گلے میں اٹکے۔ بھگت رُوپی بھونرے اُس کے ساتھ لگے رہتے ہیں اِسکی ایک تعریف اور بھی ہے۔ کہ نہ وہ چوتا ہے۔ نہ شریر کو لگتا ہے۔ وید رسیلی درخت ہے۔ اُسکے پھل چار ارتھ کام موکش ہیں۔ تین تو خیر قریب ہیں۔ اور کرم سے مل بھی جاتے ہیں۔ مگر چوتھا موکش اِتنی دُور ہے۔ کہ شاذ بڑی تدبیر سے کسی کو مِلتا ہوگا۔ مگر یہ رام رس پریم سبکو مِل سکتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی اِسکا خواہشمند ہو۔ بسنت رُوپی اِنسانی زندگی کے بہار کے دِن چلے گئے۔ اور بڑھاپا رُوپی پت جھاڑ کے دِن آگئے۔ اب اِس وید کے درخت کے پھل پھول آنیکے دِن کہاں ہیں۔ رم تو جوانی اور طاقت ہی کے وقت کیا جاسکتا ہے۔ جوانی گئی۔ طاقت گئی۔ زور گیا۔ مِل گیا۔ کوئی کیا کرم کانڈ کریگا۔ لیکن رام کے پریم میں مگن ہونا ممکن ہے۔ جو اُس میں مگن ہونگے۔ اُن کو وہ مِل رہیگا ؛

اکیسواں شبد

رام نہ رمسی کون ڈنڈلاگا — مری جیہے کا کری ہے بھاگا ۱
کوئی تیرتھ کوئی مُنڈت گینشا — پاکھنڈ بھرم منتر اُپدیشا ۲
وِدیا وید پڑھی کر ہنکارا — انت کال مُکھ پھانکے چھارا ۳
دُکھت سُکھت سب کُٹمب جیو بلسے — مرن بیر یک سر دُکھ پلسے ۴
کہہ کبیر یہ کلی ہے کوئی — جو رو کرو اُنکسے ٹوٹی ۵

ترجمہ ۱۔ (تجھ کو کون پاپ لگا ہے۔ کہ رام میں نہیں رمتا۔ بدنصیب! تو مرجائے گا تب کیا کرے گا؟ (۲)۔ کوئی تیرتھ جاتا ہے کوئی کیس صاف مونڈا دیتا ہے۔ کوئی پاکھنڈ بھرم میں پھنسا ہے۔ کوئی منتر کا اُپدیش کرتا ہے۔ (۳) کوئی وید و ویاکرن پڑھ کر غرور کرتا ہے۔ اور آخر وقت اپنے مُنہ میں خاک ڈالتا ہے۔ (۴) (ہم نے مانا کہ) دُکھ سُکھ میں کسی طرح کٹمب کو کھلاتا پلاتا رہیگا۔ مگر مرتے وقت تو تو اکیلے دُکھ پاویگا۔ (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ کلجگ کھوٹا ہے۔ جو کڑوا میں رہیگا وہی ٹوٹی سے نکلیگا (جو دِل میں ہے وہی پھولیگا

تشریح۔ مطلب صاف ہے ؛

بائیسواں شبد

اَبدھو چھوڑ ہُو ۔ من بستارا

سو پد گہہ ہُو جاہی تے سدگتی۔ پر برہمہ تے نیارا

نہیں مہادیو نہیں مہمد ۔ ہری ہجرت تب ناہیں

آدم برہمہ نہیں تب مُہوتے نہیں دُھوپ نہیں چھاہیں

اسی سہسر پیکمبر ناہیں سہس اٹھاسی مُونی

چندر سُورج تارا گن ناہیں مچھ کچھ نہیں دونی

ویدہ کتاب سُمرتی ناہیں نہیں تم نہیں پارساہی

۴ بانگ نواج کلما نہیں ہوتے رامو ناہیں کھودائی
آدی انت من مدھیہ نہ ہوتے آتش پون نہ پانی
۵ نکھ چوراسی جیو جنتو نہیں ساکھی شبد نہ بانی
کہیں کبیر سُنو ہو ابدھو آگے کرہو بچارا
۶ پُورن برہم کہاں تے پرگٹے کرتم کن اُچارا

ترجمہ صاف ہے۔ شبد کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ جو کچھ ہے وہ من کا خیالی پھیلاؤ ہے۔ اُس کو چھوڑ کر اُس پد کی طرف توجہ کرو۔ جو پربرہم پد سے بھی اونچا ہے۔ اور اُس وقت کا خیال کرو۔ جب نہ دیو تھے نہ دیونا۔ نہ پیغمبر تھے نہ رسُول۔ نہ اوتار تھے نہ منی نہ چاند تھے نہ سورج۔ عبادت۔ بھجن۔ وید۔ کتاب شاستر۔ رام۔ خدا۔ ابتدا۔ انتہا۔ وسط کچھ بھی نہ تھا۔ سوچو یہ صفاتی رچنا کس نے کی۔ اور پُورن برہم گیان کہاں سے آیا؟

تیئیسواں شبد

ابدھو کُدرتی کی گتی نیاری
رنک نواج کرے وہ راجا بھوپتی کرے بھکاری
اَیسے تے لونگ ہی پھل نہیں لاگے چندن پھول نہ پھولے

۲ مچھ شکاری رمے جنگل میں سنگھ ہمدرہی جھولے
رنیرا رُوکھ بھیا ملیا گری۔ چھوٹی دشی پھوٹی باسا

۳ تین لوک برہمانڈ کھنڈ میں دیکھے اندھ تماسا
پنگل مہرد سومیرو اُلنگھے تر بھوون مُکتا دولے

۴ گونگا گیان بگیان پرکاشے انہد تورک بانی بولے

باندھی اکاس پتال بھٹاوے سیس سورگ پر لیجے
۵ کہیں کبیر رام ہیں راجا جو کچھ کریں سو ساجے

ترجمہ (۱)۔ اُس کی قدرت کی بات نیاری ہے۔ وہ غریب کو راجہ اور راجہ کو فقیر بناتا ہے۔ (۲)۔ وہ جو چاہے سو کرے۔ لونگ میں پھل اور چندن میں پھول نہیں ہوتے۔ (وہ چاہے تو) مچھلی سے جنگل میں شکار کرائے اور شیر کو سمندر کے جھولے میں جھلائے۔ (۳)۔ (وہ چاہے تو) ارنڈ کا درخت ملیاگر چندن ہو جائے۔ اور اُس کی خوشبو چاروں طرف پھیل جائے۔ اور اندھا تین لوک برہمانڈ کھنڈ میں تماشا دیکھنے لگے۔ (۴)۔ (وہ چاہے تو) لولا لنگڑا میرو و سومیرو پربت پر چڑھ جائے۔ اور مُکت ہوئے لوگ بھی ترلوکی میں گھومنے پھرنے لگیں اور گونگا گیان وگیان کا پرکاش کرتا ہوا بیحد اور انحد تقریر کرنے لگے۔ (۵)۔ (وہ چاہے تو) اکاس کو باندھ کر پتال بھیجدے اور سیس کو آسمان پر چڑھاوے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں رام راجا جو کچھ کریں اُنکو سب زیب دیتا ہے۔

تشریح کی ضرورت نہیں۔

چوبیسواں شبد

ابدھو سو یوگی گورو میرا جواں پد کا کرے نبیرا ۱

ترو بر ایک مول بن ٹھاڑھو بن پھولے پھل لاگا

شاکھا پتر کچھو نہیں جاکے اشٹ گگن مکھ جاگا ۲

پون پتر کر پھوٹ بن تنبا بن جبھا گن گاوے

گاون ہار کے روپ نہ ریکھا ستگورو ہوئی لکھاوے ۳

پکشی کھوج مین کو مارگ کہے کبیر دواؤ بھاری

اپرم پار پار پرشوتم مورتی کی بلہاری ۴

ترجمہ۔(۱)۔ اے ابدھو وہ یوگی میرا گورو ہے۔ جو اس پد کی شرح کردے۔(۲)۔ ایک درخت ہے۔ جو بغیر جڑ کے کھڑا ہے۔ اور بغیر پھول کے اس میں پھل لگے ہیں۔ ڈال پات کچھ بھی نہیں۔ اس کا رخ آٹھوں آسمان کی طرف ہے۔ (۳)۔ جڑ کے بغیر پنے۔ ہاتھ کے بغیر تنبا۔ اور بغیر زبان کے گن گاتا ہے۔ گانے والے کے روپ ریکھا کچھ نہیں ہے۔ ستگورو ہو تو اس کو لکھا دے۔ (۴) پکشی اور مین کے راہ سے تلاش کر کبیر صاحب دونوں کو بھاری بتاتے ہیں۔ اپرم پار پار پرشوتم کی مورتی کی بلہاری ہے۔

تشریح۔(۲)۔ یہ من ایک درخت ہے۔ جس کی کوئی جڑ نہیں اور کھڑا ہے۔ پھول کے

بغیر اس میں پھل لگتے ہیں۔ اگر یہ کہو کہ وہ آتما سے پیدا ہُوا ہے۔ تو آتما کی تعریف یہ ہے۔ کہ اس سے نہ تو کوئی چیز پیدا ہوئی اور نہ وہ کسی سے پیدا ہُوا۔ اِس من روپی درخت کے ڈالی و پتے بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ اُس کے انگ و عُضو کا پتہ نہیں اور آٹھوں گگن یعنی چدا کاش میں پھیلا ہے۔ (۳)۔ پو کہتے ہیں ایک آدھار کو۔ بغیر آدھار کے اُس میں پتے لگے ہیں۔ اور بغیر ہاتھ کے اُس کا دھڑ ہے۔ بغیر زبان کے گُن گاتا ہے۔ مگر وہ گانیوالا بھی ایسا ہے۔ جسکے رُوپ، رنگ ریکھا کچھ بھی نہیں ہے۔ صرف گورو کی گیان سے اُس کی سمجھ آتی ہے۔ (۴) اُس کے پانے یا اسکے جاننے کے دو راستے ہیں۔ ایک تو مین مارگ۔ مچھلی کا راستہ ہے جیسے مچھلی میگھ منڈل کو چڑھ جاتی ہے۔ دوسرا پکشی یعنی پنہنگ مارگ ہے۔ جیسے چیلت اور گِدھ وغیرہ ایک جگہ سے اُچھلکر اُوپر آکر منڈلاتے ہیں۔ یہ دو تو راستہ بھاری ہیں اور جسم کے اندر سرت اپرم پار برہم تم کی مورتی کا درشن کرتی مچھلی مین دونوں طریقوں سے اُوپر کی طرف رجوع ہوکر اِس من کا پتہ پاتی ہے۔ اور اُس پر غالب آجاتی ہے ؛

پچیسواں شبد

ابدھو۔ دے نیتو راول راتا ناچے باجن باج براتا ۱
مور کے ماتھے دُولہہ دیکھو (مست ہے) (باجے) اکیتھا جوری (باجے) کہتا
مُڈیئے کے چارن سمدھی دیکھو (بغیر مکھ بیان) پیتر بوہل (کہلاتا) ماتا ۲
دُلہن لیبی چوک (بھات) بٹھایئے (بیاہ) نر بھے پد پربھاتا
(چھوکا دیکر) بھات ہی اُلٹی رات ہی کھایو کھلی بنی (چاول) کُشلا (خیریت) تا

نوٹ کے مکمل دیکھو

پانی گرہن بھئے بھو منڈو سکھ منی سُرت سمانا
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو بُوجھو پنڈت گیانا ۴

ترجمہ:- (۱)- اے بدھو! وہ راجہ (آتما) نشوں میں مست ہے۔ باجے بج رہے ہیں۔ اور بارات سج رہی ہے۔ (۲)- دولہہ کے سر پر موری نہیں ہے بلکہ موری کے سر پر دولہہ ہے۔ اور ایسی جوڑ ہے۔ جو بیان میں نہیں آتی۔ منڈپ کے چاروں سمدھی کو (سنگ) دیتے ہیں سمدھی چاروں (بھائی) کو نیگ نہیں دیتا۔ اور بیٹے نے ماتا کو بیاہ لیا۔ (۳)- دولہن لیپی گئی اور چوک بٹھلایا گیا۔ اور بر بھے پدیں پہنچے۔ رات صبح ہو گئی۔ بھات کو بارات والے نہیں کھاتے بلکہ بارات والوں کو بھات کھاتا ہے۔ کیسی اچھی خیریت ہے۔ (۴)- پانی گرہن ہاتھ پکڑنے یعنی شادی کرنے کے رسم کو کہتے ہیں۔ اُس کے ہوتے ہی بھو (سنسار) ماٹا گیا اور سُرت سُو شمنا ناڑی میں سمائی۔ کبیر صاحب سنتوں سے کہتے ہیں۔ پنڈت گیانا اس کو بُوجھیں ؛

تشریح:- (۱)- راجہ = من۔ (۲)- برات = بُدھی۔ چت۔ آہنکار۔ (۳)- بارات = درتیلا۔ (۴)- مور = کرم کانڈ۔ (۵)- دُولہہ = من۔ (۶)- منڈپ = ہردے چکر۔ (۷)- چاروں = بھانٹ = وید۔ (۸)- سمدھی = برہما۔ (۹) پُتر = من (جو مایا سے پیدا ہُوا)۔ (۱۰)- ماتا = مایا۔ (۱۱)۔ دُلہن = چیلا (۱۲) چوک = چیم۔ (۱۳)- نر بھے پد = مایا میں لے۔ (۱۴)- بھات = ؟ شے ؛

یہ بڑا مزیدار شبد ہے۔ پرم سنت کبیر صاحب سنسار کے متوں کا حال دیکھ کر فرماتے ہیں۔ کہ یہ سب من کا بیوہار ہے۔ اور من مایا میں لے ہوتا ہے۔ حقیقت اتنی دور ہے۔ کہ

لوگوں کو اُس کی خبر بھی نہیں پڑتی۔ سنسار بھکتی بھاؤ کو دیکھ کر آپ کہتے ہیں۔ کہ خوب! من جو راجا ہے۔ کیسے تتو کے بیوہار میں مستا ہے۔ یہ بیاہنے چلا ہے۔ پرانی تو بُدھی۔ چنتا اور اہنکار ہیں۔ اور بیاہنے والے باجے پر تیاں ہیں۔ مگر یہاں اُلٹا تماشا ہے۔ وِویک کو باجنا چاہئے۔ سو تو نہیں وہ ناچ رہی ہیں۔ اور پرُش کو ناچنا چاہئے۔ سو وہ باج رہی ہیں ؛

مور سے مُراد کرم ریتی ہے۔ مور بھی دولہہ کے سر پر وجاتی ہے۔ سو یہاں یہ کھیل ہے۔ کہ من روپی دُولہہ خود کرم ریتی موری کی چوٹی پر ہے وہ وباہنیں۔ بلکہ اُسکو اپنے تابع کرلیا۔ ایسی جوڑ ہے جو بیان میں نہیں آتی۔ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ شادی کے وقت بھانٹ لوگ گوت اُچار کرتے ہیں۔ تب اُن کو نیگ دیا جاتا ہے۔ یہاں اس شادی کے منڈپ کے بھانٹ وید ہیں۔ جو کرم بدھی کا گوت اچار کرتے ہیں۔ اُنکو کچھ نیگ ملنا چاہئے تھا۔ سو تو نہیں۔ اُلٹے یہ نیگ میں سمدھی کو دیتے ہیں۔ جو مایا کا باپ ہے یعنی کرم کا مقصد وید برہمہ کی پراپتی بتاتے ہیں۔ کرم کیا گیا۔ شادی ہوگئی۔ اور من نے شادی کس کے ساتھ کی؟ اپنی ماتا مایا کے ساتھ کی۔ یہ ماتا ہی اُس کی دُلہن ہے ؛

چوک کو لیپ کر اُس پر دُلہن کو بٹھاتے ہیں۔ یہاں یہ کھیل ہوا۔ کہ دُلہن لیپی گئی یعنی مایا ہی کا دھیان و تصوّر کرکے اُس پر جسم یعنی شریر روپی چوک کو بٹھایا۔ اور ایسا بھولا کہ مایا تک کے مقصد کو جسم کے سُکھ کے تابع کیا۔ ویدوں کا دھرم کیا ہے۔ کرم کرو اور شبھ اُشبھ کرم کی وجہ سے کبھی چندر لوک کبھی پتری لوک کو جاؤ۔ یہ آنا جانا بھوگنا شریر کا ہوتا ہے۔ اور نادان اسی کو برہمچید کہتے ہیں ؛

پرانی شادی میں بھانت کھاتے ہیں۔ بُدھ چت اہنکار کو جو بھانت دیا گیا وہ ان ریوں کا وشے تھا۔ انہوں نے اُس کو کیا کھایا۔ بلکہ وشے بھوگ نے اِن کو کھا ڈالا۔ یہاں تک کہ لوک پرلوک میں ہر جگہ یہ اُن ہی کے جال میں پھنسے رہے ؛

بہت اچھا! بانی گرہن کا رسم ادا ہو گیا۔ شادی ہو گئی۔ بھونی سنسار بندھ اور جیسے استری پُرش کا سنجوگ ہوتا ہے۔ ویسے ہی من سُرت دوارا مُکھتی ناڑی کے راہ چڑھ کر مایا ہی کے ساتھ ملا۔ کبیر صاحب سوال کرتے ہیں۔ پنڈت! گیانی! سمجھو۔ تم نے کیا کیا؟ یہ جو کچھ کرم دھرم یوگ بیگیہ۔ جپ۔ تپ۔ تم کرتے ہو۔ یہ من کا تنتوں کے ساتھ کھیل ہے۔ اور وہ کھیل پھر بھی جسم ہی تک محدود رہتا ہے۔ من سب کچھ کر کے مایا میں لے ہوتا ہے۔ اور وقت پھر سنسار میں آکر کھیل کھیلنے لگتا ہے:

چھبیسواں شبد

کوئی رے نرلا دوست ہمارا بھائی رے بہشت کا کہیئے
گاٹھن بھجن سنوارے سوئی جیوں رام رکھے تیوں رہیئے ۱
آسن پون بھوگ مُدرا دی سنجم جیوتش پڈھی بھلانا
جھوٹ درشن پاکھنڈ چھانوے اے کل کاہو نہ جانا ۲
عالم دُنی سگل پھری آئے کلی جیوہی نہیں آنا
تاہی کری کے جگت اُٹھاوے من ہیں من نہ سمانا ۳
کہیں کبیر یوگی او جنگم - بھکی اُن کی آسا
رامے رام رہے جیوں چانک بھکتی نواسا ۴

ترجمہ - (۱) - کوئی شاذ ہی ہمارا دوست ہے۔ اس سے زیادہ کیا کہا جائے

(دوہرت وہ ہے) جو بھکتی بھجن کو سنوارے اور جیسے رام رکھیں ویسے رہے۔ (۲)۔ لوگ آسن پرانایام۔ یگ اور ویدک سنجم کر کے اور جوتش پڑھ کر دیوانے ہو گئے۔ کھٹ شاستر اور نیائے پاکھنڈ پڑھتے ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی چین اور کل نہیں ملا۔ (۳)۔ (تیرتھ والے) دُنیا اور عالم کا چکر لگا آئے۔ مگر جیو کو قرار نہیں آیا۔ اسی تیرتھ ورت ہے۔ وہ جگت کو اٹھانا (یعنی بھو کو دُور کرنا) چاہتے ہیں۔ مگر من میں نہیں سماتا۔ یعنی شانتی نہیں آتی۔ (۴) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یوگی اور جگم کی آس پھیکی ہے۔ اگر پپیہا کی طرح رام رام رٹتے رہتے تو یقیناً بھکتی میں نواس پاتے۔

تشریح کی ضرورت نہیں صاف ہے۔

ستائیسواں شبد

بھائی اَدبھت روپ انوپ کتھا ہے کہے تو کو پتیائی
جہاں جہاں دیکھوں تہاں تہاں سوئی سب گھٹ رہیو سمائی ۱

مچھی بن سُکھ درد بن دُکھ ہے نیند بنا سُکھ پاوے
جس بن بچھوئی روپ بن آشک رتن بیہونا روے ۲

بھرم بن گیان مَنے بن نرکھے روپ بنا نہو روپا
بھگتی بن سُرت رہس بن آنند ایسا چرت انوپا ۳

کہیں کبیر جگت بن پانک دیکھو چت انومانی

ست کبیر بچک

۴ بدھی ہیری لابھے لوبھ کٹمب سب بھجو نہ شارنگ پانی
چھوڑ کر رام جی

ترجمہ۔(۱) بھائی عجیب روپ ہے۔ عجیب کہانی ہے۔ کہنے سے کون اعتبار کرے گا۔ جہاں جہاں دیکھتے ہیں وہاں وہاں وہی ہر ایک کے گھٹ میں سمایا ہوا ہے۔ (۲) دولت کے بغیر سکھ اور بغیر دکھ کا افلاس ہے۔ بغیر نیند کے سکھ سے سوتا ہے جیوتی (کبیر تی) کے بغیر جش (نیک نام) روپ کے بغیر عشق ہے۔ اس رتن کے بغیر (جیو) روتا ہے۔ (۳) بغیر بھرم کا گیان ہے بغیر من کے رکھنے والا ہے۔ بغیر روپ کے ہزاروں روپ والا ہے۔ بغیر توجہ کے ستھی ہے۔ بغیر لبلا (بانا نشے) کا آستہ ہے ایسا بے نظیر چرتر ہے۔ (۴)۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ چت کو لگا کر انومان سے دیکھو۔ یہ جگت ایسے رتن سے خالی ہے۔ اس کٹمب کے لوبھ اور لابھ کو چھوڑ کر رام کو بھجو۔

تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب بہت صاف ہے۔

اٹھائیسواں شبد

بھائی رے گیتا ایک برچھی دیو ہے بھارا بھر بھو بھائی
نو ناری کو پانی پیت ہے ترشا تو رہی نہ بتائی
کوٹھا بہتری اوتو لائے بجر کیواڑ لگائی
کھونٹا گاڑی ڈوری درڑھ باندھو تیہی اوتوری پائی

چاری برکش چھو شاکھا واکے پتر اٹھارہ بھائی
اِیتک لے گیا گم کنھو گیا انی ہیرا بائی ۳
ای ساتو ابرن ہیں ساتو نو اور چودہ بھائی
اِیتک گیئے کھائی بڈھایو گیا تو نہ اگھائی ۴
کھونٹا میں راتی ہے گیا شویت سینگ ہے بھائی
ابرن برن کچھو نہیں واکے بھکش بھکشو کھائی ۵
برجا وِشنو کھوج کر آئے شیو سنکاوک بھائی
سدھ امنت وہی کھوج پرے ہیں گیا کن ہو نہ پائی ۶
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو جو یا پد اسمائی
جو یا پد کو گاوے بچارے آگے ہووے تر جائی ۷

ترجمہ۔ (۱)۔ اے بھائی برہمانے (بانی روپی) ایک گائے بنائی ہے اُس کا بوجھ ناقابل برداشت ہے۔ نو کروڑ بیل بھر بھر کر اسکو پانی پلاتی رہتی ہیں۔ تب بھی اُس کی پیاس نہیں بجھتی۔ (۲)۔ بہتر کوٹوں کے اندر اس کو بند کیا۔ اور اُس پر بجر کیواڑ لگا دیئے۔ اور مضبوط بیخ گاڑ کر موٹی رسی سے باندھ دیا۔ تب بھی وہ گائے سب کو توڑ کر بھاگ گئی۔ (۴)۔ چار درخت (چار وید) چھ شاکھا (کھٹ درشن) اٹھارہ پتے (اٹھارہ پوران) یہ سب گائے گم (گپ) کر گئی

لے گم کی جگہ اصل لفظی یہ گپ تھا۔ جسکے معنی کھا جانے کے ہیں اگر گم ہے تو اسکے معنے چھپ جانے کے ہیں

یا بھاگ گئی۔ گائے بڑی سرکش ہے۔ (۴)۔ یہ سات چکر سات آورن۔ نوکھنڈ اور چودہ لوک سب گائے نے کھالئے۔ پھر بھی وہ آسودہ نہ ہوئی۔ (۵)۔ یہ گائے اپنے کھونٹا میں مست ہے۔ اور سفید سینگوں والی ہے۔ رنگ بیرنگی اس میں کچھ نہیں ہے۔ حلال حرام سب چٹ کر جاتی ہے۔ (۶)۔ پرہما۔ وشنو۔ مہیش شیو۔ سنکادک۔ بے شمار سدھوں نے اُسکو کھوجنا چاہا۔ مگر اُس کا پتہ نہ لگا (۷)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو اس پد کا ارتھ لگاوے اور گائے کو وچارے وہ بھو ساگر کے پار ہو جائے گا ؛

تشریح۔ (رکڑی ۱)۔ نو ناڑی۔ نو ندھی خواہ نو سدھی (رکڑی ۲) سات۔ سات چکر (۱) گدا۔ اغندی۔ ناہی۔ ہردے کنٹھ۔ تیسرا تل۔ پس دل کنول۔ سات آورن۔ پرتھوی۔ جل۔ تیج۔ وایو۔ اکاش۔ اہنکار۔ بدھی۔ نوکھنڈ اور چودہ لوک مشہور ہیں۔ شبد کا مطلب واضح ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی بانی یا کتابوں سے اصلیت کا پتہ لگانا چاہے۔ تو یہ بالکل غیر ممکن ہے۔ اسکا جنگل سخت خوفناک ہے کوئی اس کے باہر نہیں جا سکتا ؛

انتیسواں شبد

بھائی رے نین رسک جو جاگے

پر برہمہ انی گت ادناشی کیسے ہو رسی کے من لاگے

اپلی لوگ کھماری ترشنا کتہوں کبھی نہ سنتوش نہ پاوے

کام کرودھ دونو متوالے مایا بھری گھری پیاوے

برہمہ کلار چڑھائی بھاٹی لے اندری رس چاکھے
سنگ ہی پوچ ہوئے گیان پکارے چیتر ہوئی سوناکھے
شنکٹ سوچ پوچ یا کلی موں بہوتک بیادھی شیر را
جہواں دھیر گھنیرا تی بزمل تہاں اٹھی مل ہو کبیرا

ترجمہ۔(۱)۔ بھائی! اگر عشق پسند اور پریم والی آنکھیں جاگ جائیں تو کسی نہ کسی طرح گیان سروپ اور لایزال پربرہم میں من لگ جائے۔(۲)۔ لوگ لذاتِ نفسانی کے نشہ میں چور ہیں۔ لالچ کی خماری نہیں گئی۔ پھر کیسے قناعت آوے کام کرودھ دونوں متوالے ہیں۔ اور مایا وشے کا پیالہ بھر بھر کر پلاتی ہے۔(۳)۔ برہمہ رُوپی کلال نے بھٹی چڑھا رکھی ہے۔ اس سے اندری رس (کی شراب) لیکر پی رہے ہیں۔ ساتھ ہی بدمست ہو کر گیان گیان پکار اُٹھتے ہیں۔ کوئی چالاک آدمی ہو تو البتہ اس سے بچے۔(۴) اس کلی یُگ میں تردد اور فکر اور نادانی بہت ہے۔ اور شریر کے روگ بھی بہت ہیں۔ جس جگہ دھیر گنبھیر اور بہت صاف صفائی ہے۔ اُٹھ کر کبیر اس سے مل رہو۔

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔ برہمہ سے مُراد برہمانڈی من ہے جو برہمانڈ میں دیا پک ہے جیسے ہمارا پنڈی من پنڈ کیساتھ کھیل کرتا ہے۔ ویسے ہی برہمانڈ میں اسکا کھیل ہوتا ہے۔ حقیقتاً سکے پرے ہے

تیتواں شبد

بھائی رے دوئی جگدیش کہاں تے آئے کہو کون بھرمایا

۱ اللہ رام کریا کیشو ہری ہجرت نام دھرایا
گہنا ایک کنک کے گہنا۔ تاہیں بھاو نہ دوجا

۲ کہن سنن کو دوئی کری تھاپا یک نماج یک پوجا
وہی مہادیو وہی محمد۔ برہما آدم کہیے

۳ کوئی ہندو کوئی ترک کہاوے ایک جمیں پر رہیے
وید کتاب پڑھیں وے گھتباوے ملنا وے پانڈے

۴ بگت بگت کے نام دھرایو یک ماٹی کے بھانڈے
کہہ کبیر وہ دونو بھولے رام نہی کن ہوتا پایا

۵ وے کھسیا وے گائے کٹاویں بادے جنم گنوایا

ترجمہ صاف ہے۔ مطلب بھی صاف ہے ؛

اکتیسواں شبد

۱ ہنسا سنشے چھوری کوہیا گیا پیے بچھوئے دھیا
شک جاو مالک گئے پیتی ہے بچھرے کو دودھ کر
گھر گھر ساوج کھیلے اہیرا پارتھ لوٹا لیئی
شکار کا گوشت کا ٹکڑا

۲ پانی ماہیں تلپھی گا بھوبھری دھوری ہلورو دیئی
ہیں تب گیا گرم گرم ہے پھوڑ دیتی ہے

دھرتی برسے بادل بھیگے بھیٹ بھیا پیراؤ
زمین برستی ہے بھیگتے ہیں تالاب کا کنارہ ہوا تیرنے والا
ہنس سُکھانے تال اڑانے چلے بیدھا پاؤ
خشک ہوئے تالاب اڑ گئے پکڑ کو پھنسایا پاؤں نے
جو لگی کرڈولے پگو چلئی تو لگی آش نہ کیجے
جب تک ہاتھ حرکت کرے پاؤں چلے تب تک امید
کہے کبیر جیہی چلت نہ دیکھے تاسو بچن کا لیجے
جسکو چلتے ہوئے اس کا کیا

ترجمہ (۱)۔ ہنس سنسٹے کے چاقو سے مارا گیا۔ گائے دودھ پیتی ہے اور بچھڑا دودھ پا جاتا ہے۔ (۲) گھر گھر صید شکار کھیل رہا ہے۔ اور شکاری کا گوشت نوچا جا رہا ہے۔ گرم ریت (ٹھنڈے) پانی میں تڑپ رہی ہے۔ دھوبی (گرد) کوئی نہیں بھٹکتا۔ بلکہ گرد خود بھٹکتی اور بچھوڑتی ہے۔ (۳) زمین برستی ہے اور بادل بھیگتے ہیں۔ اور تالاب کے کنارے کے ٹیلے تالاب میں تیر رہے ہیں۔ ہنس تو سوکھ گئے اور تالاب اڑ گئے۔ پاؤں نے کچھ کو پھنسا لیا۔ (۴)۔ جبتک ہاتھ ہلتا ہے اور پاؤں چلتا ہے۔ تب تک (کبھی) امید نہ کیجیگا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جسکو ہم چلتے پھرتے نہیں دیکھتے اُس کے بچن کا کیا پرمان مانیں:

تشریح۔ (۱)۔ اے ہنس روپی جیو! تو شکوک اور وسوسات کے چھوری سے ہلاک ہوا بچھ کو بچھڑا کی شکل میں مایا کو دودھ کر اُس کا دودھ یعنی اصل جوہر پینا چاہئے تھا۔ تجھ کو اُس کا روپ سمجھ میں آتا۔ مگر نہیں اُلٹی مایا تجھ کو چوس رہی ہے۔ (۲)۔ یہاں جیو روپی شکاری خود شکار ہو رہا ہے۔ وہ من کو مار تا مگر من اُس کو مار رہا ہے۔ پانی میں بھوبھور کو ٹھنڈی ہونا چاہئے تھا۔ مگر وہ گرمی سے پریشان ہے۔ پانی ہیں وید شاستر اور گرمی سے تڑپتا ہوا بھوبھور جیو ہے۔ جیو کو چاہئے تھا۔ کہ گیان سیکھتا۔ گیان روپی گرد کو صاف کر لیتا مگر گیان ہی اُس کو

اڑا تا رہتا ہے۔ (۲)۔ بادل سے زمین ہری ہوتی ہے۔ مگر یہاں انتہہ کرن کی زمین کٹے انبھو کے بادل کو نہ کر رہی ہے۔ یعنی اُس پر اپنا اثر ڈال رہی ہے۔ اور چار وید جو مریادا کے بندھن اور محدود قاعدے ہیں۔ وہ اُٹھے گیان کے تالاب کے کنارے کھڑے رہنے کے عوض اُسکے تیرک ہونا چاہتے ہیں۔ حالانکہ اُن کی حیثیت صرف تالاب کی چار دیواری کی ہے۔ اور جیو دُبدھی ہنس خشک ہو گئے۔ اور گیان کا تالاب اڑ گیا۔ جیو گیان کو پاکر اُڑ جاتے ہیں ہنس نال کا موتی چُن کر اُڑ جاتے ہیں۔ مگر یہاں اُلٹی بات ہو گئی۔ مطلب یہ ہے۔ گیان کا کوئی ادھکاری نہیں رہا۔ یہ کچر طرز سنسار ہے۔ اُس کا کام پانڈت جیو کے پھنسانے کا تھا۔ مگر یہاں جیو نے خود سنسار کو باندھ رکھا ہے۔ اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا۔ (۳)۔ سُنو جیو تک تم اِنسان کی طرح پیو ہار کرتے ہو۔ چلتے پھرتے ہو۔ تب لگ اور کسی طریقہ سے گیان کی امید نہ کرو۔ وہ تو اُسوقت ملیگا۔ جب تم اپنی دُبل والا گورو جسکو تم اپنی طرح جذبات والا دیکھو گے۔ حاصل کرو گے۔ جس ایشور کو آنکھ سے نہیں دیکھا۔ اُس کے بچن کو کیا مانیں۔ یہ کبیر صاحب کا کلام ہے

بتیسواں شبد

۱ ہنسا! ہو چت چیت سویرا ان پر پنچ کرل بھوتیرا
پاکھنڈ رُوپ رجیو ان ترگن نہیں پاکھنڈ بھول سنسارا

۲ گھر کو کھسم بدھک نگہو راجا پرجا کا دھوں کرے بچارا
بھکتی نہ جانے بھکت کہاوے تجی امرت بِس کے لئے سارا

۳ آگے بڑے ایسے ہی بھولے بِن گُرو نہ ماتل کہا ہمارا

کہل ہمار گاٹھی باندھو نس با سر ہی ہو ہوشیارا
اے کلی کے گورو بڑے پرپنچی ڈاری ٹھگوری سب جگ مارا ۴
وید کتیب دوے پھندا پسارا تے پھندے پر آپ بچارا
کہہ کبیر تے ہنس نہ بچھڑے جیہی میں ملیو چھوڑا دن ہارا ۵

ترجمہ۔ (۱) اے ہنس! جلد چیت کرو۔ ان دھوکے باز گوروؤں نے بہت پرپنچ کیا ہے (۲)۔ انہوں نے ترگن پاکھنڈ کو رچا۔ اور اسی پاکھنڈ میں سارا بھول گیا۔ برہمہ جو اس برہمانڈ کا راجا ہے۔ وہ قصائی ہے۔ کال ہے۔ مہا کال ہے۔ اور جب اُس کا یہ حال ہے۔ تو اُس کی رعیت جیو کیا کرے (۳)۔ (سب اسی برہمہ کے دھوکے میں بھولے)۔ بھگتی کا اصل مطلب سمجھے بغیر بھگت کہلاتے ہیں۔ امرت کو چھوڑ کر زہر کو اچھی چیز سمجھ کر اختیار کر لیا پہلے جو بڑے بزرگ ہو گئے ہیں۔ وہ بھی بھولے کیونکہ اُن میں سے کسی نے ہماری بات نہیں سُنی۔ (۴)۔ اگر ہمارا کہنا گرہ باندھتے ہو۔ تو رات دن ہوشیار رہو۔ (ورنہ) کلی یُگ کے گورو بڑے فریبی ہیں۔ یہ جال ڈال کر ساری دُنیا کو مار رہے ہیں۔ (۵)۔ وید اور قرآن دونوں نے جال پھیلایا ہے۔ اس پھندے میں پڑے ہوئے تم آپ بچا رہو۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جس کو میں نجات دہندہ مل گیا۔ وہ ہنس کبھی جُدا نہیں ہوئے۔ اُن کو ہر وقت وصال حاصل ہے۔

تشریح۔ مطلب واضح ہے۔ ترگن = ست۔ رج۔ تم۔

تینتیسواں شبد

ہنسا پیارے سرور تجے جائے

جیسی سرور بیچ موتیا چُنتے ۔ بہو پدھنی کیلی کرائے
جس تالاب بیچ موتی طرح بہت عیش کرتے تھے
سُوکھے تال پرینی جل چھوڑے کمل کیو کمھلائے
خشک ہو گئے کنول
کہہ کبیر جواب کی بچھڑے ۔ بہُری ملے کب آئے
جدا ہوئے پھر

ترجمہ۔(۱)۔ پیارے ہنس! تم (مثیر روپی) تال کو چھوڑ کر چلے جا رہے ہو۔ یہ وہی تال ہے۔ جس کے بیچ میں تم (اگیان روپی) موتی چُنتے تھے۔ اور طرح طرح کے عیش کرتے تھے۔(۲)۔ (افسوس) تال خشک ہو گیا۔ کنول کے درخت کو جل نے چھوڑ دیا۔ کنول مُرجھا گئے۔ اے میرے ہنس! کبیر صاحب کہتے ہیں اب کے (اس مرتبہ کے) بچھڑے ہوئے کون جانے پھر کب تم ملو گے۔

چونتیسواں شبد

بہری جن ہنس دشا لئے ڈولیں نرمل نام چُنی چُنی بولیں
بھگت
مُکتا ہل سے چونچ لُبھاوے موتن رہے کے بہری گُن گاوے
چگ

۳ مان سرودر تٹ کے باسی رام چرن چت انت اداسی
(اندروں سے بے گمان)
۴ کاگ بُدھی نِکٹ نہیں آوے پرتی دِن ہنسا درشن پاوے
(نزدیک)
۵ نیر کشیر کو کرے نبیرا کہیں کبیر سوئی جن میرا
(پانی دودھ) (فیصلہ) (بھگت)

ترجمہ۔(۱)۔ مالک کے بھگت ہنس کی حالت کو لئے ہوئے دُنیا میں ڈولتے پھرتے ہیں۔ اَور چُن چُن کر نرمل اور لطیف نام کا اُچارن کیا کرتے ہیں۔ (۲)۔ ان ہنسوں کی چونچ نہیں مُکتا ہل ہوتی ہے۔ جس سے وہ اَوروں کو اپنی طرف کھینچتے رہتے ہیں۔ یا تو وہ خاموش رہتے ہیں۔ یا تو زبان ہو کر مالک کے گُن گاتے رہتے ہیں۔ (۳)۔ یہ ہنس مان سرودر کے رہنے والے اپنے چت کو مالک کے چرنوں میں گاڑ رکھتے ہیں۔ اور دوسری طرف سے اُداسین رہتے ہیں۔ (۴) کوّے کی عقل کا اُن کے پاس گذر نہیں۔ اِن ہنسوں کو روزانہ بلا ناغہ مالک کا درشن ملتا رہتا ہے۔ (۵)۔ یہ دُودھ اور پانی کا نرنے (فیصلہ) کرتے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ میرے سچے بھگت یہی ہنس ہیں۔

تشریح۔(۱)۔ بھگت کس کو کہتے ہیں۔ بھگت وہ ہیں۔ جو زبانی خرچ سے تعلق نہیں رکھتے۔ بلکہ ہنسوں کی طرح اُن کی رہنی۔ اُن کی زندگی اور ان کا بیوہار ہوتا ہے۔ اُن کی زندگی دھرم کی زندگی ہے۔ اُن کی رہنی پریم کی رہنی ہے۔ اُن کا بیوہار بھگتی کا بیوہار ہے۔ سنسار میں رہتے ضرور ہیں۔ مگر سنسار کے ہو کر نہیں رہتے۔ اُن کے مُنہ سے جو چُنے ہوئے منتخب اَور نرمل شبد نکلتے ہیں۔ وہ مالک کے نام ہی ہیں۔ جیسے سمندر کے اندر لطافت کی لہریں اٹھتی ہیں۔ ویسے ہی بھگتوں کی منتخب بانی۔ چُنے ہوئے کلام اور

زمل بچنوں سے مالک کے نام ہی کا آراد ھن خود بخود ہوتا رہتا ہے ۔

(۲)۔ ان ہنسوں کی چونچ میں خوش نما۔ شاندار۔ آبدار اور خوبصورت مکتاہل ہوتی ہوتا ہے۔ جس کے دیکھنے سننے اور سپرش کرنے سے جیو خود بخود ان کی طرف کھنچتے ہیں۔ اور اس مکتاہل موتی کے پربھاؤ سے جیوؤں کو مکتی کا دھن۔ پرماتھ کی دولت اور پریم کی ذات کا حصہ پراپت ہوتا ہے۔ یہ مکتاہل کا ارتھ ہے۔ ان ہنسوں میں دو وصف نظر آتے ہیں۔ یا تو وہ چپ رہتے ہیں۔ یا مالک کے نام کی صدا بلند کرتے ہیں۔ ان کے سوا اور کوئی وصف نہیں ہے۔ جو ان کو دوسروں سے ممتاز کرے ۔

(۳)۔ مان سرور کیا ہے ؟۔ سُن کے ستھان میں ایک امرت کا کنڈ ہے جس میں غوطہ لگانے سے وہ فت۔ پاکیزگی اور نرملتا آتی ہے۔ یہ مان سرور باہر نہیں۔ گھٹ کے اندر ہے روح رسیدہ کا اس کے ساتھ دائمی سمبندھ رہتا ہے۔ " اُٹھے۔ بیٹھے کھڑے اُتارتے۔ کہیں کبیر ہم وہی ٹھکانے " ہنسوں کا اس مان سرور سے گہرا تعلق ہے۔ گو وہ شریر میں رہتے ہوئے نظر آویں۔ مگر چت اُسی مرکز پر گڑا رہتا ہے۔ اور یہی سبب ہے۔ کہ اس مقام پر بیٹھنے نشست رکھنے سے اُن کی بانی میں اُسی کا اثر اپنا کرشمہ دکھاتا رہتا ہے۔ اور ان کی بات اثر سے خالی نہیں رہتی۔ یہ اس کے کنارے کے رہنے والے ہیں۔ مالک کے چرنوں میں چت رہتا ہے۔ دوسری طرف سے اُداسین اور بے تعلق رہتے ہیں۔ گو دُنیا کا بیوہار کرتے ہوئے نظر آئیں۔ " مگر دل بایار دست بکار " کے مصداق ہوتے ہیں ۔

(۴)۔ کال کیا ہے۔ سنسار پنا۔ کال بُدھی یہ ہے۔ سنساری عقل و تمیز کی توجہ کی نظر ہمیشہ دو حالتوں دُنیا ہی کی طرف رہتی ہے۔ جیسے کو جب دیکھیگا دشمنا اور غلاظت ہی کو دیکھیگا۔ ہنسوں میں یہ بُدھی نہیں ہوتی۔ کیوں ؟۔ کیونکہ ان کو اپنے انتر میں روز مالک کا درشن ملتا رہتا ہے۔ اور تو کہتے ہیں یہ اس کو پرتکش دیکھتے ہیں۔ اور اسکے اثرات کو برابر جذب کرتے ہیں۔ جو جس کی صحبت میں اُٹھتا بیٹھتا ہے۔ ویسا ہی اُسکا عمل بشغل

ہوتا ہے جنکو مالک　　نصیب ہے۔ وہ کس طرح سنسار کی طرف رُخ کر سکتے ہیں۔
یہ سچی بنائی بات ہے " تخم تاثیر صحبت اثر "۔

(۵)۔ اِن ہنسوں کا اور جوہر ذاتی اور ذاتی خاصہ اور بھی ہے۔ دودھ اور پانی ملاکر رکھ دو۔ یہ دُودھ کو پی لینگے۔ اور پانی کو چھوڑ دیں گے۔ یہ کیسے مُمکن ہے؟ سُنو۔ اِن کی چونچ میں کچھ اِس قسم کا اثر ہوتا ہے۔ کہ جہاں چونچ لگائی دودھ پھٹ جاتا ہے۔ دودھ کا دودھ پانی کا پانی۔ دونوں الگ تھلگ اور وہ اس ترکیب سے دودھ لے لیتے ہیں اور پانی کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ اثر بھگتوں کی کسنے والی کسوٹی میں ہے۔ وہ مالک کے نام کی کسوٹی ہے۔ " کبیر کسوٹی رام کی بر لا ٹھہرے کوے۔ رام کسوٹی وہ ٹکے جو نام سنیہی ہوے "
کبیر صاحب فرماتے ہیں جس بانی میں یہ گُن نظر آویں۔ اُن کو میرا بھگت سمجھو۔

پینتیسواں شبد

ہری مور پیو میں رام کی بہوریا　　رام مور بڑا میں تن کی لہوریا　　۱
ہری مور رہنٹا میں رتن پیوریا　　ہری کو نام لے کاتل بہوریا　　۲
چھ ماس تاگ برس دن ٹکڑی　　لوگ بولے بھل کاتل بہوری　　۳
کہیں کبیر سوت بھل کاتا　　رہنٹا نہ ہوے مُکتی کو داتا　　۴

ترجمہ۔ (۱)۔ ہری میرے پیارے ہیں میں رام کی جورُو ہوں۔ رام میرے بڑے ہیں۔ میں اُن سے چھوٹی ہوں۔ (۲)۔ میرے ہری۔ ہنٹا ہیں اور میں رتن

پیور یا (ایک طرح کا کپڑا) ہوں۔ ہری کا نام لے کر میں کاتتی رہتی ہوں۔
(۳)۔ چھ مہینہ میں تاگا کیا۔ اور برس دن میں لکڑی بنائی۔ لوگ کہتے ہیں۔ ولہ
خوب اُس نے کاتا ہے۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سُوت تو اچھا کاتا۔
مگر رہنٹا گنتی کا دینے والا نہیں ہے۔

تشریح۔ ہری کا نام لیکر اُپاسنا شروع کی۔ اور جیسے رہنٹے کے گرد سُوت کات
کر لپیٹا جاتا ہے۔ ویسے ہی نام کو کاتتی رہی چھ مہینہ میں تاگا بنا۔ اور برس دن میں لکڑی
ہوئی۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ دل سے بھگتی بھاو کے دھارا پیدا کئے۔ اور وہ ہری کے
ارد گرد جا کر لپیٹ گئے۔ پرتیاہار میں چت کے سُوت کو کھینچ کھینچ کر ایک جگہ ٹھہرانے کی کوشش
کی جاتی ہے۔ یہ سُوت کاتنا ہے۔ اور دھارنا لکڑی بنانا ہے۔ چھ مہینہ روشنی کا سادھن
کیا جاتا ہے۔ جو دیشٹی کا سادھن کہلاتا ہے۔ اور برس دن میں یہ پورا ہوتا ہے۔ اس
عمل سے ایک طرح کا نلابہ تو ہوا۔ مگر اس سے مُکتی نہیں ملتی۔ مُکتی تو اسوقت ملے گی
جب ادھشٹان روپی چرخا کا بھی خیال جاتا رہے۔ اور پریتم اور پریمی دونوں مل کر
ایک ہو جائیں۔

چھتیسواں شبد

۱ ہری ٹھگ ٹھگوری لائی۔ ہری بیوگ کس جیو رے بھائی
۲ کوکا کو پُرش کون کا کی ناری ۔ اکتھ کتھا تیم جال پسارا
۳ کوکا کو پُرش کون کا کو مایا ۔ کورے مرے کو سہے سنتاپا

۴　ٹھگی ٹھگی مُول سبن کو لینھا　　رام ٹھگوری بِرلے چینھا
۵　کہہ کبیر ٹھگ ٹھگی سوں من مانا　　گئی ٹھگوری ٹھگی ٹھگ پہچانا

ترجمہ۔(۱)۔ہری ٹھگ نے جگت میں ٹھگوری پھیلائی ہے۔ اے جیو! ہری سے جُدارہ کر تم کیسے جیو گے۔(۲)۔کون کس کا شوہر۔ کون کس کی ستری غیر ممکن البیان کہانی ہے۔ جمراج نے جال بچھایا ہے۔(۳)۔کون کس کا بیٹا کون کس کا باپ۔ کس کے مرنے پر کسکو دُکھ ہُوا ہے؟(۴)۔ٹھگ نے ٹھگ ٹھگ کر سب کی پونجی لے لی ہے۔ رام کی ٹھگوری کو کوئی شاذ سمجھتا ہے۔(۵) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اس ٹھگ کو میرے من نے پسند کیا۔ جب ٹھگ کی پہچان آگئی۔ ٹھگوری کا خیال بالکل جاتا رہا۔

تشریح۔ بیمک کے اگر اور شبدوں کو چھوڑ دیا جائے۔ تو اکیلا یہ شبد لاکھ روپیہ کا ہے۔ بشرطیکہ کسی کو اس کی سمجھ آجاوے۔ سُنو:۔

ہری کیوں ٹھگتا ہے؟ تاکہ اُس کی طرف تمہارا چت جائے۔ ہری نام ہے ہونیوالے کا۔ وہ ہمیشہ تمہارے چت کو اپنی طرف رکھنا چاہتا ہے۔ تاکہ تم اِدھر اُدھر نہ بھٹکو۔ مگر چونکہ تم سنسار کی پدارتھوں میں پھنستے ہو۔ اس لئے وہ ایسی لیلا کرتا ہے۔ کہ جس سے تم اُس کی طرف جھکو۔ اسی کو ٹھگوری کہا گیا ہے۔ اگر یہ ٹھگوری نہ کی جائے تو پھر کون ہری سے جُدارہ کر جی سکتا ہے۔ اس دُنیا میں کوئی کسی کا نہیں ہے۔ نہ بیٹا نہ بھائی نہ ستری۔ یہ سب جمراج کا جال ہے۔ رام ان سب کو ٹھگ لیتے ہیں۔ محض اس غرض سے کہ جیو اپنا چت ان میں نہ لگا دیں۔ اس ٹھگوری کو کوئی شاذ ہی پہچانتا ہے۔ مبارک ہے یہ ٹھگ! جب اس کا روپ سمجھ میں آجاتا ہے۔ پھر ٹھگوری کا لفظ

د خیال سب معدوم ہو جاتے ہیں ؛

سینتیسواں شبد

۱ ہری ٹھگ ٹھگت سکل جگ ڈولا گون کرت مُکھ ہُو سے نہ بولا
۲ بالاپن کے میت ہمارے ہمیں چھانڈی کہاں چلے سکارے
۳ تم اُس پُرش ہوں ناری تمہاری تمری چال پاہن ہوتے بھاری
۴ ماٹی کا دیہہ پون کو شریرا ہری ٹھگ ٹھگت سو ڈریل کبیرا

ترجمہ (۱)۔ (شریر جیو سے کہتا ہے) ہری ٹھگ تمام جگت کو ٹھگ رہا ہے۔ اور جب (یہ جیو) چلنے لگتا ہے۔ تو مُنہ سے نہیں بولتا ہے۔ (۲)۔ اے ہمارے بالاپن کے میت۔ تم ہم کو چھوڑ کر اتنی جلد کہاں چلے۔ تم ہمارے ایسے پُرش ہم تمہاری ناری ہیں۔ تمہاری چال تو پتھر سے بھی بھاری ہے۔ (۴) (مستقول) دیہہ مٹی کا ہے۔ اور شریر (سُوکشم) ہوا کا ہے۔ ہری کے ٹھگنے سے کبیر ڈرتے ہیں ؛

تشریح۔ ٹھگ کے لفظ سے چوکنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی مختصر شرح اوپر کے شبدوں میں آگئی ہے۔ پہلے ٹیکا کار ٹھگ کے لفظ سے چونک کر اٹ کاسٹ ارتھ کر گئے۔ حالانکہ شبد صاف ہے۔ ہری کے معنے ہی ہرنے والے اور ٹھگنے والے

کے ہیں :-

اڑتیسواں شبد

ہری بن بھرم بگرُو بن گندا
جہاں جہاں گئے آپن پو کھوے پھندے بہو پھندا ۱
بوگی کہے یوگ ہے نیکو - دُوجا اور نہ بھائی
چُنڈت مُنڈت مون جٹا دھری تنہوں کہاں سدھی پائی ۲
گیانی گنی شوُر کبی داتا - اے جو کہہ ہیں بڑ ہم ہیں
جہاں سے اُوٹھے تہاں ہی سمانے چھوٹی گئے تب سب ہیں ۳
بائیں دائیں بجو بکارے - بج کے ہری پد گہیا
کہہ کبیر گونگے گڑ کھایا - پُوچھے سوں کا کہیا ۴

ترجمہ - (۱) - ہری کے (جانے) بغیر بھرم ہوتا ہے - اور گورُو کے بغیر گندا ہو جاتا ہے - جو جو جہاں جائیں گے - اپنے آپا کو کھوئیں گے - اور اپنے آپا کے کھونے سے بہت پھندے پیدا ہونگے - یوگی کہتے ہیں - یوگ اچھا ہے اور دوسرا طریق اچھا نہیں ہے - چوٹی دھاری - سر مُنڈے سادھو مونی جٹا دھاری - اِن سب میں سے کس کو سدھی ملی ہے - کسی کو بھی نہیں ہے -

(۳)۔ گیانی گُنی۔ سُور۔ داتا یہ سب اپنے آپ کو بڑے کہتے ہیں۔ یہ جہاں سے (جس مایا سے) نِکلے۔ اُسی میں سمائے۔ اور اُن کی ساری شیخی جاتی رہی۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ دہنے اور بائیں کے جو نقص ہوں ان کو چھوڑو۔ صرف ہری کے پد کو مضبوطی سے پکڑو۔ (اُس وقت کچھ لُطف آئیگا)۔ مگر یہ گونگے کا گڑ ہے۔ کوئی پُوچھے بھی تو کیسے بتایا جائے ؟

تشریح۔ مطلب بالکل صاف ہے۔ اینچ پینچ کرنے اور لفظوں کے توڑنے مروڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ٹیک میں 'بگڑ' کا ارتھ اور ٹیکا کاروں نے بگاڑنے کے کئے ہیں وہ غلط ہے۔ یہی محاورہ ہے۔ یوں ہی بولا جاتا ہے۔ ہاں آگے بن کا لفظ آیا ہے اُس پر اعتراض کیا جاسکتا ہے۔ مگر محاورہ میں اکثر اسی طرح بولا جاتا ہے۔

اُنتالیسواں شبد

ایسے ہری سوں جگ لڑتا ہے (لڑتا ہے) پنڈر کتھوں گرڑ دھر توہے (سانپ، کہیں بھی پڑتا ہے) ۱
موسے بلاری کیسے ہیتو (پڑھا) جُمیک کہے کنہری سوں کھیتو (سبدن) ۲
اچرج یک دیکھا سنسارا (بڑی) سُنو نہا کھید کنجر سے اسوارا (دنیا) ۳
کہہ کبیر سُنو سنتو بھائی (لگتا) یہہ سندھی کوئی بِرلے پائی (ہاتھی) ۴

ترجمہ۔ (۱)۔ دُنیا ایسے ہری کے ساتھ لڑتی ہے۔ (بھلا سانپ نے بھی

کہیں گرڈ کو پکڑ لاتے ہے۔ (۲)۔ چوہا کی بلی کے ساتھ کیا نسبت ہے۔ گیدڑ شیر کے مقابلہ میں کیسے میدان میں آسکتا ہے۔ (۳)۔ دُنیا میں ایک عجب نظارہ ہے کتے پہ بیل سوار کو (بھونک بھونک کر) بھگانا چاہتے ہیں۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سنتو بھائی! سُنو۔ یہ بھید کسی شاذ کی سمجھ میں آتا ہے ؛

تشریح۔ یہ جو سنساری مت متانتر ہیں۔ وہ حقیقت کے ساتھ جھگڑتے ہیں۔ جیسے کتا ہاتھی کو دیکھ کر بھونکتا ہے۔ جس کو دیکھئے وہ شاستراتھ کرنے کو تیار۔ مگر کوئی پوچھے تو سہی گیدڑ کیا شیر کا مقابلہ کریں گے۔ چوہا کیا بلی کو بھگائیگا۔ سانپ کیسے گرڈ کو کھا جائیگا۔ یہ جھوٹے مت متانتر سچائی کا کیا مقابلہ کریں گے۔ کوئی شاذ آدمی اس کی سمجھ رکھتا ہے ؛

چالیسواں شبد

پنڈت پاوے بادو سو جھوٹا
رام کہے جگ تتی پاوے کھاڈ کہے مکھ میٹھا ۱
پاوک کہے پانو جو ڈاہے۔ جل کہے تِرشا بجھائی
بھوجن کہے بھوک جو بھاجے تو دُنیا تُری جائی ۲
نرکے سنگ سوا ہری بولے ہری پرتاپ نہیں جانے
جو کبہوں اُڑی جائے جنگل کو تو ہری سُرت نہ آنے ۳
بِن دیکھے بِن ارس پرس بِن نام لئے کا ہوئی

دھن کے کہے دھنک جو ہوتے نر دھن رہت نہ کوئی ۴
سانچی پریت وشے مایا سوں ہری بھگتن کی ہانسی
کہہ کبیر یک رام بھجے بن باندھے یم پور جاسی ۵

ترجمہ و تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔ محض زبانی طور پر دھرم کی کتھا کرنے سے روحانی فائدہ کبھی نہیں ہوتا۔

اکتالیسواں شبد

پنڈت دیکھو من موں جانی
کہو دھوں چھوت کہاں تے اُپجی تب ہیں چھوت تم مانی ۱
نادے بندے رُدھر یک سنگے گھٹ ہی میں گھٹ سجے
اشٹ کمل کی پوہوئی آئی یہ چھوت کہاں اُپجے ۲
لکھ چوراسی بہت باسنا ہو سب میری بھو مانی
ایکے پاٹ سکل بیٹھارے سینچی لیت دھوں کانی ۳
چھوت ہی جیون چھوت ہی اچون چھوت ہی جگ اپجایا
کہہ کبیر تے چھوت بورجت جا کے سنگ نہ مایا ۴

چھوت وچار

سے تب ہیں = تبھی۔

ترجمہ (۱)۔ پنڈت! تم اپنے من میں سوچ کر و چارو۔ کہ تم بھلا کیسے چھوت چھات مانتے ہو۔ اور یہ چھوت کہاں سے آئی ہے۔ (۲)۔ ناد۔ بند۔ خون۔ یہ سب یک ساتھ ہیں۔ گھٹ میں گھٹ سنوارا اور ساجا جاتا ہے۔ اور سب (ایک ہی قاعدہ میں) اشٹ دل کمل (ماتھی چکر) کے نیچے یعنی گربھ سے پیدا ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں سب ایک سے ہیں پھر یہ چھوت کہاں سے پیدا ہوتی ہے۔ (۳) لکھ چوراسی جونی کی باسنائیں سب سنسکرمٹی ہو جاتی ہیں۔ سب (جیو) ایک ہی پاٹ (صفا) میں بھاگے جاتے ہیں۔ کیا تم نے کسی کو سینچ کر کاٹ لیا ہے؟ (یعنی ہندوؤں کے طریقہ کے موافق گنگا جل چھڑک کر اس کو بھی پوتر کر کے الگ کر لیا ہے؟) (۴)۔ (اور بالفرض اگر چھوت مانتے ہی ہو تو سنو) چھوت ہی کھانا ہے۔ چھوت ہی پینا ہے۔ چھوت ہی سے جگ پیدا ہوا ہے۔ ہاں اگر چھوت سے کوئی پاک صاف ہے۔ تو صرف وہ ہے۔ جس کے ساتھ مایا نہیں ہے۔

تشریح۔ مطلب صاف ہے۔

بیالیسواں شبد

پنڈت شودھی کہہ ہو سمجھائی۔ جاتے آوا گمن نسائی
(صاف کر کے کہو) (جس سے آوا گون) (چھوٹ جائے)
ارتھ دھرم او کام موکش پھل کون دشا بسے بھائی
(اور) (طرف)
اُتر۔ دکشن پورب پشچم۔ سورگ پتال کے ماہے
(درمیان)

۲ بن گوپال ٹھور نہیں کت ہوں نرک جات دیوں کا ہے
ان جانے کو نرک سورگ کہیں بھی ہے ہری جانے کو ناہیں

۳ جیتی ڈر کو سب لوگ ڈرت ہیں سو ڈر ہمرے ناہیں
پاپ پنیہ کی شنکا ناہیں سورگ نرک نہیں جاہیں

۴ کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! جہاں پد تہاں سماہیں

ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔ الفاظ سہل ہیں کہنے کا مطلب صرف اتنا ہی ہے۔ کہ جن کو گیان ہے۔ اُنکو نرک سورگ کچھ نہیں ہے۔ اِن کا خوف صرف اگیانیوں کو رہتا ہے۔ اور وہ اگیان کی وجہ سے پاپ پُنیہ میں پھنسے رہتے ہیں۔

تینتالیسواں شبد

۱ پنڈت متھیا کرد بچارا نا وہاں سرشٹی نہ سرجنہارا
تھول استھول پون نہیں پاوک ربی ششی دھرتی نہ نیرا

۲ جیوتی سروپی کال نہ اُوہواں بچن نہ آہی شریرا
کرم دھرم کچھو نہیں اُوہواں نا کچھو منتر نہ پُوجا

۳ سنجم سہت بچار نہیں ایکو تو ایک نہ دُوجا
گورکھ رام ایکو نہیں اُوہواں نا وہاں بھید بچارا ۔

۴ ہری ہر برہما نہیں شیو شکتی تیرتھو نہیں اچارا
مایا باپ (شدھ) گورو (بدھ) ناہیں سو دوجا کی اکیلا (ہیر)
۵ کہہ کبیر جواب کی سمجھے - سوئی گورد ہم چیلا

۱

ترجمہ و تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔ اصلی پد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جہاں کوئی حالت نہیں ہے۔ نہ کسی حالت کا انومان ہو سکتا ہے۔ نہ وہ ایک ہے نہ انیک ہے۔ وہ ستھول ہے نہ سوکشم۔ خلقت۔ خالق سورج چاند۔ منتر سو جا سنجم۔ بھاد۔ رام۔ گورکھ۔ شیو وغیرہ کوئی نہیں ہے۔ اور نہ وہاں کوئی ہے۔ نہ اُس کے باپ ہے نہ گورو ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

چوالیسواں شبد

۱ بُوجھو پنڈت کرہو بچارا پُرش اَہے کی ناری
برہمن کے گھر برہمنی ہوتی یوگی کے گھر چیلی
۲ کلیما پڑھی پڑھی بھئی ترکنی کلی میں رہے اکیلی
بر نہیں برے بیاہ نہیں کرئی پُتر جنم ہو نہاری
۳ کارے مُونڈے یک نہیں چھانڈے ابہوں آدی کنواری
مایا یک رہے جائی نہ سُسرے سائیں سنگ نہ سودے
۴ کہہ کبیر دے جگ جگ جیوے جاتی پانتی کُل کھودے

ہر لفظ واضح ہے

پینتالیسواں شبد

۱ کون مُوا کہہ پنڈت جنا سو سمجھاے کہو موہی سنا
۲ مُوئے برہما کہو وشنو مہیشا پاروتی پُت مُوئے گنیشا
۳ مُوئے چندر مُوئے روی کینا مُوئے ہنومت جن باندھی سیتا
۴ مُوئے کرشن موئے کرتارا یک نہ مُوا جو سرجن ہارا
۵ کہیں کبیر مُوا نہیں سوئی جاکے آواگمن نہ ہوئی

سب صاف ہے ٭

چھیالیسواں شبد

پنڈت اچرج یک بڑا ہوئی
۱ یک مرے موئے ان نہیں کھائی یک مرے سیجھ رسوئی
۲ کری کے سنان تیلک کری بیٹھے نوگن کاندھ جنیئو
ہانڈی کے ہاڈ ہاڈ تھاری مُکھ اب کھٹ کرم بنیئو

سنت کبیر کا بیجک

دھرم کتھے جہاں جیو بدھے تہاں اکرم کرم کرے مرے بھائی
جو تو ہرے کو براہمن کہیئے تو کیہی کہیئے کسائی　۳
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو بھرم بھوکی دُنیائی
اِرم پار پار برُشوتم یہہ گتی برلے پائی　۴

تشریح۔ تعجب کی بات ہے کہ اگر گھر میں کوئی مر جاتا ہے۔ تو چھوت لگتی ہے۔ اور گھر میں کھانا نہیں پکایا جاتا۔ اور ایک کو مار کر تکلن کے ساتھ رسوئی تیار کرائی جاتی ہے۔ اور مزہ یہ کہ سنان تیلک اور کندھے پر جنیو ڈال کر ہانڈی سے ہڈی نکال کر منہ میں اُسی ہڈی کو رکھ کر چوستے ہیں۔ یہ کھوٹے کرم ہے۔ دھرم کی کتھا کرنا اور جیو ذبح کرنا کیسا ناجائز کام نہیں ہے۔ اگر تم براہمن ہو۔ تو پھر قصائی کس کو کہنا چاہیئے۔ وغیرہ وغیرہ ؛

سینتالیسواں شبد

پنڈت بُوجھ پیو تم پانی
جا ماٹی کے گھر میں بیٹھے تا میں سرشٹی سمانی　۱
چھپّن کوٹی جادو جہاں بنسے مُنی جن سہس اٹھاسی
برگ برگ پیگمبر گاڈے تے سری مانی ماسی　۲
مچھ کچھ گھر بیانے رُدھر نیر جل بھریا

---

۳ ندیا نیر نرک بہی آوے پشو مانس سب سر یا
ہاڈ بھری جھر گود گلی گلی دودھ کہاں تے آوے

۴ سنو تم پانڈے جیون بیٹھے مٹیا ہی چھوت لگائے
بید کتاب چھوڑی دیہو پانڈے ای سب من کے کرما

۵ کہیں کبیر سنو ہو پانڈے ای سب تمہرے دھرما

تشریح:- پانی میں سچ مچ تمام غلاظت جذب ہوتی رہتی ہے یہی حال مٹی اور سارے تنوں کا ہے۔

اڑتالیسواں شبد

۱ پنڈت دیکھو ہردے بچاری۔ کون پرش کو نری
سہج سمانا گھٹ گھٹ بولے واکو چرت نہ انو پا

۲ واکو نام کہا کہی بلیے۔ ناؤ ہی برن نہ روپا
تیں میں کاہ کرے زبوڑے کیا تیرا کیا میرا

۳ رام کھودائے شکتی شیوا ایکے کہو دھوں کاہی
وید پران کران کیتیے۔ نانا بھانتی بکھانی
ہندو ترک جین اویگی اے کل کاہے نہ جانی

چھ درشن میں جو پرمانا　　تاسو نام من مانا
کہہ کبیر ہم ہیں ہیں بورے　　ای سب کھلک سیانا

تشریح۔ آتما نہ مرد ہے نہ عورت ہے ۔

انچاسواں شبد

بُوجھ بُوجھ پنڈت پدنر بانا　　سانجھ پرے کہواں بسے بھانا
نیچ اُونچ پربت ٹھیلا بھیت　　بن کائن تہواں اُٹھ گیت
اوس نہ پیاس مندر نہیں جہواں　　سہسر دھنیو دوہا دے تہواں
نیتے اماوس نت سنکرانتی　　نت نت نوگرہ بیٹھے پانتی
میں تو ہی پوچھوں پنڈت جنا　　ہر دیا کرہن لاکو کیسی کھنا
کہہ کبیر اتنو نہیں جان　　کون شبد گورو لاگا کان

ترجمہ۔ (۱)۔ پنڈت! پدنر وان کو بوجھو۔ شام ہونے پر سورج کہاں غروب ہوتا ہے۔ (۲)۔ نہ وہاں پستی ہے نہ بلندی۔ نہ ٹیلا ہے نہ دیوار ہے۔ اور بغیر گانیوالے کے انحد راگ کی سوہاونی صدا سنائی دیتی ہے۔ نہ وہاں اوس ہے نہ پیاس ہے۔ نہ وہاں گھر دوار ہے۔ اور ہزاروں دھینو گائے وہاں دُھائی جاتی ہیں۔ (۴)۔ روز اماوس اور شنکرانت ہے۔ اور روز نوگرہ

پانت میں بیٹھے رہتے ہیں۔ (۵) میں تجھ سے اے پنڈت پوچھتا ہوں۔ کہ دل میں کس وقت گرہن لگتا ہے (۶) اگر اتنی بھی سمجھ نہیں ہے۔ تو کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کس گورو کا شبد تیرے کان میں لگا ہے ؛

پچاسواں شبد

۱ بوجھ بوجھ پنڈت برداہ ہوئی (درخت) اَدھر سے پُرش اُدھا بسے جوئی (نصف مرد عورت)

۲ برد ایک سکل سنسارا (درخت) سورگ سیس جڑ گیل پاتالا (آسمان سر گئی پاتال)

۳ ۔ہ پکھری چو بیس پاتا (پتے) گھن برہ لاگی جہوں گھاتا (پنکھڑی گھنی برہ چاروں طرف)

۴ پھلے نہ پھولے داکی ہے باتی (اس کی بات) رین دوس بکار جوئے پانی (رات دن خواب)

۵ کہہ کبیر کچھو اچھو نہ جیا (کچھ نہ جیب) ہری برد اپرتی پالت (ملک پالتا) ایہا تیہے

ترجمہ معہ تشریح ۔ایک درخت ہے۔ آدھا مرد آدھا ستری۔ وہ درخت پرش و پرکرتی کے ملاپ سے بنا ہے۔ یہ ساری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اسکا سر آسمان میں ہے۔ اور اس کی جڑ پاتال میں ہے۔ بارہ پنکھڑی اسمیں سال کے بارہ مہینہ ہیں جس کو تم کال کہہ سکتے ہو۔ اور چوبیس پتے چوبیس پرکرتی ہیں۔ جن کو مایا کہہ سکتے ہو۔ اور اس کی گھنی برہ چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ (برہ وہ جڑی ان جڑوں کو کہتے ہیں جو شاخوں سے پھوٹ کر نیچے کی طرف لٹک آتی ہے۔ اور پھر ان سے نئے بنجاتے ہیں) پھلتا پھولتا

نہیں ہے۔ مگر اس سے شبد پرگٹ ہوتا ہے۔ اور رات دن اوکار کا پانی ٹپکتا رہتا ہے۔ یعنی جیو کی درشٹی سے یہ سب جنجال پرش اور پرکرتی کے میل ہی سے ہوتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جب کچھ بھی نہیں تھا۔ تب بھی مالک اس درخت کو پالتا تھا۔ یعنی یہ پرش پرکرتی سب اسی کے آدھار پر تھے اور اس لئے وہ پرش اور پرکرتی سے نیارا ہے۔

اِکاونواں شبد

۱ بُوجھ بُوجھ پنڈت من چیت لائے　　کہوں بھرل بھرے کہوں سکھائے
(کبھی بھرکر بہتا ہے کبھی خشک ہو جاتا ہے)

۲ گگن اُدے کھن ڈوبے گگن اوگاہ　　رتن نہ ملے پاوے نہیں تھاہ
(کبھی نکلتا کبھی ڈوبتا کبھی گہرا)

۳ ندیا ناہیں سرتی بہے نیر　　مچھ نہ مرے کھیوٹ رہے تیر
(نہیں ایسی کہ مچھلی کنارے ملاح)

۴ کہہ کبیر یہ من کا دھوکا　　بیٹھا رہے چلا چل چوکھا
(اچھی طرح)

ترجمہ مع تشریح۔ اے پنڈت من چیت لاکر من کی دشا کا وچار کر۔ کبھی تو یہ بھر کر چھلکتا اور بہنے لگتا ہے کبھی بالکل خشک ہو جاتا ہے۔ (کبھی تازہ کبھی پژمردہ) کبھی (سورج کی طرح) طلوع ہوتا ہے۔ کبھی غروب ہوتا ہے۔ (کبھی ہمت و حوصلہ کے وقت بلند نگاہ و اولوالعزم ہوتا ہے کبھی پست ہمتی میں گر جاتا ہے) کبھی سمندر کی طرح ایسا عمیق اور گہرا ہو جاتا ہے۔ کہ نہ کسی کو اس کے رتن یعنی اصلیت کا پتہ ملتا ہے۔ اور نہ تھاہ ملتی ہے یہ ندی نہیں ہے۔ مگر (کبھی کبھی)

ایک رس پانی بھی برسنے لگتا ہے یعنی سہج ورتی کے وقت یہ سم درشی ہو جاتا ہے اور تب نہ مچھلی مرتی ہے نہ مانجھی اپنا جال ڈالتا ہے۔ یعنی جس وقت من سمتھر ہو جاتا ہے جنم مرن کا جھگڑا مٹ جاتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں یہ پرپنچ جو کچھ نظر آرہا ہے من کا دھوکا ہے۔ تم بیٹھے ہوئے چلے چلو۔ یعنی سہج ورتی بنالو۔ آپ ہی آپ راہ طے ہوتی چلے گی۔ اور نشچے کا مقصد ہاتھ آئے گا۔ اسی کے سلسلہ میں آگے کا شبد ہے:

باونواں شبد

جھول لیجئے برہمہ گیانی

۱ گھوری گھوری برشا برساوے پریا بند نہ پانی
چینٹی کے پگ ہستی باندھے چھیری۔ بیگے کھایو

۲ اودھی ماہیں تری چھپا چھری چوڑے گیہہ کرایو
میڈھک سرپ رہے یک سنگے بلی شوان بواہی

۳ نت اٹھی سنگ سیارسوں جوجھے ادبھت کہتو نہ جاہی
سنشے مرگا تن بن گھیرے پارتھ بانا ملے

۴ سایر جرے سکل بن ڈاہے مچھ اہیرا کھیلے
کہہ کبیر یہ ادبھت گیانا کو یہ گیان ہی بوجھے

۵ بِن پنکھے اڑی جائے آکاسے جیو ہی مرن نہ سوجھے
بغیر پر اڑ جائے آسمان

ترجمہ۔(۱)۔ اے برہمہ گیانیو! تم خوب جھولو۔ موسلا دھار بارش ہو رہی ہے مگر ایک بوند پانی بھی نہیں پڑا۔ (۲)۔ جیونٹی کے پاؤں میں ہاتھی کو باندھا۔ اور بھیڑیا کو بکری نے کھالیا۔ سمندر سے چھاچھ کی ندی نکلی۔۔۔۔ اُس نے چوڑا گھر کرایا۔ (۳)۔ مینڈک اور سانپ ایک ساتھ رہتے ہیں۔ بلی کتے کے ساتھ بیاہی گئی ہے۔ روز شیر اُٹھ کر گیدڑ کے ساتھ لڑتا ہے کیسے کوئی اس تعجب کی بات کو بیان کرے۔ (۴)۔ سنسے روپی مرگا نے تن روپی جنگل کو گھیر لیا ہے۔ شکاری اپنا تیر کمان سے جوڑتا ہے۔ سمندر جل رہا ہے۔ سارے جنگل میں آگ لگ رہی ہے۔ مچھلی شکار کھیل رہی ہے (۵) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ عجیب و غریب گیان ہے۔ اس کو کون سمجھے اگر سمجھے تو بغیر پر کے آسمان کو اڑ کر چلا جائے۔ اور جنم مرن سے آپ چھٹکارا پا جائے۔

تشریح۔(۱)۔ جیونٹی = جیو۔ (۲)۔ ہاتھی = کال۔ (۳)۔ بکری = جیو (۴)۔ بھیڑیا = کال (۵)۔ سمندر = سنسار۔ (۶)۔ چھاچھ ندی = جیو (۷) میڈھک = جیو (۸) سانپ کال (۹) بلی = مایا (۱۰) کتا = جیو۔ (۱۱)۔ شیر = کال۔ (۱۲) گیدڑ = جیو (۱۳)۔ سانڈ بھوساگر (۱۴) ہرن = جیو ساگر (۱۵) مچھلی = جیو

جو لوگ برہمہ گیان میں پڑے ہیں۔ وہ پڑے رہیں۔ وہ بھرم کا جھولا ہے۔ بھرم کا جل خوب برسے مگر ایک بوند بھی اُس سے نہ گریگا کیونکہ وہ بھرم ہی بھرم ہے۔ کیونکہ اُس کی حیثیت صرف دیہہ گیان کی ہے۔ لیکن اگر جیو بھگتی مارگ میں چلیں تو یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہ کال اور

مایا پر غالب آجائیں گے۔ اور سنسٹے اور بھرم روپی مرگ جو تن روپی جنگل کو گھیرے ہوئے ہیں۔ اُس میں بھکتی کے پرکاش ہوتے ہی جل جائیں گے۔ اور مچھلی روپی جیو اس میں شکار کرنے لگیگا۔ اگر یہ حاصل ہو جائے تو کیا کہنا ہے۔ چیونٹی رُوپی جیو اس اپنے پاؤں سے کال کو باندھ لیگا۔ بکری رُوپی جیو کال رُوپی بھیڑیا کو کھا جائے گا۔ چھانچھری رُوپی جیو سنسار رُوپی سمندر سے نکل کر اپنا گھر کشادہ کر لیگا۔ مینڈھک روپی جیو سانپ رُوپی کال کے ساتھ رہیگا۔ کُتا رُوپی جیو بلی رُوپی مایا سے بیاہ کر لیگا۔ اور گیدڑ رُوپی جیو شیر رُوپی کال کو روز لڑائی کے لئے للکارتا رہیگا۔ اور سنسٹے کے دُور ہونے سے اصلی عجیب و غریب گیان کے پراپت ہوتے ہی جیو بغیر پر کے آسمان کو اُڑ جائے گا۔ اور جنم مرن کا کھٹکا دُور ہو جائے گا۔

ترپنواں شبد

وہ برد اپ چینھے جو کوئی　　جرا مرن رہتے تن ہوئی　　۱
(درخت پہچانے)　　(بڈھاپا موت سے آزاد جسم)

برد ا ایک سکل سنسارا　　پیڑ ایک پھوٹل تین ڈارا　　۲
(پھوٹی شاخ)

مدھیہ کے ڈار چاری پھل لاگا　　شاکھا پیڑ گنت کو باگا　　۳
(درمیان شاخ چار)　　(شاخ پتے شمار کرنے کون دوڑتا ہے)

بیلی ایک تربھون لپٹانی　　باندھے تے چھوٹی ہیں نہیں پرانی　　۴
(ترلوکی اتا)　　(اسکے پتے)

کہہ کبیر ہم جات پکارا　　بنڈت ہوئے سو کرے بچارا　　۵

ترجمہ و تشریح۔ اِس سنسار کے درخت کو جو کوئی پہچان لے۔ موت و ضعیفی

سے اُس کا جسم آزاد ہو جائے گا۔ وہ درخت ایک ہے۔ سارے سنسار میں پھیلا یا ہے۔ اِس ایک درخت کے ست۔ رج۔ تم کی تین شاخیں ہیں۔ اور اس کے درمیان چار پھل ارتھ۔ دھرم۔ کام۔ موکش لگے ہیں۔ اِن کے سوا اور شاخ و پتے اِتنے ہیں۔ کہ کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ اِس سنسار روپی درخت کے ساتھ ایک مایا روپی بیل (لتا) لپٹی ہوئی ہے۔ یہ جس کو باندھ لیتی ہے۔ اُس کا چھوٹنا مُشکل ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ ہم پکار کر کہے جاتے ہیں۔ پنڈت ہو تو اس پر غور کرے۔

چودنواں شبد

سائیں کے سنگ سائسر آئی

سسرال

سنگ نہ سُوتی سواد نہ مانی گئے جوبن سپنے کی ناٹی　۱

لذت　سوئی

جنا چاری بلی لگن سوچائی جنا پانچ بلی منڈپ چھائی

سکھی سہیلی منگل گاویں دُکھ سُکھ ماتھے ہردی لگائی　۲

نانا رُوپ بھری من بھانوری گانٹھی جوری بھئی پتی آئی

ارگھے دے دے چلی سو باسنی چوک ہی راتڑ بھئی سنگ سائیں　۳

ارگھ　باسنا　ہیں ہی

بھیو بواہ چلی بن دُولہہ اچھی باٹ جان سمدھی سمجھائی

کہہ کبیر ہم گوتے جیسے ترپ کنت لے تور بجائی　۴

جائیں　تری　مالک اپکر　زنگھا　بجاکر

ترجمہ و تشریح۔ اِس ترلوکی کا مالک کال برہمہ ہے۔ اُسی کے ساتھ جیو سنسار رُوپی سسرال میں پایا۔ اُس کو اس کی صحبت کا مزہ نہیں ملا۔ اور ساری عُمر مُفت میں ضائع ہوئی۔ (۲)۔ چار جنے یعنی من۔ بُدھ۔ اہنکار۔ چِت نے اُس برہمہ کے ساتھ شادی کرنے کا لگن دھرایا۔ اور پانچ بھوت پرتھوی جل۔ تیج۔ وایو۔ آکاش نے منڈپ (اس شریر) کو بنایا۔ سکھی سہیلی جواندریوں کی برتیاں ہیں۔ منگل راگ روپی کرم دھرم کے گیت گا گا کر اس کے ماتھے سُکھ دُکھ کی ہلدی لگائی۔ (۳)۔ مختلف شکلوں میں من کی باسناؤں کی بھانوری پڑی۔ اور برہمہ کے ساتھ گویا پتی پتنی کا رشتہ جوڑا گیا۔ یعنی گورہ چیلا کے تعلق کے ساتھ بیعت کی گئی۔ ارگھ رُوپی اہم برتی کا ارگھ دیکر یہ چوک ہی میں رانڈ ہوگئی۔ یعنی اپنے آپکو آزاد سمجھ کر سائیں کا خیال ہی بھولا دیا (۴) بیاہ ہونے کو تو ہوگیا۔ مگر یہ بغیر دولہے کے ہے۔ راہ چلی جا رہی ہے۔ وہاں اُس کو سدھی رُوپی سمشٹی گیان نے بودھ کرایا کہ تو جا کہاں رہی ہے۔ "اہم برہمہ آسمی" کی ورتی تو ساتھ ہے۔ اہم پنا اہنکار ہے جہاں "اہم" ہے وہاں سائیں کے ساتھ ملاپ کیسا۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ جیو کو ایسا دھوکا ہُوا۔ مگر ہم گو نے (مکلاوہ) جاتے وقت نرسنگھا بجا کر اپنے سائیں کے ساتھ چلیں گے یعنی سُرت شبد ابھیاس میں انحد باجے بجتے ہیں راستہ طے کرتے ہوئے چلیں گے۔ اور اس طرح بھوساگر سے پار ہو جائیں گے۔

پچھنواں شبد

نل کے ڈھاڑپن دیکھو آئی　　کچھو اکتھ کہتا ہے بھائی

(دیہی محاکات دیہہ پنا)

سنگھ شادُول یک ہر جوتن سیکس بوینی دھانا
شیر (ہل جوتنا خواب زمین) بونا دھان
بَن کے بھلوٹیا چاکھر پھیرے چھاگر بھئے کساتا ۲
بھولا نیوالے نرالی کرنے والے بکرے
کاگا کپڑا دھودن لاگے بگلا کرے دانتا
کوا بگلا کٹکٹاتے دانت
کاچھی مونڈ مونڈاون لاگی ہم ہُوں جاپ براتا ۳
بھی جانیکا
چھیری بیاگھ ہی بیاہ ہُوت ہے منگل گاوے گائی
ہوتا گاوے ہے
بَن کے روجھ ہی داج دیجے گوہ بوکندے جائی ۴
ہرن دہیز دے ایک زہریلا جانور پالکی کیساتھ والے
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو جو یہ پد اَرتھاوے
تاویل کرے
سوئی پنڈت سوئی گیاتا سوئی بھگت کہاوے
جاننے والا

ترجمہ۔ (۱)۔ انسان کی حماقت اور ڈھٹائی تو دیکھو۔ عجیب وغریب نا قابل بیان کہانی ہے۔ (۲)۔ ہل میں شیر جُتے ہیں۔ بنجر زمین میں دھان بونے چلے ہیں۔ جنگل کے بھولا نیوالے نرالی کرنے والے ہیں۔ اور بھیڑ بکری کپڑا دھوتا ہے۔ (۳) کوا کپڑا دھوتا ہے۔ بگلا دانت کٹکٹا رہا ہے۔ نکمی بارات میں جانے کے لئے حجامت کروا رہی ہے۔ (۴) شیر و بکری کا بیاہ ہو رہا ہے۔ گائے منگل گا رہی ہے۔ ہرن کو دہیز میں دیا جا رہا ہے۔ اور گوہ جو زہریلا جانور ہے وہ دلہن کی پالکی کے ساتھ جا رہا ہے۔ (۵) کبیر صاحب کہتے ہیں جو اس پد کا مطلب بتا دے۔ وہی پنڈت گیانی اور بھگت ہے۔

تشریح۔ (۱)۔ فرماتے ہیں کہ جو لوگ بغیر سمجھے وا چک گیان مارگ میں چلتے ہیں۔ وہ

بڑے ڈھیٹھ ہیں۔ (۲)۔ دل کی زمین کو صاف نہیں کیا۔ اور نہ ظرف کو اچھا بنایا (ساد ھن سے بھی کچھ کام نہیں) اور گیان کا دھان بونے چلے۔ ہل میں من اور بدھی روپی شیر بیل کی جگہ جوتے ہیں۔ جو کبھی اس کھیت کو اچھی طرح نہ جوتیں گے۔ اور اہنکار نرائی کرتا ہے۔ یعنی اہم ورتی کو مضبوط کرتے ہوئے اہنکار ہی کو بڑھاتے ہیں۔ اور چت روپی بھیڑ کسان ہے۔ جو پیدا ہوتے ہی کھیت کو برابر کھاتی رہے گی۔ کہنے کا مطلب ہے۔ کہ جبتک چار طرح کا سادھن شم۔ دم وغیرہ نہ کر لیا جائے۔ تب تک کام کرنے کا نتیجہ لاحاصل ہی ہے۔ یہاں تک تو تیاری کا مضمون ہے۔ کیونکہ جب بیاج وغیرہ گھر میں آئیگا تب شادی ہوگی۔ اب آئندہ سنئے۔ (۳)۔ کوا کالا کوٹا شریر صفائی میں لگا ہے۔ اور من بگلے کی صورت کا مکار دانت پیستا ہے۔ اور اہم ورتی اپنی صفائی کراتی ہے۔ کہ میں بھی برات میں چلوں گی۔ جیو بکری اور کال (برہم) سنگھ ہے۔ ان کی شادی ہو رہی ہے۔ گائے من کی سچ خوشی کی ورتی ہے۔ وہ منگل گا رہی ہے۔ اور پھدکتے ہوئے ہرن دہیز میں ملتے ہیں یہ من کی من مت ورتیاں ہیں۔ جو ایکاگرتا کو آنے نہ دینگی۔ اور زہریلا گوہ جو جیو روپی دلہن کی پالکی کے ساتھ جاتا ہے۔ اہنکار کا سنسکار ہے۔ جو کبھی زہر کا اثر پھیلائے بغیر نہ رہیگا۔ کہنے کی غرض یہ ہے۔ کہ جو کچھ یہاں کام ہو رہا ہے۔ وہ اہنکار کے ساتھ ہے۔ اور اس لئے اس کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔

چھپنواں شبد

نر کو نہیں پرتیتی ہماری
جھوٹھے بنج کیو جھوٹھے سن پونجی بسے ملی ہماری
(انسان) (اہنکار) (سنگ) (سب مل کر) (کھوئی)

کھٹ درشن مِلی پنتھ چلایو　　ترے دیوا　　ادھکاری

۲ راجا دیش بڑو پرپنچی　　رَیت رہت اُجاری

ات تے اُت اُو اُت تے اِت رہو یم کی سانٹ سنواری

۳ جیوں کپی ڈور باندھی باجی گر اپنے کھوسی پیاری

یہے پیٹھ اُپتی پرلے کو وِشیا سبے بکاری

۴ جیسے شوان اپاون راجی یتوں لاگی سنساری

کہہ کبیر یہ اوبھت گیانا مانو بچن ہمارو

۵ اجہوں لیہوں چھوڑائے کال سوں جو گھٹ سُرتی سنبھارو

ترجمہ معہ تشریح۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں (۱)۔ انسان ہمارا اعتبار نہیں کرتا۔ جھوٹوں کے ساتھ جھوٹا بیوہار کر کے سب اپنی اصل پونجی کو کھو رہے ہیں۔ (۲)۔ کھٹ درشن کا پنتھ چلا ہے۔ برہما۔ وشنو مہیش ادھکاری ہیں۔ سب اِن ہی میں بھولے ہیں۔ اگر کوئی اور آگے بڑھا تو برہمہ رُدر راجا کا اِشٹ باندھا۔ جو ترلوکی کا کال اور برہمانڈی من ہے۔ وہ بڑا پرپنچی ہے۔ اور رعیت کو ویرن کرتا رہتا ہے۔ کیونکہ اصلی گیان کسی کو نہیں ہونے پاتا۔ سب میرے تیرے پنے میں پھنسے رہتے ہیں۔ (۳)۔ کرم دھرم کرتے کراتے کوئی اِدھر کوئی اُدھر۔ سورگ نرک میں پڑ کر اجراج کے شکار ہوتے ہیں اور جیسے رسّی سے بندھا ہُوا بندر بازیگر کے اشاروں پر خوشی سے اِدھر اُدھر ناچتا ہے۔ وہی اِنکا بھی حال ہے۔ (۴) یہ سنسار جنم مرن اور اپتی پرلے کا بازار ہے۔ جہاں وِشے بکار

کا سودا بکتا ہے۔ اور جیسے گنے بے عزت ہونے میں راضی رہتے ہیں۔ اور مار کھانے پر بھی نہیں ہٹتے۔ ویسے ہی سنساریوں کا حال ہے۔ (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہ عجیب گیان ہے۔ اگر تم میرا بچن مانو۔ تو میں آج ہی تم کو کال سے چھڑا دوں۔ بشرطیکہ دل میں اپنے سُرت کو ایکاگر کرو۔ یعنی سُرت شبد یوگ کے مارگ چلو۔

ستاونواں شبد

ناہری بھجے نہ آدت چھوٹے

عادت

شبدے سمجھی سُدھارت ناہیں اندھرے بھئے ہیٹے کی پھوٹی　۱

(اندھا ہوگا)　(دل کی آنکھ)

پانی ماہیں پکھان کی ریکھا۔ ٹھونکت اُٹھے بھبھوکا

نقش مثال　ٹھونکنے وقت

سہس گھڑانت ہی جل ڈارے پھر سوکھے کا سوکھا　۲

سیتے سیتے سیت انگ بھوشین بڈھی　ادھکائی

سفید　سفید　سفید　جسم ہوا　سفید

جو سنی بات روگی اہی مارے سو سادھن بدھی پائی　۳

سادھوؤں کو

انہد کہت کہت جگ بنسے　انہد سرشٹی بانی

سنیات

نکٹ پیانا یم پڑ دھادے بولے ایک ہی بانی　۴

ترویک　کرج جم دوتو

---

۱ ریکھا کے معنی یہاں نقش کے نہیں۔ مثل کے ہیں

ستگورو ملے بہت سُکھ لہیا ستگورو شبد سُدھارے
کہہ کبیر سو سداسُکھائی جو یہ پد ہی بچارے ۵

ترجمہ معہ تشریح ۔(۱)۔ نہ ہری کو بھجتا ہے ۔ نہ عادت بدلتی ہے ۔ شبد کو سُن کر سمجھ بھی لیتا ہے ۔ مگر اپنا سُدھار نہیں کرتا ۔ دِل کی آنکھیں پھُوٹ گئی ہیں ۔ (۲)۔ پانی میں پتھر کی طرح ہے ۔ اُس کو ٹھونک دو ۔ تو ابھی آگ کا شعلہ پیدا ہو جاتا ہے ۔ روز ہزاروں گھڑے ڈالتے رہو ۔ مگر خشک کا خشک ہے ۔ اِس کے کہنے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ انسان پانی کے پتھر کی طرح بن گیا ہے ۔ ہزاروں اُپدیش دو ۔ مگر اثر نہیں ہوتا ۔ (۳)۔ سفید سفید ہوتے ہوتے تمام جسم میں سفیدی دوڑ گئی ۔ بُوڑھا ہو گیا ۔ مگر پھر بھی غفلت کی نیند بڑھتی ہی گئی اگر کسی نے یوگ وغیرہ کر کے سِدھی بھی پائی ۔ تو ادرھی بُری ہے ۔ کیونکہ وہ روگی کا سنپات ہے ۔ جو ہلاک کئے بغیر نہیں رہتا ۔ مقصد کچھ اَور ہے لوگ کرتے کچھ اَور ہیں ۔ اِسی طرح (۴)۔ انند کہتے کہتے دُنیا خاتمہ پر آتی ہے جاتی ہے ۔ اِسی انند میں سرشٹی ہے ۔ اس سے الگ کیوں نہیں ہوتے جم پور کے کُوچ کا وقت نزدیک آتا جاتا ہے ۔ مگر اب تک وہی ایک باتی انند انند بولتا جاتا ہے ۔ مطلب یہ ہے ۔ کہ انند مارگ بھی سادھن ہے ۔ مقصد یہ نہیں ہے ۔ اُس کا بھی تیاگ کرنا ہے ۔ اس میں اٹک رہنا غلطی ہے ۔ (۵) سچا آنند گورو کی پراپتی میں ہے ۔ بشرطیکہ گورُو کے کلام سے فائدہ اٹھایا جائے کیونکہ یہی اصل مقصد ہے ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں وہ ہمیشہ سُکھی رہتے ہیں جو اِس پد کو بچارتے ہیں ؛

اٹھاونواں شبد

نرہری لاگی دَو بکار　بن ایندھن ملے نہ بُجھاونہارا
مَیں جانوں تو ہی تے بیاپے　سنسارا　۱

پانی ماہیں اگنی کو انکر　مِل نہ بجھاون پانی
ایک نہ جرے جرے نو ناری　یکتی نہ کاہو جانی　۲

شہر جرے پہر دُکھ سودے کہئے کوشل گھر میرا
گُرپا جرے دُستو نج اُرے بکل رام رنگ تیرا　۳

کُو بجا پُرش کلے یک لاگی پُوجی نہ من کی سادھا
کرت بچار جنم گو کھیسا اِی تن رہل اسادھا　۴

جانی بُوجھی جو کپٹ کرت ہے۔ تیہی اُس مندہ نہ کوئی
کہہ کبیر سب نری رام کی موہے اور نہ ہوئی　۵

ترجمہ اور تشریح ۔(۱) اس جیو کو مایا کی آگ لگی ہے۔ اور بغیر ایندھن کا بجھانے والا کوئی نہیں ملتا۔ یعنی بجھانے بھی جو آتا ہے۔ وہ اور بھی اپنا ایندھن اُس میں ڈال دیتا ہے۔ اور آگ تیز ہو جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ آگ اور کہیں سے نہیں نکلی۔ اے جیو! یہ آگ تجھ ہی سے نکلی ہے۔ اور سارا سنسار جل رہا ہے۔ (۲)۔ اس آگ میں جو پانی ڈالا جاتا ہے۔ اُسمیں

آگ کا بیج رہتا ہے۔ جیسے تیل اور گھی وغیرہ مگر بجھانیوالا پانی نہیں ملتا۔ لوگ فضول کرم دھرم ویدپوران کو اُدھار کا ذریعہ مانتے ہیں۔ وہ اور بھی مایا کی آگ بھڑکاتے ہیں۔ کیونکہ اُن کی ابتدا مایا سے ہے۔ ایک جو آتما ہے وہ تو نہیں جلتا۔ جلتے ہیں پنچ تتو اور من بُدھی۔ چت اہنکار۔ اِن ہی میں آگ لگتی ہے۔ مگر کسی کو اُس کے بجھانے کی تدبیر معلوم نہیں ہے۔ (۳)۔ شریر رُوپی شہر جل رہا ہے۔ اور اُس کا پوکیدار ساکشی جیوالبتہ سُکھ سے سوتا ہے۔ وہ اپنے گھر کو بچا ہُوا سمجھتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ مرتیہ (گاؤں) جل رہا ہے۔ جلا کرے۔ اصلی شے آتما کو تو نقصان نہیں پہنچتا۔ کہنے کو تو یہ کہتا ہے۔ مگر اے رام! جیو پھر بھی بیماکل ہی رہتا ہے۔ اِس کو شانتی نہیں ملتی (۴)۔ پُرش کے گلے ایک بُری ستری لگی ہے۔ وہ مایا ہے۔ خوب ناچ نچاتی ہے۔ مگر ایک بھی آسا کو پورا نہیں ہونے دیتی۔ بچار کرتے کرتے جنم چلا گیا۔ یہ تن اسادھ ہی رہا۔ یعنی وچار مارگ سے اور گیان مارگ سے کوئی فائدہ نہیں ہُوا۔ اُس کا انبھو سب کو ہے۔ مگر (۵) جو جان بوجھ کر کپٹ کرتے ہیں۔ اور سچائی کو قبول نہیں کرتے۔ اُن سے زیادہ مندمت کون ہے۔ سُنو۔ یہ سارے جیو رام کی ناری ہیں۔ یہی اِن کی جیشیت ہے یہ اور کوئی نہیں ہیں۔ اِس لئے سب کو بھگتی کرنی چاہیئے تب برہم اگنی اور مایا اگنی سے چھٹکارا ملے گا۔

اُنسٹھواں شبد

مایا مہا ٹھگنی ہم جانی

مایا دیپ

ترگن پھانس لئے کر ڈولے بولے مدھوری بانی
کیشو کے کملا ہوئے بیٹھی لیلو کے بھون بھوانی
پنڈا کے مورتی ہوئے بیٹھی تیرتھ میں بھئی پانی
یوگی کے یوگنی ہوئے بیٹھی راجا کے گھر رانی
کاہو کے ہیرا ہوے بیٹھی کاہو کے کوڑی کانی
بھکتن کے بھکتنی ہوئے بیٹھی برہما کے برہمانی
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو یہ سب اکتھ کہانی

ترجمہ اور مطلب صاف ہے۔ مایا سب کے پیچھے لگی ہوئی ہے۔ چاہے دیوتا ہو۔ چاہے انسان۔ چاہے کوئی بھی ہو۔

ساٹھواں شبد

مایا موہ ہی موہت کیہنا تا تے گیان رتن ہر لیہنا
جیون ایسا سُپنا جیسو جیون سپن سمانا
شبد گورو اپدیش دیو میں چھانڈیو پرم نِدھانا
جیوتی ہی دیکھ پتنگ ہی جھلے پنچھی نہیں پچھے آوگی
کام کرودھ نر مگدھ پرے ہیں کنک کامنی دیکھے لاگی

ست کبیر کا بیک

سید سیکھ کتابیں نرکھیں پنڈت شاستر بچارے
سنگور کے اپدیش بنا تم جانی کہو جیو ہی مارے
کرو بچار بکار دوہری ہرو ترن تارنے سوئی
کہہ کبیر بھگوت بھجن کرو دوتیا اور نہ کوئی

مطلب ظاہر ہے۔ مایا کے فریب کی وجہ سے لوگ اگیانی بنے ہیں۔ اور خواب کی زندگی پاکر ستری اور دولت پر ایسے گر رہے ہیں۔ جیسے چراغ پر پروانہ گرتا ہے۔ وید و قرآن پڑھ کر بھی ہندو مسلمان جانوروں کو ذبح کرتے ہیں۔ اس کے تیاگنے ہی میں بھلائی ہے۔

اکسٹھواں شبد

مری ہو رے تن کائے کری ہو | پران چھٹے باہر لے دھری ہو
کایا بگر جن ان وان باٹی | کوئی جارے کوئی گاڑے مائی
ہندو لے جارے ترک لے گاڑے | ای پر بنج دونوں گھر چھاڑے
کرم پھانسل یم جال پسارا | جیوں دھیم مچھری گہی مارا
رام بنا نر ہوئی ہو کیسا | باٹ ماہہ گوبر ڈارا جیسا
کہہ کبیر پاچھے پچھتے ہو | یا گھر سے جب لاگھر جے ہو

ترجمہ - (۱) جب مرو گے تب اِس تن کو لیکر کیا کرو گے۔ پران کے نکلنے پر اِس کو باہر کہاں رکھو گے۔ (۲) جب جسم مُردہ ہوگیا۔ اُس کے ناش کرنے کے مختلف طریقے ہیں۔ کوئی جلاتا ہے کوئی گاڑتا ہے (۳) ہندو جلاتے ہیں مُسلمان گاڑتے ہیں۔ دونوں گھروں کے پرپنچ کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ (۴) کرم کی پھانسی جم نے پھیلا رکھی ہے۔ جیسے مچھوا مچھلی کو پکڑ کر مارتا ہے (۵) اے آدمیو! بغیر رام کے تمہارا حال ویسا ہی ہوگا۔ جیسے کیڑے کا راہ میں ہونا ہے۔ (۶)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ تم اُس وقت پچھتاؤ گے۔ جب اس گھر سے اُس گھر کو جاؤ گے۔

باسٹھواں شبد

مائی میں دونوں کل اُجیاری

بارہ گھسم نیہرے کھایوں سورہ کھایوں سسُراری　۱

ساس نند نِلی پٹیا کھانا باندھل بھسُورا پرا گاری

جاروں مانگ مَیں تاسو نا ری کی سری ورچل ہماری　۲

جنتا پانچ کو کھیا میں راکھوں اَور راکھوں دوئی چاری

پار پروسنی کروں کلپوا سنگ ہی بُدھی مہتاری　۳

سبھے پبوری سیج بچھایو سُوتل پانوں پساری

آؤں نہ جاؤں مروں نہ جیؤں ساہب میٹیو گاری
ایکے نام میں رنج کے گہہ لیوں تب چھوٹل سنساری
ایکے نام میں بدھی کے لیکھو کہے کبیر پکاری

ترجمہ۔ (۱)۔ مائی میں دونوں کل میں اُجلی ہوں۔ بارہ شوہر میں نے پیر میں کھائے اور سسرال میں سولہ (۲)۔ ساس نند کو پکڑ کر (کھاٹ کی) پاٹی سے باندھ دیا۔ اور جیٹھ کے ساتھ مجھ کو گالی لگی۔ میں اُس استری کی مانگ کو آگ لگا دوں جس نے میرے ساتھ جھگڑا کیا ہے۔ (۳)۔ پانچ کو تو میں نے کُکھ میں رکھ لیا۔ اور دو چار کو بھی رکھتی ہوں۔ پرائے پڑوسیوں (ہمسایوں) کا ناشتہ کرتی ہوں۔ اور ساتھ بُدھی ماں کو بھی (۴)۔ یوں ہی سیج ریتی سے سیج بچھا کر پاؤں پھیلا کر سوتی ہوں۔ (۴)۔ نہ کہیں آتی ہوں نہ جاتی ہوں۔ صاحب نے میری گالی میٹ دی ہے۔ (۵) میں نے ایک نام کو خاص کر اختیار کر لیا ہے۔ تب سے یہ سنسار چھوٹ گیا۔ تم بھی ایک ہی نام شرطیہ قبول کرو۔ کبیر صاحب پکار کر ایسا کہتے ہیں ؛

تشریح۔ یہ شبد چنتن شکتی دچار پر ہے۔ چدشکتی کہتی ہے۔ کہ میں دونوں کل یعنی لوگ پرلوک میں مشہور باعزت اور قابل قدر ہوں۔ جب چنتن شکتی پھرنے لگتی ہے۔ سارا جگت خیالی اور سپنا معلوم ہونے لگتا ہے۔ بارہ تتو یہ ہیں۔ اہنکار بدھی۔ پانچ تن ماترا۔ اور پانچ مہابھوت۔ ان کا خیالی لے بُدھی کے استھان میں ہوتا ہے چوپہر ہے اور سولہ تتوں میں پانچ کرم اندریاں پانچ گیان اندریاں چار۔ انتہہ کرن اور دو پرد ھان اور آتما کا خیال یہ سب سولہ سسرال یعنی من کے استھان

میں لے ہوتے ہیں۔ من اور بُدھی میں اِس قدر فرق نہیں ہے۔ صرف کہنے ہی کا ہے۔ ساس سمشٹی بُدھی ہے۔ تند و یشٹی بُدھی ہے۔ یہ دونوں چدشکتی کے آدھین ہو جاتے ہیں۔ جیٹھ ہے برہما اُس سے کالی لگتی ہے۔ یعنی لوگ کہتے ہیں چدشکتی کا تعلق برہما سے ہے۔ ناری سے مُراد یہاں مایا ہے۔ جس کو چدشکتی اپنا بردھی سمجھتی ہے۔ پانچ جنا کام۔ کرودھ لوبھ۔ موہ۔ اہنکار ہیں۔ جو چدشکتی میں رہتے ہیں۔ دو سگن اور ترگن دو چار ہیں چار اوستھا جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی اور تریا ہیں۔ ہمسایہ اور دوسری چت کی درتیاں ہیں۔ جو اِس کے پیٹ میں آجاتی ہیں۔ اور بُدھی اُس کی ماں ہے۔ کیونکہ ظاہر وہ اسی سے پیدا ہوتی ہے چنتن شکتی کہتی ہے کہ میں یوں ہی پاؤں پھیلا کر سہج طریق میں سو رہتی ہوں۔ نہ کہیں آتی ہوں نہ جاتی ہوں۔ اور جب مالک یعنی پرم تتو کے ساتھ مجھ کو تعلق سمجھا جاتا ہے۔ تب کالی میٹ دی جاتی ہے۔ اور بھید دُور ہو جاتا ہے۔ جب نگاہ وحدت پسند ہو جائے۔ اور صرف ایک نام سے تعلق ہو۔ تب یہ سنسار مٹ جاتا ہے۔ اور میں دویت یعنی دو تتوؤں کی تعلیم نہیں دیتی میرے یہاں صرف ایک ہی نام شرطیہ مانا اور سنایا جاتا ہے۔ یہ چدشکتی کہتی ہے۔ جس کو کبیر صاحب نے بآواز بلند سُنایا ہے ؎

ترسٹھواں شبد

میں کاسوں کہوں کو سُنے کو پتیائے — پھُلوا کے چھُودت بھنور مری جائے
گگن منڈل بچ پھُول ایک پھُولا — تر بھوڑار اوپر بھو مولا
جو تتے نہ بوئے سینچے نہ سوئی — بن ڈار بنا پات پھُول یک ہوئی

ست کبیر کا بیجک

پھول پھل پھلل مالن پھل گہ پھلل　　پھولوا بنیٹی گیل بھنور نراسل
کہہ کبیر سنو سنتو بھائی　　پنڈت جن پھول ہے نو بھائی

ترجمہ اور تشریح۔ جتنے یوگ۔ جپ تپ۔ سنجم۔ نیم ہیں۔ سب خیالی۔ فرضی اور وہمی ہیں۔ اگر اس طرح صاف صاف کہا جائے۔ تو کسی کو اعتبار نہ ہوگا۔ لوگوں نے یوگ کیا من میں خیالی طور پر ایک حالت پیدا کر کے مضبوط کر لی۔ اور اپنے اندر پرکاش کو پرگٹ کیا۔ وہی پھول ہے۔ اُس کے سونگھتے خواہ چھوتے ہی من رُوپی بھونرا مرگیا۔ یہ پھول یا یہ پرکاش اصل میں ہمارے خیال ہی نے اپنے اندر پیدا کیا تھا۔ جو بیچ آسمان میں ہے۔ اُوپر اُس کی جڑ اور نیچے اس کی شاخیں ہزارہا پنکھڑیوں کی صورت میں لٹکی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس کے جوتنے۔ بونے۔ سینچنے کی ضرورت نہیں۔ اس میں یہ بغیر شاخ۔ ڈالی۔ پتوں کا پھول ہے۔ کیونکہ خیالی ہے۔ یہ خوب کھل گیا۔ مایا رُوپی مالنی نے اُس کو لیکر گُتھ لیا۔ اور جب یہ غائب ہوگیا من رُوپی بھونرا نا امید ہو کر پچھتانے لگا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ سادھن کرنیوالا اپنے اندر خیالی صورت کا دھیان لگا کر اُس کو پرگٹ کر لیتا ہے۔ مگر جب اور دیوتا کے پیدا ہوتے ہی وہ غائب ہو جاتا ہے۔ تب یہ نا امید ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ابھیاس ٹھیک نہیں ہوتا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو پنڈت لوگ اِس دھیان رُوپی خیالی پھول میں لبھائے ہوئے ہیں۔

چونسٹھواں شبد

جولہا بِنو ہو ہری نامو　　عبا کے سُرز مُنی دھریں دھینا
دھرتے ہیں　　دھینا اسماں

تانا تننے کا اَدھٹھا لیجئے ۔ چرکھی چارلوں ویدا
سیر کھونٹی یک رام زاین پورن کام ہی مانا ۲
بھو ساگر یک کنٹھوت کیجھوں تامیں ماڈی سانی
مانڈی کو تن مانڈی رہیو ہے ۔ ماڈی برلا جانی ۳
تہ کھون ناکھ جو مانجن لاگے شیام مُریا دینا
چاند سُورج دونی گاڑا کیجھو مانجھ دیپ کیا تانا ۴
پائی کری کے بھرنا لیجھو وے باندھے کو راما
وے اسے بھری تیہوں لوکے باندھے کوئی نہ رہے اُٹانا ۵
تین لوک یک کرگہہ کیجھو ۔ ڈگمگ کیجھو تانا
آدی پُرش بیٹھاون بیٹھے کبیرا جیوتی سمانا ۶

ترجمہ اور تشریح ۔ (اس شبد میں تمام جولاہوں کے اصطلاحات مستعمل ہوئے ہیں ۔ جو عام آدمیوں کو معلوم نہیں ہوتے) فرماتے ہیں ۔ (۱) ۔ اے جولاہے ہری نام (کا سوت) بُنو ۔ جس کا سُرز مُنی سب دھیان لگاتے ہیں ۔ (۲) ۔ چاروں وید کی چرخی ہے ۔ اُس میں جو رام زاین ۔ اور پُورن کام روپی سر کھونٹی ہے ۔ اُس میں تانا تننے کے لئے اپنا انگوٹھا روپی من کو لگاؤ ۔ اور انگوٹھا لگا کر بھوت کو نکالو ۔ (۳) ۔ یہ سنسار بھوساگر روپی کنٹھوت ہے ۔ اور باسنا روپی مانڈی (پیچ) اُس میں سانی ہوئی ہے ۔ یہ جو شریر ہے ۔ اُسی باسنا روپی مانڈی کا بنا ہوا ہے ۔ کوئی شاذ آدمی اس کی سمجھ رکھتا ہے ۔

(۴)۔ ترلوکی ناتھ کی دیا سے اِس سُوت کو مانجھا (صفائی) نصیب ہوتی ہے۔ اور اگر یہ سُوت کہیں ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ تو وہ آپ اُس میں مُرری دیکر جوڑ دیتے ہیں۔ چاند اور سُورج یہ دونو گاڈے یعنی کرگہہ کے دونوں سرے ہیں جن کے درمیان یہ نام کا تانا تنا جاتا ہے۔ چاند اور سُورج پران اور پرکرتی کے رُوپ ہیں۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ نام پران اور پرکرتی دونوں میں بھین جاتا ہے۔ اور یہی مانجھ دیپ یعنی درمیانی حلقہ ہے (۵)۔ پاٹی کرنا کُوچ سے صاف کرنا اور سُلجھانا ہے۔ تانا بن گیا۔ اُس سے باندھا کون گیا؟ رام باندھے گئے۔ یعنی نام لینے سے اُن کے ساتھ تعلق پیدا کیا گیا۔ اور یہی نہیں بلکہ تینوں لوک اُن کے ساتھ بندھ گئے۔ اور تانا بانا اُبانا یعنی خوب تن کر اینٹھا ہُوا سا ہوگیا۔ (۶)۔ اِس طرح نام کا سُوت پھیل گیا۔ اور تین لوگ کرگہہ کی صُورت بن گئے۔ جب ذرہ اِس تانا بانا کو ڈگمگایا۔ یعنی نظر کو اُونچی کی۔ آدی پُرش نے بیٹھنا چاہا یعنی کہا۔ اب تم آرام کرو۔ مُکتی کا آسن لو۔ خوب کام کیا ہے۔ مگر کبیر صاحب کو اِس طرح کا بیٹھنا اور منڈلیک رشتی بننا منظور نہیں تھا۔ وہ جوت میں سما گئے۔

پینسٹھواں شبد

۱ جاسے سمان پانچ جہاں ناری — یوگیا پھری گیو نگر مجھاری

۲ یوگیا گپھا بھری نہیں آوے — گئے نر بسانتر کوئی نہ بتاوے

۳ بھجی گو ڈنڈ گھپر گو ٹوٹی — بیڑی گو کنتھ دھوجا گو ٹوٹی

۴ کہہ کبیر یہ کلی ہے کھوٹی جو رہ گروا نکسل ٹوٹی
کلجگ لوٹا لٹکے

ترجمہ مع تشریح - (۱) - یوگی برہمانڈ میں آیا - اور پھر (یوگ کر کے) وہاں جہاں پانچ ستریاں (یعنی پانچ پران - اپان - دیان - سمان - ویان) تھیں سما گیا (۲) - سمادھی کی حالت میں یوگی کا من دیس بدیس سے گذرتا ہٹو اگیا خواہ شریر چھوڑ گیا - اب یوگی پھر (دیہہ روپی) گپھا میں واپس نہیں آتا - (۳) کنتھ روپی شریر خشک ہو گیا - اور یوگ کی دھوجا ٹوٹ گئی - اب نہ یوگی پران روپی (میرو دنڈ) دنڈ سے تعلق رکھتا ہے نہ کھپر (روپی شریر) سے اس کو کام ہے - (۴) - کبیر صاحب کہتے ہیں - یہ کلی جگ بڑا کھٹن ہے - جو لوٹا میں رہتا ہے - وہی ٹوٹی کی راہ سے نکلتا ہے - یعنی جس مقصد کو لیکر سادھنا کی گئی - وہ پراپت ہو گیا - اور ویسا ہی پھرنے لگا:

چھیاسٹھواں شبد

۱ یوگیا کے نگری بسے مت کوئی جو رے بسے سو یوگیا ہوئی
۲ یہ یوگیا کے اُلٹا گیانا کارا چولا نہیں میانا
۳ پرکٹ سو کنتھا گپتا دھاری تا میں مول سنجیون بھاری
۴ دا یوگیا کی جگتی بوجھے رام رمے سوتری بھون سوجھے
۵ امرت بیلی چھن چھن پیوے کہہ کبیر سو یگ یگ جیوے

ترجمہ و تشریح۔ یوگی کے گھر میں کوئی نہیں بستا۔ جو کوئی اُس کی محبت اختیار کرے۔ وہ بھی یوگی ہو جائے۔ (۲)۔ اس یوگی کا گیان اُلٹا ہے اُس کا مارگ سیدھا نہیں ہے۔ (اپنے اندر وہ اُلٹی راہ چلتا ہے۔ اور دماغ کی طرف سُرت کو لیجاتا ہے) اور اُس کا یہ کالا چولا جو شریر ہے۔ اُس کو جھوٹا نہ سمجھو۔ (اس کے اندر ساری ترلوکی بھری ہوئی ہے)۔ (۳)۔ یہ جو شریر پرگٹ ہے۔ اُسی کے اندر وہ گپت ہے۔ اور اُسی میں قیمتی سجیونی بوٹی موجود ہے۔ (۵)۔ اس یوگی کی حالت کو جو کوئی جانے وہ رام میں رمنے لگے اور ترلوکی کی سوجھ اُس کو پراپت ہو۔ (۶)۔ وہ امرت رس کو اپنے اندر امرت بیل سے لے کر ملہ ملہ کھائے گا۔ اور کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ وہ یگ یگ جیئے گا۔

سرسٹھواں شبد

۱ جو پے بیج رُوپ بھگوانا — تو پنڈت کا بُوجھ آنا
۲ کہاں من کہاں بُدھی اونکارا — رَج ست تم گُن تین پرکارا
۳ بِش امرت پھل پھلے انیکا — بہُودھا بید کہے ترلے کا
۴ کہہ کبیر تے ہیں کریا جانوں — گو دھوں چھوٹل کو اردھانوں

کون بھلا چھیٹا کون پھنسا

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ اے پنڈت! اگر تمہارا بھگوان بیج رُوپ ہے۔ تو

پھر تم کیا اور کیوں وچار کرتے ہو۔ (کیونکہ پھر تو اُسی بیج سے برابر درخت پھل پھول بیج پیدا ہی ہوتے رہیں گے۔ اُس سے چھٹکارا کیسے ہوگا۔) (۲)۔ کہاں کامن۔ کہاں کی بُدھی۔ کہاں کا اونکار اور کہاں کے تین پرکار کے گن۔ ست۔ رج اور تم! (۳)۔ اُس میں تو خود مختلف اور متعدد پھل پھلتے رہیں گے۔ وید رٹنے اور مُکتی پانے کے لاکھ اُپائے بتاتے ہیں۔ (مگر ہوتا کیا ہے۔) (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جب یہ حال ہے۔ تو میں کیا بتاؤں کون مُکت ہے۔ اور کون بندھا ہُوا ہے (اس کا فیصلہ کرنا امر محال ہے)۔

اڑسٹھواں شبد

جو چرکھا مری جاے بُڑھیا نا مرے
میں کاتوں سُوت ہجار۔ چرکھوا نا مرے　　۱
بابا میرو بیاہ کرو ہو۔ اچھا بَر تلکائی
جو لگ میرا اچھا بر نہ ملے تو لگ تم ہی بیاہی　　۲
پرھمے نگر پہونچتے پری گو شوک سنتاپ
ایک اچنبھا ہوں دیکھا بیٹی بیاہے باپ　　۳
سمدھی کے گھر نمدھی آیو۔ آیو بہو کے بھائی
گوڑا چوڑھا دے دیو چرکھا دیو ڈڑھائی　　۴

بار بار چرکھا

دیو لوگ مری جاہینگے ایک نہ مرے بڑھاے
یا مین رنجن کارنے چرکھا دیو ڈڑھائے (بڈھئی)　۵
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو چرکھا لکھے جو کوئی
جا کو چرکھا لکھی پرے تا کو آواگمن نہ ہوئی (چرخا)　۶

ترجمہ - (۱) - چرخا = کال چکر - (۲) - بڈھئی = کال - (۳) - ہزار سوت = من کا تانا بانا - (۴) - بابا = کن پھٹکے گورو - (۵) - پر = ایشور - (۶) - پہلی لگن = پہلی تعلیم - (۷) باپ = ایشور - (۸) بیٹی = مایا - (۹) سمدھی = من - (۱۰) ندھی من کا تصور اشٹ - (۱۱) - گوڑا چولھا = گوڑ والا چولھا - یعنی کھانا پکانے کا اوزار جو نت نیم ہے ۔

تشریح - (۱) - کال چکر تو مریگا - من ہمیشہ سنکلپ وکلپ کے سوت کاتتا رہے گا - اور اس طرح اس کا چرخا پھر پھر ہوتا رہیگا - (۲) - جیو کن پھٹکے گورو سے کہتا ہے میری شادی اچھا پر کھوج کر کردو - جب تک برہمتے - تم آپ ہی میرے ساتھ بیاہ کرلو - میں تمہارا ہی دھیان کیا کرونگا - (۳) جب شکشا اس کن پھٹکے گورو نے دیا تو جیو کو معلوم ہوا - کہ جس ایشور کا دھیان کیا جاتا ہے - وہ اپنی پیدا کی ہوئی بیٹی مایا کے ساتھ لپٹا ہوا ہے - یہ بڑے تعجب کی بات ہے - یہ دیکھ کر رنج ہوا - کیونکہ جب وہ خود مایا کے ساتھ ہے - تو جیو کیسے مایا سے چھوٹیگا - (۴) - سمدھی - دیا من ہے جس نے جیو مایا کو پیدا کیا - اس کے گھر میں نندھی یا اس کے دھیان کا اشٹ پرکٹ ہوا - وہ جورو کا بھائی یعنی سالا ہے - وہ خود مایا وی ہے - اس سے یہ نتیجہ ہوا - کہ اس

کے دھیان سے مایا اور بڑھتی گئی۔ سوکشم ریتی سے سوکشم سرشٹی بنی۔ اس سے فائدہ کیا ہوا۔ کیونکہ کال چکر تو پھر مضبوط ہو گیا۔ (۵)۔ سُنو دیو وغیرہ فانی اور ناشمان ہیں اُنکا اشٹ فضول ہے۔ وہ تو مرے مگر بڑھتی روپی کال برہم تو نہیں مرا۔ وہ چر خانا ہی رہیگا۔ صرف من کی تفریح و دلبستگی کیلئے چرخے کو درڑھ کرتا رہیگا۔ (۶)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جو کوئی اس کال چکر کو پہچان لے اور چکر اُسکو نظر آجائے اُس کا جنم مرن البتہ دور ہو گا۔ مگر یہ بات دیو پوجا سے ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ وہ سب اِس چکر میں ہیں۔

اُنہترواں شبد

نیتری نیترا نوپم باجے واکے اشٹ گگن مُکھ گاجے
دیے جنکو اے جنتر بے نظر اس کا لئے کر ڈولے
توہی گاجے توہی باجے ۔ توہی
ایک شبد میں راگ چھتیسو انہد بانی بولے
مکھ کو ڈنڈی نال شرون کو تُمبا ست گور ساج بنایا
جبھا تار ناسکا چرہی مایا موم لگایا
گگن منڈل میں بھا اُجیارا اُلٹا پھیر لگایا
کہہ کبیر جن بھیے بوجھی جن نیتری من لایا

ترجمہ۔ (۱)۔ نیتر = من۔ روپی باجا۔ (۲)۔ نال = ڈنڈی جو بین خواہ ستار میں لگی رہتی ہے (۳) تُمبا = توتبا۔ جو ستار میں ہوتا ہے۔ (۴) چرہی = کوڑی جو

تاروں کے پیچھے لگی رہتی ہے ؛

تشریح - یہ من باجا ہے۔ جس کا سُنہ اشٹ گگن یعنی اشٹ دل کنول کی طرف کھُلا رہتا ہے - (۲) - یہی من باجتا ہے۔ یہی ہاتھ والا من حرکت میں رہتا ہے - اُسکے ایک دُھن میں چھتیسوں راگ رہتے ہیں اور یہی انہد بانی بولتا ہے - (۳) - اس کے مُکھ میں میرو دنڈ کی دنڈی لگی ہوئی ہے۔ اور تونبا رُوپی کان ہیں - زبان کا تار ہے۔ جس سے راگ کی دھار نکلتی ہے - اور ناک کی کوڑی ہے۔ جس کے سرے پر دھیان جمایا جاتا ہے - اور مایا کا موم لگا ہے۔ تاکہ سُر لے اور چھند شریر کے بھرے رہیں - اور دل میں یکسوئی آوے - آواز سُریلی رہے۔ ست گورو نے یہ ساج (دیا سے) بنا دیا ہے - (۴) جس وقت من کو اُلٹایا گیا جیسے ستار کو اُلٹ کر چھیڑا جاتا ہے۔ تب اُسی وقت چدآکاش میں روشنی پرگٹ ہوتی ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ جس نے اس من روپی جنتر کو بجایا۔ وہ بوکی اور گیانی ہو گیا ؛

یہ سُرت شبد یوگ کا مضمون ہے۔ (زیادہ وضاحت کیلئے **پنتھ سندیش** کو غور کے ساتھ پڑھو تاکہ یہ اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے - بغیر اُس کے مطالعہ کے اس کو اچھی طرح سمجھنا مُشکل ہے - کیونکہ القیاس کا مضمون ہے)

ستروان شبد

جس مانس نر کی تس پیا ماس پشو کی رُدھر رُدھر یک سارا جی
پشو کا ماس بھکھے سب کوئی نر ہی بھکھے سیارا جی

مانس بھکشن دوہا

برہمہ کلال میدنی بھریا - اُپجی بنسی کت گیا جی
ماس مچھریا جو پے کھیا - جو کھیت نی میں بوئیا جی ۲
ماٹی کو کرے دیوا دیوی - جیو کاٹی کاٹی دیا جی
جو تیرا ہے سانچا دیوا - کھیت چرت کیوں نہ لیا جی ۳
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو - رام نام نت لیا جی
جو کچھ کیا جیبھا کے سوارتھ بدل کرارا دیا جی ۴

زبان لذت بدلہ سخت

ترجمہ مع تشریح - (۱) - انسان وحیوان کا گوشت اور خون ایک طرح کا ہے انسان جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں - اور انسان کا گوشت کیڑے کھاتے ہیں (۲) - برہمہ روپی کمہار نے جگت روپی ہانڈی کو (انہیں سے) بھرا ہے - گائے روپی پرکرتی کہاں سے پیدا ہوئی - اور کہاں مری ؟ - (اُسی میں لے ہوئی) تم گوشت اور مچھلی کیوں کھاتے ہو - کھیت میں جوت بو کر کیوں نہیں اپنا پیٹ بھرتے - (۳) - افسوس ! جیو ! تم مٹی کے دیوی دیوتا بنا کر اُن کے لئے جاندار کو ذبح کر کے چڑھاتے ہو - اگر تمہارا سچا دیوتا ہے - تو وہ کھیت کیوں نہیں چرتا (۴) - کبیر صاحب فرماتے ہیں - روز رام نام کا سُمرن کرو - جو کچھ زبان کی لذت کے لئے از تھ کرو گے - اُس کا سخت بدلہ تم سے لیا جائے گا ۔

اکہتروان شبد

چاتُرک کاہے پُکارے دُوری سو جل جگت رہا بھرپوری

۲ جیہی جل نادبند و کا بھیدا کھٹ کرم سہت اُپانیو ویدا
۳ جیہی جل جیو سیو کا باسا سو جل دھرتی امر ریتکاسا
۴ جیہی جل اُپجے سکل شریرا سو جل بھیدنہ جان کبیرا

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ اے پیارو پیارو پی جیو! تو کیوں کہتا ہے۔ کہ جل دُو ہے۔ وہ تو سارے سنسار میں بھرپور بھرا ہے۔ (۲)۔ اسی جل میں نادبند کا بھید موجود ہے۔ (سب اسی سے پیدا ہوئے) وید نے بھی کھٹ کرم سے اُس کو بتایا ہے۔ (۳)۔ اسی جل میں جیو اور شیو رہتے ہیں۔ اسی جل نے دھرتی (زمین) میں امر کا پرکاش کیا ہے۔ (۴) جس جل سے سارے شریر پیدا ہوئے اُس جل میں کبیر صاحب بھید نہیں مانتے ؛

بہتر واں شبد

چلہو پیا کا ٹیڑھو ٹیڑھو ٹیڑھو
۱ دسو دوار زکے تین بوڑے تو گندھی کو بیڑھو
پھوٹے نین ہردے نہیں سوجھے متی ایکو نہیں جانی
۲ کام کرودھ ترشنا کے مارے بوڑی موے بن پانی
جارے دیہہ بھسم ہوئے جائی کاٹ دے ماٹی کھائی
۳ شوکر شوان کاگ کے بھوجن تن کی یہے بڑائی

طریقہ مارگ و پیلہ

چیت نہ دیکھ مُگدھ نر بَورے تُم تے کال نہ دُوری
کوشن جتن کرے بہُو تیرے تن کی اوسدھا دھوری
بالو کے گھروا میں بیٹھے چیتت ناہیں ایانا
کہہ کبیر یک رام بھجن بن بُوڑے بہُت سیانا

ترجمہ معہ تشریح:- (۱)- تو کیوں ٹیڑھے راستہ چلتا ہے۔ سر سے پاؤں تک تو نرک سے بھرا ہے۔ اور بدبو کا خزانہ ہو رہا ہے۔ (۲)- آنکھ کا اندھا۔ ہردے کا ملین۔ عقل سے خالی۔ کام کرودھ ترشنا میں غرق۔ تو بغیر پانی کے ڈوبیگا۔ (۳)- شیر رجل کریا تو راکھ ہوگا یا مٹی میں مل کر خاک ہو جائے گا۔ یا سؤر کُتّے۔ کوّے کھائیں گے۔ یہ اس کی بڑائی ہے۔ (۴)- اے دیوانے اچیت! تو کیسا نادان ہوا ہے۔ تو تو کال کے مُنہ میں ہے۔ لاکھ تدبیر کرے۔ مگر اس کو تو خاک ہونا ہی ہے۔ (۵)- ریت کے گھر میں رہکر تو سوچتا نہیں۔ عیاں راچہ بیاں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ ایک رام نام کے بھجے ہوئے بغیر بہت سیانے ڈوب گئے۔

تہتروان شبد

پھر پھر ہو کیا پھولے پھولے
جب دس ماس اور دس دن کا ہے جھولے

جیوں ماکھی سوادے گئی بہرے سوچ سوچ دھن لیہا
موئے پیچھے لیہو لیہو کرے بھوت رہن کس دیہا ۲
جارے دیہہ بھسم ہوئے جائی گاڑے ماٹی کھائی
کانچے گھبھ اُدھک جیوں بھریا تن کی یہے بڑائی ۳
ڈیہری لے نار ی سنگ ہے آگے سنگ سہیلا
مرتو کھٹا لئے سنگ کھٹولا پھری پُنی ہنس اکیلا ۴
رام نہ رمسی موہ کے ماتے ری ہو کال بس کُوآ
کہیں کبیر نر آپ بندھائے جیوں نلنی بھرم سُوآ ۵

ترجمہ صاف ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ فضول بھرم میں پڑے ہو۔ دس مہینے اُلٹے پیٹ میں لٹکتے رہے۔ اُس کو بھول گئے۔ دھن دولت کے جوڑنے میں لگے ہو۔ مرکر مٹی ہو جاؤ گے۔ کس نے بھوت یعنی پنچ بھوتک شریر کو روکا ہے۔ یہ کچا گھڑا پانی سے بھرا ہے۔ جلد ٹوٹ جائیگا۔ ستری پُتر کوئی ساتھ نہ ہوگا۔ ہنس اکیلا جائے گا۔ موت کھاٹ لئے کھڑی ہے تم چرخی کے طوطے کی طرح آپ پھنسے ہو۔ کسی نے تم کو نہیں پھنسایا ہے۔

چوہتروال شبد

بولگیا ایسو ہے بد کرنی جا کے گگن اکاس نہ دھرنی

ہاتھ نہ واکے پاؤں نہ واکے رُوپ نہ واکے ریکھا
بنا ہاٹ ہٹوائی لاے کرے بیاپار لیکھا ۲
کرم نہ واکے دھرم نہ واکے یوگ نہ واکے جُگتی
سینگی پاتر کچھو نہیں واکے کاہے کو مانگے مُکتی ۳
تیں موہی کھنڈل جانا میں توہی جانا تیں توہی مانہہ سمانا
اُپتی پرلے ایک نہیں ہوتے تب کہو کون کو دھیانا ۴
یوگیا ایک آن کیو ٹھاڑھو رام رہا بھری پُوری
اَوشدھ مُول کچھو نہیں واکے رام سبھیون مُوری ۵
نٹ ور باجی پیکھنی پیکھے باجی گر کی باجی
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! دیکھی سو راج براجی ۶

ترجمہ و تشریح۔(۱)۔ من رُوپی یوگی بڑا شرطیہ کام کرنے والا ہے اُس کے آسمان۔ زمین۔ گگن کچھ نہیں ہے۔(۲)۔ ہاتھ پاؤں رُوپ ریکھا کچھ بھی نہیں رکھتا۔ بغیر بازار کے بازاری ہو کر خرید و فروخت اور حساب کتاب کرتا رہتا ہے۔(۳)۔ نہ اُس کے کچھ کرم ہے۔ نہ دھرم۔ نہ یوگ نہ مُکتی۔ نہ سینگی باجا ہے نہ کھپر ہے۔ اور نہ وہ مُکتی چاہتا ہے۔(۴) (وہ کہتا ہے) تو نے مجھ کو جانا۔ مَیں نے تجھ کو جانا میں تجھ میں سما رہا ہوں۔ جب اُپتی پرلے ایک بھی نہیں تھا۔ تب (بھلا) کون کس کا دھیان لگاتا تھا۔(۵) یوگی نے "ایک" کو لا کر کھڑا کر دیا۔ (وہ کہتا ہے) یہی ایک رام سب جگہ بھرپور

ہو رہا ہے۔ اس یوگی کے دوا علاج اور کچھ بھی نہیں ہے۔ (صرف) رام کی سنجیونی بوٹی (جڑی) کافی ہے۔ (۵)۔ بازیگر کا تماشہ ہو رہا ہے۔ اُس تماشہ کو دیکھو۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اس تماشہ کے دیکھنے سے راج براجی اور آنند ہی آنند ہے۔

نوٹ۔ بدکرنی کا ارتھ سارے ٹیکا کاروں نے بدکار کیا ہے۔ وہ غلط ہے مرزا پور میں "بدکر کام کرنا" شرط باندھ کر کام کرنا کہلاتا ہے۔ اسی طرح اس کا اُلٹا ارتھ کیا ہے۔ حالانکہ ساری بات صاف ہے۔ اور اس سے ہیچ دوتی اور سہج یوگ کا پتہ لگتا ہے۔

پچھتر واں شبد

ایسو بھرم بگرچن لاگے بھاری

۱ بید کتاب وین اُو دوجک کو پُرشا کو نیاری
اور دوزخ کون مرد کون سرگ
ماٹی کو گھٹ ساج بنایا نادہی بند سمانا
مٹی گھڑا سجاکر

۲ گھٹ بنسے کیا نام دھرو گے اہمک کھوج بھلانا
برباد ہوگا اجنتی
اپکے تو چا ہاڈل موترا ایک رُدھر یک گودا
چمڑا ہڈی

۳ ایک بُند رتے سرشٹی رچے کو براہمن کو شودرا
بوند سے کون بنائی کون

ہر جو گُن برہما تمو گُن شنکر ستو گُن ہری ہوئی
کہیں کبیر رام رمی رہیا ہندو ترک نہ کوئی ۴

مطلب واضح ہے ؛

چھترواں شبد

آپن پو آپ ہی بسرو
جیسے شوان کانچ مندر میں بھرمت بھولو بھونکی مریو ۱
جیون کیہری ہیو نرکھ کوپ جل پرتکا دیکھ پریو
دیسے ہی گج پھٹک شلا میں دسن آنی اریو ۲
مرکٹ مُوٹھی سواد نہ پہرے گھر گھر رٹت پھریو
کہیں کبیر نلنی کے سو دنا تو ہی کو نے پکڑیو ۳

ترجمہ - (۱) اپنی ذات کو آپ ہی خود بخود بھول گیا۔ جس طرح گُنا شیش محل میں بھرم کھا کر آپ ہی بھونکتا پھرتا ہے۔ (۲)۔ جیسے شیر کا بچہ کنوئیں کے پانی کو دیکھ کر اس میں جا گر پڑا۔ اسی طرح ہاتھی صاف شفاف چٹان میں اپنے ہی عکس کو دیکھ کر اس سے لڑنے لگ گیا۔ بندر مٹھی کی لذت (لالچ) کے بس میں آکر گھر گھر شور مچاتا پھر رہا ہے کبیر صاحب فرماتے ہیں

اسی طرح اے چرخی کے طوطے! تجھ کو کس نے پکڑ رکھا ہے؟

تشریح۔ گیان سروپ اور گیان رُوپ ہوتا ہُوا وہ اپنے آپ کو بھُول گیا۔ اور اپنی ذات سے بے خبر بنا۔ کیا یہ اندھیر نہیں ہے۔ مگر اس میں تعجب ہی کیا ہے؟ تعجب تو اُس وقت ہوتا۔ جب اس طرح نہ ہوتا۔ تم اپنے سامنے آئینہ رکھ کر اپنی اصلی ذات کی طرف سے غافل ہو کر اس کے عکس میں تفریح تلاش کرتے ہوئے بھُول جایا کرتے ہو۔ شیشہ میں کیا ہے؟ تمہارا ہی تو اُلٹا اور دوسری طرح کا عکس نظر آ رہا ہے۔ تم اُس کو اور کا اور سمجھتے ہو۔ بچہ اسی کے ساتھ کھیلنے لگتا ہے۔ منہ بناتا ہے۔ ٹھوڑی چڑھاتا ہے۔ ناک سکوڑتا ہے۔ آنکھیں دکھلاتا ہے جیسا کرتا ہے ویسا ہی اُس میں نظر آتا ہے۔ اور وہ کہتا ہے واہ وا اُس میں بچہ ہے اور کھیلنے کُودنے کا خواہشمند ہے۔ وہ نہیں جانتا۔ کہ میں آپ ہی آپ آئینہ نما۔ آئینہ میں رُو نما اور ذات حقیقی ہوتا ہُوا حق نما ہوں۔ کاش اگر گیان اور اگیان کی اصلیت کی تم کو خبر ہو جاتی۔ تو تم سمجھ لیتے۔ کہ اِن کی مراد کیا ہے؟

سُنو! مزیدار قصّہ ہے۔ ایک شیش محل تھا۔ اُس کے اندر ایک کُتّا داخل ہو گیا شیش محل کے شیشہ کا دروازہ بند ہو گیا۔ وہ اب جدھر نگاہ کرتا ہے۔ کُتّے ہی کُتّے نظر آتے ہیں۔ اصل سے نقل۔ نقل سے نقل۔ ذات سے عکس اور عکس سے عکس بے شمار تعداد میں ہر چہار طرف نمایاں ہو گئے۔ کُتّے نے سمجھا (اس میں ہزاروں کُتّے ہیں)۔ وہ کبھی کسی کی طرف اور کبھی کسی کی طرف جُھکتا ہے۔ اور ان کو دیکھ کر بھونکتا پھرتا ہے۔ اس اکیلے کُتّے کی آواز۔ آواز بازگشت بن کر سارے محل میں گُونج اُٹھی۔ حشر بپا ہو گیا۔ کُتّے ہی کُتّے اُس کے اندر نظر آ رہے ہیں۔ اور ہر چہار طرف شور مچ رہا ہے۔ مگر اس کا کیا سبب ہے؟ ایک سے انیک اور گیان سے اگیان پیدا ہونے کا دلچسپ نظارہ دیکھو اور سمجھو کہ حقیقت کیا ہے؟

قصہ ہے۔ کسی جنگل میں ایک شیر رہا کرتا تھا۔ دن میں سینکڑوں جانوروں کو ہلاک کر ڈالتا تھا۔ جانوروں نے آپس میں مشورہ کیا۔ اور شیر سے جا کر کہا۔ تم ہمارے راجہ بن جاؤ۔ اور ضرورت کے موافق روز ایک ایک جانور ہم میں سے خود تمہارے پاس آجایا کریں گے۔ ہم کو کھا لیا کرنا اس طرح پر جنگل بھی ویران نہ ہوگا۔ آپ کی رعایا آباد رہے گی۔ اور آپ کی حکومت بھی قایم رہے گی۔ شیر نے اس رائے کو پسند کیا۔ اُس دن سے برابر ایک ایک جانور اپنی اپنی باری پر آجاتے اور شیر آرام سے رہتا۔ اتفاق کی بات چند روز بعد ایک خرگوش کے جانیکی باری آئی۔ وہ ذرا منچلا تھا۔ مرنے کا خواہشمند نہیں تھا۔ سوچا کیا تدبیر کروں۔ کہ میں بھی نہ مروں اور یہ بد بلا بھی جانوروں کے سر سے ٹل جائے۔ وہ ایک جگہ بیٹھ کر سوچنے لگا۔ دیر ہوگئی۔ آخر ایک بات اس کی سمجھ میں آئی۔ اور وہ وقت مقررہ کے بعد شیر کے پاس آیا۔ شیر غصہ سے پریشان تھا۔ بھوک لگی ہوئی تھی جھنجھلا کر بولا۔ دیر سے کیوں آیا۔ مکار اور عقلمند خرگوش نے جواب دیا۔ جہاں پناہ میں کیا کروں۔ راہ میں ایک شیر ملا وہ آنے نہ دیتا تھا جب میں نے اس سے کہا کہ میں اپنے راجہ کے پاس جا رہا ہوں۔ مجھ کو جانے دے۔ وہ بولا۔ کیا مجھ سے بھی کوئی زبردست شیر یہاں رہتا ہے۔ تو جا۔ اُس کو خبر کردے کہ میں حریف کی صورت میں اُس کا دشمن ہوں۔ پہلے وہ مجھ سے نپٹ لے۔ پھر حکومت کا دعوے کرے۔ اسو جہ سے بات چیت کرتے ہوئے دیر ہوگئی۔ میں بالکل بے قصور ہوں۔ اب آپ شوق سے مجھ کو کھا لیجئے۔ مگر میں سمجھتا ہوں۔ سب سے پہلے آپ کا یہ حیثیت راجہ یہ دھرم ہے۔ کہ اپنے دشمن کو پس پا کر کے تب دوسرا کام لیجئے۔ تاکہ سلطنت میں خلل نہ واقع ہو۔ شیر کو حیرت ہوئی۔ غصہ سے بولا۔ چل مجھ کو دکھا دے پہلے میں اس کا کام تمام کر کے تب اور طرف توجہ کروں گا۔ خرگوش شیر کو ساتھ لایا۔ اور ایک صاف پانی کا کنواں دکھا کر اس سے کہا۔ آپ کا حریف اس میں رہتا ہے۔ میں ڈرتا ہوں۔ ایسا نہ ہو۔ وہ مجھ پر حملہ کر بیٹھے۔ ورنہ پھر آپ کو کسی اور جانور کی تلاش کرنی پڑے گی۔ اس کو للکاریئے۔

وہ باہر آکر آپ سے لڑیگا۔ نادان شیر نے کنوئیں میں جھانکنا شروع کیا۔ اسی کا عکس پانی میں نظر آیا۔ اس نے سمجھا خرگوش بچا ہے للکارا اور اس کے گرجنے کی آواز ہر چہار طرف گونج اٹھی اور کنوئیں میں سے بصورت آواز بازگشت باہر آئی۔ شیر اپنے آپے سے باہر جاتا رہا۔ کنوئیں میں اچھال ماری اور برباد ہوگیا۔ خرگوش ہنستا اور مسکراتا ہوا اپنے ہمجنسوں کے پاس آیا۔ اور ان کو تمام جنگل کے مکت اور آزاد ہونے کی خوشخبری سنائی۔ اب سوچو شیر دو نہیں تھے۔ ایک ہی تھا۔ وہ اپنے ہی عکس کے بھرم سے ہلاک ہوا۔ اسی طرح اودیت سے دویت پکش پیدا ہوکر دکھ اور کلیش کا کارن بنتا ہے +

تیسرا قصہ ایک ہاتھی کا ہے۔ کسی جنگل میں ایک لحیم و شحیم موٹا تازہ مغرور ہاتھی رہتا تھا۔ اس کا تن و توش دیکھ کر ایک گیدڑ اور لومڑی کے منہ میں پانی بھر آیا۔ کہنے لگے کس طرح یہ مست اور متوالا ہاتھی مارا جائے۔ تاکہ اس کا گوشت ہمارے کھانے میں آوے دونوں ہی چالاک اور ہوشیار تھے۔ سوچ وچار سے سب کچھ ممکن ہے۔ ایک کمزور آدمی اگر عقل رکھتا ہو۔ تو دشمنوں کی کثیر جماعت کو چٹکی بجاتے ہوئے۔ خاک و خون میں ملا سکتا ہے۔ صرف عقل کی ضرورت ہے۔ عقل ایک دو نہیں ہزاروں تدبیریں سجھا سکتی ہے۔ احساس اور غور کے پیدا ہونے اور پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ دونوں دیر تک اس مضمون پر غور کرتے رہے۔ ادب کے ساتھ ہاتھی کے پاس گئے۔ اور کہنے لگے۔ مہاراج جی کی جے ہو۔ آپ کو قدرت نے ہم سب پر راج کرنے کے لئے پیدا کیا ہے۔ ہمارا کوئی راجہ نہیں ہے۔ اگر آپ ہماری بنیں۔ تو لومڑی کو اپنا وزیر بنالیں۔ اور گیدڑ کو سپہ سالاری عطا فرمادیں۔ اور ہم دونوں تمام جنگل کو آپ کا محکوم کردیں گے۔ ہاتھی یہ بات سن کر خوش ہوگیا۔ کون شخص دنیا میں ایسا ہے۔ جس کو عزت اور حکومت پیاری نہیں ہے وہ بولا بہت اچھا۔ میں تمہاری رائے سے متفق ہوں۔ چلو۔ میرے سر پر تاج شاہی رکھو۔ اور اسی وقت میں تم کو وزارت اور سپہ سالاری کے عہدے بخشونگا

لومڑی بولی۔ جہاں پناہ! جنگل کے جانور اسوقت تک ہماری بات نہ مانیں گے۔ جب تک آپ کی خداداد طاقت کا تماشہ نہ دیکھ لینگے۔ مہاراج یہ دُنیا ایسی ہی ہے۔ یہ فطرتاً ظاہر پرست اور نمایش پسند ہے۔ قریب ہی ایک پھٹک شلا ہے۔ اِس میں آپ ہی جیسا ایک ہاتھی رہتا ہے۔ اس سے چل کر ذرا زور آزمائی کیجئے۔ ہم دونوں آپ کے مددگار ہیں گے۔ ہاتھی نے کہا۔ بہت اچھا چلو۔ تینوں پھٹک شلا کے پاس گئے وہ آئینہ کی طرح مصفا تھی۔ ہاتھی نے اِس میں اپنی ہی مورتی دیکھی۔ بھڑ بیٹھا۔ دانت ٹوٹ گئے۔ اور لڑتے لڑتے بے دم ہو کر گر پڑا۔ اپنی طاقت سے آپ مارا گیا۔ اور جب وہ مر گیا۔ لومڑی اور گیدڑ عرصہ تک خوش ہو کر اس کا گوشت کھاتے رہے۔ اب دیکھئے پتھر میں اور کچھ نہیں تھا۔ ہاتھی کی اپنی بے حرکت مورتی تھی۔ نادان نے کچھ نہیں سمجھا اور ناحق ہلاک ہُوا۔ اے سادھو اسی طرح اس جگت کی لیلا ہے۔ بھرم اور اگیان اسی صورت میں اپنا کام کرتے ہیں۔

چوتھا قصہ اور بھی مطلب خیز ہے۔ کسی آدمی نے ایک تنگ اور چھوٹے منہ کے گھڑے میں کچھ بیر رکھ چھوڑے تھے۔ ایک بندر کی نگاہ اُوپر جا پڑی۔ موقع کی تاک میں لگا رہا۔ جب آدمی کہیں کام کر نیکو گیا۔ اُس نے جھٹ پٹ گھڑے کے اندر ہاتھ ڈال دیا اور مُٹھی میں تھوڑے سے بیر لیکر مُٹھی بند کر لی۔ مُٹھی گھڑے سے نکالنا چاہتا تھا۔ مگر وہ کیسے نکلے۔ کوششیں کرتا ہے۔ محنت کرتا ہے۔ نہ مُٹھی باہر نکلتی ہے۔ نہ گھڑا الگ ہوتا ہے۔ اگر ایک ایک کر کے بیر نکال لیتا۔ تو آسانی سے اسکا کام ہو جاتا۔ مگر اگیان نے فیصلہ بند کی حالت پیدا کر دی۔ وہ پھنس رہا۔ آخر وہ پریشان ہو کر مُٹھی کو گھڑے کے اندر پھنسائے ہوئے چلاتا ہُوا اِدھر اُدھر پھرا کیا۔ اِس بیر والے کو خبر ہوئی۔ اس نے آکر دو ڈنڈے سر پر رسید کئے۔ کھوپڑی پھٹ گئی۔ بندر مر گیا۔ یونہی مُورکھ اس دنیا کے گھڑے میں اپنی زندگی کی مُٹھی پھنسا دیتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ دُنیا ہم سے چمٹی ہوئی ہے اور اپنے اگیان کو نہیں دیکھتے۔

پانچواں قصہ گو معمولی ہے۔ مگر بہت معنی خیز ہے۔ کہیں ایک گھومنے والی چرخی رکھی ہوئی تھی۔ اس کے سر پر آم کا خوبصورت پھل دھرا ہوا تھا۔ ایک طوطے کی نگاہ پڑی چرخی کے قریب اُڑتا ہوا آیا۔ پاؤدان پر پاؤں جمایا۔ پھل پر چونچ مارنے لگا۔ پاؤدان نیچے کی طرف گھوم گیا۔ اس نے دوسرے پاودان پر پاؤں دھر کر پھر چونچ مارنی چاہی۔ وہ بھی نیچے کی طرف کھسک گئی۔ وعلی ہذا القیاس طوطا پھڑپھڑاتا ہوا اسی طرح چرخی کے ساتھ پھنسا ہوا اپنی جہالت کا تماشا دکھا رہا ہے۔ چاروں طرف تماشائی کے غٹ کے غٹ کھڑے ہوئے اس کی حرکت پر قہقہہ مار رہے ہیں نہ پھل ملتا ہے نہ چرخی کو چھوڑ سکتا ہے۔ یہ کیا ہے۔ کبیر صاحب پرم پُرش صدا دیتے ہیں اسنے چرخی کے طوطے! کس نے تجھ کو گرفتار کر رکھا ہے۔ کیا تو آپ ہی نہیں پھنس رہا ہے۔ یہ جیو پرم سچ اگیانی رنگدار طوطا ہے۔ جو کال بھگوان کے چکر کے بیٹ میں پھل کی خواہش سے پریشان ہے۔ سنت آزاد نورانی پرندہیں۔ جو پھل کے اوپر پرواز کرتے ہوئے ندا دیتے ہیں۔ اور اگیان کے پھند سے اُس کو چھڑانا چاہتے ہیں ؛

یہ شبد چھوٹے شبد کی تشریح ہے۔ سمجھنے والوں کے لئے ایک ضخیم دفتر معرفت سے زیادہ وقعت رکھتی ہے۔ اگر اس پر اچھی طرح غور کر لیا ہے۔ تو نہ کہیں بندھ ہے۔ نہ موکش ؛ ۔ نہ کسی نے کسی کو پھنسایا ہے۔ نہ کہیں کسی نے اپنا جال بچھا رکھا ہے۔ پرانی اپنے ہی گیان کے بس میں آکر پھنس رہے ہیں ؛

کبیر صاحب سنت گورو کی ساکھی ہے ؛

اپنے اُرجھے اُرجھیاں دیکھے سب سنسار
اپنے سُرجھے سُرجھیاں یہ گورو گیان بچار

ستہتروان شبد

آپن آس کبھی بہو تیرا (اپنی امید بہت) کا ہو نہ ہرم پاوے ہری کیرا (کوئی بھید کا) ۱
اندری کہاں کرے بسترا ما سو کہاں گئے جو کہتے راما ۲
سو کہاں گئے جو ہوتے سیانا (رام) ہو مرتک وے پدمی سمانا ۳
رامانند رام رس چاکھے کہیں کبیر ہم کہی تھاکے (ہو کر مگن میں) ۴

مطلب صاف ہے۔ (۱)۔ ہزار امید کرو۔ کسی کو رام کا بھید نہیں ملتا۔ (۲)۔ اندریوں کو کس میں لئے کا بسرام ملتا ہے۔ اور وہ کہاں گئے۔ جو رام کہتے تھے۔ (۳)۔ جو بڑے سیانے تھے وہ کہاں گئے۔ وہ اسی پدمیں جاکر سما گئے (۴)۔ رامانند (کبیر صاحب کے گورو) رام رس کو چکھتے تھے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں ہم کہہ کہہ کر تھک گئے۔

اٹھتروان شبد

اب ہم جانا ہو ہری باجی کا کھیل
ڈنک بجائے دکھائے تماشا بہری سو لیت شکیل (مالک کے تماشہ ڈنکا پھر وہ لیتا ہے سمیٹ)

ہری باجی سُرز مُنی جھنڈے مایا چیٹک لایا
گھر میں ڈارمی سبھے بھرمایا گیان ہردے نہیں آیا
باجی جھوٹ باجیگر سانچا سادھن کی متی ایسی
کہیں کبیر جن جیسی سمجھی تاکی گتی بھوئی تیسی

مطلب صاف ہے ۔

اُناسیواں شبد

کہو ہو امبر کاسوں لاگا چیتن ہارے چیت سبھاگا
امبر مدھے دیسے تارا ایک چیتے یک چیتاون ہارا
جو کھوجو سو اُو ہوناہیں سو تو آہی امرپد ماہیں
کہہ کبیر پد بُوجھے سوئی مُکھ ہردیا جاکے یک ہوئی

ترجمہ ۔ (۱) ۔ اے امر جیو! تو کس سے لگا ہے ۔ اے چیتنے والے! تو جلد چیت ۔ (۲) ۔ اسی تیرے امرُوپ میں تارا دکھائی دیتا ہے ۔ (روشنی اور پرکاش ہے) اور اسی میں ایک چیتانیوالا اور چیتنے والا ہے (گورو اور چیلا دونوں تیرے ہی اندر ہیں) ۔ (۳) ۔ تو جو وہاں (اور جگہ) تلاش کرتا ہے ۔

وہاں کچھ نہیں ہے۔ وہ (حقیقت) تو صرف امر بدیں ہے۔ (اور امر پد تجھ میں تیرے اندر ہے)۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اس پد کو وہی سمجھیگا۔ جس کے دل اور زبان ایک ہیں۔

اسیواں شبد

بندے کرلے آپ نبیرا چھٹارا
آپ جیت لکھو آپ ٹھور کرو موئے کہاں گھر تیرا ۱
یہی اوسر نہیں چیتہو پرانی اینت کوئی نہیں تیرا ۲
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! گھن کال کو گھیرا ۳

ترجمہ اور مطلب صاف ہے۔

اکیاسیواں شبد

تُو تو۔ رر امما کی بھانتی ہو سب سنت اُدھارن چوزی
بالمیک بن بوئیا چُنی لیو شکدیو ۱
کرم ہنورا ہوئی ہا سُوت کاتے جیدیو
تین لوک تانا تنو برہما وِشنو مہیش ۲

۳ نام لیت مُنی ہاریا ۔ سُرپتی سنگل نریش
جن جھنے گن گائیا بن اندر بستی سار کا گیہہ

۴ سُونے گھر کا پاہُونا تاسوں لاوے نیہہ
چاری بید کنیڈا کیو بہمان نرنکار کیو راس پریت

۵ بلتے کبیر چوندری پہرے ہری کا داس

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ (رام میں دو حرف ر۔ م ہیں) تُم ر۔ م کی طرح بنے جُڑے رہو۔ (مالک سے الگ نہیں ہو)۔ سُنو سنتوں نے تمہارے پہننے کے لئے چُوزی (ساڑی) بنائی ہے۔ (یعنی بھگتی کا مارگ دکھایا ہے)۔ (۲)۔ والمیک نے رام نام کے کپاس کی کھیتی کی۔ جنگل میں بیج بویا۔ شکدیو نے کپاس کو چُنا۔ اُس میں سے اُس کا بنولہ جو کرم ہے۔ وہ تو الگ رہا۔ جیدیو نے سُوت کاتا۔ (۳) اور۔ برہما۔ وشنو مہیش۔ یعنی رج۔ ست۔ تم کے تین کھونٹی میں تانا تن کر رکھ دیا۔ مُنی۔ اندر۔ راجا سب اُس کا نام لے لے کر ہار گئے۔ مگر وہ پرایت نہ ہُوا۔ کیونکہ ابھی اُس کا تانا ہی تنا گیا ہے۔ (۴)۔ اور بغیر زبان کے گن گاتے ہوئے (یعنی اچپا جاپ کرتے ہوئے بغیر بستی کے گھر کا دھیان لگایا۔ اور برہمہ جو شونیہ کے گھر کا مہمان ہے اُس سے پریت لگائی (اُن کی حد صرف یہاں ہی تک ہے۔)۔ (۵)۔ چار ویدوں نے اب اُس تانا کا کینڈا کیا۔ اور نرنکار کے راچھ کیا۔ یہ سب ہو گیا۔ آخر میں کبیر صاحب نے اُس کی چوزی یعنی ساڑی بنا دی۔ جس کو ہری کے داس پہنتے ہیں یعنی بھکتی کے پنتھ کو بہت سہل

کردیا:

بیاسیواں شبد

۱ تُم یہی بدھی سمجھو لوئی۔ گوری مُکھ مندر جاگے
یک سگُن کھٹ چکر ہی بیو۔ ہے بن برش کو لُھومانجے

۲ برہمے پکری اگنی میں ہومے مچھ گگن چڑھی گاجے
نت اماوس پکڑ نت گرہن ہوئی راہو گراسے نت دو بجے

۳ سُر بھی بھکشن کرت بیو۔ مُکھ گھن برسے تن پیچھے
ترکٹی کُنڈل مدھ مندر باجے او گھٹ امبر بھیجے

۴ پوہومی کے پانی امبر بھریا ای اَجرج کا کیجے
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو یو گن اس سِدھ پیاری

۵ سدا رہے سُکھ سنجم اپنے بسو دھا آدی کماری

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ اے لوگو! تم اس طرح سمجھو کہ گوری جو مایا ہے۔ اس کے منہ میں مردنگ بجتا ہے۔ یعنی وہی سب کچھ کرتی ہے۔ اور اسی کے سلسلہ میں سارا کام ہوتا ہے۔ یہ شدد وغیرہ سب آدی مایا کے زبان سے نکلتے ہیں۔ (۲)۔ سگُن اپاسک کھٹ چکر کو بیدھتے ہیں

وہ بیل کو نہیں دھونا بلکہ اُلٹے کو دھو کو مانجتا ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ شریر ہی کو اروگیہ اور سدھی والا بنانا چاہتے ہیں۔ اور آتما کا انکو خیال نہیں رہتا۔ اور برہمہ جو بیرج ہے۔ اُسی کو ترکٹی کے اگنی کنڈ میں ڈال کر آہوتی کرتے ہیں۔ اور سُرت یعنی توجہ کی مچھلی کو آسمان پر چڑھاتے ہیں۔ یعنی کھٹ چکر کو بیدھ کر سُرت کو اُوپر کی طرف لیجاتے ہیں۔ (۳)۔ روز اِن کے یہاں گرہن اماوس لگا رہتا ہے۔ اور راہو ہمیشہ دوپہ کو گرسن کرتا رہتا ہے۔ یعنی جس وقت یہ پُتلیوں کو کھینچکر شیونیتر میں جماکر دھیان کرتے ہیں۔ وہی گرہن ہے۔ کیونکہ۔ روز ابھیاس میں چندرین لگتا ہے۔ اور راہو روپی کال برہمہ کا دھیان دوپہ روپی آتما کو گرسن کر لیتا ہے۔ اور سُرہی گائے جو کنڈلنی ہے۔ اُس کا منہ ترکٹی کے استھان پر کھُل جاتا ہے۔ اور بیدھ مکھ سے چُوتے ہوئے امرت کو پی جاتی ہے۔ جو دماغ کی طرف سے برستا ہے۔ اور شریر کمزور ہو جاتا ہے۔ (۴)۔ جب سُرت کی اندر چڑھائی ہوتی ہے۔ تو ترکٹی منڈل کے درمیان مردنگ کی آواز آدم، آدم، سنائی دیتی ہے اور اُس کا اثر کل جسم پر پڑتا ہے۔ اور یہ اُس کے اثر کے پانی سے گویا تر بتر ہو جاتا ہے۔ اور کنول روپی ترکٹی کے پھول کے پانی سے شریر بھر جاتا ہے۔ یہ تعجب کی بات کس سے کہیں۔ (۵) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! یوگی کو سدھی پیاری ہے۔ اور وہ اسی کے سنجم کے سُکھ میں مست اور خوش رہتا ہے۔ اور مایا روپی بیوہا کماری کی کماری ہی بنی رہتی ہے کیونکہ اِس سدھی و شکتی روپی مایا کو کون بھوگتا ہے؟

کہنے کی غرض یہ ہے۔ کہ یوگ کا مقصد اگر سدھی شکتی ہے۔ تو وہ

روحانیت کی نظر سے کچھ نہیں ہے ۔

تراسیواں شبد

۱ بھولا وے احمک نادانا تم ہردم رام ہی نہ جانا
بربس آنی کے گائے پچھاری گلا کاٹی جیو آپ لیا

۲ جیت جیو مُردا کری ڈارا تِس کو کہت ہلال کیا
جاہی ماس کو پاک کہت ہیں تاکی اُتپتی سُن بھائی

۳ رُج بیرج سوں ماس اُپانی ماس ناپاک سو تم کھائی
اپنو دوش کہت نہیں احمک کہت ہمارے بڑن کیا

۴ اُس کی کھون تمہاری گردن جن تم کو اُپدیش دیا
سیاہی گئی سپیدی آئی دِل سپید اجہوں نہ ہوُا

۵ روجا نماج بانگ کیا کیجے بُجرے بھیتر بیٹھ مُوا
پنڈت بید پُوران پڑھے اور مُلنا پڑھے قرانا

۶ کہیں کبیر وے زک گئے جن ہردم رام ہی نہ جانا

مطلب صاف ہے ۔

چوراسیواں شبد

کاجی تم کون کتاب بکھانی (قاضی)

۱ جھکھت بکت رہونس باسُرمتی ایکو نہیں جانی
شکتی انومانے سُنت کرت ہو میں نہ بدونگا بھائی (بلنے بھکنے) (رات دن عقل)

۲ جو کھدائے تیر سنتی کرتے تو آپ کاٹ کیون آئی (سنت) (مانونگا)
سُنتی کرائے تُرک جو ہونا اورت سوں کا کہیئے (خدا سنت)

۳ اردھ شریرا ناری بکھانے تاتیں ہندو رہیئے (سلمان عورت کو کیا)
گھالی جنیئو براہمن ہونا میری (یفین جسم عورت) کہا کا پہرایا (اُس سے)

۴ اُدِ تو جنم کی شُدرانی پرد سے تم پانڈے کیوں کھایا (ڈال عورت) (چھاتا)
ہندو تُرک کہاں تے آیا کن یہ راہ چلائی (کھانا پہرداستی ہے)

۵ دِل میں کھوج کھوج دِل ہی میں بہست کہا لگن پائی (کس نے)
چھاڑو پسارا رام بھجو بورے جو رکرت ہو بھاری (بہشت)

۶ کبیر نہ اوٹ رام کی پکری انت چلا پچ ہاری (بوجھ علم)
(پریشان ہوکر)

مطلب واضح ہے۔

پچاسیواں شبد

بھولا لوگ کہے گھر میرا
جا گھر دا ہیں پھولے پھولا ڈولے سو ناہیں گھر تیرا
ہاتھی گھوڑے بیل باہنو سگرہ کیو کھیرا
بستی میں سے دیو کھدیڑی جنگل کیا بسیرا
گانٹھی باندھی کھرچ نا پٹھیو بہر کبو نہیں پھیرا
بی بی باہر ہرم محل میں بیچ بھچا میاں کا ڈیرا
نو من سوت اُرجھی نہیں سُرجھے جنم جنم اردجھیرا
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو یہ پد کرو نبیرا

ترجمہ و تشریح۔ (۱) لوگ بھول کر کہتے ہیں کہ گھر میرا ہے جس گھر میں تم غرور اور ناز سے پھرتے اور ٹہلتے ہو وہ گھر تمہارا نہیں ہے۔ (۲) ہاتھی گھوڑے۔ بیل۔ سواری سب کچھ اکٹھا کر لیا۔ (مگر جب مر گئے) بستی سے نکال دیا۔ اور جنگل میں جگہ دی گئی۔ (۳)۔ نہ کچھ اپنی گرہ میں ہے نہ کوئی وہاں خرچ بھیجتا ہے اور نہ کوئی وہاں جاتا ہے۔ بیوی تو حرم اور محل میں ہے۔ اور میاں کا ڈیرا بیچ جنگل میں ہے۔ (۴) اعمال کرم کا نو من سوت الجھتا ہی رہتا ہے۔ سلجھتا نہیں۔ اور جنم جنم کی الجھن ہے۔

کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سنتو! اس پد کو سمجھو:

چھیاسیواں شبد

کبیرا تیرا گھر کنڈلا میں یا جگ رہت بھلانا
گورو کی کہی کرت نہیں کوئی امل مہل دیوانا ۱
سکل برہمہ میں ہنس کبیرا کاگن چونچ پسارا
من مت کرم دھرے سب دیہی نادبندو بستارا ۲
سکل کبیرا بولے مانی پانی میں گھر چھایا
اینت لوٹ ہوت گھٹ بھیتر گھٹ کا مرم نہ پایا ۳
کامنی رُدپی سکل کبیرا مرگا چرندا ہوئی
بڑا بڑے گیانی منی ور تھاکے پکری سکے نہیں کوئی ۴
برہما برن کوبیر پورندر پیتیا پرہلاد چاکھا
ہرناکش نکھ دیا درا تن ہو کو کال نہ راکھا ۵
گورکھ ایسو دت دیگمبر نام دیو جیدیو داسا
اُن کی کھبری کہت نہیں کوئی کہاں کئے ہیں باسا
چوپڑ کھیل ہوت گھٹ بھیتر جنم کے پاسا ڈارا

دم دم کی کوئی خبری نہ جانے کری نہ سکے نروارا ۷
چاری دشا میں منڈ رچو ہے رُوم شام رچ ڈلی فیصلہ
تا اوپر کچھو اچنبھ تماشا مارے ہے یم کلی ۸
سب اوتار کچھ عجب جاسو ہی منڈل اننت کھڑو کر جورے
اَدبھُت اگم اگاہ رچو ہے ای سب شوبھا تورے ۹
سگل کبیرا بولے بیرا اجہوں ہو ہشیارا تیری
کہیں کبیر گورد سگلی درپن ہر دم کرد پکارا ۱۰

ترجمہ معہ تشریح۔(۱)۔ اے کبیر! تیرا گھر کیچڑ (دلدل) میں ہے۔ تو اس دُنیا میں کیوں بھولا ہے۔ کوئی گورو کی تعلیم پر نہیں چلتا۔ سب موقع بے موقع دیوانے بنے رہتے ہیں۔ (۲)۔ اس تمام برہمہ (برہمانڈ) میں ایک کبیر ہی ہنس ہیں۔ باقی سب کوّے ہیں۔ (جو ناجائز غذا کے لئے) چونچ پھیلاتے رہتے ہیں۔ اور (گورو مت کو چھوڑ کر) من مت ہو کر کرم کرتے رہتے ہیں۔ اور نادبند کے بستار میں جنمتے مرتے رہتے ہیں۔ (۳)۔ کبیر سب کو ایک بانی بولتے ہیں۔ کہ تم لوگوں نے سیلاب کی راہ میں گھر چھایا ہوا ہے بیشمار لوٹ ہو رہی ہے۔ اور وہ لوٹ تمہارے ہی اندر ہو رہی ہے۔ (کیونکہ سیلاب تمہارا دل ہی میں ہے۔) مگر کسی کو اس دل کی خبر نہیں ملتی۔ (۴)۔ اے کبیر! کامنی یعنی ستری روپی مایا ہرن وغیرہ کی صورت میں سب کو چرتی جا رہی ہے بڑے بڑے گیانی۔ منی نرتھک گئے۔ مگر کوئی بھی اسکو پکڑ نہ سکا۔ (۵)۔ برہما۔ وَرُن۔ کوبیر۔ اندر۔ پیسا۔ پرہلاد بھگت۔ سب نے (بھکتی کے رس کو)

چکھا۔ مگر خبر نہیں کہاں گئے۔ (جس نرسنگھ نے) ہرنا کش کا پیٹ اپنے ناخن سے پھاڑ ڈالا تھا۔ اُس کا بھی تو پتہ نہیں ہے۔ (۶)۔ گورکھ ناتھ۔ یوگی دتاتریے۔ اودھوت۔ نام دیو۔ اور جیدیو جی ایسے داس اور سیوک کی خبر نہیں ہے۔ کہ کہاں سکونت رکھتے ہیں۔ (۷)۔ اِس دل کے اندر چوپڑ (چوسر) کا کھیل ہو رہا ہے۔ اور جنم کا پانسا ڈالا جا رہا ہے۔ دم کے دم میں کیا ہو جائے گا۔ کوئی نہیں بتا سکتا۔ (یعنی جیونرد اور گوٹوں کی طرح جنمتی اور لال ہو ہو کر مرتی کٹتی رہتی ہے۔) (۸)۔ (اُسی چوسر کا تلازمہ ہے جس کی بساط میں چار اطراف ہوتے ہیں۔ اور بیچ میں گوٹ رکھنے کی جگہ رہتی ہے) چاروں طرف منڈپ رچے گئے ہیں۔ اِدھر اُدھر شام اور روم ہیں اور بیچ میں دِلّی ہے۔ اس کے اوپر عجیب کھیل ہے۔ جہاں سے جمراج اپنے کل کو مروڑ کر ان کو بچاتا اور مارتا کوٹتا رہتا ہے۔ (چونکہ اوپر کی کڑی میں دلدل اور سیلاب کا تلازمہ بیان کرتے آئے ہیں۔ یہاں دکھاتے ہیں کہ گوٹ چاروں طرف سے گھوم پھر کر بیچ (دِلّی) میں آئی۔ اور پھر وہاں از سرِ نو جمراج کی شکار ہوئی۔) (۹)۔ یہ سب اوتار اُس کے ہیں۔ جس نے بے شمار پرتھوی منڈل جوڑ جوڑ کر بنائے ہیں۔ اور ان کی کاریگری اگم اور اتھاہ ہے۔ اور یہ سب اُسکی شوبھا سے شوبھایمان ہو رہے ہیں۔ (۱۰) سب کو کبیر بیر سُنا کر کہتے ہیں۔ کہ ہوشیار ہو جاؤ۔ کہ کبیر گورو کا سروپ صیقل کیا ہوا صاف ستھرا آئینہ ہے۔ اُس میں آدرش اور معراج کی جھلک دیکھو اور ہر دم اُسی گورو کے رُوپ کو پکارو۔ یعنی اُس کا تصور اور سمرن کیا کرو۔

ستاسیواں شبد

کبیرا تیرو گھر کندلا میں منے (من ہی) اہیرا کھیلے
دلدل دلدل شکار
دلدل واری آنند میرگا رُچی رُچی شر میلے
سنسار کی چند ہرن جوڑتا ہے
چیتیت رَول پاون کھنڈا سہج ہی مُولے باندھے
پکے والا پاک کنٹھا جڑ
دھیان موہنش دھری گیان وان بن یوگ سار شر سادھے
کمان دھنش جنگل
کھٹ چکر بیدھی کمل بیدھیو جب جائے اُجیاری کینھا
روشنی
کام کرودھ ارو لوبھ موہ ہانکی ساوج دیھا
ہانک کر سکا دیا
گگن مدھے روکنی دوارا تہاں دِوس نہیں راتی
آسمان دروازہ وہاں دن رات
داس کبیر جائے سو پہنچیو سب بچھرے سنگ سنگھاتی
شبد ہوئے ساتھی

ترجمہ و تشریح۔(۱) اے کبیرا تیرا گھر دلدل میں ہے۔ اور تیرا من گھر ہی میں شکار کھیلتا رہتا ہے۔ لذات نفسانی اور سنسار کے بھوگ ولاس یہ چند (ہرن) ہیں۔ اور ان ہی کو وہ اپنے پسند کے موافق مارتا رہتا ہے۔ یعنی ان کے بھوگ ولاس میں پڑا رہتا ہے۔ (لیکن جب)۔(۲) اس شکاری من کو آتما راجہ کا چیت آتا ہے۔ تب یہ پاکی و پاکیزگی کا کنٹھا باندھتا ہے۔ اور یوں ہی اُس کی جڑ کو مضبوطی سے باندھتا ہے۔ دھیان کی کمان گیان کا جنگل اور یوگ کے تیر سے کام لیتا ہے۔ (۳)۔ (اب اندیوں کے

بھوگ ولاس کو چھوڑ دیتا ہے۔ کھٹ چکر کو بیدھتے ہوئے جب سہس دل کمل پر آکر دھیان لگاتا ہے۔ تب روشنی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور کام کرودھ لوبھ۔ موہ سب کو ہانک کر بھگا دیتا ہے۔ (۴)۔ گگن کے درمیان جو دسواں دوار ہے۔ اور جہاں روکنے والا پھاٹک ہے۔ (جب من شکار کھیلتا ہوا وہاں پہنچتا ہے۔ تو) وہاں نہ رات ہے نہ دن ہے۔ (من کے پہنچتے ہی) کبیر اس جگہ جاکر داخل ہو گئے پھر سب دنیا کے سنگی ساتھی بچھڑ جاتے ہیں۔

اٹھاسیواں شبد

ساوج نہ ہوئی بھائی ساوج نہ ہوئی واکی ماس بھکھے کوئی
ساوج ایک سکل سنسارا ابی گتی واکی بھاتا
پیٹ پھاری جو دیکھئے بھائی آہی کرتیج نہ آتا ۲
ایسی واکی ماس رے بھائی پل پل ماس بکائی
ہاڈ گوڑے گھور لوائے آگی دھواں نہیں کھائی ۳
شر او سینگھ کچھو نہیں واکے پوچھ کہاں وہ پائی
سب پنڈت ملی دھنڈے پریا کبیرا بنوری گائی ۴

ترجمہ مع تشریح۔ (۱)۔ وہ شکار نہیں ہے۔ مگر سب اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ (یعنی مایا اس میں کچھ نہیں ہے مگر سب اس کی لپیٹ میں پڑے ہیں)

(۲)۔ تمام دُنیا میں وہی شکار ہے۔ اور اُس کی بات عجیب ہے۔ لیکن جب اُس کے پیٹ کو چیر کر دیکھیں تو کلیجے میں ایک آنت بھی نہیں نظر آئے گی (یعنی اصل میں وہ کچھ نہیں ہے۔ مگر بھاستی ہے۔)۔ (۳)۔ اُس کا گوشت پل پل دُنیا میں بکتا ہے۔ ہڈی۔ پاؤں کو گھور (یعنی کوڑے) میں پھینک دیتے ہیں۔ اور آگ اور دھواں کے بغیر اس کا گوشت پکتا ہے۔ (یعنی باوجود نہ ہونے کے اُسی کا کاروبار ہوتا ہے۔ اور ہڈی پاؤں کچھ بھی اُس کے نہیں ہیں۔ اور نہ اس کا گوشت آگ اور دھواں میں پکتا ہے)۔ (۴)۔ (اِس کے سوا) اُس شکار کے سر میں سینگ بھی نہیں ہے۔ اور نہ اُس کے پُونچھ ہے۔ مگر تمام پنڈت اُسی کے پُوجا دھندے میں لگے ہوئے ہیں۔ کبیر (یہ حالت دیکھ کر) بنوری گا رہے ہیں۔ (بنوری جولاہوں کا بنایا ہوا گیت ہوتا ہے۔ جسکو پچرا بھی کہتے ہیں)۔

نواسیواں شبد

سُو بھاگے کیسی کارن لوبھ لاگے رتن جنم کھوئے
پُورب جنم بھُومی کے کارن بیج کاہے کو بوئے ۱
پانی سے پنڈ ساجے اگنی ہی کُنڈ رہایا
دتے ماس ماتا کے گربھ کڈھی بہر لاگی لی مایا ۲
بالک سے بُڈھا ہُوا ہے۔ ہوتی رہے سو ہوئے

۳ جب یم اے ہے باندھ لے جے ہے نین بھری بھری روے
جمراج لاوے گا لے جاوے گا آنکھوں
جیون کے جنی آشا راکھو کال گہے کیس سواسا
موت پکڑے
۴ باجی ہے سنسار کبیرا چت چیتی ڈارو پاسا سانس
دنیا ہوشیار ہو کر
بازی

ترجمہ معہ تشریح۔(۱)۔ نیک بختو! کس واسطے لوبھ و لالچ میں مبتلا ہوئے اور رتن روپی جنم کو کھو بیٹھے۔ پہلے جنم کے سنسکار روپی زمین میں پھر دوبارہ کیوں ویسا ہی بیج بویا۔ (۲)۔ پانی سے تیرا شریر بنا۔ پھر وہ جٹھر اگنی یعنی پیٹ کی اگنی میں ڈالا گیا۔ دس مہینے بعد ماتا کے گربھ سے نکل کر پھر مایا کے چکر میں آ گیا۔ (۳)۔ بچہ سے پھر بوڑھا ہوا۔ جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ جب موت میں جمراج آکر مشکیں کسیگا۔ آٹھ آنسو آنکھوں سے روئیگا (۴)۔ زندگی کی امید مت رکھو۔ کیونکہ کال نے سر کے بال پکڑ رکھے ہیں۔ اے کبیر! یہ دنیا طلسم ہے۔ اور شعبدہ کی بازی ہے چیت کر پانسہ ڈالو۔ تاکہ جیت ہو جائے۔ ورنہ جو ہارے تو پھر وہی آواگون کا چکر رہیگا۔

نوے واں شبد

۱ سنت مہنتو سُمرد سوئی کال پھانس سوں باچا ہوئی
اُس کو بچا خوا ہو
دتا ترے مرم نہیں جانا متیا سواد بھولا نا
۲ نسل مستی کے گھرت کو کاڈھیو تاہی سمادھی سمانا
فضول لذت
بانی سے کر تمی نکالا اسی

گورکھ پوَن رَکھے نہیں جانا یوگ یُکتی انوِمانا
ردّھ سِدّھ سنجم بہُوتیرا پار برہمہ نہیں جاتا
وسِشٹ سریشٹ وِدیا سمپُورن رام ایسو سکھ سا کھا
جاہی رام کے کرتا کہئے تِن ہُو کو کال نہ چیلا راکھا
ہِندو کہے ہم ہی لے جاوَں تُرک کہے مور پیر
دونوں آئے دین میں جھگڑیں دیکھیں ہنس کبیر

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ سنتو۔ مہنتو! تم اُسی کو سمرتھ جس کو کال کی پھانس سے نجات ہوئی ہو۔ سُنو (۲)۔ (تاترے رشی (جن کو گیانی سمجھتے ہو۔) وہ بھی مرم سے واقف نہیں تھے۔ فضول اور متھیا (وچار کے) لذت میں بھول گئے۔ (یہ متھیا وچار کیا ہے؟) پانی کو متھ کر اُس سے گھی کو نکالنا ہے۔ اور وہ اسی (وچار کی) سمادھی میں محو ہو گئے۔ (۳) گورکھ ناتھ نے پران کی رکشا کا مرم نہیں جانا۔ صرف یوگ یُکتی کا قیاس ہی کیا۔ ردّھی سدّھی اور بہتیرے سنجم میں پھنس گئے۔ اور پار برہمہ کے گیان سے ناواقف رہے۔ (۴)۔ وسشٹ رشی کو سریشٹ ودیا میں پُورن کہتے ہیں۔ جس کے رام ایسے شاگرد ہوئے ہیں۔ اِن رام کو لوگ کرتا کہتے ہیں۔ مگر کال سے اُن کو نجات نہیں ملی۔ وہ بھی مرے (پس تم ایسے آدمیوں کو کیا گورو دھارن کرتے ہو) گورو دھارن کر ہنس کبیر کو جن کو موت اور کال نہیں ہے۔ (۵)۔ کبیر صاحب کی نسبت ہندو کہینگے۔ کہ ہم جلا دیں گے۔ اور مسلمان کہیں گے۔ کہ ہمارے پیر ہیں۔ (ہم دفن کریں گے) دونوں مت والے

جھگڑیں گے۔ اور ہنس کبیر اُن کی لیلا کھڑے ہوئے دیکھیں گے ۔

اکیانوے واں شبد

جو دیکھا سو دُکھیا دیکھا تن دھری سُکھیا نہ دیکھا
اُدے استی کی بات کہت ہُوں تاکر کرد بویکا
بائے بائے سب جگ دُکھیا کیا گرہی بیراگی
شکلیوگی چار یہ دُکھ ہی کے کارن گرہستی مایا تیاگی
یوگی دُکھیا جنگم دُکھیا تاپس کے دُکھ دُونا
آسا ترشنا سب گھٹ بیاپے کوئی مہل نہیں سُونا
ساچ کہوں تو سب جگ کھینچے جھوٹ کہوں نہیں جائی
کہیں کبیر تیئی بھے دُکھیا جن یہ راہ چلائی

ترجمہ اور مطلب صاف ہے ۔

بانوے واں شبد

تا من کو چینھو رے بھائی تن چھوٹے من کہاں سمائی

سنک سندن جیدیو نامانام ودر انبریش پرہلاد سدامانام
بھکت سہی من اُن ہوں نہ جانا بھگتی ہیت من اُن ہوں نہ گیانا
بھرتھری گورکھ گوپی چندا تامن ملی ملی کیو اندا
جامن کے کوئی جان نہ بھیو تامن مگن بھئے شکدیو
شیو شنکاوک نارد شیشا تین بھیت من اُن ہوں نہ پیکھا
ایکل زنجن سکل شریرا تامیں بھرمی بھرمی ریل کبیرا

ترجمہ۔ مطلب صاف ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ جتنے بھکت رشی منی ہوئے ہیں۔ سب من کے تماشے میں پھنسے رہے۔ سارے شریر میں ایک من ہے۔ اور اُسی کے مزے میں جیو بھرم رہا ہے اس کو سمجھنا چاہیئے۔

ترانوے واں شبد

بابو ایسو ہے سنسار تمہارا کلی ہے بیوہارا
کو اب انکھ سہے پرتی دن کو ناہیں نہ رہنی ہمارا
سمرنی سو بھاو سہیلے کو اُو جانے ہردیا تو نہ بوجھے
نر جیو اگے سہر جیو بھاگے لوچن چھوڑ کچھ نہ سوجھے
تج امرت بش کا ہے کو اپجوے گانٹھی باندھ کھوٹا

چورن کو دیئے پاٹ سنگھاسن ساہُو کو کینھو اوٹا
کہہ کبیر جھُوٹھو ہی جھُوٹھا۔ ٹھگ (ایماندار) ہی ٹھگ بیوہارا
تین لوک بھری پُورہو ہے ناہیں ہے پتیارا (اعتبار کرنیوالا)

ترجمہ و تشریح۔ بھائی! تمہارا سنسار ایسا ہے اور کلی جُگ کا بیوہار بھی ایسا ہی ہے۔ کون رات دن بھرم میں پڑا رہے۔ یہ ہمارا اصول نہیں ہے۔ (۲)۔ لوگوں کی جیسی عادت پڑ گئی ہے۔ ویسے ہی وہ سمرتی سوجھاد سے کام کرتے رہتے ہیں۔ مگر دِل کے جوہر کوئی غور نہیں کر سکتا۔ (ان نادانوں کو دیکھو) بیمان دیوی دیوا کے سامنے جاندار کو ذبح کرتے ہیں۔ اِن کو آنکھوں سے کچھ نہیں دکھائی دیتا۔ (۳)۔ امرت کو چھوڑ کر زہر کو پیتے ہیں اور اپنی گانٹھ میں کھوٹا سِکہ (روپیہ پیسہ) باندھتے ہیں۔ چور جو کرم کانڈی گورو ہیں۔ اُن کو تو عزت کے ساتھ تخت و سنگھاسن پر بٹھاتے ہیں۔ اور جو اعتبار والے ایماندار سادھو مہاتما ہیں۔ ان کو کنارے کر دیتے ہیں۔ اور چھپا دیتے ہیں۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جھوٹوں سے جھوٹے ملے ہیں۔ اور ٹھگ کا ٹھگ کے ساتھ بیوہار ہو رہا ہے تین لوک اسی طرح کے آدمیوں سے بھرا ہے۔ اعتبار والا کوئی نہیں ہے۔

چورانوے واں شبد

کہو	نرنجن	کونی (کس سے)	پانی (لفظ سے)

نرنجن برہم وچار

۱ ہاتھ پاؤں مُکھ سرون نہ جمیا کاکہی چھوہو ہو برانی
جیوتی ہی جیوتی (منہ) جیوتی جو کہیئے (کان) جیوتی کون (زبان) سہدانی
۲ جیوتی ہی جیوتی (نور) دے مارے تب کہاں جیوتی سمانی (نشانی)
چاری بید برہما (ٹیک کر مارے) کہیا تن ہو نہ یا گتی جانی
۳ کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! بُوجھ ہو (خاص کر کے) پنڈت (اس) گیانی

ترجمہ اور تشریح۔ (۱)۔ اے جیو! تم نرنجن برہمہ کو کس لفظ سے پرگٹ کروگے۔ کیونکہ جب اُس کے ہاتھ پاؤں مُنہ کان زبان کچھ بھی نہیں ہے تو پھر اس کا سمرن کیسے کروگے (اُس کا تو تم کو انومان بھی نہ ہوگا)۔ (۲)۔ اگر کہو وہ روشنی ہے تو روشنی کی نشانی کیا ہے؟ کیونکہ اس میں تو ایک جوتی کے بعد دوسری جوتی کا خیال پیدا ہوتا جائیگا۔ اور ایک خیال دوسرے کو کھاتا جائیگا۔ آخر میں وہ جوتی کہاں سمائیگی۔ وہ نرنجن نہیں ہوا بانی کا وشے بن گیا۔ حالانکہ کہا گیا ہے۔ وہ آکار والا نہیں ہے۔ جوتی میں تو آکار ہوتا ہے۔ (۳)۔ برہما نے چار وید بنائے اُن کو بھی اصلیت پتہ نہیں لگا۔ کیونکہ وہ بانی ہی میں پھنسے رہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ گیانی پنڈتو! اس کا وچار کرو۔

پچاونے واں شبد

کوکون ایسی (شہر کی) کرے نگر کو (گوشت) تولیا (کرواتی) ماس پھیلائے (چوکیدار) گدھ رکھوریا

۲ مُوس بھو ناو مجاری کنڈھریا سووے دادُر سرپ پہریا
مینڈک سانپ چوکیدار
۳ بَیل بیاے گائے بھیو بانجھا بچھوے دُہیا تن تن سانجھا
بچھڑے ہوئی دوہا جائے تین تین وقت
۴ نت اُٹھی سنگھ سیارسون جُوجھے کبیر کا پد جن بریلا بوجھے
روز اُٹھ کر شیر گیدڑ سے لڑے کلام بھگت شاذ

ترجمہ و تشریح۔(۱)۔ یہ شریر نگر ہے۔ اس کی کوتوالی یعنی رکھوالی کون کرے۔ ماس روپی بھوگ ولاس اور اندری سواد پھیلا ہوا ہے۔ من کوان کی طرف سے کیسے روکا جائے۔(۲)۔ تماشا ہے، چوہا روپی مانش جنم بھوساگر سے ترنے کی (ناو لینی کشتی ہے۔ مگر اس کے ساتھ مایا روپی بلی لگی ہوئی ہے۔ وہ بچے تو کیسے بچے۔ جیو روپی مینڈک سو رہا ہے۔ اور کال روپی برہمہ سانپ اس کی حفاظت میں ہے۔(۳) بیل بچہ دیتا ہے اور گائے بانجھ ہو گئی ہے۔ اور بچھڑے کو تین تین وقت دوہا جاتا ہے۔ (۴) گائے ہے گایتری جس نے اصلیت کو چھپا رکھا۔ بیل ہوئے شیو برہم یا مہا دائی جو بچہ روپی ارتھ پرگٹ کرتا ہے اور اس کے بچے ہوئے گرنتھ جو ست رج تم کی درشٹی سے تین تین دفعہ دوہے جاتے ہیں۔ جیسا ہے ویسا ارتھ لگاتا ہے۔(۱)۔(۴)۔ شیر روز اٹھ کر گیدڑ سے لڑتا ہے۔ کبیر صاحب کا پد کوئی شاذ سمجھتا ہے۔ شیر ہے گیان اور گیدڑ ہے بیوقوف مان میں روز ہاتھا پائی ہوا کرتی ہے)۔

چھیانوے واں شبد

کاہی رے دُھوئے بھوئیرا بہت گئے پھرے نہیں پھیرا

ہمری بات تب تیں نہ سنبھارا بات گربھ کی تیں نہ بچارا ۲
(تو نے سنبھالا) (غرور) (تو نے)
اب تیں رویا کا تیں پایا کیہی کارن تیں موہی رودایا ۳
(کیا تو نے) (کس وجہ سے) (تو نے مجھ کو) (رلایا)
کہیں کبیر سُنو ہو لوئی کال کے بس پرو مت کوئی ۴
(آدمی لوگو) (اختیار پڑو)

ترجمہ معہ تشریح۔ بھائی بند سب چلے گئے۔ پھیرے نہیں پھرے۔ اب تم کیا کہہ کہہ کر روؤ گے۔ (۲) تب تو ہماری بات نہیں سُنی۔ اور اپنے غرور کی بات پر غور نہیں کیا۔ اب رو کر تم نے کیا پایا۔ اور مجھ کو کیوں رولایا (یعنی ہم دیا کے ساتھ تم کو چتانے آئے۔ اور تم نے ہماری بات نہیں مانی) (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے لوگو! کال کے پھندے میں نہ پڑو۔

ستانوے واں شبد

اللہ رام جیو تیری نائیں جن پر مہر ہو ہو تم سائیں ۱
(طرح) (مہربان ہو)
کیا مونڈی بھومی شر نائے کیا جل دیہہ نہائے
(مونڈ مونڈ کر زمین سر جھکاتے ہیں) (پانی میں شریر)
کُھون کرے مسکیں کہاوے گن کو رہنے چھپائے ۲
(خون) (غریب)
کیا بھو اُجو مجن کینھے کا مسجد شر نائے
(ہوا دھونا سنان) (سر جھکائے)
ہردے کپٹ نواج گجارے کا بھو مکا جائے ۳
(کیا) (نماز گذارے) (کیا ہوا) (مکہ)

ہندو ایکادشی۔ چوبیس روجا مسلم سلطان تیس بنائے
گیارہ ماس کہو کن ٹارو۔ اے کیہی مانہہ سمائے
پوُرب دِشی میں ہری کو مندر پشچم الله مُکاما
دل میں کھوج دے میں دیکھو یہے کیما را ما
جو کھُدائے مسجد میں بستُ ہے اور مُلک کیہی کیرا
تیرتھ مُورت رام نواسی دوئی میں کن ہونہ ہیرا
وید کتاب کہو کن جھُوٹا۔ جھُوٹا جو نہ بچارے
سب گھٹ ماہیں ایک کر لیکھے بھے دُوجا کہ مارے
جیتے مرد اورت اُتپانے سو سب رُوپ تمہارا
کبیر پونگڑا آلہ رام کا سو گورو پیر ہمارا

مطلب صاف ہے ٭

اٹھانوے واں شبد

آوُ دے آوُ مجھے ہری کو نام اور سگل تجو کو نے کام
کہاں تب آدم کہاں تب ہوّا کہاں تب پیر پیمبر ہُوا

کہاں تب جمی کہاں اسمانا (آسمان) کہاں تب بید کتاب کرانا (قران)
جن دُنیا میں رُچی مسید (مسجد) جھوٹا روجا جھوٹی اید (روزہ عید)
سانچ ایک اللہ کو نام تاکو نیئے نیئے کرو سلام
کہو دَھوں بھشت کہاں تے آئی (بہشت) کس کے کہے تم چھری چلائی (جھٹکا کرکے کہنے سے)
کرتا کرتم باجی لائی (بھلا) ہندو ترک دوئی راہ چلائی
کہاں تب دِوس کہاں تب راتی (بازی) کہاں تب کرتم کی اُتپاتی (مایا) (صفت مایا)
نہ واکی جاتی نہ واکی پاتی (دن رات) کہیں کبیر واکے دوس نہ راتی (اس کی ذات اس کی پانچ اس کے دن رات)

ترجمہ و مطلب صاف ہے ۔

ننانوے واں شبد

اب کہاں چلیو اکیلے منتا (دوست) اُٹھی نہ کرہو گھر کی چنتا (اٹھ کر)
کھیر کھانڈ گھرت پنڈ سنوارا (شریر بنایا) سو تن لے باہر گے ڈارا (ڈال دیا)
جیہی شہر رچی رچی باندھیو پاکا (گھی) سو شہر تن ڈار رھلیں کاگا
ہاڈ جلے جس لکڑی جھوری (پکڑی) کیس جرے جس ترن کے کوری (تنکے)
آدت سنگ نہ جات کو ساتھی (خلق) کاہ بھئے دل باندھے ہاتھی (گھاس پھونس)

ست کبیر کا بیجک

مایا کے رس لیٹی نہ پایا — انتر یم بلار ہوئے دھایا ۶
کہیں کبیر نر جہوں نہ جاگا — یم کا مدگر مانجھ سر لاگا ۷

ترجمہ و مطلب صاف ہے ؛

سوواں شبد

دیکھو لوگو ہری کی سگائی — مائی دھرے پوت دھیا سنگ جائی ۱
ساس نند ملی اڈل چلائی — ماندریا گھر بیٹی جائی ۲
بس بھنوئی رام میرا سارا — ہم ہیں باپ ہری پتر ہمارا ۳
کہیں کبیر ہری کے پوتا — رام رمے سو کوری کے پوتا ۴

ترجمہ اور تشریح۔ (۱) لوگو! رام کی سگائی دیکھو۔ یعنی رام کی طرف پریم بھاو پیدا کرو۔ (ورنہ اس دنیا میں) تم دیکھتے ہو۔ کہ ماں نے بیٹے کو پکڑا ہے۔ اور بیٹی کے ساتھ جا رہی ہے۔ (ماں مایا ہے پوت جیو ہے۔ لڑکی بدھی ہے۔ جیو روپی پتر کو مایا لپٹتی ہے۔ اور بدھی جو اسی مایا کی لڑکی ہے۔ اسی کے ساتھ رہتی ہے۔ (۲)۔ ساس اور نند نے مل کر حکومت چلائی۔ اور مداری کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی۔ (یعنی بدھی کرم کی باسنا سے پیدا ہوتی ہے۔ بس یہ باسنا جیو کی ساس ہے۔ اور سرت یعنی توجہ ہی بدھی کی بہن ہے۔ جس سے جیو چیتن

معلوم ہوتا ہے۔ سو باسنا اور مُکت یہ دونوں جیو پر قبضہ رکھتے ہیں۔ اور ساری جو من ہے۔ اُسکے یہاں اِچھیا رُوپی بیٹی پیدا ہوتی ہے۔ (۳) میں بہنوئی اور رام میرا سالا ہے۔ میں باپ ہوں اور رام میرا بیٹا ہے۔ اگو کہنے میں یہ بُرا معلوم ہو۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ جب دل میں پریم پیدا ہو جاتا ہے۔ تو سارے رشتہ اُسی کے ساتھ باندھے جاتے ہیں۔ جیسے۔ "رام ہمارے باپ ہیں رام ہمارے مات۔ رام ہماری ذات۔ رام ہمارے پانت" سب کچھ رام ہی ہو جاتے ہیں۔ (۴) کبیر صاحب کہتے ہیں۔ ہم سب کچھ ہری ہی کی طفیل کہہ رہے ہیں۔ پس اے کُتیا روپی مایا کے بیٹو! رام میں تم رمو۔

سو کے بعد پہلا شبد

دیکھ دیکھ جیو اچرج ہوئی — یہ پد بُوجھے برلا کوئی ۱
دھرتی اُلٹی اکاشے جائی — چیونٹی کے مُکھ ہستی سمائی ۲
بِنا پوتے جہاں پربت اڑے — جیو جنتو سب بِرکشا چوڑے ۳
سُوکھے سروور اُٹھے ہلولا — بِن جل چکوا کرے کلولا ۴
بیٹھا پنڈت پڑھے پُران — بن دیکھے کا کرے بکھان ۵
کہیں کبیر جو پد کو بانا — سوئی سنت سدا پرمانا ۶

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ جیو! دیکھ دیکھ کر تعجب ہوتا ہے۔ اس پد کو کوئی شاذ

سمجھیگا۔ (۲)۔ زمین اُلٹ کر آسمان کو گئی اور ہاتھی چیونٹی کے مُنہ میں سما گیا۔ (یہ اصل میں سُرت کی چڑھائی کا مضمون ہے۔ جب سُرت اُلٹی۔ تو یہ اوپر گگن کو چڑھی۔ یہی سُرت چیونٹی ہے۔ جب یہہ بزمل اور شُدھ ہو کر اُوپر کو اٹھی تو ہاتھی روپی کال خود اس کے مُنہ میں سما گیا۔ یعنی سُرت کال پر غالب آئی)۔ (۳) بغیر ہوا کے پہاڑ اڑتے ہیں۔ اور بغیر بارش کے جیو جنتو درخت سب غرقاب ہوتے ہیں (یہ بھی وہی مضمون ہے۔ سُرت کے اُوپر کی گتی تو جو کرنے سے سرشٹی روپی پہاڑ خود بخود بغیر ہوا کے اُڑ جاتے اور غائب ہو جاتے ہیں۔ اور بغیر جل کے سب ڈوب جاتے ہیں یعنی سنسار نہیں رہتا)۔ (۴)۔ خشک تالاب لہرانے لگتا ہے۔ اور بغیر جل کے چکور کھیل کرتے ہیں (سُرت کے اُوپر چڑھنے سے اس خشک شریر میں خاص قسم کی دُھانی تری آجاتی ہے۔ اور دل رُوپی چکور بغیر پانی کے خوشی کے کھیل کرتا ہے)۔ (۵)۔ پنڈت بیٹھا ہوا پُوران پڑھتا ہے۔ اور بغیر دیکھے ہوئے کا ذکر کرتا ہے۔ (یعنی اندر ہی اندر انند بانی کا پرکاش ہوتا ہے۔ اور وہ شبد آگے کا راستہ کھولتا جاتا ہے)۔ (۶)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں جو اس پد کو سمجھے وہی سنت سُجان ہے۔

سو کے بعد دوسرا شبد

ہو داری کی بالے دلوا تو ہے گانی — تم سمجھو سو پنتھ بچاری ۱
گھر ہو تو نا تھیں ہو — اپنا ۲
بڑ ہوئے اور کشتری — پانی ۳
تین ہوں ہوں بھیلٹ دیپا
سو تین ہوں کہل نہ مانی
(بولنے کہنا نہیں)

۴ یوگی اور جنگم جیتے وے آپ گئے ہیں تے تے
۵ کہیں کبیر یک یوگی تم بھرمی بھرمی بھوبھوگی ہوئے

ترجمہ و تشریح۔(۱)۔(داری کی) پیار کا لفظ ہے۔ جو کبیر صاحب نے اپنے خاص شاگردوں کے لئے استعمال کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں، اے داری کے تم کو کیا کہوں۔ کیا گالی دوں (اوروں کو جانے دو) تم ہی سوپنتھ کو سمجھ کر اُس پر چلو۔ (۲)۔ (افسوس ہے) گھر کے لوگ بھی اپنے نہیں اور سُپن میں بھی اُن سے بھینٹ نہیں ہے۔ (وہ بھی سنتوں کے گھر کے ہو کر مارگ کو بھولا دیتے ہیں)۔ (۳)۔ (یہی حال اور برہمن کشتری اور ویش کا ہے) وہ بھی کہنا نہیں مانتے۔ (۴)۔ جتنے یوگی اور جنگم ہیں۔ وہ تو خود اپنے آپ سے گئے ہوئے ہیں (اہنکار میں ہو گئے ہیں۔ کہنا نہیں سنتے)۔ (۵)۔ کبیر صاحب جو ایک یوگی ہیں کہتے ہیں۔ تم لوگ آپ بھرم بھرم کر (سکھ دُکھ کے) بھوگی ہوتے ہیں۔

سو کے بعد تیرا شبد

لوگو! تم ہی متی کے بھیرا بھولے
۱ جیوں پانی پانی میں ملی گو تیوں ڈھوری ملے کبیرا عقل خاک مل گئی
۲ جو میتھل کو سچا باس تو ہی مرے ہوئے مگہر پاس مقطا دیش تیرا مرتا ہوگا

۲ مگہر مرے مرن نہیں پاوے اتنے مرے تو رام لجاوے
۴ مگہر مرے سو گدھا ہوئی بھل پرتیتی رام کی کھوئی
کیا کاشی کیا مگہر اُوسر ہردے رام بسے میرا
۵ جو کاشی تن تجے کبیرا تو رامے کون نہورا

نوٹ۔ لوگوں کو وشواس ہے۔ کہ جو مگہر میں مرتے ہیں وہ گدھے کا جنم پاتے ہیں۔ اور جو مقلا میں مرتے ہیں۔ وہ مُکتی پاتے ہیں۔ مگھر اصل میں مگدھ کو کہتے ہیں جو بنارس سے آگے کا علاقہ ہے۔ اور جہاں بدھ بھگوان کے مت کا زیادہ پرچار ہوا تھا چونکہ پہلے لوگ تعلیم حاصل کرنے کے لئے وہاں بہت جایا کرتے تھے۔ اس لئے برہمنوں نے تعصب ہٹ دھرمی اور مند سے لوگوں کو یہ یقین دلا دیا۔ کہ مگہر میں مرنے سے گدھے کا جنم ہوتا ہے۔ اور مُکتی نہیں ملتی۔ اب مگہر بستی بلیا اور گورکھپور کے ضلعوں کو کہتے ہیں۔ اور بستی کے ضلع میں ایک خاص جگہ کا نام بھی مگہر ہے جہاں کبیر صاحب گُپت ہوئے تھے۔

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ لوگ نادان اور بھولے ہیں۔ جیسے پانی میں پانی ملجاتا ہے۔ ویسے ہی کبیر خاک میں مِل جائیں گے۔ (۲)۔ اگر روحانی طور پر) مقلا دیس میں سچا باس ہے۔ تو مگہر ہی میں مرتا ہو۔ (اس سے نقصان کیا ہوتا ہے)۔ (۳)۔ (اس حالت میں) جو مگہر مرے گا اس کی موت نہ ہوگی۔ (وہ تو امر ہو جائے گا)۔ (اور جو کہیں ڈر کے مارے) دوسری جگہ مرنے جاتا ہے۔ تو رام کے لئے وہ شرم کا باعث ہے۔ (۴)۔ (جو لوگ ایسا کہتے ہیں

کہ) گھر میں مرنے سے گدھے کا جنم ہوتا ہے۔ اُن کو رام کی پرتیت نہیں ؛

سو کے بعد چوتھا شبد

کیسے کے ترون ناتھ کیسے کے ترون
کس طرح اب بہو کو کل کس طرح بھرو ۱
کیسی تیری سیوا بہت پوجا میب کیسو تیرو دھیان
اُوپر اُوجر دیکھو بک بگلے کے انومان ۲
بھاو تو بھوجنگ دیکھو اتی بھچاری انداز
سُرت سچا نہ سانپ دیکھو متی تو بہت بھنجاری نانص ۳
اتی تو برودھی دیکھو اتی رے بلی دیوانا
چھو بہت درشن پکشپاتی دیکھو بھیش لپٹانا ۴
کہیں کبیر سُنو نر بھیس بندا
ڈاینی ڈنبھ پرے سب انسان پھندا ۵

ترجمہ اور تشریح۔ (۱)۔ کیسے ترنا ہوگا ناتھ! (۲)۔ تیری پوجا اور دھیان کیسے کیجائے اُوپر تو سفید بگلے کی طرح نظر آتا ہے۔ (اور)۔ (۳) بھاو سانپ کی طرح دبھچاری کا ہے۔ سُرت سچی نہیں ہے۔ وہ بلّی کی طرح (مکار۔ ہنسک۔ خودغرض اور پکشپاتی ہے۔ (۴) بڑا پکشپاتی اور بڑا دیوانہ ہے۔ کھوٹ درشن والے بھی صرف بھیس (ظاہری لباس) میں پھنسے ہیں۔ (۵)۔ کبیر صاحب

فرماتے ہیں۔ اے انسان بندہ! سارے لوگ ڈائن رُوپی مایا کے پھندے میں پڑے ہیں ؛

سو کے بعد پانچواں شبد

۱ یہ بھرم بھوت سبکے جگ کھایا جن جن پُوجا تن جہنڈایا (سو کا کھلا)
۲ انڈا نہ پنڈ پران نہیں دیہا کاٹی کاٹی جیو کیتک ایہا
۳ بکری مُرغی دیکھو چیہوا اگل کھلائے جنم اُن اوسر لیوا
۴ کہیں کبیر سُنو ہو لوئی بھوتوا کے پُوجے بھوتوا ہوئی

نوٹ۔ پُوربب میں اور خاص مرزاپور بنارس میں جب کسی کو بھوت لگتا ہے۔ تب اُس کو بلدان دیتے ہیں۔ زیادہ تر بکری۔ مُرغی۔ اور سُوّر کا بچہ چڑھایا جاتا ہے ؛

ترجمہ اور تشریح۔ (۱) اس بھرم نے بھوت نے سب کو کھالیا جس نے پُوجا وہی (سو کے میں پھنسا۔ (۲)۔ نہ اُس بھوت کے انڈا ہے نہ پنڈ ہے۔ نہ پران ہے نہ جیم ہے۔ مگر لوگ کتنے جیوں کو کاٹ کاٹ کر اُس کو چڑھاتے رہتے ہیں۔ (۳)۔ بکری۔ مُرغی اور سوّر کا بچہ چڑھایا۔ یہ سب آگے کے جنم میں اُس سے اپنا بدلہ لیں گے۔ (خواہ چڑھانے والے کو دوسرا جنم دھارن کرنا پڑے گا)۔ (۴)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ لوگو سُنو! جو بھوت کو پُوجیں گے۔ مرنے کے پیچھے وہ پشاچ اور بھوت ہی کا چولہ پاویں گے ؛

سو کے بعد چھٹواں شبد

بھنور اڑے بک بیٹھے آئے — رین گئی دِو سو چلی جائے
ہل ہل کانپے بالا جیو — نا جانے کا کرہے پیو
کانچے باسن ٹکے نہ پانی — اڑی گئے ہنس کایا کملائی
کاگ اڑاوت بھجا پرانی — کہیں کبیر ای کتھا سرانی

ترجمہ و تشریح - (۱) - سنت جن روپی بھونرے جو پریم کے رس کے بھوکے تھے۔ ان کی جگہ بگلے روپی پاکھنڈی آکر بیٹھے۔ جیو نکو دھوکا میں پھنسایا۔ رات چلی گئی دن بھی گذر جائیگا۔ (۲) - جیو بچارا نادانی سے تھر تھر کانپ رہا ہے۔ کہ کیا جانے مالک کیا کریگا۔ (۳) - مٹی کے کچے گھڑے میں پانی نہیں ٹھہرتا۔ جب ہنس روپی جیو نکل گیا۔ تو شریر آپ سڑ جھڑ جاتا ہے۔ یعنی جب سوبدھی نہیں رہتی تب کوبدھی آجاتی ہے۔ (اس وقت) - (۴) - مردہ جسم کے کھانیوالے کوڑوں کو کوئی کیسے ہٹا دے۔ یعنی نادان چیتن کو پاکھنڈی کھا رہے ہیں۔ اُنکو کیسے دور کیا جا دے۔ ہانکتے ہانکتے ہاتھ درد کرنے لگا۔ (اب آخری) سمے ہمارے کوچ کا بھی آگیا۔ چلو کسی طرح یہ جھگڑا ختم ہوا۔

سو کے بعد ساتواں شبد

کھسم پن تیلی کے بیل — بھیو ہے

۱ بیٹھت ناہیں سادھ کی سنگت نادہے جنم گنوایو
بہی مرہٹو پچھو رچ سوار بھت جم کے ڈانڈ سہیو
۲ دھن دارا سُت راج کاج مت ماتے بھار گہیو
کھسم ہی چھانڈی وشے رنگ راچیو پاپ کے بیج بیو
۳ جھونٹ مکتی نل اس جیون کی پریت کو جھوٹھ کھیو
لکش چوراسی جیو جنتو میں سار جات بھیو
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو اُن شوان کی پونچھ گہیو

تشریح ترجمہ کا خلاصہ

مالک کو نہیں یاد کیا۔ سادھوؤں کی صحبت میں نہیں بیٹھے۔ تیلی کے بیل کی طرح برابر جُتے رہے۔ لذات نفسانی کا خیال رہا۔ اور مردہ پرستی کرتے رہے۔ زندہ پرستی کا خیال نہیں۔ اور جو مر گئے ہیں۔ اوتار وغیرہ اُن کا جھوٹا پرشاد کھاتے رہے نتیجہ اس کا یہ ہوا۔ کہ لاکھ چوراسی میں بھرمتے رہے۔ اور اس بھوساگر سے ترنے کے لئے دُم بھی پکڑی تو کتے کی۔ جو کبھی سہارا نہیں دے سکتا۔ مُردہ بھوت کا اشٹ باندھنا کتے کی دم پکڑنا ہے۔ (بھوت گذرے ہوئے دمرے ہوئے کو کہتے ہیں۔)

سو کے بعد آٹھواں شبد

اب ہم بھیل بہر جل مینا　　پورب جنم تپ کا مید کیتھا

تب میں اُچھلو من بیراگی　　تجلوں کٹمب رام رٹ لاگی
تجلوں کاشی تھے متی تھوری　　پران ناتھ کہو کا گتی موری
ہم ہی کو سیوک تم ہی ایانا　　دوئی مہاں دوش کائی بھگوانا
ہم چلی ایلی تمہارے شرنا　　کتہوں نہ دیکھو ہری کو چرنا
ہم چلی ایلی تمہارے پاسا　　داس کبیر بھل کیل نراسا

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ مہاراج! اب ہم پھر پریم روپی جل کی مچھلی ہوئے پہلے تو پہلے جنم کے تپ کا غرور کیا تھا۔ اور (۲)۔ تب من کو اچھا ویراگ ہُوا۔ اور رام کی رٹ لگا کر کٹمب کو چھوڑ دیا۔ (۳) خوف کو دُور کیا۔ (کاشی چھوڑی بُدھی اچھی نہیں ہوئی۔ اے پران ناتھ! میری کیا حالت ہوگی۔ (۴)۔ تم تو عیاں ہو۔ ہم اچھے سیوک نہیں ہیں۔ پھر دونوں میں سے کس کا قصور ہے۔ (یعنی ہم نے تمہاری سیوا نہیں کی۔ یا آپ خود ہم کو نہیں ملے)۔ (۵) اب (اے کبیر! دوپی گورو!) ہم تمہارے شرن میں آئے ہیں۔ کیونکہ کہیں بھی ہری کے چرن نہیں دیکھے۔ (۶)۔ اب ہم تمہارے پاس چلے آئے۔ آپ نے اے کبیر! خوب ہم کو نا اُمید کیا!

سو کے بعد نواں شبد

لوگ بولے دُوری گئے　　یا مت کوئی کوئی جانے دھیرا

۲ دشرتھ سُت تیہوں لوکے جانا رام نام کو مرمے آنا
(لڑکے تینوں لوک کا بھید دوسرا)

۳ جیہی جیہ جاکی پرتیت لیکھا رہوکی کہے اُرگ جو پیکھا
(جیسی جس کی سمجھ پائی اس نے دیکھا)

۴ بیدھی پھل اُتم گن جانا ہری تیاگی من مکتی نہ مانا
(جیسے سانپ کا بھرم ہوتا ہے)

۵ ہری اُدھار جس تن ہی نیرا اور جتن کچھو کہے کبیرا
(جیسے مچھلی کو پانی)

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ لوگ کہتے ہیں۔ کبیر بہت دُور پہنچے ہیں۔ مگر اُس کی سمجھ کسی دانا کو ہوگی۔ (۲)۔ تین لوک والے دشرتھ کے لڑکے کو مانتے ہیں۔ مگر رام نام کا بھید کچھ اور ہی ہے۔ (یعنی کبیر صاحب اوتاری رام کا نام نہیں لیتے۔ یا کہ وہ کچھ اور ہی ہے۔) (۳)۔ جس کو جیسا سمجھ پڑا ویسا دیکھا۔ جیسے رسّی کے دیکھنے سے سانپ کا بھرم ہوتا ہے۔ (۴)۔ گو اس نام کے سمرن سے اُتم پھل ملیں گے۔ مگر ہری کے تیاگ میں من مکتی کو نہیں مانتا۔ (۵)۔ جیسے پانی مچھلی کا ادھار ہے۔ ویسے ہی ہری بھگت کے ادھار ہیں۔ اس کے سوا کچھ اور بھی کبیر صاحب کہتے ہیں۔ (وہ یہ ہے کہ ہری کی پراپتی کبیر روپ گورو کی پراپتی میں ہے)۔

سو کے بعد دسواں شبد

کرم کا لکھیل کہاں لگ میٹی ہو جو جگ کوٹی سرائی
(لکھا ہوا)
گورو وسشٹ منی لگن سوچایا سورتیہ منتر یک ختم دیا
(زمانہ بتایا)

کرم لکھیل نوٹ

۲ جو سیتا رگھوناتھ ہی بیاہی پل یک سنج نہ کیہنا
نارد منی کے بدن چھیایو کیہنوں کپی سوں روپ کیا

۳ ششو پال ہو کے بھجا اپارے آپن کیا بودھ سروپا
تین لوک کے کرتا کہئے بالی بدھیو بریائی

۴ ایک سمے ایسی بن آئی اُن ہو اوسر پائی
پاربتی کے بانجھ نہ کہئے ایش نہ کہئے بھکھاری

۵ کہہ کبیر کرتا کی باتیں کرم کی بات نیاری

ترجمہ و تشریح۔ (کرم کی گتی نیاری ہے)۔ (۱) قسمت کا لکھا ہوا کبھی نہیں مٹ سکتا۔ چاہے کتنی ہی مدت کیوں نہ گذر رے۔ (۲)۔ گورو وسشٹ نے سورج کا منتر پڑھ کر لگن دھرائی تھی۔ رام کی شادی سیتا کے ساتھ ہوئی۔ مگر ایک پل کی بات بھی سچی نہیں ہوئی۔ (۳) نارد نے خوبصورتی مانگی اُس غریب کو بندر کا روپ دیا۔ اور (کرشن روپ میں) ششوپال کو قتل کیا۔ اس کرم کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آپ (جگناتھ میں بولے لنگڑے صورت میں) بدھ کا شریر دھارن کیا۔ (۴)۔ کہنے کو تین لوک کے مالک ہیں۔ مگر بالی کو زبردستی ہلاک کیا۔ ایک وقت ایسا بھی آیا کہ آپ بھی مارے گئے (کرشن کی موت بھیل کے ہاتھ سے ہوئی)۔ (۵) پاروتی کو بانجھ اور شیو کو فقیر نہ سمجھو۔ یہ کرتا کی باتیں ہیں۔ کرم کی بات نیاری ہے۔

سو کے بعد گیارہواں شبد

ہے کوئی پنڈت گیانی　　اُلٹ بید کو بُوجھے
پانی میں پاوک جرے　　اندھے آنکھی سُوجھے
گائے تو ناہر کو کھایا　　ہرنا کھایو چیتا
کاگا لگرے پھاندی کے　　ٹبیرن باجے جیتا
مُوسا تو منجارے کھایو　　سیارے کھایو شُوانا
آدمی کے اُپدیش جانے　　تاسو ویسے بانا
ایکے تو دادُر سو کھایو　　پانچوں جے بھُوونگا
کہیں کبیر پکاری کے　　ہیں دواو یک سنگا

ترجمہ اور تشریح - (۱) - کوئی پنڈت گیانی ایسا ہے - جو اُلٹے وید کو سمجھے - (یہاں) پانی میں آگ لگی ہوئی ہے - اور اندھے کو سب کچھ سوجھائی دے رہا ہے - (یعنی جس وقت سُرت کی پانی رُوپی دھار اُوپر کو سوشمنا ناڑی کے راستہ سے چلی - اُوپر سہس دل کنول میں روشنی پرگٹ ہوئی - اور بغیر آنکھ والی سُرت سب کچھ دیکھنے لگی -) (۲) - گائے نے شیر کو ہرن نے چیتے کو کھالیا - کوّا پھنسانیوالے شکاری کو چٹ کر گیا - اور بٹیر نے باز کو مغلوب کر لیا - (گاؤ - ہرن - کوّا - بٹیر جیو سے مُراد ہے اور شیر چیتا شکاری

باز۔ کال سے مُراد ہے۔ یعنی جیو کال پر غالب آیا۔) ۔(۳) چُوہے نے بلی کو اور گیدڑ نے کتے کو کھالیا۔ جو آدی یعنی سب سے قدیم سنت مت کے اُپدیش کو جان گیا۔ اُس کا بانا ویسا ہو گیا۔ (چُوہا اور گیدڑ جیو سے مُراد ہے اور بلّی و کُتا کال و مایا سے مُراد ہے۔ یعنی یہ اُس پرسنت مت کے اُپدیش سے غالب آگئے۔ (۴)۔ ایک جو مینڈک تھا۔ اُس نے پانچوں سانپ کو کھالیا۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ یہ دونوں ایک ساتھ ہی رہتے ہیں۔ (یعنی مینڈھک جو ایک من ہے۔ اُس نے کام کرودھ۔ لوبھ موہ اہنکار کو دبادیا۔ یہ دونوں حالتیں ایک ساتھ ہی رہتی ہیں۔ اس شریر میں سب کچھ جیو۔ مایا۔ جیو کال بدی نیکی سب کچھ ہے)۔

سو کے بعد بارہواں شبد

۱	جھگڑا ایک بڑو جیہ جان	جو نروارے سو بربان
۲	برہمہ بڑا کی جہاں تے آیا	بید بڑا کی جن (سے) (فیصلہ کرے) اُپجایا (پیدا کیا)
۳	یہ من بڑا کہ جہی من مانا	رام بڑا کی رام (ایک) ہی جانا
۴	بھرمی بھرمی کبیر (جگ) اُداس	تیرتھ بڑا کی تیرتھ کے داس

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ جی میں ایک بہت بڑا جھگڑا ہے۔ جو اس کا فیصلہ کرے وہ نروان پد کا ادھکاری ہے۔ (۲)۔ برہمہ بڑا ہے

یا وہ بڑا ہے ۔ کہ جہاں سے برہما آیا ہے، وید بڑا ہے ۔ کہ جس نے وید کو پیدا کیا ہے، (اس سے تو ظاہر ہے ۔ کہ برہما اور وید بڑے نہیں ہیں ۔ بلکہ جہاں سے برہم اور وید کی پیدائش ہوئی ہے ۔ وہ بڑے ہیں ۔ (۳) یہ من بڑا ہے کہ جس نے من کو مانا ہے، یہ رام بڑا ہے کہ جس نے رام کو جانا ہے، (اس سے صاف ظاہر ہے ۔ کہ من اس سے کہیں بڑا ہے ۔ جس کا من دھیان کرتا ہے ۔ کیونکہ وہ من میں سما جاتا ہے ۔ اور جو رام کو جانتا ہے ۔ وہ رام سے بھی بڑا ہے ۔ کیونکہ رام اُس کے علم کا ماتحت ہو گیا) ۔ (۴) کبیر بھرم بھرم کر داس ہوتے ہیں ۔ تیرتھ بڑا ہے کہ تیرتھ کا داس بڑا ہے، (صاف ظاہر ہے کہ تیرتھ کا بنانے والا تیرتھ سے بڑا ہے) ۔

اس پد کا خلاصہ یہ ہے :-

جا کھوجت برہما تھکے ۔ سُر نر مُنی دیوا
کہیں کبیر سن سادھوا کر ستگورسیوا

سو کے بعد تیرھواں شبد

جھوٹے مُنی پتیا دھو ہو سنت سوجانا
گھٹ ہی میں ٹھگ پڑے ہے متی کھوئے ایانا

جھوٹ دیدار

(سنت) (جان کر)

جھوٹھ کا منڈان ہے دھرتی اسمانا
دشوں دِشا جیہی پھندہے جیو گھیرے آنا ۲
یوگ یگیہ جپ سنجما تیرتھ برت دانا
نودھا بید کتاب ہے جھوٹے کا گیانا ۳
کاہو کو شبدے پھیرے کاہو کرماتی
مان بڑائی لے رہے ہندو ترک دوئی جاتی ۴
بات کہتے اسمان کی مُدّتی نیرانی
بہت کھدی دِل راکھتے۔ بورے بن پانی ۵
کہیں کبیر کاسوں کہوں سگرو جگ اندھا
ساچے سوں بھاجے پھریں جھوٹے سے بندھا ۶

ترجمہ و مطلب صاف ہے ؛

نوٹ ۔ بیجک میں صرف ایک سو تیرہ شبد ہیں ۔ ایک نسخہ میں ایک سو پندرہ پائے گئے ۔ یہ دو شبد آگے لکھے جاتے ہیں ۔ یہ دو شبد بطور ضمیمہ بعد میں غالباً شامل کر دیئے گئے ہیں ۔ بہرحال اُن کا بھی داخل کرنا مناسب معلوم ہُوا ؛

سو کے بعد چودھواں شبد

سار شبد سے باچیو - مان ہُو اِتبارا ہو
آدی پُرش یک برکش ہے - نرنجن ڈارا ہو
تری دیورا شاکھا بھئے - پتی سنسارا ہو ۲
برہما بید سہی کیو - شیو یوگ پسارا ہو
وشنو مایا اپتی کیو - اُرلا بیوہارا ہو ۳
تین لوک دش ہوں دشا یم ردکن دوارا ہو
کبیر بھئے سب جیرا - لئے بش کا چارا ہو ۴
جیوتی سروپی ہاکما - جن عمل پسارا ہو
کرم کی بنسی لائے کے پکریو جگ سارا ہو ۵
اَئل مٹاؤں تا سوکا - پٹھوؤں بھوپارا ہو
کہہ کبیر نربھئے کروں - پرکھو ٹکسالا ہو ۶

ترجمہ و مطلب صاف ہے۔ کبیر صاحب اپنی نسبت فرماتے ہیں۔ کہ ہم چیتوں کو حکم کے پھندے سے چھڑانے کے لئے آئے ہیں:

سو کے بعد پندرہواں شبد

۱ سنلتو ایسی بھول جگ ماہیں جاتے جیو متھیا مین جاہیں
پہلے بھولے برہمہ اکھنڈیت۔ جھائیں آپو ہی مانی

۲ جھائیں مانت اچھا کیہنا اچھا تے ابھمانی
ابھمانی کرتا ہوئے بیٹھے نانا گرنتھ چلایا

۳ واہی بھول میں سب جگ بھولے بھول کا مرم نہ پایا
لکھ چوراسی بھول تے کہئے بھول ہی جگ بٹمایا

۴ جو ہے سناتن سوہی بھولا اب سو بھول ہی کھایا
بھول مٹے گورو ملے پارکھی پارکھ دیئی لکھائی

۵ کہیں کبیر بھول کی اوشدھی پارکھ سب کی بھائی

ترجمہ مع تشریح۔ (۱) جگ میں بھول ہے۔ اور اسی بھول کی وجہ سے جیو متھیا (است) میں گرفتار ہیں۔ (۲)۔ سب سے پہلے اکھنڈ برہمہ بھولا جس نے اپنے سایہ کو اپنی ذات سمجھی۔ اور یہ کہا کہ میں ہوں۔ اور اسی منا کی وجہ سے اس میں ایک سے انیک ہونیکی خواہش پیدا ہوئی۔ اور اس نے کہا۔ "ایکو ہم بہو سیامی" یعنی میں ایک سے انیک ہو جاؤں۔ اور اسی خواہش کے سلسلہ میں اس میں ابھمان و اہنکار پیدا ہوا۔ (۳)۔ اسی

ابھمان سے وہ کرتا یعنی فاعل ہو بیٹھا۔ اور کتنے مت متانتر چلائے۔ چونکہ بھُول اُس سے پیدا ہوئی تھی۔ اِس لئے اُس کے بھُول کا اثر اُس کی مخلوق پر ہُوا۔ اور کسی کو اس بھُول کا مرم نہیں ملا۔ (۴) اور سب لکھ چوراسی کے چکر میں پھنس گئے۔ چونکہ وہ سناتن اور قدیم خود بھُولا تھا اِس بھُول کا اُس کو خمیازہ اٹھانا پڑا۔ (۵)۔ یہ بھُول اُسوقت مٹے جب پارکھ کرنے والا گورو ملے۔ اور پارکھ کرنے والا گورو ملے۔ تب پارکھ کو لکھاوے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اِس بھُول کی دوا صرف پارکھ ہے اور کچھ بھی نہیں ؂

شبد سماپت

شری کبیر بیجک کا

حصّہ دوسرا

ختم ہُوا

گنجینۂ اسرارِ حقانی و خزانۂ رموزِ عرفانی

یعنی

پُرمغز سنتِ کبیر صاحب

کا

بیجک

گیارہ حصّوں میں

معہ ترجمہ بشرح و تفسیر عام فہم و نہایت سہل زبان میں

رشیو

التماس

گورو کا کوٹان کوٹ دھنیہ باد ہے۔ کہ اس حصّہ میں بیجک کے باقی نو بھاگ بڑی شردھا سے ادھکاریوں کے ہست بھینٹ کئے جارہے ہیں ؛

اس کی ترتیب مہاراجہ وشوناتھ سنگھ مرحوم والی ریوان کی ٹیکا کے موافق ہے۔ ہاں اسکے اور اُسکے تفسیر میں ہر جگہ اختلافات ہیں جسکا سبب ہم نے دیباچہ میں بیان کر دیا ہے۔ یہاں عادہ کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ دوسرا فرق یہ ہے کہ اُسمیں ساکھیاں صرف ۳۶۱ ہیں۔ کئی مقام پر دوبارہ بھی کئی ساکھیاں آگئی ہیں ہم نے بھی اس تکرار کو نظر انداز نہیں کیا۔ اُنکو جیوں کا تیوں رہنے دیا۔ ہاں ہمارے بیجک میں ساکھیوں کی تعداد کچھ زیادہ ہے۔ اُسکا سبب یہ ہے۔ کہ اور بیجک کے نسخوں میں یہ ساکھیاں موجود نہیں۔ ہم نے اُنکو علیحدہ رکھنا مصلحت نہیں سمجھا۔ یوں تو کبیر صاحب کی ساکھیوں کی تعداد بیشمار ہے۔ اور کئی صاحبوں نے اُن کے مجموعہ کو شائع کیا ہے۔ مگر اس کتاب میں صرف وہی ساکھیاں داخل کیگئی ہیں۔ جو کسی نہ کسی بیجک کے نسخہ میں موجود تھیں۔ اور اسلئے انکے شامل کرنیکی جرأت کیلئے جکو کسی قسم کی معذرت کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی بھی بیجک کا نسخہ ایسا نظر نہیں آتا جسمیں ساکھیوں کی تعداد کے متعلق اختلافات نہیں ہیں اور جسسے ہمکو اپنے آپ کو مستثنےٰ رکھنے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی کیونکہ ہمارا خیال تھا۔ کہ جہاں جہاں سے بیجک کے نسخوں میں ساکھیاں ملیں۔ انکو یکجا کر دیا جائے اور اسلئے ایسا ہونا ضروری اور لازمی تھا۔ اب یہ ٹیکا ناظرین کے بھینٹ ہے۔ دوسرے ٹیکا بھی موجود ہیں۔ لوگ سکا اسکے ساتھ مقابلہ کر کے اسکے حسن و قبح کی نسبت اپنی رائے قایم کر سکتے ہیں۔ اتنا کہنیکا تو ہم کو بیشک کسی قدر حوصلہ ہے۔ کہ یہ سب سے آسان اور مطلب خیز ہے۔ یہ شرح اور شرحوں کی محتاج نہیں ہے۔ ہر پڑھنے والیکو کچھ نہ کچھ پریم سنت کبیر صاحب کے سدھانت اور اصول کے سمجھنے میں اب سہولیت و آسانی ہو گی ؛

چونکہ یہ کتاب کثرت کار بھاری اور دلدوش کے موقع پر نہایت جلدی میں لکھی گئی ہے۔ اسمیں ممکن ہے کئی جگہ غلطیاں رہ گئی ہوں اُنکی اصلاح و تلافی اُسکے ہندی میں کر دیجائیگی۔ جو زیر ترتیب ہے اور شائقین کے درخواست آنے پر پریس کے حوالہ کی جائے گی ؛

شیو

فہرست مضامین بیجک حصہ ۳ تا ۱۱

ٹائیٹل پیج تیسرا (اندرونی) ۳۲۷
دیباچہ ۳۲۸

مضمون	نوعیت	پہلی کڑی	صفحہ
تیسرا حصہ			
چونتیسی	۳۴ حرفوں کے سلسلہ میں روحانیت کی تعلیم	اونکا آدی ہی جو جانے	۳۴۳
چوتھا حصہ			
بپرمتی سی	براہمنوں کی حالت	سُنہو سبَن مِل بپرمتی سی	۳۶۱
پانچواں حصہ			
پہلا کہرا	سہج دھیان وچار	سہج دھیان رہسہج دھیان رہو گورمکھ وساکھی ہو	۳۶۷
دوسرا ،،	کال مت ودیال مت	منی سن مانک منی سن مانک ہر دیہ مندر کی نواری ہو	۳۷۱
۳ ،،	من کے نقص	رام نام کو سید ہیر دوری نہیں دوری آسا ہو	۳۷۴
۴ ،،	جھوٹی بھگتی	اوڈھن مورلہ رام نام کا بیوپار ہی کو منجارا ہو	۳۷۵
۵ ،،	دھن اولاد	رام نام بھجو رام نام بھجو چنتی دیکھو من مایں ہو	۳۷۷

فہرست مضامین

مضمون	نوعیت	پہلی کڑی	صفحہ
چھٹواں کہرا	مختصیا کبھرم	رام نام بن رام نام مختصیا جنم گنوائی ہو	۳۷۸
۷ "	یوگی بھرم	دیہو سنیجا رے رام بچارے کہت اہو جو پکائے ہو	۳۷۹
۸ "		کھیم کوشل ... سہی ... ساہیہ ہوئون کو دیکھا	۳۸۰
۹ "		ایس دیہہ دیہی بوڑے موئے جوئے نہیں کوئی ہو	۳۸۱
۱۰ "		ہوں جب ہن ہیں ہوں ناہی موہی بلگا بلگ	۳۸۳
۱۱ "		ندی گئے تیں دیشم سوہاگنی تیں ندلے سنسار بلگائی ہو	۳۸۴
۱۲ "		یا مایا رگھوناتھ کی بوڑے کھیلن چلی اہیر ہو	۳۸۶

چھٹواں حصہ بسنت

پہلا بسنت	ست پد	جہاں بارہ ماس بسنت ہوئے	۳۸۸
۲ "	واچک درشنا	رسنا پڑھی بھولے شری بسنت	۳۹۰
۳ "	سدیہہ جیون مکتی	میں آپو منتر لین توہ	۳۹۱
۴ "	انادی مایا	بڈھیا نت بولے میں نت ہی یار	۳۹۲
۵ "	وسنوی مایا	تم بوجھ ہو پنڈت کون نار	۳۹۳
۶ "	برہما	مائی مورمنش ہے اتی سوجان	۳۹۴
۷ "	جیوا پدیش	گھر ہی میں بابو باڑھی نار	۳۹۶
۸ "	مایا کا کھیل	کر پلو کے بل کھیلے نار	۳۹۸
۹ "	چتاونی	ایسو جات ہے دُرلبھ شریر	۳۹۸
۱۰ "	غرور	سیئے مدماتے کوئی نہ جاگ	۳۹۹
۱۱ "	شیو کو اپدیش	شیو کاشی کیسے بھئی تہار	۴۰۰
۱۲ "	پاکھنڈ	ہمرا کھیل کو نہیں پتیار	۴۰۱

مضمون	نوعیت	پہلی کڑی	صفحہ
ساتواں حصہ پانچری			
پہلی پانچری	مایا	کھیلنی مایا موہنی جیر کیا سنسار	۴۰۳
۲ ″	جھوٹ	جھوٹ جگ کے نہر امن پورا ہو	۴۰۶
آٹھواں حصہ بیلی			
پہلی بیلی	سادھارن اپدیش	ہنسا سرو درشر یہ میں ہو رہیا رام	۴۰۹
۲ ″	دھوکا	بھل سمرتی جہنڈا یو ہو رہیا رام	۴۱۱
نواں حصہ برہولی			
برہولی	مست است نرنے	آدمی است نہیں ہوتے برہوا	۴۱۳
دسواں حصہ ہنڈولا			
پہلا ہنڈولا	بھرم ہنڈولنا	بھرم ہنڈولنا جھولے سب جگ آئے	۴۱۶
دوسرا ″	بھرم ہنڈولا	بہو بدھی چتر بنائے کے ہری رچو کریڑا	۴۱۹
تیسرا ″	من کا ہنڈولا	لوبھ وہ کے کھنبھ دو اوپر چیلے ہنڈولا	۴۲۰
گیارہواں حصہ ساکھی			

نوٹ (۱) چونکہ کڑیوں کا طوالت تھا۔ اس لئے درگذر کیا گیا۔ صرف ساکھیوں کے مضمون دیئے گئے ہیں۔

فہرست مضامین

مضمون	نوعیت	صفحہ
پہلی ساکھی	اُپدیش	۴۲۲
۲-۷	شبد	۴۲۳
۸	ستبیل	۴۲۷
۹	جیو میں ممتو	۴۲۷
۱۰		۴۲۸
۱۱	مالک میں ممتو	۴۲۸
۱۲	عام اپدیش کی ممانعت	۴۲۹
۱۳	ہنس وچار	۴۲۹
۱۴	〃	۴۳۱
۱۵	〃	〃
۱۶	〃	〃
۱۷	〃	〃
۱۸	ہرن روپی	〃
۱۹	شکار و شکاری	۴۳۰
۲۰	〃	〃
۲۱	آدھی ساکھی	۴۳۲
۲۲	پاپ نت کا پوتلا	〃
۲۳	〃	〃
۲۴	رنگ برنگ وچار	۴۳۳
۲۵	〃	〃
۲۶	کرم و اصلیت	۴۳۴

مضمون	نوعیت	صفحہ
۲۷ ساکھی	کرم و اصلیت	۴۳۴
۲۸ 〃	جسم میں نور کا جلوہ	۴۳۴
۲۹ 〃	〃	۴۳۴
۳۰ 〃	معراج اور اشٹ	۴۳۵
۳۱ 〃	رام کی اُونچی گھاٹی	۴۳۵
۳۲ 〃	〃	۴۳۵
۳۳ 〃	کبیر صاحب کا گھر	۴۳۶
۳۴ 〃	〃	۴۳۶
۳۵ 〃	سار شبد	۴۳۷
۳۶ 〃	〃	〃
۳۷ 〃	باسنا	〃
۳۸ 〃	〃	〃
۳۹ 〃	〃	〃
۴۰ 〃	تیک اور لگن	۴۳۸
۴۱	〃	〃
۴۲	ہٹ یوگ کا سقم	۴۳۹
۴۳	〃	〃
۴۴	سمادھی کا سقم	۴۴۰
۴۵	〃	۴۴۰
۴۶	〃	۴۴۰

مضمون	نوعیت	صفحہ
۴۷ ساکھی	بغیر دنڈ کا ڈنڈ	۴۴۱
۴۸ "	صحبت کے اثر میں فرق	۴۴۱
۴۹ "	"	۴۴۱
۵۰ "	شرک اور پنتھ کی ان سمجھی	۴۴۲
۵۱ "	"	۴۴۲
۵۲ "	دُبدھا	۴۴۳
۵۳ "	جھوٹا تیاگ	"
۵۴ "	حقیقت اور پریم	"
۵۵ "	"	۴۴۴
۵۶ "	گورکھ کو سکشا	"
۵۷ "	سچی زندگی والا جیو	"
۵۸ "	پریم	۴۴۵
۵۹ "	اپنے ہی عکس کا دھوکا	"
۶۰ "	"	۴۴۰
۶۱ "	کبیر صاحب خود راہ ہیں	۴۴۶
۶۲ "	کبیر صاحب کی ساکھی کی تعلیم	"
۶۳ "	سلاہ عام	"
۶۴ "	سچائی	۴۴۷
۶۵ "	"	"
۶۶ "	غلطی	"

مضمون	نوعیت	صفحہ
۶۷ ساکھی	پریم کی آگ	۴۴۸
۶۸ "	"	"
۶۹ "	بُوند اور سمندر	"
۷۰ "	اپنا اپنا سوبھاؤ	"
۷۱ "	سب چل جائیں خیریت	۴۴۹
۷۲ "	"	"
۷۳ "	برہ بان	"
۷۴ "	چیتاونی	۴۵۰
۷۵ "	سچائی واندرونی صفائی	"
۷۶ "	ظاہری علم کی خطرناکی	"
۷۷ "	بگڑے	۴۵۱
۷۸ "	غفلت	"
۷۹ "	طریقت یا پنتھ	"
۸۰ "	سمجھ ضرورت	۴۵۲
۸۱ "	دوئی بڑی ہے	"
۸۲ "	زبان کی تربیت	"
۸۳ "	"	"
۸۴ "	"	۴۵۳
۸۵ "	بت پرستی	"
۸۶ "	رقت	"

مضمون	نوعیت	صفحہ
۸۷ ساکھی	موقع محل	۴۵۴
۸۸ "	سنسٹے	"
۸۹ "	بانی	"
۹۰ "	مول	۴۵۵
۹۱ "	وشے سے پنچ	"
۹۲ "	"	"
۹۳ "	من	"
۹۴ "	"	"
۹۵ "	"	"
۹۶ "	"	۴۵۶
۹۷ "	برہ	"
۹۸ "	"	"
۹۹ "	"	"
۱۰۰ "	"	"
۱۰۱ "	کال "	۴۵۷
۱۰۲ "	"	"
۱۰۳ "	"	"
۱۰۴ "	سنسٹے بھرم	"
۱۰۵ "	"	۴۵۸
۱۰۶ "	"	"
۱۰۷ ساکھی	سنسٹے بھرم	۴۵۸
۱۰۸ "	"	"
۱۰۹ "	مانش	۴۵۹
۱۱۰ "	"	"
۱۱۱ "	"	"
۱۱۲ "	"	"
۱۱۳ "	"	"
۱۱۴ "	"	۴۵۹
۱۱۵ "	"	۴۶۰
۱۱۶ "	گورو سے بنتی	۴۶۰
۱۱۷ "	بانی بلاس	۴۶۱
۱۱۸ "	برہمہ کی ٹیک	۴۶۲
۱۱۹ "	اٹھکت اٹھکت	"
۱۲۰ "	نہ ایک نہ دو	۴۶۳
۱۲۱ "	امرت کی پڑیا	"
۱۲۲ "	"	"
۱۲۳ "	کبیر صاحب کی تعلیم	"
۱۲۴ "	ایک انیک	۴۶۴
۱۲۵ "	"	"
۱۲۶	مالک سے برودھتا	"

مضمون	نوعیت	صفحہ
۱۲۷ ساکھی	جیو	۴۶۵
۱۲۸ "	من	"
۱۲۹ "	سنسار کی چکی	"
۱۳۰ "	"	۴۶۶
۱۳۱ "	انتہہ کرن	"
۱۳۲ "	جوہر	"
۱۳۳ "	"	"
۱۳۴ "	منحصیا پرتیت	۴۶۷
۱۳۵ "	"	۴۶۸
۱۳۶ "	ہنکار و چھوٹی پرتیت کا بیج	"
۱۳۷ "	"	"
۱۳۸ "	سچا اُپدیش	"
۱۳۹ "	"	"
۱۴۰ "	"	۴۶۹
۱۴۱ "	مایا اور مان	"
۱۴۲ "		"
۱۴۳ "		"
۱۴۴ "	مایا بڑی ستری ہے	۴۷۰
۱۴۵ "	تو گن کے پھل	"
۱۴۶ "	من منگ	"

مضمون	نوعیت	صفحہ
۱۴۷ ساکھی	من منگ	۴۷۰
۱۴۸ "	مایا	۴۷۱
۱۴۹ "	"	"
۱۵۰ "	"	"
۱۵۱ "	برہمہ نشٹھا	۴۷۲
۱۵۲ "	برہمن گورو	"
۱۵۳ "	بنیر گورو کے کام نہ ہوگا	"
۱۵۴ "	اندھا گورو اندھا چیلا	۴۷۳
۱۵۵ "	"	"
۱۵۶ "	معمولی نگاہ	"
۱۵۷ "	سنگدل چیلا	۴۷۴
۱۵۸ "	جیو کی حالت	"
۱۵۹ "	خریت نہیں ہے	"
۱۶۰ "	نادان جیو	۴۷۵
۱۶۱ "	صیقل گر گورو	"
۱۶۲ "	مورکھ کو اُپدیش	"
۱۶۳ "		۴۷۶
۱۶۴ "	سیو کا طوطا	"
۱۶۵ "	"	"
۱۶۶ "	"	"

مضمون	نوعیت	صفحہ
۱۶۷ ساکھی	غفلت بُری ہے	۴۷۷
۱۶۸ "	سچ ورتی	۴۷۸
۱۶۹ "	ہیرا پرکھ	"
۱۷۰ "	"	"
" "	"	۴۷۹
۱۷۲ "	"	"
۱۷۳ "	"	۴۷۹
۱۷۴ "	انانیت	۴۸۰
۱۷۵ "	آگ	۴۸۱
۱۷۶ "	مایا	۴۸۱
۱۷۷ "	موہ رکھ	۴۸۲
۱۷۸ "	"	"
۱۷۹ "	"	"
۱۸۰ "	بھٹکتی بھٹکتی	"
۱۸۱ "	درد	۴۸۳
۱۸۲ "	صاحب	"
۱۸۳ "	زندہ گورو	"
۱۸۴ "	کبیر صاحب کی نرگن شال	۴۸۴
۱۸۵ "	"	"
۱۸۶ "	من مت گورو مت	۴۸۵
۱۸۷ ساکھی	کلجگ کا اثر	۴۸۵
۱۸۸ "	کبیر صاحب کی زبانی تعلیم	"
۱۸۹ "	فہم	۴۸۶
۱۹۰ "	حد بے حد	"
۱۹۱ "	درمیان میں بھول	"
۱۹۲ "	پنتھ	۴۸۷
۱۹۳ "	موت	"
۱۹۴ "	دُھرو لوُرب	"
۱۹۵ "	جوڈھا	۴۸۸
۱۹۶ "	"	"
۱۹۷ "	گھرت جوہر	"
۱۹۸ "	دونوں گمراہ ہیں	"
۱۹۹ "	انسان کی حقیقت	۴۸۹
۲۰۰ "	پریم	"
۲۰۱ "	شریر تک بیوہار ہے	"
۲۰۲ "	گورو کی مہما	۴۹۰
۲۰۳ "	"	"
۲۰۴ "	"	"
۲۰۵	حقیقت	"
۲۰۶	کرم اور گیان	۴۹۱

مضمون	نوعیت	صفحہ
۲۰۷ ساکھی	مقام سے لاعلمی	۴۹۱
۲۰۸ الف	سدھنائی	//
۲۰۸ ب	سادھ سنگ	//
۲۰۹	//	۴۹۲
۲۱۰	لگن کا نتیجہ	//
۲۱۱	اپنی اہمیت	//
۲۱۲	//	//
۲۱۳	//	۴۹۳
۲۱۴	اہنسا	//
۲۱۵	//	//
۲۱۶	نیترھ	۵۹۴
۲۱۷	//	//
۲۱۸	//	//
۲۱۹	مایا سے خطاب	//
۲۲۰	//	//
۲۲۱	کبیر صاحب کا دوست	۵۹۵
۲۲۲	جنگ کے لئے مستعد ہو	//
۲۲۳	مایا	//
۲۲۴	//	۵۹۶
۲۲۵	شرماشری	//

مضمون	نوعیت	صفحہ
۲۲۶ ساکھی	ست دیہتی	۴۹۷
۲۲۷	ٹوٹنا جوڑنا	//
۲۲۸	کاجل کی کوٹھری	۴۹۸
۲۲۹	//	//
۲۳۰	بھگتی کا دولت کے ساتھ موازنہ	//
۲۳۱	مچھلی و مچھوا	//
۲۳۲	//	۴۹۹
۲۳۳	//	//
۲۳۴	اہنکار کی پھانسی	//
۲۳۵	گورو کی دیا	۵۰۰
۲۳۶	ست سنگ	//
۲۳۷	کیسے اترو گے	//
۲۳۸	متھیا وشواس	۵۰۱
۲۳۹	تپسیا کی بھول	//
۲۴۰	من	//
۲۴۱	//	//
۲۴۲	بھیڑ دھسان چال	۵۰۲
۲۴۳	//	//
۲۴۴	بری صحبت	۵۰۳
۲۴۵		//

مضمون	نوادرات	صفحہ
۲۴۶ ساکھی	موت زندگی کا بھید	۵۰۳
۲۴۷ "	مگورا	"
۲۴۸ "	پارکھ	۵۰۴
۲۴۹ "	اپنے ایسا کرد	"
۲۵۰ "	گورد	۵۰۵
۲۵۱ "	ان سمجھی	"
۲۵۲ "	گہری	"
۲۵۳ "	پت پرستی	۵۰۶
۲۵۴ "	پچیس کروڑ کے پتی جنوا	"
۲۵۵ "	من کا کوا	"
۲۵۶ "	گیان رتن	۵۰۷
۲۵۷ "	سنشے	"
۲۵۸ "	کاگ دنس بدھی	"
۲۵۹ "	عمل اور کرنی	۵۰۸
۲۶۰ "	زندگی میں ملاپ	"
۲۶۱ "	بھرم -	"
۲۶۲ "	رتن کھو بیٹھا	۵۰۹
۲۶۳ "	کبیر صاحب کے کلام	"
۲۶۴ "	شاگرد	"
۲۶۵ "	گن گنی	۵۱۰

مضمون	نوادرات	صفحہ
۲۶۶ ساکھی	حیوانیت پسند جیو	۵۱۰
۲۶۷ "	زبانی جمع خرچ	"
۲۶۸ "	رام کی بھگتی	۵۱۱
۲۶۹ "	دیجھا دیکھی	"
۲۷۱ "	مست پڑے سوئے	"
۲۷۳ "	برہمنی کی خواہش	۵۱۲
۲۷۳ "	آئندہ کی فکر	"
۲۷۴ "	گیان گم	"
۲۷۵ "	ایک سادھن	۵۱۳
۲۷۶ "	ستن سمادہی	"
۲۷۷ "	نالایق شاگرد	"
۲۷۸ "	بوی	۵۱۴
۲۷۹ "	راجک گیان	"
۲۸۰ "	رام مست	"
۲۸۱ "	پختہ کار کی صحبت	۵۱۵
۲۸۲ "	نقال خام کلہ	"
۲۸۳ "	دل میں ہے	"
"		
۲۸۴ "	جسم و روح	۵۱۶
۲۸۵ "	آج کل کے سادھو	"

فہرست مضامین

مضمون	نوعیت	صفحہ
۲۸۶ ساکھی	دل کا کھیت	۵۱۷
۲۸۷ "	گورو کی بھگتا	"
۲۸۸ "	اگیان کی آگ	"
۲۸۹ "	پریم	۵۱۸
۲۹۰ "	سب گورو دیس چیلا ایک	"
۲۹۱ "	بھی نہیں گورو کبیر	"
۲۹۲ "	رشبد	۵۱۹
۲۹۳ "	جگ دیپارکھی	"
۲۹۴ "	اصلی پارکھی	"
۲۹۵ "	سنسار کی آگ	۵۲۰
۲۹۶ "	خواب	"
۲۹۷ "	سچی بات	"
۲۹۸ "	نظر اور نظریہ آنیوالا سمان	"
۲۹۹ "	"	۵۲۲
۳۰۰ "	قسم کے ساتھ بیوہار	"
۳۰۱ "	بوبک کی بندگی	"
۳۰۲ "	شریر کا دنڈ	۵۲۳
۳۰۳ "	دل پر دل کا قابو	"
۳۰۴ "	جیو اور شریر	"
۳۰۵ "	مجھ جیسا ہو جا	"
۳۰۶ ساکھی	بد زبانی	۵۲۳
۳۰۷ "	دل کی خرابی	"
۳۰۸ "	تلخ کلامی	"
۳۰۹ "	غوطہ خور کا اطمینان	"
۳۱۰ "	لوگ بھوگ	۵۲۴
۳۱۱ "	غوطہ خور کو اپدیش	"
۳۱۲ "	بوند کے لئے رونا	"
۳۱۳ "	سنسار کی آگ	۵۲۵
۳۱۴ "	دنیا دانا کبیر نادان	"
۳۱۵ "	سچا	۵۲۶
۳۱۶ "	معراج و مقصد	"
۳۱۷ "	دردِ عشق لادوا ہے	"
۳۱۸ "	اپدیشک لوگ	۵۲۷
۳۱۹ "	دنیا قابل نفرت ہے	"
۳۲۰ "	کرمی جیو	"
۳۲۱ "	کرنی کتھنی ایک جیسی ہو	۵۲۸
۳۲۲ "	گورو سے وحدت سیکھو	"
۳۲۳ "	اڈھکاری	"
۳۲۴ "	کبیر صاحب کا شبد	۵۲۹
۳۲۵ "	اب چیت	"

فہرست مضامین

مضمون	نوعیت	صفحہ	مضمون	نوعیت	صفحہ
۳۲۶ ساکھی	کلام کا اثر	۵۲۹	۳۴۶ ساکھی	پنتھائیوں کو ہدایت	۵۳۶
۳۲۷ "	چیلے کی غفلت	۵۳۰	۳۴۷ "	درشن کی آرزو	"
۳۲۸ "	گورو سے رشتہ	"	۳۴۸ "	سامع و متکلم	۵۳۷
۳۲۹ "	غریبی اور دیالتا	"	۳۴۹ "	صحبت کا اثر	"
۳۳۰ "	مرنا بھی نہ جانا	۵۳۱	۳۵۰ "	گوناگونی و بیچونی	"
۳۳۱ "	"	"	۳۵۱ "	بیچوں	"
۳۳۲ "	بغیر قیمت کا سودا	"	۳۵۲ "	برہما کا مانا سے سوال	۵۳۸
۳۳۳ "	شبد کا بن اور بن کا شبد	۵۳۲	۳۵۳	مانا کا جواب برہما کو	"
۳۳۴ "	سادھ کا لکشن	"	۳۵۴ "	دھیان کا نتیجہ	"
۳۳۵ "	باتی	"	۳۵۵ "	برہم گیان	۵۳۹
۳۳۶ "	غرض والا یاد را	۵۳۵	۳۵۶ "	برہما کی بھول	"
۳۳۷ "	سب چل رہے ہیں	"	۳۵۷ "	کبیر صاحب کی ذات	"
۳۳۸ "	بیعقل انسان	"	۳۵۸ "	سارشبد بھولکر لاکھ کا کاکا	۵۴۰
۳۳۹ "	حسب و نسب	"	۳۵۹ "	شبد	"
۳۴۰ "	ساپکھ	"	۳۶۰ "	سوال	"
۳۴۱ "	جھوٹ	"	۳۶۱ "	کبیر مالک کے روپ اور ذات	"
۳۴۲ "	پرکرتی کا درخت	۱۱۱	۳۶۲ "	زاکار کی محبت بہوت ہے	۵۴۲
۳۴۳ "	مختلف قسم کے یاضت کش	۵۳۶	۳۶۳ "	غلطی	"
۳۴۴ "	سنسار کا درخت	"	۳۶۴ "	غلط بھکتی	"
۳۴۵ "	انجام	۵۳۶	۳۶۵ "	گیانیوں کو اپدیش	۵۴۲

فہرست مضامین

مضمون	نوعیت	صفحہ	مضمون	نوعیت	صفحہ
۳۶۶ ساکھی	دھوکا	۵۴۳	۳۸۶ ساکھی	من	۵۴۷
۳۶۷ "	من مایا	"	۳۸۷ "	گورو کا ساتھ	۵۴۸
۳۶۸ "	رام	۵۴۳	۳۸۸ "	ساکھی	"
۳۶۹ "	دُنیا کی دیوانگی	"	۳۸۹ "	متفرق	
۳۷۰ "	اپنی اصلیت کی لاعلمی	"	۳۹۰ "	"	۵۴۹
۳۷۱ "	برہمہ زاکار کا منتر	۵۴۴	۳۹۱ "	"	"
۳۷۲ "	برہمہ کیا نی کو تعلیم	"	۳۹۲ "	"	"
۳۷۳ "	جیسے دیوتا ویسے سیوک	"	۳۹۳ "	"	"
۳۷۴ "	بیان سے باہر ہے	"	۳۹۴ "	"	"
۳۷۵	"	"	۳۹۵ "	"	"
۳۷۶ "	مِرگن کا دھوکا	۵۴۵	۳۹۶ "	"	"
۳۷۷ "	آپ سمجھو	"	۳۹۷ "	"	"
۳۷۸ "	بھرما بھرمی	"	۳۹۸ "	"	"
۳۷۹ "	جھوٹے کی جھوٹی آس	"	۳۹۹ "	"	"
۳۸۰ "	بنیاد اور اصل کو سمجھو	۵۴۶	۴۰۰ "	"	"
۳۸۱ "	پاکھنڈ	"	۴۰۱ "	"	"
۳۸۲ "	بغیر درشن کے جاپ	"	۴۰۲ "	"	"
۳۸۳ "	گورو رُوپ کبیر	۵۴۷	۴۰۳ "	"	"
۳۸۴ "	لکھنا پڑھنا بھرم	"	۴۰۴ "	"	۵۵۱
۳۸۵ "	من	"	۴۰۵ "	"	"

مضمون	نوعیت	صفحہ
۴۰۶ سانکھی	متفرق	۵۵۱
۴۰۷ ″	″	″
۴۰۸ ″	″	″
۴۰۹ ″	″	″
۴۱۰ ″	″	″
۴۱۱ ″	″	۵۵۲
۴۱۲ ″	″	″
۴۱۳ ″	″	″
۴۱۴ ″	″	″
۴۱۵ ″	″	″
۴۱۶ ″	″	″
۴۱۷ ″	″	″
۴۱۸ ″	″	۵۵۳
۴۱۹ ″	″	″
۴۲۰ ″	″	″
۴۲۱ ″	″	″
۴۲۲ ″	″	″
۴۲۳ ″	″	″
ضمیمہ نمبر ۱	سار بیجک کا پد	۵۵۷
″ نمبر ۲	مُول رمینی	۵۵۹

مضمون	نوعیت	صفحہ
۴۲۴ سانکھی	متفرق	۵۵۳
۴۲۵ ″	″	۵۵۴
۴۲۶ ″	″	″
۴۲۷ ″	″	″
۴۲۸ ″	″	″
۴۲۹ ″	″	″
۴۳۰ ″	″	″
۴۳۱ ″	″	″
۴۳۲ ″	″	۵۵۵
۴۳۳ ″	″	″
۴۳۴ ″	″	″
۴۳۵ ″	″	″
۴۳۶ ″	″	″
۴۳۷ ″	″	″
۴۳۸ ″	″	″
۴۳۹ ″	″	۵۵۶
۴۴۰ ″	″	″
۴۴۱ ″	″	″
تتمہ		۵۱۸
شبد		″

سنت کبیر کا بیجک

تیسرا حصہ

چونتیسی نمبر

نوٹ :- ہندی میں چونتیس اکشر ہوتے ہیں۔ اس ہندی سے مراد گرمکھی حروف سے ہے۔ جس میں پہلے سارے ہندی کے گرنتھ لکھے جاتے تھے۔ ناگری اسی کی مکمل اور نشو ونما یافتہ صورت ہے۔ اس اکشر مالا کی ترتیب اس طرح کی گئی ہے :-

ک کھ گ گھ ن ؛

چ چھ ج جھ ن ؛

ٹ ٹھ ڈ ڈھ ن ؛

پ پھ ب بھ م ؛

ی ر ل و ش کھ س ہ چھ ؛

بیجک کو دیوناگری حروف میں لکھنے سے کئی حرفوں کو لوگوں نے بدل دیا ایسا نہیں کرنا چاہئے ظاہر مصنف کی کتاب اسی قسم کے حروف و الفاظ میں

رکھنا چاہئے۔ جس میں وہ لکھی گئی تھی ورنہ مطلب کے ادا کرنے میں نقص واقع ہوتا ہے۔ اور اگر تبدیل ہی کرنا منظور ہو۔ تو اُن کے لفظوں کو اسی لہجہ اور تلفظ میں ادا کرنے کی کوشش ہونی چاہئے۔ کیتھی میں تی تھ ٹھ وغیرہ حروف نہیں ہیں۔ ہم نے اسی پُورانی ترتیب کو استعمال کیا ہے دیوناگری کے پیچھے ہوئے بیجک کا تتبع نہیں کیا۔

نوٹ ۲۔ کبیر صاحب کے زمانہ میں اکثر صوفی فقرا الف نامہ وغیرہ بہت لکھا کرتے تھے۔ اسی کی پیروی میں آپ نے چونتیسی حروف کی ورن مالا لکھی اور اُسمیں عمل و شغل اور گیان کے سکھانے اور پوشیدہ بھید کے بتانے کا خیال کیا ہے۔ دوسرے بیٹکا کاروں نے اپنی پنڈتائی جتائی ہے۔ اور ایک اونکار کے سلسلہ میں صفحوں کے صفحے رنگ دیئے ہیں ہم نے اُن کی پیروی فضول سمجھی۔ کیونکہ اس میں مطلب کے خبط ہونیکا خوف تھا۔ جس طرح کبیر صاحب نے صاف صاف اور سادہ سادہ باتیں کہی ہیں۔ ویسی ہی ہم نے بھی صفائی اور سادگی سے کام لیا ہے۔ کیونکہ کبیر صاحب پنڈت یا عالم نہیں تھے۔ جو شاستروں کا پرمان دیتے۔ اُن کے زمانہ میں جس طرح کویتھی کے پڑھنے پڑھانے کا رواج تھا۔ اسی طرح ہم نے اُسکو نگاہ کے سامنے رکھا ہے۔ اور بس۔ کبیر صاحب گیانی و گیانی۔ سنت عامل اور کامل تھے خواہ مخواہ اُنکی مُراد کی توڑ مروڑ کرنی فضول اور بیہودہ حرکت ہے۔

نوٹ ۳۔ گو اس حصہ میں انہوں نے چونتیس اکشروں کے سلسلہ میں حقیقت کا سبق دیا ہے۔ مگر اس میں ایک بات اور بھی ہے جس طرح تمام کتابیں ان ہی چونتیس حرفوں کے میل ملاپ سے بنتی ہیں۔ اور ان ہی وجہ سے کروڑوں لفظ لاکھوں سطر صفحے کتابیں بنی ہیں۔ اور یہ سب حروف ایک حرف

اونکار سے نکلے ہیں - ویسے ہی یہ سارا جگت ایک تتو سے بنا ہے - اُس تتو نے مختلف صورتوں میں اپنا اظہار کیا ہے - اور ایک میں انیک کا تماشا دکھایا ہے یہ سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے ؛

نوٹ - ۴ - جس طرح ایک اونکار سے سب حرف و لفظ وغیرہ بنے ہیں - ویسے ہی بھگتی بھاؤ اور گیان دھیان سب انسان کے اپنے ایک خیال سے پیدا ہوتے ہیں - یہ خیال ہی مضبوط ہو کر ویسے ہی اصلیت کا انکشاف کرتا ہے - جیسے لڑکے حرف کو لکھ کر اور میٹ کر آہستہ آہستہ خوشنویس بن جاتے ہیں - جس کا ذکر اس چونتیسی کے پہلے چوپائی میں ہے ؛

نوٹ ۵ - اوم کہنے کے لئے ایک حرف ہے - مگر اس میں تین حالتیں ہیں ا - و - م - ا سے لب کھلتا ہے - و سے کچھ دیر کھلا رہتا ہے - اور م سے پھر بند ہو جاتا ہے - اسی سے اور سب اکشر نکلے ہیں - اسی ایک اوم میں سرشٹی ستھتی اور پرلے کا نظارہ ہے - اسی میں برہما - وشنو اور مہیش ہیں اور وہ پیدائش سنبھال اور سنگھار کرتے ہیں - اسی خیال سے پہلے ایک شبد یا حرف اوم پڑھا جاتا ہے - یہ سراج ہے - اشٹ ہے - خیالی ہے - باقی سب سارے حروف گھوم پھر کر پھر اسی میں آتے اور رلے ہوتے ہیں - ابتدا میں اوم ہے - اور آخر میں بھی اوم ہی رہتا ہے - درمیانی حالت اس کی اظہار کی صورت ہے - اور پس نجنسہ اسی طرح پہلے اوم کا خیال بنا دھایا جاتا ہے - اور جو کچھ عمل و شغل کیا جاتا ہے - وہ اس کے پرگٹ اور ساکشات کرنے کرانے کی تدبیر ہے - اوم میں کچھ بھی فرق نہیں آتا - وہ جیسا ہے ویسا ہی رہتا ہے - مگر عمل مشاقی اور علی التواتر شغل سے اسی کے سلسلہ میں علم الیقین حق الیقین اور عین الیقین کے مدارج نصیب ہوتے ہیں - نوٹ - ہندی حرفوں کی ترتیب اس طرح پر ہے :

(۱)۔ کنٹھ کے اکشر۔ ک۔ کھ۔ گ۔ گھ۔ ن (ङ) اور ہ (ह)۔
(۲) تالو کے اکشر۔ ٹ۔ ٹھ۔ ڈ۔ ڈھ۔ ن (ञ) اور چھ (छ)۔
(۳)۔ دانت کے اکشر۔ ت۔ تھ۔ د۔ دھ۔ ن اور س۔
(۴) دنتاؤ اکشر۔ چ۔ چھ۔ ج۔ جھ۔ ن (ञ)۔ ر۔ ل۔ س۔ ش۔
(۵)۔ شوشیہ اکشر۔ ج۔ ہ۔ ے۔
(۶)۔ اوشٹھ اکشر۔ پ۔ پھ۔ ب۔ بھ۔ م۔

اس طرح حرفوں کا شمار چونتیس ہوا۔ وغیرہ۔ وغیرہ۔ وعلیٰ ہذا القیاس

اونکار

اونکار آدی ہی جو جانے — لکھ کے میٹے۔ ناہی پھر مانے
وے اونکار کہے سب کوئی — جنہوں لکھا سو برلا کوئی

ترجمہ و تشریح۔ اونکار آدی ہے۔ اس کو لکھ کر میٹے اور پھر بنا دے یہ اونکار کا روپ ہے۔ اسی کو سب لوگ کہتے ہیں۔ مگر جو اس کو جانتے ہیں۔ وہ شاذ اور نادر آدمی ہوتے ہیں۔

جو کچھ انسان بولچال یا گیان دھیان کرتا ہے۔ وہ اصل میں کیا ہی ہے۔ جیسے بچے تختی پر "اونگ" لکھ کر مٹاتے اور بگاڑتے ہیں۔ اس طرح بناتے اور بگاڑتے رہنے سے اس پر قابو مل جاتا ہے۔ اور وہ اچھے خط میں لکھا جاتا ہے۔ سارا تماشا مشق کا ہے۔ دل سے خیال نکلتا ہے۔ اور اس پر بار بار وچار کرتے رہنے سے اسمیں پختگی آتی ہے۔

کنکا مکل گرن میں پاوے — ششی بگت سنپٹ نہیں آوے

تہاں کو سُنبھو رنگ جو پاوے اوگہہ گہہ کے گگن رہاوے
ناقابل گرفت پکڑ

ترجمہ و تشریح۔ (۱) پہلے سہس دل کمل میں دھیان لگاوے۔ اس میں کرن کی روشنی پیدا ہو۔ رفتہ رفتہ ایسا تصور بندھے۔ کہ اسی استھان میں چاند دکھائی دینے لگے۔ اور وہ نظر سے اوجھل نہ ہونے پاوے کچھ عرصہ تک ایسا ابھیاس کرے۔ پھر جب اس پر قابو مل جائے۔ اور چت روشنی میں گڑ جائے۔ تو پھر اس میں کُسم کا رنگ جھلکنے لگے گا۔ اگہہ یعنی ناقابل گرفت تصور کو پکڑ کر گگن منڈل میں اپنے چت کو رکھے۔

کھکھا چاہے کھوری مٹاوے کُسم ہی چھانڈی دسوشی دباوے
کُسم ہی چھانڈی چھپا ہوئے ہی ہوئے اٹھین اکشہ پد گہئے

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ کھ نام برہمہ کا ہے۔ اگر برہمہ کی خواہش ہے۔ تو اپنی خرابیوں کی تلافی کرو۔ اور مایا کو چھوڑ کر دسوں دشاؤں بھرمتے رہو۔ اور فرضی اطمینان حاصل کر لو۔ جو در اصل بھرم ہی بھرم ہے۔ اونکار ترکٹی کا بھی ہے۔ برہمہ ہے۔ یہ اصل پد نہیں ہے۔ اس کی پراپتی کے لئے ضروری ہے کہ اکشین یعنی لافانیت کو حاصل کر کے لافانی درجہ میں مل رہو۔

نوٹ۔ جو سُرت شبد یوگ کے حامل ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ سہس دل کنول برہمہ کا۔ ترکٹی "اوم" کا۔ سُن راز نکار کا۔ بھنور گپھا سوہنگ پُرش کا۔ اور ست لوک ست پرش کا استھان ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ جو شخص جس مقام کے دھنی کا اِشٹ باندھتا ہے۔ وہ

اُسی میں لے ہو جاتا ہے۔ اِس لئے اکشے پد جو سب سے اونچا ہے۔ سنت مت میں اُسی کا اشٹ باندھا جاتا ہے ؛

گ

گرگا گورو کے بچنے مانے — دوسر شبد کرے نہیں کانے
تہاں بھنگ کتھوں ہیں جائی — اوگہہ گہہ کے گگن رہائی

ترجمہ و تشریح۔ (۳)۔ اِس اکشے پد کی پراپتی کا سادھن صرف یہ ہے کہ گورو کے بچن پر پورا یقین لاوے۔ اور کسی دوسرے شبد کی طرف دھیان نہ دے۔ کیونکہ گھٹ میں اصلی شبد ست نام گورو کا بتایا ہوا۔ چھانٹنا پڑتا ہے۔ اور دوسرے شبدوں کے سُننے سے ناحق کا بھرم ہوتا ہے جب گورو کے بچن میں پرتیت ہوگی۔ تو یہ سُرت جو بھنگ ہے۔ اسکو اور جگہ جانے کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ یہ گگن منڈل میں اگہہ کو گہہ لیگی۔ اور اُسی سے تعلق پیدا کریگی۔ اور گگن میں رہیگی۔ کہنے کا اصلی مطلب یہ ہے۔ کہ جس نے سنتوں کا سبچ مت سبچ رہنی اور سبچ سمادھی کا ارتھ سمجھ لیا ہے۔ اُس کو اور کسی بات کی ضرورت نہیں ہے ؛

گھ

گگھا گھٹ بنسے گھٹ ہوئی — گھٹ ہی میں گھٹ راکھ سموئی
جو گھٹ من گھٹے گھٹے پھری آوے — گھٹ ہی میں پھر گھٹے سماوے

ترجمہ و تشریح۔ (۴)۔ ایک گھٹ کا ناش ہو جاتا ہے۔ تب دوسرا گھٹ پیدا ہوتا ہے۔ خود گھٹ کے اندر گھٹ سما جاتا ہے۔ جو شخص گھٹ سے

نکلا پھر گھٹ میں آیا اور گھٹ ہی میں ہے
گھٹ میں گھٹ رکھنے کا مطلب اپنے آپ میں لے ہونا ہے۔ جب جسمانی دل مرجاتا ہے۔ تب روحانی دل نصیب ہوتا ہے ؛

ن
ننا۔ نہ کھت نس دن جائی — نہ کھٹ نین رہارٹ لائی
نمش ایک لوں نہ کھے پاوے — تاہی نمش میں نین چھپاوے
۵

ترجمہ و تشریح - (۵) - سُرت شبد یوگ میں تین عمل کیے جاتے ہیں - (۱) - درشٹی کا سادھن (دھیان) - (۲) بیمرن - (۳) - شبد کا سُننا اس موقع پر درشٹی کے سادھن کا ذکر ہے - جیسا اسی اسطرح درشٹی کو جوڑے کہ رات دن اُس کو نہ بھولے اور اندرونی رُوحانی نظارہ دیکھتے ہوئے اُس کی آنکھ مُرخ ہو رہے - اگر اس طرح کا درشٹی ساہا ایک پل کے لئے بھی بن آوے - اور اگر اسی کے پردہ میں ذرا آنکھ کو چھپا لو - تو اندرونی نظارہ کی رُوح سمجھ میں آجائے ؛

پ
پچا چتر رچیو بھو بھاری — جن ہی چھور جیت چتر کاری
۶
جن یہ چتر کو چتر اکھیلا — چتر چھوڑی توں جیت چھیلا

ترجمہ و تشریح - (۶) - ضرورت ہے - کہ پہلے اندرونی تصویریں اگر نظر پڑیں - تو اُن کی طرف سے آنکھوں کو بیچ کر اصلی مصور کی طرف توجہ کرے - جس نے یہ رنگ برنگی تصویریں بنائی ہیں - اے جیت والے تجھ کو تو اُس

صانع کو دیکھتا ہے۔ جس کی یہ صنعت گری ہے۔ صنعت سے تجھ کو کیا لینا ہے ؛

چھ — چھچھیا آہی چھتر پتی باسا — چھپکلی کے رہے بیچ سیتا آسا
میں تو یہی چھن چھن سمجھایا — کھوسم چھوڑی کس اب بندھایا

ترجمہ و تشریح ۔ (۷) ۔ چھتر پتی راجہ جو سچا مالک تیرے اندر ہے اُسی میں سب کچھ ہے ۔ ساری امیدوں کو چھوڑ کر تو اُسی میں مستی کیوں نہیں تلاش کرتا ۔ میں تم کو دم بدم سمجھاتا رہتا ہوں ۔ مالک کو چھوڑ کر تو نے فضول وسوسوں میں اپنے کو کیوں بندھایا ۔ اور ناحق پھنسا رکھا ہے ؛

ج — ججا پاتن جیت جلاؤ — جو بن جاری یکتی جو پاؤ
جو کچھ جانی جانی پرجرے — کھٹ ہی جوتی اچیاری کرے

ترجمہ و تشریح ۔ (۸) ۔ ابھی تک درشٹی سادھن کا مضمون چلا جا رہا ہے ۔ جیتے جی اس تن کو جلاؤ ۔ جوبن کو جلا کر اگر تم یکتی اور تدبیر سے کام لو ۔ تو روشنی خود تمہاری دل میں پیدا ہو گی ۔ اور جاننے پر جو کچھ تم نے اس دنیا کا علم حاصل کیا ہے ۔ وہ جل جائیگا ۔ نفس کو قابو میں لانے ہی سے اندر اصلیت کا نور پرکٹ ہوتا ہے ؛

ج　جھجھا اُرجھ بُرجھ کت جانا　　بیٹھت ڈھونڈت جاہی پرانا
کوٹی سو میرو ڈھونڈی پھرہو　　جو گڈھ گڈھا گڈھ ہی سو رہو　　۹

ترجمہ و تشریح - (۹) - اُلجھ سُلجھ کے جانا کہاں ہے - چلتے چلتے اور ڈھونڈتے ڈھونڈتے پاؤں کو درد ہوگا - ہزاروں اور کروڑوں سو میرو پربت ڈھونڈ کر پھر واپس آؤ گے - اور جو خیالی قلعہ تصور کا تم نے گڈھ کر بنایا ہے - وہی تم کو ملے گا ؛

ن　ننا - نہ کھیت نگر سُنیہو جوت　　کرو آپن نر وار وسندیہو شوک
نہیں دیکھو نہیں آپو بھگاؤ　　جہاں نہیں تہاں تن من لاؤ　　۱۰

ترجمہ و تشریح - (۱۰) - پریم نگر کے پریتم کو دیکھو - اور اس جسم کے رہتے ہوئے اپنے شوک و شبہ کو مٹا دو (اور کو) نہ دیکھو اور نہ اپنے آپ کو بھگاؤ - بلکہ من کو وہاں لاؤ - جہاں نیستی - عدم اور سونیہ ہے - یعنی اس استھان میں پہنچو جو رچنا کے پرے ہے ؛

ط　ٹٹا - ٹکٹ بات من ماہیں　　کھولی کپاٹ مہل مل جاہیں
رہے لٹ پٹے جو تی تیہی ماہیں　　ہو ہیں اٹل کتہوں نہ جاہیں　　۱۱

ترجمہ و تشریح - (۱۱) - من میں ٹیڑھی بات بھری ہے (دسویں دوار پر) کپاٹ پڑا ہے - اُسکو کھول کر اندرونی محل میں داخلہ تلاش

کرو۔ اُسی میں لٹ پٹ (مستغرق) رہو۔ اور اُسی سے جُڑ جاؤ جب اُس میں اٹل ہو جاؤ گے۔ تو پھر نہ کہیں آنا ہے نہ جانا ہے (جنم مرن سے چھٹکارا مل جائے گا)۔

ٹھٹھ دوری ٹھگ نیرے نت کے نٹھٹھ وکین من دھیرے
جیہی ٹھگ ٹھگ سب لوگ سیانا سو ٹھگ چینھ ٹھگورپچانا

ترجمہ و تشریح:- (۱۲)۔ مقام دُور ہے۔ مگر ٹھگنے والا ٹھگ نزدیک ہے۔ اس روز روز کے بے درد ٹھگ نے من کی چال کو دھیمی کر رکھا ہے۔ (جو اس برہمہ کے جال میں پھنسے اہم برہمہ کہہ کچھ شانت ہو گئے اور مارے گئے) اس ٹھگ نے بڑے بڑے سیانوں کو ٹھگ لیا ہے تم اس ٹھگ کو پہچان لو۔ اور اصلی مقام کو جان لو۔

ڈڈا ڈر کینے ڈر ہوئی ڈر ہی میں ڈر راکھو سمائی
جو ڈر ڈرے تو ڈرے پھری آوے ڈر ہی میں پنی ڈرے سماوے

ترجمہ و تشریح:- (۱۳)۔ اگر تم ڈرتے ہو۔ تو پھر خود بخود ڈر کا سامان پیدا ہوگا۔ اور ڈر ڈر میں سماتا جائیگا۔ اگر ڈرتے ہو۔ تو خوف ہی کے طرف واپس آؤ گے۔ اور پھر ڈر ہی میں لے ہو جاؤ گے۔ مطلب یہ ہے کہ جبار اور قہار خدا کا تصور فوراً دل سے نکالو۔ صرف پریم سے تعلق پیدا کرو۔

ڈھ

ڈھنڈھا ڈھونڈت اہی کت جانا ڈھیگر ڈھول نہی جائی لبھانا
جہاں نہیں تہاں سب کچھ جانی جہاں نہیں تہاں لے پہچانی

۱۴

ترجمہ و تشریح۔ (۱۴) - جو لوگ (بانی - الفاظ اور کتاب میں) تلاش کرتے ہیں۔ وہ اپنا ڈھول بجا کر اُسی میں لبھا جاتے ہیں۔ مگر یہ سمجھ میں نہیں آتی۔ کہ جہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ اُسی سے سب پرگٹ ہوتے ہیں تم اُس شونیہ اوستھا کو پہچان لو۔

ن

نٹا دُوری بسے رے گاؤں ٹٹا ٹوٹے تیرا ناؤں
مُوئے اے تے جیہ جاہی گھنا موئے تیا وک کیتک گنا

۱۵

ترجمہ و تشریح۔ (۱۵) اے واچک گیانیو! وہ گانوں دُور ہے تمہارے نام کا رشتہ ٹوٹ جائے گا۔ موت میں موت بلکہ گھنی موت ہوگی اور کتنے جتی ستی وغیرہ بانی کے جنگل میں آکر مر کھپے۔

ت

تتا اتی تر لو نہیں جائی تن تر بھون مین راکھو چھپائی
جو تن تر بھون مانہہ چھپاوے تتو ہی تل سو تتو جو پاوے

۱۶

ترجمہ و تشریح۔ (۱۶) اس بانی بلاس اور شاستروں کے پڑھنے سے ترگنا تمک کا خیال دل سے کبھی دور نہ ہوگا۔ کیوں نہیں اپنے آپ کو اس ترگنا تمک تر بھون سے الگ کر لیتے۔ اگر اس سے تم بچ جاؤ تو تم کو تتو

یعنی جوہر اسے مل جائے اور تم تتو کو پا جاؤ۔

ٹھ ٹھٹھا ٹھاہ ٹھہو نہیں جائی یہہ تیرے شان وہ بھیر رہائی
ٹھوڑے ٹھوڑے ٹھر ہو بھائی بن بھیٹے جس مندر جائی
17 آدھار

ترجمہ و تشریح۔ (۱۷)۔ اس کی ٹھاہ ٹھہائی نہیں کی جا سکتی۔ محض واچک گیان سے اس کا پتہ نہیں لگتا۔ تھوڑے ہی میں اطمینان کی ضرورت ہے۔ اس تھوڑے میں شسل کیوں نہیں ڈھونڈتے۔ بغیر آدھار کے مندر نہیں ٹھہرتا۔ (بھگتی کا آدھار کیوں نہیں لیتے)۔

دد آ۔ دیکھے بنسن ہارا فانی جس دیکھو تس کرو بچارا
دسو دوار میں تاری لاوے تب دیال کو درشن پاوے
سمادھی

ترجمہ و تشریح۔ (۱۸)۔ دیکھو ہر شے فانی ہے۔ فانی کو دیکھ کر وچار کرو۔ اور دس دوار میں پہنچ کر تاری (سمادھی) لگاؤ۔ اُس وقت تم کو دیال کا درشن ملے گا۔

دھ دھدھا دھرم ماہیں اندھیاری جس دیکھے تس کرے بچاری
اُدھو چھوڑ اُردھ من لاوے آپا میٹی کے پریم بڈھاوے
19 اوپر خودی

ترجمہ و تشریح۔ (۱۹) معلق جگہ میں ہمیشہ اندھیرا رہتا ہے۔

(اُوپر سُورج چمکتا ہے نیچے اُس کا نور پھیلا ہُوا ہے۔ بیچ میں اندھیرا ہے جیسا دیکھ رہے ہو ویسا وچار کرو۔ اِس اندھیرے کو چھوڑ کر اوپر کی طرف من لاؤ۔ اور اپنے آپ کو میٹ کر پریم کو بڑھاتے چلو۔

ن

ننّا وہ چوتھے میں جائی رام کا گدّہ ہوئے کھر کھائی
ناہ چھوڑ کئے نرک بسیرا اَجوں مُوڑھ چیت چیت سویرا ۲۰

ترجمہ و تشریح۔ (۲۰)۔ تین پد کو چھوڑ کر چوتھے پد میں چلے جاؤ ورنہ اگر رام کے گدھے بنتے ہو۔ تو پھر شبھ اشبھ کرموں کے پھل کی گھاس چرا کر یا را جہ کو چھوڑ نرک میں جاؤ۔ نیچ اور حقیر انسان! تو آج بھی نہیں سوچتا۔ (مطلب یہہ ہے۔ کہ بھگتی بھی سمجھ کر کرنی چاہیئے۔ ورنہ وہ بھی کرم بن جاتی ہے۔ اور پھنسانے کی زنجیر بن جاتی ہے۔ راجہ سے مراد مالک ہے۔

پ

پپّا پاپ کرے سب کوئی پاپ کے دھرے دھرم نہیں ہوئی
پپّا کہے سُندرے بھائی ہمرے سیوے کچھ نہ پائی ۲۱

خدمت کرنے سے

ترجمہ و تشریح۔ (۲۱)۔ سب پاپ کرتے ہیں۔ اور جہاں پاپ ہے۔ وہاں دھرم نہیں ہوتا۔ جو پپّا پپّا کرتے رہتے ہیں۔ اور پاپ میں پھنسے ہیں۔ وہ ہماری خدمت کرنے سے بھی کچھ نہیں پاتے۔

پھ

پھپھا پھل لاگو بڑ ڈوری چاکھے سنگورو دیا نہ توری

بہت توڑ کر

پھپھا کہے سنو رے بھائی سورگ پتال کی بھری نہ پائی

ترجمہ و تشریح (۲۲۱)۔ پھپھا دور لگا ہوا ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ سنگور توڑ کر دیں گے۔ تب تم چپکو ہو گے۔ پھپھا کی خواہش میں پھپھا پھپھا بچوں کی طرح کرتے ہیں۔ اور سورگ پاتال کی خبر نہیں ہے۔ کیونکہ پھپھا کی خواہش سے تم اُوپچے نیچے جونی میں جایا آیا کرو گے۔ کام تم کو ضرور خود کرنا ہے۔ گورو صرف مدد کر سکتے ہیں۔

ب

بیا بر بر کر سب کوئی بر بر کے کاج نہیں ہوئی
بیا بات بک بک کہے ارتھائی پھپھا کا مرم نہ جانتے ہو بھائی

مطلب صاف ہے

ترجمہ و تشریح۔ (۲۲۲)۔ جس کو دیکھئے وہی بک بک کرتا ہے۔ اور بحث مناظرہ اور شاستر ارتھ کے لئے آستین سنبھالتا ہے۔ اس بکواس سے کیا کام بنے گا۔ جو بات کہو اس کا مطلب ہی سمجھو۔ تم کو پھپھا کا مرم ابھی تک نہیں معلوم ہوا۔

بھ

بھبھا بھرم رہا بھری پوری بھبھرے تے ہے نیرے دوری
بھبھا کہے سنو رے بھائی بھبھرے آوے بھبھرے جائی

ترجمہ و تشریح۔ (۲۲۳)۔ ہر جگہ بھرم بھرا پڑا ہے۔ اور جو بھرم میں ہیں وہ نزدیک ہیں جو نہیں جانتے وہ دور ہیں۔ سب بھرم بھرم چلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بھرم میں آتے اور بھرم میں جاتے ہیں۔

ممّا سیوے مرم نہ پائی ہمرے لے اِن مول گنوائی
ممّا مُول گہل من مانا مرمی ہوہی سو مرم ہی جانا ۲۵

ترجمہ و تشریح۔ (۲۵)۔ ممّا جو مایا ہے۔ اُس کے مرم کی خبر نہیں ہے۔ ہمارے دیکھتے ہوئے یہ اپنی اپنی پونجی کھو بیٹھے۔ من نے مایا کی جڑ کو پکڑ رکھا ہے۔ اس لئے پریشان ہے اگر کوئی محرم اسرار ملے تو راز کو سمجھے۔

یا جگت رہا بھر پُوری جگت ہُوتے یا ہے دُوری
یا کہے سُنورے بھائی ہمرے سیوے بجے پائی ۲۶

ترجمہ و تشریح۔ (۲۶)۔ "یہ" کہئے تیاگ ویراگ کو۔ دُنیا میں تیاگ کا ڈھکوسلہ بہت ہے۔ سنتوں کا پد تیاگ سے بہت دُور ہے۔ جو روز تیاگ نیاگ کرتے ہیں۔ (وہ بیہودہ حرکت کرتے ہیں)۔ آؤ۔ ہماری خدمت و صحبت میں بیٹھو تاکہ تم کو بے اور کامیابی نصیب ہو۔

رَرا رارا ری رہا اُرجھائی رام کہے دُکھ دارُد جائی
رَرا رارا کہے سُنورے بھائی ستگور پُوجھ کے سیو ہُو جائی ۲۷

ترجمہ و تشریح۔ (۲۷)۔ "را" کے معنی ہیں "رام"۔ اسی رام کے جھگڑے میں سب اُلجھے ہُوئے ہیں۔ سنو رام، کہنے سے یعنی سمرن کرنے

سب دُکھ دردِ دُور ہونگے۔ یوں تو سب کوئی "رام" کہتا ہے۔ تم اگر رام کی بھکتی کا مطلب سمجھنا چاہتے ہو۔ تو ستگورو سے جاکر پوچھو۔ خبردار! بغیر گورو کے رام نہ کہنا۔ ورنہ بندھن میں پڑو گے)۔

للا تُترے بات جنائی تُترے پاوے پرچے پائی
اپنا توتلی اور کو کہئی ایکے کھیت دونو نہ بہئی

ترجمہ وتشریح۔ (۲۸)۔ للا بچہ کو کہتے ہیں۔ ہم نے بچوں کی توتلی زبان میں حقیقت کا رمز بتایا ہے۔ اسی توتلی بولی میں تم کو پرچے یعنی حق الیقین۔ عین الیقین و علم الیقین کا گیان ہوگا۔ (مگر افسوس تو یہ ہے کہ تم خود توتلے بچے ہو۔ (اچھی سمجھ و اچھی زبان نہیں رکھتے)۔ اوروں کو توتلا سمجھتے ہو۔ ایک ہی کھیت کے دونوں بچے ہیں۔ اس میں اپنا اپنا نرباہ کرنا ہے۔ (یہ تم نہیں سمجھتے)۔

وَوا وہ وہ کہہ سب کوئی وہ وہ کہے کاج نہیں ہوئی
وَوا کہے سُنو رے بھائی سورگ پتال کی کھبری نہ پائی

ترجمہ وتشریح۔ (۲۹)۔ "وہ وہ" سب کہتے رہتے ہیں سب کو رام اور خدا کا خیال تو ہے۔ مگر یہ خیال فضول ہے۔ اس سے مطلب برآری نہیں ہوتی۔ جو "وہ" "وہ" کہتے رہتے ہیں۔ وہ بھی سورگ اور نرک میں بیکے بعد دیگرے پڑتے رہتے ہیں۔ اور نجات نہیں ملتی۔

ش

شششا شر دیکھے نہیں کوئی شر شیتلتا ایک ہی ہوئی
شششا کہے (تالاب) سنورے بھائی شونیہ سمان (تالاب بھنڈار) چلو جگ جائی ۳۰

ترجمہ و تشریح۔ (۳۰)۔ تالاب کوئی نہیں دیکھتا۔ یعنی سُن کے مہامان سمدر میں کوئی نہیں نہاتا۔ سردی اور تالاب دونو ایک ہی ہیں۔ اگر کسی کو یہاں تک رسائی بھی ہوئی۔ تو اُس نے یہ نہیں سمجھا۔ کہ یہ بھی اصلی پد نہیں ہے۔ اور سارا جگت سُن کے شُن میں لے ہو گیا۔

کھ

کھکھا کھر کھر کہہ سب کوئی کھر کھر کہے کاج نہیں ہوئی
کھکھا کہے (سچا سچا) سنو رے بھائی رام نام لے جاہو (بھاگو) پرائی ۳۱

ترجمہ و تشریح۔ (۳۱)۔ کھ کے معنی ہیں بڑا۔ بڑائی کے فکر و ذکر سے کام نہیں ہوتا۔ اس بڑائی کو چھوڑ دو۔ رام کا نام لیکر اس سے دُور ہٹ جاؤ۔

س

سسا سرا رچو برہ مائی سر بیدھے سب لوگ (زبردستی) بتائی
سسا کے گھر سُن گن ہوئی اتنی بات نہ جانے کوئی (بتا ہی) ۳۲

ترجمہ و تشریح۔ (۳۲) کال برہمہ نے زبردستی تیر بنایا ہے جسکو یہ تیر لگتا ہے۔ اس کو تباہی آجاتی ہے۔ اس برہمہ سسا کے گھر سُن میں گن رہا کرتا ہے۔ یہ بات تم سُن رکھو (تر کٹی) برہمہ پد ہے سُن اصل مہا سُن برہمہ ہے۔ یہاں بھی تین گن گیت و سوکشم ریتی سے رہتے ہیں۔

ہہا ہوئے ہوت نہیں جانے　　جب ہیں ہوئے تبے من مانے
ہے تو سہی لیے سب کوئی　　جب وا ہوئے تب یا نہیں ہوئی

ترجمہ و تشریح۔ ھ ھ کا مطلب ہے "ہے" "ہستی بواجب الوجود" مگر اس کی خبر کمتر انسانوں کو ہے۔ جب یہ ہے۔ تب من مانتا ہے ہونا تو برحق ہے۔ اور اُس کا ملنا بھی صحیح ہے۔ مگر اتنا فرق ہے۔ جب وہ ہوگا۔ تب یہ نہ رہیگا۔ واجب الوجود کے علم کے ہوتے ہی سنسار ایسا غائب ہو جاتا ہے۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔

چھ

چھچھا چھن پرلے مٹی جائی　　چھیو پرے تب کو سمجھائی
چھیو پرے کو اُو انت نہ پایا　　کہہ کبیر اگن گوہرایا

ترجمہ و تشریح۔ (۳۴) "چھ" کہئے چھتر (کشتر) کو۔ یہ کشتر (دُنیا) پُل میں مٹنے والی ہے۔ ابھی سمجھنا ہو تو سمجھو پیچھے جب چھے (موت۔ فنا) آوے گی۔ تب کون سمجھائیگا۔ مرنے کے پیچھے کسی کو بھی انت نہیں ملتا اس لئے کبیر صاحب نے سب کو اگن یعنی پہلے ہی سے پکار کر کہہ دیا۔

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کیلئے

چونتیسی سمابت

کبیر صاحب کا بیجک

چوتھا حصہ

بیر متی سی

۱	سُنہو سبن ملی بپر متی سی (سب لوگ)	ہری بن بوڑی ناؤ بھری سی (لیجئے ڈوبی نشتی)
۲	برہمن ہوئے کے برہمہ نہ جانے	گھر میں یگ پر تیگہ آنے
۳	جیسی سر جا تیہی نہیں پہچانے (ہوکر)	کرم دھرم لے بیٹھ بکھانے
۴	گرہن اماوس سایر پوجا (جس نے پیدا کیا اس کو)	سواتی کے پات پر ہو جنی دوجا (سمندر) (لیکر)
۵	پریت کرم مکھ انتر باسا (مانند) (پہلا دوسرے پر)	آہوتی سہت ہوم کی آسا (معہ) (دل میں باسنا)

ترجمہ مع تشریح۔ سب لوگ جُڑ مل کر ہم سے براہمنوں کی کیفیت

---

۱ تا ۵ اس حصہ میں آج کل کے براہمنوں کی ظاہری حالت کا بیان ہے۔ جو اصلیت سے بے خبر ہو کر گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

سُنو یہ بہری کے بغیر ایسے ڈوبے کہ جیسے (سمندر میں) بھری ہوئی کشتی غرقاب ہو جاتی ہے۔ (۲) یہ براہمن کہلاتے ہیں۔ مگر برہم کو نہیں جانتے اور گھر میں پرتیگرہ یگیہ کراتے پھرتے ہیں۔ (۳) جس نے پیدا کیا اُس کو تو پہچانا نہیں۔ اور کرم دھرم کا بیٹھ کر بکھان کرتے رہتے ہیں۔ (۴) اگین یا اماوس کے دن سمندر (یا ندی) کی پوجا کرتے کراتے ہیں۔ اور جیسے سوتنی کے جل کے لئے پپیہا دوڑتا ہے۔ ویسے ہی یہ بھی طرح طرح کی آسا لیکر دوڑتے ہیں۔ بہتر ہے کہ دوسرے لوگ اِن کے پھندوں میں نہ پڑیں۔ (۵) مکھ سے تو پریت کرم کرا کے پریت جُوتی سے چھُوٹنے کا اپاؤ بتاتے ہیں۔ اور ان کے ہردے میں آپ باسنا رہتی ہے۔ یگیہ میں آہوتی کے ساتھ ہوم کرتے ہوئے اُسی پریت کے نام پر دکشنا لینے کے واسطے منہ پھیلائے رہتے ہیں ٭

کُل اُتم کلی مانہہ کہاویں　　پھر پھر مدھیم کرم کراویں
کرم اچھی اچھتے کھاہیں　　مَتی بھرشٹ یم لوک ہی جاہیں
سُت دارا ملی جھوٹو کھاہیں　　ہری بھگتن کی چھوت کراہیں
کھائے کھوری اتم ہوئے آویں　　وِشنو بھگت دیکھے دُکھ پاویں
سوارتھ لاگی رہیں دے آرتھا　　نام لیت جس پاوک ڈاڑھا

ترجمہ مع تشریح۔ (۶)۔ کلی جگ میں کُل کے اُتم کہلاتے ہیں۔ مگر بار بار نیچا کام کرتے ہیں۔ (۷)۔ اِن کے کرم ناپاک ہیں۔ اور یہ جھوٹ

کھاتے ہیں۔ بُدھی بھرشٹ ہے۔ اور یم لوک کو جاتے ہیں۔ (۸) پُتر اور ستری کے ساتھ آپ تو پریت کا جھوٹا کھاتے ہیں۔ اور ہری کے بھگتوں کے ساتھ چھوت چھات کا جھگڑا مچاتے ہیں۔ (۹)۔ نہا دھو کر (گویا) پاک صاف بن آئے۔ اور وشنو کے بھگت کو دیکھ کر دل میں دُکھی ہوتے ہیں۔ (۱۰)۔ اپنی غرض کے لئے وہ آرادھتی (کمیشن ایجنٹ) بنے ہیں۔ (گویا مکتی کے ٹھیکہ دار ہیں) مگر مالک کے نام لینے سے اُن کے دل میں آگ لگتی ہے ؛

رام کرشن کی چھوڑی آسا — پڑھی گنی بھئے کرتم کے داسا ۱۱

کرم کریں کرم ہی کو دھاویں — جو پوچھے تیہی کرم دِڑھاویں ۱۲

نہہ کرمی کی نندا کیجے — کرم کرے تاہی چت دیجے ۱۳

آس بھکتی بھگونت کی لاویں — ہر ناکش کے پچھ چلاویں ۱۴

دیکھو کو متین کر پرگا سا — بن لکھی انتر کرتم داسا ۱۵

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۱)۔ (گو کہنے کو رام کرشن کے داس ہوں مگر) اِن کو رام کرشن کی آسا کا بھی تیاگ ہے۔ پڑھ گن کر یہ کرتم یعنی صفت اور مایا کے غلام ہیں۔ (۱۲) کرم کرتے ہیں اور کرم ہی کی طرف دوڑتے ہیں اور جو کوئی اِن سے کچھ پُوچھتا ہے۔ تو اس کو بھی کرم ہی کے مضبوط کرنیکی رائے دیتے ہیں۔ (۱۳)۔ جو نشکام بھگتی کرتے ہیں۔ اُن کی تو یہ نندا کرتے ہیں۔ اور جو کرم کرتا ہے۔ اُسکی طرف مخاطب ہوتے ہیں۔

(۱۴) - ان کی بھگوت کی بھکتی اسی طرح کی ہے - یہ ہر ناگش کے راکشسی پاپنتھ کے چلانے والے ہیں - (۱۵) اِن کو بدھیوں کی مت کا پرکاش دیکھ انتر کے دیکھے بغیر کرتم کے داس بنے ہیں ؛ نادانوں

جاکے پوجے پاپ نہ اُڑے	نام سمرتے بھو میں بوڑے	۱۶
پاپ پُن کے ہاتھے پاسا	ماری جگت کو کین بناسا	۱۷
یہ برہمنی دواؤ بہن نہ چھانڈے	یہ گرہ جاریں وہ گرہ مانڈے	۱۸
بیٹھے تے گھر سا ہو کہاوے	بہتر بھید من موس ہی لگاوے	۱۹
ایسی بدھی سُر پیر بھنیجے	نام لیت پانچ آسن دیجے	۲۰

ترجمہ محہ تشریح - (۱۶) - جس دیوتا کے پوجنے سے پاپ دُور نہیں ہوتا - اور جس کے نام کے لیتے ہی انسان بھوساگر میں ڈوب جاتا ہے - یہ برہمن اُسی کو پوجتے ہیں - (۱۷) ان کے ہاتھ میں پاپ پُنیہ کا پانسا ہے - کھیل کھلا کر جگت کا ناس کراتے رہتے ہیں - (۱۸) انکی بہنی یعنی رہنی ایسی ہے - کہ پاپ پُنیہ دونو میں سے کسی کو نہیں چھوڑتے کبھی یہ گھر اُجاڑتے ہیں کبھی وہ گھر (۱۹) اُوپر سے ظاہری دھیان لگا کر ساہوکار اور ایماندار کی شکل بناتے ہیں - اور من میں چوہا بستا ہے جو چوری کا اپائے سوچتا رہتا ہے - (۲۰) برہمن اس طرح سے دیوتا کی پوجا کرتے ہیں - اور نام لے لے کر پنچ گوپ آسن لگاتے ہیں ؛

لے بیٹھنے کے معنی کہنے کے بھی ہیں ؛

۲۱ اوپخ پنچ کہو کا ہی جوہارا — بوڑ گئے نہیں آپ سنبھارا (ڈوب)
۲۲ اُدپخ پنچ ہے مدھیم بانی — ایکے پون ایک ہے پانی (بچایا)
۲۳ ایکے مٹیا ایک کمھارا — ایک سبن کا سرجن ہارا (خالق، سب کا)
۲۴ ایک چاک بہو چتر بنایا — ناد بند کے بیچ سمایا (مٹی)
۲۵ بیاپی ایک سکل کی جیوتی — نام دھرے کیا کہئے موتی (بہت نورانی)

ترجمہ و تشریح۔ (۲۱)۔ اُوپخ پنچ دیوتا کس کے ساتھی و مددگار ہو گئے۔ وہ تو آپ بوڑے ہیں۔ خود نہیں سنبھل سکے۔ (۲۲) اُوپخ نیچ اور درمیانی باتیں بنا کر بھید کھلاتے ہیں۔ یہہ نہیں جانتے کہ ایک ہی ہوا اور پانی ہے۔ (۲۳)۔ ایک ہی مٹی اور ایک ہی کمہار ہے۔ اور سب کا پیدا کرنے والا ایک ہی ہے۔ (۲۴)۔ اُسی نے ایک چکر سے بہتیری تصویریں بنائی ہیں۔ اور ناد بند کے بیچ میں سمایا ہوا ہے۔ (۲۵)۔ ایک ہی نور سب میں محیط ہے۔ نام رکھکر اسکو موتی کہتے ہیں۔

۲۶ راچھس کرنی دیو کہاوے — داد کرے بھجو پار نہ پاوے (عمل)
۲۷ ہنس راکشس یہہ جگ نیارا ہوئی — تا کی جاتی کہو دھوں کوئی (اُسکی ذات)
۲۸ شیام سپید کہ رتا پیرا — ایہ بن بران کہ تا تا سیرا (بھلا، جھوٹا)
۲۹ ہندو ترک کہ بودھ تا بارا — نارکی پرش تی کہو بچارا (کالا، زرد، پیرنگ، ملا گورا، ٹھنگنا)
۳۰ کہئے کا ہی کہا نہیں مانا — داس کبیر سوئی پہچانا (جان)

ترجمہ و تشریح۔ (۲۶)۔ کام تو یہ براہمن راکشش کا کرتے ہیں اور دیوتا کہلاتے ہیں۔ انصاف کرنے پر مرے جاتے ہیں۔ مگر خود بھو ساگر کے پار نہیں جا سکتے۔ (۲۷)۔ جب آتما شریر کو چھوڑ کر نیارا ہو جاتا ہے۔ اس وقت بھلا کون اس کی جاتی (قومیت) بتا سکتا ہے۔ (۲۸) وہ سانولا ہے۔ سپید ہے۔ کالا ہے کپیلا ہے؟ بیرنگ ہے۔ رنگ والا ہے یا گرم اور ٹھنڈا ہے؟ (۲۹) ہندو ہے کہ ترک ہے بوڑھا ہے کہ جوان ہے؟ ناری اور پرش مل کر بچار تو کرو۔ (۳۰) کس سے کہا جائے کوئی کہنا نہیں مانتا۔ کبیر صاحب نے اس آتما کو پہچان لیا۔

یہ ہی آوہ ہو یہ ہی جات ہو کر گہہ اپنجو ہطورہ
یہ کر آئے ہو سمجھے نہیں دے دھکا دوئی اور مقام ۳۱
دو

ترجمہ اور تشریح۔ (۳۱) بہے ہوئے جاتے ہیں۔ ہم نے اُپدیش دیکر ہاتھ پکڑ کر ان برہمنوں کو اُن کے اصلی مقام پر پہنچانا چاہا۔ مگر یہ سمجھائے نہیں سمجھتے۔ اس لئے دو دھکا اور دو (تاکہ رسائل کو چلے جائیں۔ اور اپنے کئے کی سزا پائیں)۔

بیر منتی سی سمایت

کبیر صاحب کا بیجک

پانچواں حصّہ کہرا

پہلا کہرا

سہج دھیان رہو سہج دھیان رہو گورو کے بچن ہمائی ہو

۱ میلی سرشٹ چراچت راکھو رہو درشٹی نولائی ہو
ملاکھ (نگاہ) متحرک (دل)

جو کھٹکار بیگ نہیں لاگو ہردے نوار ہو کو ہو ہو
نکلے (دل) سلجھاؤ (کوئی)

۲ مکتی کی ڈور گانٹھ جنی کھینچو تب باجھی بڑ روہو ہو
رسّی گرہ مت پھنسیلی بڑی مچھلی

منوا کہو رہے من مارے کھیج ایکھیج نہ بولے ہو
من سے بُرا بھلا

۳ منوا مہیت متائی نہ چھوڑے کہوں گانٹھی نہ کھولے ہو
من بھی گرہ

نوٹ "کہرا" پوربی کا ایک راگ ہے۔ جس کو کہار قوم کے آدمی گایا کرتے ہیں

بھولو بھوگ مکتی جنی بھولو۔ لوگ یکتی تن سادہو ہو
جو یہی بھانتی کرہو متواری تامت اس کے چت باندہو ہو
ناہیں تو ٹھاکر ہے اتی دارن ہے کرمی ہے چال کو چالی ہو
باندھی ماری ڈاری سب لیہے چھوٹی سب متوالی ہو
جب ہی سامت آئی پہنچے بیٹھ سانٹ بھل ٹولے ہو
ٹھاڑھے لوگ کٹمب سب دیکھیں کہے کا ہو کن چھوٹے ہو
یک تو انشٹ پاؤں پری بنوے بنتی کئے نہ مانے ہو
اُن چیٹھے رہے کیو نہ چیہاری سو کیسے پہچانے ہو
لئی بلائے بات نہیں پوچھے کیوٹ گربھ تن بولے ہو
جیکر گانٹھی سمل کچھو ناہیں نرا دھار ہوئے ڈولے ہو
جن سم یکتی اگمن کے راکھن گھر ہی ماجھ گھر ڈیہری ہو
جیکر ہاتھ پاؤں کچھو ناہیں دیرن لاگو تن سیہری ہو
پیلنا اچھت بیلی چلو بورے تیر تیر کہہ ٹوہو ہو
اٹھلے رہو پر وجی گہرے متی ہاتھ کے کھو دہو ہو
ترکے گھم اوپر کے بھو بھوری چھانہہ کتہو نہیں پاوہو ہو
ایسے جان کر بیچو سیچو کس نہ چھتریا چھاوہو ہو

جو کچھو کھیل کیو سو کیتو بہروی کھیل کس ہوئی ہو
ساس نند دواؤ دیت اُلاٹن رہ ہو لاج مکھ کھوئی ہو ۱۲
گورو بھو ڈھیل گون بھو لچ تیج کہا نہ مانے ہو مورا ہو
تاجی ترکی کبھوں نہ ساجے ہو چڈھیو کاٹھ کے گھورا ہو ۱۳
تال جھانجھ بھل باجت آوے کہرا سب کوئی ناچے ہو
جیہی رنگ دُلہا بیاہن آئے تیہی رنگ دُلہن راچے ہو ۱۴
نو کا اچھت کھیوے نہیں جانیو۔ کیسے لاگہو تیرا ہو
کہیں کبیر رام رس ماتے جولہا داس کبیرا ہو ۱۵

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ گورو کے بچن کو مان ہیچ دھیان لگاؤ۔ اس متحرک۔ تبدیلی پذیر۔ فانی دُنیا کو دیکھ کر نگاہ کو اُس دھیان کی طرف یکسو کرو (۲)۔ اگر اس قسم کی فکر کی جلدی نہیں کرتے ہو۔ تو اتنا تو کرو کہ دِل کی صفائی کا خیال رکھو۔ مکتی کی رسّی کی گرہ کو زور کے ساتھ نہ کھینچو گے۔ تب ہی بڑی مچھلی پھنسے گی۔ (اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام میں جبر و سختی نہ کرو آہستہ آہستہ ہیچ ورتی بناتے ہوئے چلو۔ اس وقت اصلیت کا علم ہوگا۔ (۳) من سے کہو کہ من مار کر رہے۔ اور بُرا بھلا کہنے سے باز آئے۔ اور (ہیچ دھیان کا) اظہار نہ کرے ورنہ وہ حالت اس سے چھن جائے گی (۴) بھوگ بلاس کو بھلا دو۔ مکتی کے خیال کو کبھی نہ بھلاؤ۔ اس تن سے یوگ

یکتی کا سادھن ہوتا رہے۔ اگر اس طرح وہ اپنی دھن میں مست رہنا چاہتا ہے۔ تو ایسی مستی سے چت کو باندھ رکھے۔ (۵)۔ ورنہ بھٹکا کر جو جمراج ہے وہ بُری چال چلیگا۔ باندھ باندھ کر مار ڈالیگا۔ اُس وقت (دُنیا کی) تمام مستی بھول جاؤ گے۔ تب تمہاری شامت آجائے گی۔ اور پیٹھ مارے کوڑوں کے ٹوٹ جائے گی۔ تمام کٹنبی۔ خویش ویگانے کھڑے ہوئے دیکھیں گے۔ کسی کے کہنے سے بھی وہ نہ چھوڑے گا (۷) ایک تو وہ بغیر اشٹ کا ہے۔ نگورا ہے۔ پہلے سے دل میں کسی معراج یا اشٹ کا تصور نہیں باندھ رکھا ہے ایسا آدمی ہزار پانوں پڑے اور عاجزی کرے۔ مگر وہ ایک نہ سُنیگا۔ ساری عُمر نادان اور ناآشنا رہا۔ اسوقت وہ کیسے شناسائی کر سکیگا۔ (زندگی میں ہی گیان دھیان اور بھگتی کرنی چاہیئے۔ آخری وقت کا سادھن فضول ہوتا ہے۔) (۸) وہ تم کو زبردستی پکڑ بلائے گا۔ اور وہ ایسا ظالم ہے۔ جو معذور کم سخن ہے۔ جس نے (زندگی میں) زادِ راہ اکٹھا نہیں کیا۔ وہ بغیر سہارے کے رہتا ہے۔ (۹)۔ جنہوں نے پہلے ہی سے ہم یکتی کر رکھی ہے۔ (الکوس کی بھی پرواہ نہیں ہے۔ کہ آخر وقت میں گھر والی عورت دہلیز تک آوے یا نہ آوے۔ (یہ نہ کہو کہ) آتما کے ہاتھ پاؤں کچھ نہیں ہیں۔ جمراج تمہارے سوکشم شریر کو جو ساتھ ساتھ رہتا ہے۔ پکڑے گا۔ اور تم ناحق عذاب میں گرفتار ہو گے۔ جیسے مچھلی کے تن سے سیہری (سیپ) اُتر جاتی ہے ویسے ہی سمتول شریر تو پڑا رہیگا۔ مگر سوکشم شریر ساتھ رہیگا۔ تمہارے ہاتھ میں (سادھن کا) ڈانڈا ہے۔ اُس سے اپنے جہاز کو کھیتے ہوئے چلو کنارے کنارے ٹٹول کر مت چلو۔ مگر ایک بات یاد رکھنے کی ہے۔ کہ پیچھے

پانی میں رہنے کا سادھن کرو۔ گہرے میں نہ جاؤ۔ ورنہ ہاتھ کی عقل بھی کھو بیٹھو گے۔ (غرض یہ ہے کہ سمیج دھیان سے چت لگاؤ)۔ (۱۱)۔ زمین پر تیز دھوپ ہے۔ اوپر گرم ریت ہے۔ تم کو اس وقت سایہ بھی نصیب نہ ہوگا۔ اس طرح سمجھ کر تم ذرا اور رقیق القلب بنو۔ اور من میں پسیجو۔ ابھی سے تیاری میں لگو۔ اور گرمی و حرارت سے بچنے کے لیے چھاتا چھار رکھو۔ خواہ چھتری بنا رکھو۔ (۱۲)۔ جو کچھ اب تک کھیل کیا ہے۔ وہ کھیل پھر نہ کر سکو گے۔ ساس اور نند (مول پر کرتی اور اودیا) اسوقت اٹکا جواب دیں گی۔ اور تم کو شرم سے مُنہ چھپانا پڑے گا۔ (مایا اور اگیان میں جو اب تک کھیل کرتے رہے ہو۔ وہی یار گردن ہونگے)۔ (۱۳)۔ گڑھ نمی پاکر ڈھیلا ہوگیا۔ اور جس گون (ڈورے) میں وہ بھرا ہوا تھا پرچ ترچ ہوگیا۔ (عمر زیادہ ہوگئی۔ شریر کمزور ہوگیا) میں سمجھاتا رہا۔ مگر میری بات تم نے نہیں سُنی۔ چاہیئے تھا۔ کہ تازی اور ترکی گھوڑے پر زین کس کر مستعدی سے کام لیتے۔ اور اس جسم کو کسی مصرف کا بنا رکھتے یہ تو ہوا نہیں۔ اُس کو لکڑی کا گھوڑا بنایا۔ اور کاٹھی رکھی۔ اُس سے کیا کام نکلنا تھا۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔ (۱۴)۔ جب جمراج بھانجھ اور تالی بجاتا ہوا آتا ہے۔ تمام آدمی کہرا ناچ ناچنے لگتے ہیں۔ اور جیسا جمراج روپ دیکھا رنگ ہوتا ہے۔ ویسے ہی یہ شریر روپی دُلہن اسی انداز سے اُس سے دب جاتی ہے۔ اور یہ مصیبت میں پڑتا ہے۔ (۱۵)۔ افسوس یہ شریر کسی مقصد کے لئے تم کو ملا تھا۔ اس جہاز کو رکھتے ہوئے تم نے اس کے کھینے اور چلانے کا ڈھنگ نہیں سیکھا۔ بھلا اب کنارے پر کیسے پہنچو گے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ صرف داس کبیر ہی رام رس پی

کرست ہیں۔ (باقی اور لوگ اس سے محروم رہ گئے)

دوسرا کہرا

۱ متی سن مانک متی سُن مانک ہر دیا بندی نوار و ہو
عقل ابھرا دل کی قید سلجھاؤ
اٹ یٹ کھرا کرے مکھر یا چمرا گاؤں نہ باچے ہو
صنعت چمار کال
۲ نت اُٹھ کو ریا بیٹ بھر نوے چھپیا آنگن ناچے ہو
مرد چولہا خالی بھرتا ہے رنگریز بیڑا
نت اُٹھ نوا ناؤ چڑھت ہے بر ہی بیرا بار یو ہو
روز عالم کشتی چڑھتا ہے ڈانڈا وغیرہ چلاتا ہو
۳ بڑھا کر کی کچھو کھبری نہ جانیو کیسے جھگر نوا ریو ہو
جھگڑا
ایک گاؤں میں پانچ ترونی بسیں تن میں جیٹھ جٹھانی ہو
جیٹھ جٹھانی عورتیں بستی ہیں
۴ آپن آپن جھگر اپسارنی پیا سوں پریت نسانی ہو
جھگڑا پھیلا مالک سے بربادی کی
بھینسن ماہنہ رہت نت بکولا تکولا تاکی نہ لینا ہو
میں لگلا تاکنے والا دیکھ
۵ گاین ماہنہ بسیا و نہیں کہوں کیسے کے پد چھیدا ہو
گاؤں میں کیسے کسطرح رہتا ہے
پنتھی کا پنتھ یو جھ نہیں لیخو موڑھے ہی موڑھ کنوا ہو
طریقت
۶ گھاٹ چھوڑی کس اوگھٹ لینگھو کیسے لگی ہو پارا ہو
گھاٹ لگا دیا
جگتت کے دھن ہیرن لبھ کو دیت کے من دوا ہو
یعنی ذات والے ڈھونڈا لالچی برہمن دوڑایا

کال ست دریال مت وچار

دوئی چکری جنی وَرن پسار یہو تب پیہو ڈھگ بھٹوارا ہو ۷
پریم بان یاکی ستگورو دیہیو کاڑھو تیر پائے کمانا ہو
داس کبیر کیو یہ کہرا مہرا ماہیں سمانا ہو ۸

ترجمہ اور تشریح (۱)۔ اے میرے ہیرا! تو عقل کی بات سُن۔ کسی طرح اپنے من کے پھندے کو سُلجھالے۔ کال روپی کمہار کی کاریگری اٹ پٹ ہے۔ اس چمار کے گاؤں میں خیریت نہیں ہے۔ (کیونکہ یہ جسم پرستوں کی کھال ادھیڑتا رہتا ہے)۔ (۲)۔ اس کال کا تماشا دیکھو۔ یہ جولاہا روز روز سُوت بناتا اور کمزور روحانی تاگوں کو بھرتا ہے۔ دیہی تاگا جنیو کی شکل میں برہمہ پھانس ہے۔ اتنا ہی نہیں وہ اس کو رنگریز بنکر رنگتا بھی ہے اور آنگن میں (رینگو پوتیت کے وقت) ناچتا ہے۔ کہ ایک قیدی مل گیا۔ (۳)۔ اتنا ہی نہیں بلکہ یہی کال) حجام کی صورت میں سب کو مونڈتا ہے۔ اور جو جسم کو رمنے و تارنے کا جہاز ہے اُس پر اپنا سکہ جماکر) اُسکے بیڑا اور ڈانڈا وغیرہ کو جلا دیتا ہے۔ (چیلا بنایا یا نہیں کہ ان کو مارا نہیں)۔ (لوگ یہہ سب کرتے ہیں۔ جنیو پہنتے اور سر منڈاتے ہیں۔ اور سر منڈاتے ہی اولے پڑنے لگ جاتے ہیں) اصل صاحب کی خبر تک نہیں ہے۔ تو اس سنسار کے جھگڑے کو کیسے طے کروگے؟ (۴)۔ یہ جسم ایک گاؤں ہے۔ جسمیں پانچ نوجوان عورتیں پانچ گیان اندریاں بستی ہیں۔ اور مایا جھٹانی ہے۔ ان سب نے اپنا اپنا جھگڑا پھیلا رکھا ہے۔ جس کی وجہ سے مالک پریتم کی محبت برباد ہو گئی ہے۔ (۵)۔ بگلا روپی من ہمیشہ بھینس روپی اندریوں کے ساتھ رہتا ہے۔ اور اُن کے چمڑے کی ملکھیوں کو چُن

چُن کر کھاتا ہے۔ بادر گو وہ تاکنے والا ہے۔ مگر ان کے عیبوں کی نہیں دیکھتا یہ من پاکیزہ صورت گایوں کی طرف راغب نہیں ہوتا۔ جو نیک اور اچھے خیال ہیں۔ پھر اس کو نیک بد کی کیسے سمجھ آوے۔ (۶)۔ تم نے اہل طریقت کے طریق یعنی پنتھائیوں کے پنتھ کو نہیں سمجھا۔ بالکل نادان اور جاہل ہو۔ اچھے گھاٹ کو چھوڑ کر بُرے گھاٹ کی طرف جا رہے ہو۔ پار کیسے ہو گے؟ (۸)۔ کبھی تم سوچتے ہو کہ اپنی قوم کا گورو ہو۔ اور کبھی لالچ سے براہمنوں کی طرف جھکتے ہو۔ ان دونوں چکیوں کے بیچ میں دلنے اور پسنے کے لئے مت پھیلو۔ تب تم کو آسرا نہ دیکھ مل جائیگا۔ (اور اگر اس دُبدھا میں پڑے۔ اور بمگوم اور برہمن گورو کے پھندے میں پھنسے۔ تو گیہوں اور گھُن کا حال ہو گا۔ گورو کبھی نہ ملیگا اور نہ تم گورو دست ہو گے (۸)۔ گورو نے پریم کے تیر کو بخشا اور مضبوطی کے ساتھ اس کمان کو کھینچ لیا۔ (ابھی باقی ہے)۔ کبیر صاحب نے یہ سچا کہرا تم کو بتا کر سنا دیا۔ اور خود کہار رُوپی مالک میں سما گئے۔

تیسرا کہرا

رام نام کو سینو ہُو بیرا دُوری نہیں دُوری آسا ہو
اور دیو کا پوجہو لورنے ای سب جھُوٹی آسا ہو
اُوپر کے اُجر ہو کیا بھولورے بھیتر اجھوں کارا ہو
تن مَی پردھ کہاں بھولورے ای من اجھوں یارا ہو

من کے نقش کا دیہہ

مُکھ کے دانت گئے کا پورے اندر دانت لوہے کے ہو
پھر پھر چنا چبا و بُڈھے کا کام کرودھ لوبھے ہو ۳
تن کی شکتی سکل گھٹی گھٹ من ہی دلاسا دونی ہو
کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! سکل سیانپ اونی ہو ۴

ترجمہ و تشریح - (۱) - اے بہادر - رام نام کو سیو - وہ دور نہیں ہے - صرف آسا دور ہے - اور دیوتا کو تم دیوانوں کیا پوجتے ہو - یہ سب جھوٹی امید ہے - (۲) - سفید پوش یا سفید بال ہونے سے کیا ہوا - من تو اب بھی کالے کا کالا ہے - جسم کی ضعیفی سے کیا ہوا - من تو اب تک جوان ہے - (۳) - مُنہ کے دانت ٹوٹ گئے - مگر اندر کے دانت تو لوہے کے ہیں - پھر تم بار بار دِشے کے چنے چباؤ گے - اور کام کرودھ لوبھ موہ سے تعلق رکھو گے - (۴) - شریر کی ساری طاقت جاتی رہی مگر من کی ہمت و جرات اور اطمینان کی حالت اب بھی دونی ہے - کبیر صاحب فرماتے ہیں - اے سنتو! ساری دانائی یا سمجھ ہے - (صرف رام نام کی سیوا ٹھیک ہے -)

چوتھا کہرا

اوڑھن مورا رام نام میں رام ہی کو بنجارا ہو

ست کبیر کا بیجک

۱ رام نام کا کرُوں بنج میں سہری مورا ہٹوارا ہو
سہس نام کا کروں پسارا دِن دِن ہوت سوائی ہو
۲ کان ترا جو سیر بتن پوا ڈنکن ڈھول بجائی ہو
سیر پسیری پورا کری لے پاسنگ گتھوں نہ جائی ہو
۳ کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! چوری چلے جہنڈائی ہو

ترجمہ مع تشریح۔ لوگ بھگتی کے اصل جوہر کو نہ سمجھ کر فضول یونہی کہتے پھرتے ہیں۔ کہ (۱)۔ رام نام ہی میرا اوڑھنا بچھونا ہے۔ اور میں رام کا سوداگر ہوں۔ اور رام نام کے مال کی تجارت کرتا ہوں۔ اور رام ہی اِس تجارت میں دلال ہیں۔ (۲) سہس نام کا میں نے پسارا کیا۔ دنوں دن وہ سوائی بڑھنے لگا۔ مگر یات یوں ہے۔ کہ یہ غفلت میں پڑے ہیں۔ (۱) کان اِن کا ترازو ہے۔ اور جو (رام نام کا منتر لیا ہے۔ وہ صرف) تین پاؤ کا سیر ہے گو چیلا ہو کر رام رام چلاتے پھرتے ہیں۔ مگر یہ ڈھول بجا کر بھگتی کی شہرت کرنے والے سخت دھوکا کھا گئے۔ (جیسے اُدھر واچک گیانی بھولے۔ ویسے ہی ادھر یہ نمائشی بھگت بھی مارے گئے۔ (۳) گو یہ سیر پسیری کو پورا بھی کرلیں۔ اور محنت سے کام لیں۔ تاہم پاسنگ کا نقص کہاں جائے گا۔ وہ تو برابر آخر وقت تک موجود رہے گا۔ (پاسنگ سے مراد یہاں ترازو کے نقص سے ہے۔ جو اس سے شروع سے موجود ہے۔ اور کوشش سے بھی نہیں جاتا۔ کہنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ جن سے کان میں گورو منتر لیا گیا ہے۔ وہ آیا۔ انانیت۔ واچک بھگتی۔ اور خود غرضی سے پاک وصاف

بھی تھے یا کیا تھے۔ اُن کا سنسکار تو ساتھ ہی رہیگا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ سنتو! یہ بیوپاری مال جوڑ جوڑ کر دھوکے میں رہ گئے

پانچواں کہرا

رام نام بھجو رام نام بھجو چیتی دیکھو من ماہیں ہو
(رام نام بھجو = رام نام جپو، چیتی = چیت کر، من ماہیں = دل اندر)

لکھ کروڑی جوڑی دھن گاڑے چلے ڈولاتے باہیں ہو
(لکھ کروڑ = لاکھ کروڑ، جوڑی = جوڑ کر، ڈولاتے باہیں = ہلاتے ہوئے آستین)

داؤ دادا اُو پرپادا اُو ئی گاڑے بھوئیں بھانڈے ہو
(داؤ دادا = تاؤ اور پردادا، اُو ئی = انہوں نے، بھوئیں = زمین پر، بھانڈے = برتن)

اندھرے بھٹے ہیا کی پھوٹی تن کا ہے سب چھانڈے ہو
(اندھرے بھٹے = اندھے ہوئے، ہیا = دل، اُو ئی = انہوں نے، چھانڈے = چھوڑا)

ای سنسار اسار کو دھندا انت کال کوئی ناہیں ہو
(ای = یہ، اسار = خالی، انت کال = آخر وقت، ناہیں = نہیں)

اُجت ینست بار نہ لاگے جیوں باور کی چھاہیں ہو
(اُجت = پیدا ہوئے، ینست = بگڑنے دیر، باور = بادل، چھاہیں = سایہ)

ناتا گوتا کُل کُٹمب سب تن کی کون بڑائی ہو
(ناتا = ناطہ، گوتا = گوت، تن = تن)

کہہ کبیر یک رام بھجے بن بوڑی سب چتورائی ہو
(بوڑی = ڈوب گئی)

ترجمہ و تشریح کی ضرورت نہیں مطلب صاف ہے۔

چھٹواں کہرا

رام نام بن رام نام بن متصیا جنم گنوائی ہو ۱
سیمر سیٹی سُوا جیوں جھنڈ اُون پے چتائی ہو
جیسے مدپلی گانٹھی ارتھے دے گھر ہو کی عقل گنوائی ہو ۲
سُوا وے اُدر بھوت دھوں کیسے اوسے پیاس جائی ہو
دریہ کا ہین کون پریشار تھ من ہی مانہہ تبائی ہو ۳
گانٹھی رتن مرم نہیں جانیو پار کھ لینی چھورا ہو
کہہ کبیر یہ اوسر بیتے رتن نہ ملے بہورا ہو

مقصد بحث و بچار

مطلب صاف ہے۔ (۲)۔ سیمر ایک طرح کا پودرب میں درخت ہوتا ہے۔ جب اس میں پھل لگتے ہیں۔ تو طوطے خوش ہو کر اس کے ارد گرد اُڑنے لگتے ہیں۔ مگر اُس کے پھل میں کچھ نہیں نکلتا۔ پکنے پر سفید رنگ کے باریک روئیں کی شکل کا کھوکھلا برآمد ہوتا ہے۔ تب طوطے پچتا کر اُڑ جاتے ہیں۔ یہی حال اُن کا ہوتا ہے جو دُنیا کی دولت کے دھوکے میں رام نام کو بھول کر اپنا جنم گنواتے ہیں۔

(۴)۔ اصلیت کے بھید کا جوہر تم میں ہے۔ کیونکہ تم ست پرش کے انش ہو مگر رام نام کے سادھن کے بغیر اس کو نہیں جانتے۔ جو لوگ پرکھنے والے ہیں وہ اپنی اندرونی گرہ کو کھول کر یہ رتن دھن اپنے ہی

اندر سے نکال لیتے ہیں۔ اگر کہیں مانش جنم کا موقع ہاتھ سے چلا گیا۔ تو پھر یہ دوبارہ نہیں ملتا۔

ساتواں کہرا

۱ رہ ہو سنبھارے رام بچارے کہت اہو جو پکارے ہو
مونڈ منڈائے پھولی کے بیٹھے مدرا پہر منجوسا ہو
۲ تاہی اوپر کچھو چھار لیٹے بھیتر بھیتر موسا ہو
۳ گاؤں بست ہے گرب بھارتی مام کام ہنکارا ہو
موہنی جہاں تہاں لیکھے ہے نہیں پتی ہے تمہارا ہو
۴ مانجھ منجھیا لئے جو جانے جن ہوئی ہے سو تھیرا ہو
زبھے گورو کی نگریا تہواں سکھ سووے داس کبیرا ہو

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ ہوشیار ہو۔ رام نام کا بچار کرتے رہو۔ جس کا بہ آواز بلند سمرن کرتے ہو (۲)۔ سر گھونٹا کر مغرور ہوئے۔ کان میں مدرا اور جسم میں کفنی پہن لی۔ اس پر بھی شریر پر دھولی اور راکھ مل لی ہے۔ یہ خبر نہیں کہ انتر میں من چوری کر رہا ہے۔ (۳)۔ اس گاؤں روپی شریر میں غرور میں مست (مست) ہونے والا ہے۔ وہ فقیر بھارتی جو من ہے۔

اُس میں میرا پنا۔ خواہش اور گھمنڈ ہے۔ موہنی مایا۔ اُسی میرے پنے۔ انانیت اور اہنکار میں لے جا کر تم کو غارت کر دے گی۔ اور تمہاری عزت میں بٹہ آجائے گا۔ (۴) جیم کے درمیانی طبقہ میں رہنے والے من کو جس نے جان لیا۔ صرف وہ شانت رہے گا۔ اُسی میں گورو کی نگری ہے۔ اگر وہاں پہنچ جائے۔ تو کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ داس سُکھ کی نیند سووے گا۔ (یہی سچی سمادھی ہے)

بھارتی۔ دس نامی سنیاسیوں کا ایک فرقہ ہے۔ جیسے پوری گری سرسوتی۔ بھارتی آشرم وغیرہ۔

آٹھواں کہرا

کھیم کُشل اور سہی سلامت گہہ ہُو کون کو دیکھا ہو
آوت جات دونوں بدھی لُوٹے سرب سنگ ہری لیکھا ہو
سُر نر مُنی جیتے پیر اولیا میرا پیدا کیکھا ہو
کہاں لوں گنوں انت کوئی لے سکل بیاپا دیکھا ہو ۲
پانی پون اکاس جا ہوگے چندر جا ہوگے سُورا ہو
وہ بھی جا ہوگے یہ بھی جا ہوگے پرت کا ہُو کو نہ پُورا ہو ۳
کہ شلے کہت کہت جگ بِنسے کوشل کال کی پھانسی ہو

۴ کہہ کبیر سب دُنیا بنشل رَیل رام ابناسی ہو
بربادہوگی رہے گا لافانی

ترجمہ وتشریح - بتاؤ خیریت - سلامتی - پائداری - کس کو ملی ہے ؟ پیدا ہوتے اور مرتے سب لُوٹے جا رہے ہیں - اور سب کا مال ومتاع چھینا جا رہا ہے - (۲) - دیوتا - انسان - منی - پیر اولیا سید جتنے پیدا ہوئے کوئی کہاں تک اُن کا شمار کرے - وہ بے شمار کروڑوں تک ہیں - ان سب کو کوچ کا پیغام دیا گیا ہے - (۳) - تم جس کی امید کرو گے - جس کو دِل دو گے جس کا تصور کرو گے - جس کی معراج ذہن نشین ہوگی - چاہے وہ دیوتا لوک ہو یا واولوک ہو یا چندرلوک ان ہی میں جاؤ گے یہاں سے بھی جانا وہاں سے جانا - جانا برحق ہے - کسی کو اس آنے جانے سے چھٹکارا نہیں - نہ کسی کا پُورا پڑتا ہے - (۴) - خیریت پُوچھتے اور دیکھتے ہوئے دُنیا برباد ہوتی جا رہی ہے - ہاں جس میں کُشلتا ہے - وہ تو کال کی پھانسی ہے - اس کو البتہ (ظاہرا) قایم ودایم دیکھتے ہیں - (گو وہ اصل میں لافانی نہیں ہے) ساری کائنات برباد ہوگئی - صرف ایک رام کی ذات لازوال ہے :-

نواں کہرا

ایسن دیہہ زدین بُورے مُوئے چھُوئے نہیں کوئی ہو
دیوتا ڈنڈک ڈڈوا توری سیالے آین جو کوٹک دھن ہوئی ہو
اُردھ سوانسا اُپجک ترا سیا ہنکارین پریوارا ہو
اوپر پیدا ہوتا ہے حرف عورت کی اولاد

۲ جو کوئی آوے بیگ چلا دے پل یک رہن نہ ہارا ہو
چندن چور چیتر سب لیپن گل گج مکتا ہیں ہارا ہو
۳ چونچن گدھ موئے تن لوٹے جنبک اودر پھارا ہو
کہیں کبیر سنو ہو سنتو! گیان ہین متی ہینا ہو
۴ یک یک دن یہہ گتی سب ہی کی کہہ راؤ کا دینا ہو

ترجمہ۔ (۱)۔ ایسا جسم بنایا گیا ہے۔ کہ مرنے کے پیچھے کوئی اس کو چھوتا تک نہیں ہے۔ (جیسے ڈنڈل (لینی) کو کرمتا۔ چھاترک۔ کھنب) کا ڈورا آسانی سے توڑ دیا جاتا ہے۔ ویسے ہی اس جسم کا تاگا گھٹ سے ٹوٹ جاتا ہے چاہے لاکھ کروڑ کی دولت کوئی رکھتا ہو۔ (۲)۔ اوپر کی طرف سانس چلتی ہے۔ خوف پیدا ہوتا ہے۔ اولاد کا غرور ہے۔ چندن کا اس جسم پر لیپ کیا جاتا ہے۔ گلے میں موتی کی مالا ہے۔ مگر (۳)۔ مرنے پر یہہ جسم گدھ اور کوؤں کے چونچ کا شکار ہوتا ہے۔ اور گیدڑ پیٹ کو پھاڑ لیتے ہیں۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! اس پر بھی لوگ کیسے بے عقل اور اگیانی بنے ہیں۔ راجہ ہو یا غریب سب کی ایک دن یہی حالت ہونی ہے۔

گج مکتا۔ ایک خاص طرح کا موتی ہے۔ جو ہاتھی کے مستک میں پیدا ہوتا ہے۔

دسواں کہرا

ہوں سب ہین میں ہوں ناہی موہی بلگ بلگ بلگائی ہو
اوڑھن مورے ایک پچھورا لوگ لول ہیں یکتائی ہو ۱
ایک نرنتر انتر ناہیں جیوں گھٹ جل مشسشی جھائی ہو
ایک سمان کوئی سمجھت ناہیں جڑا مڑا بھرم جائی ہو ۲
رین دوس میں تہواں ناہیں نارنگی پرش سمتائی ہو
نا میں بارک نا میں بوڑھو نا مورے چیلہ کمائی ہو ۳
تری بلدھی رہوں سبن میں برتوں نام مورا مرائی ہو
پیٹھے نہ جاؤں آنے نہیں آؤں سہج رہوں سمائی ہو ۴
جو لہا نان بان نہیں جانے پچھاتے دس گھٹائی ہو
گورو پرتاپ جن جیسو دیکھا جن برلے سمجھی پائی ہو ۵
انت کوئی من ہیرا بیدھیو پھٹکی موں نہ آئی ہو
سُرت مُنی وا کے بھوج پرے ہیں پچھو کبیرن پائی ہو ۶

ترجمہ وتشریح - (ہوں سب ہین میں ہوں) سب سے الگ اور سب مجھ کو الگ الگ بتاتے ہیں۔ (یعنی کوئی پرش کوئی پرکرتی کوئی کچھ اور کوئی کچھ

کہتا ہے)۔ میرے اوڑھنے کا ایک چادر ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ ایک ہے۔ دو نہیں ہے۔ چادر پرکرتی ہے۔ پُرش اور پرکرتی کا بھید نہیں مانتے ہیں۔ (۲)۔ میں ایک ہوں بغیر دو کے مجھ میں کوئی بھید نہیں ہے۔ دل کے اندر ویسا ہی رہتا ہوں۔ جیسے پانی میں چاند کا عکس رہتا ہے۔ مجھ کو کوئی ایک بھی نہیں سمجھتا۔ اگر سمجھ لے تو بڑھاپا اور موت کے پنجے سے چھوٹ جائے۔ (۳)۔ میری ذات میں رات دن نہیں ہیں۔ نہ پُرش اور استری کا گمان ہے۔ ایک ہی ایک ہے۔ نہ میں لڑکا ہوں نہ بوڑھا۔ نہ میرے چیلے چانٹے ہیں۔ نہ اُپدیشنا اور اُپدیشک کا بھاؤ ہے۔ (۴)۔ میں ترگنا نمک ریتی سے سب میں دیاپک ہوں اور سب میں برتتا ہوں میرا نام رام راجہ ہے۔ نہ کسی کے بھیجنے سے گیا نہ کسی کے لانے سے آیا۔ دُنیا میں سوبھاوک ریتی سے رہتا ہوں۔ (۵)۔ جیو رُوپی جولاہا اصلی تانا بانا کو نہیں جانتا۔ وہ دس سُوراخ والے جسم کا کپڑا بُنتا ہے اور اُسی میں مُبتلا ہو جاتا ہے جیسی جس کو گورو نے تعلیم دی اُس نے ویسا ہی میرا بیان کیا۔ مگر اصلی میں کسی شاذ بھگت کو میری خبر ملی۔ (۶) لوگوں نے من رُوپی ہیرا کو کروڑوں طریقوں سے بیدھا۔ مگر اصلیت کو پھر بھی نہیں پایا۔ لاکھ من کی صفائی کریں ہوتا کیا ہے۔ دیوتا انسان رشی۔ سب کو میری تلاش ہے۔ کبیر صاحب کو کچھ میری خبر ملی ہے۔

گیارہواں کہرا

۱ سندی گئے تیں دُشم سو ہا گنی تیں ندلے سنسارا گئے
تیرے سوئے گیا۔

ملیکا نت پبلشر

۱ آوت دیکھ ایک سنگ سُوتی تیں اردو کھسم ہمارا گئے
سوتی تو اور شوہر گئے
مورے باپ کی دوئے میہر یا میں اردو مور جیٹھانی گئے
دو تیں اور میری گئی
۲ جب ہم ایلی رِسک کے جگ میں تب ہی بات جگ جانی گئے
پریم
مائی مور مُوول پتا کے سنگ ہی سہر رچی مُوول سنگھاتا گئے
آئیں میری مرگئی تالاب بنا کر مری ساتھی گئے
۳ اپنو مُوئی اور لے مُوول لوگ کُٹمب سنگ ساتھا گئے
آپ مری اور لیکر مری گئے
حَوَ لوں سانس رہے گھٹ بھیتر تب لگ کوشل پرے ہے گئے
جب تک تب ہی گئی
۴ کہہ کبیر جب سانس نسری گے مندر انت جرے ہے گئے
نکل گیا گھر آخر میں مل جائیگا

ترجمہ اور تشریح - (۱) ای مایا ستد! تو بڑی سوہاگ والی ہے - تو شوہر پرست اور پتی ورتا نہیں ہے - تیرے خواب میں جاتے ہی یہ سنسار غائب ہو جاتا ہے - تو جب آتی ہے - ایک ساتھ تو اور ہمارا شوہر (مالک) مل کر سو گئے اور سوتے ہی دونو غائب ہوئے یعنی مایا کے دور ہوتے ہی سارا بیوہار بھگتی وغیرہ کا بھی جاتا رہتا ہے - اور جب سنسار ہی نہ رہا تو پھر کچھ نہیں رہ جاتا (۲) میرے باپ یعنی مالک کے دو عورتیں ہیں - ایک میں بھگتنی دوسری بھگتی - یہ دونو بھی معدوم ہو جاتی ہیں - سنسار کیوں ہے؟ وہ اسوجہ سے ہے - کہ میں پریم کے جگ میں آئی ہوں - اور تب ہی جگت ہوا ہے - میں نہ ہوتی تو کیسے کوئی جگ کو جانتا - (۳) - میری ماں (آدی مایا) میرے باپ برہم کے ساتھ مرگئی - اور کرم دہرم کا تالاب جو بنایا تھا - وہ بھی بھٹ گیا - اور ساتھی سنگی جو ہاکی روزہ نانہ - ذکر و فکر تھے مر گئے - میں آپ مری اور میرے

ساتھ اور لوگ گھٹنی ۔ قبیلہ والے مرگئے (آپ مرے تو جگ مرا) (۵) جبتک سانسا تبتک آسا۔ اور جب تک سانس ہے تب تک خیریت دکھ رہے۔ کیونکہ جب سانس ہی کے ساتھ سنسار ہے۔ اور یہ سنسار دکھ کا مول ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ جب سانس نکل گیا۔ تب یہ شریر رکوپی مندر جل جاتا ہے بھسم ہو جاتا ہے۔ اور سب کچھ غائب ہو جاتا ہے۔

تعلقات کی تشریح۔ باپ = برہما ۔

مائی = آدی مایا خواہ ستیشٹی مایا ۔

سند = بیشٹی مایا ۔

شوہر = مالک ۔

بارہواں کہرا

یا مایا رگھوناتھ کی بوری کھیلن چلی اہیرا ہو
چتر چکنیا چن چن مارے کاہو نہ راکھے نیرا ہو
موئی بیرد گمبر مارے دھیان دھرتے یوگی ہو
جنگل میں کے جنگم مارے مایا کن ہو نہ بھوگی ہو
بید پڑھتے پانڈے مارے پوجا کرتے سیوامی ہو

۳ ارتھ بچارت پنڈت مارے باندھیو سنگل لگامی ہو
شرنگی رشی بن بھیتر مارے شر برہما کے پھوری لگام نیکو ہو

۴ ناتھ مچھندر چلے بیٹھ دے سنگل ہو میں بوری پھوڑا ہو
ساکت کے گھر کرتا دھرتا ہری بھگتن کی چیری ہو

۵ کہیں کبیر سُنو ہو سنتو! جیوں آوے تیوں پھیری ہو

مطلب واضح ہے:

نوٹ۔ مچھندر ناتھ کا قصہ ہمارے "شاہی بھگت" نامی ناول میں مشرح آیا ہے۔ جس طرح مایا نے اُن پر حملہ کیا۔ اور سنگھل دیپ میں پریشان کیا مفصل سب اس میں مذکور ہے:

کہرا سمایت

سَت کبیر کا بیجک

چھٹواں حصّہ بسنت

پہلا بسنت *

۱	جہاں بارہ ماس بسنت ہوئے	پرمارتھ بُوجھے برلا کوئے
۲	برے اگنی اکھنڈ دھار (غیر منقطع سلسلہ)	ہریر بھوبن اٹھارہ بھار
۳	پنیا اندر دھرے نہ کوئے (ہرا ہوا)	پون گئے کس مَلن دھوئے (پاپ کا میل) (بوجھ)
۴	بن پانی (بغیر) تر ور پھُولے اکاس	شیلو برجی تہاں لہیں باس (ہوا) (لیتے ہیں)
۵	سنکا وک بھُوے بھنور بھوئے	تہاں لچھ چوراسی جیو جوئے (ڈھونڈتے)
۶	جو تو ہی ستگور ست لکھاو (بھاو)	تاتے ناچھُوٹے چرن بھاو (نکلے)
۷	امر لوک پھل لاوے چاہی (تجھ کو)	کہیں کبیر بُوجھے سو کھاہی (اس سے) (کھائے گا)

* بسنت ایک خاص قسم کا راگ ہے جو ہولی اور بسنت کے دنوں میں گایا جاتا ہے۔

ترجمہ و تشریح۔(۱) اس مقام کی کسی ساز آدمی کو خبر ہو گی جو پارتھ یعنی اعلےٰ مقصد اور منزل مراد ہے۔ اور جہاں بارہوں مہینے بسنت رُت کی خوشیاں قایم رہتی ہیں۔ (۲)۔ زندگی کی آگ وہاں اور وہاں سے سلسلہ غیر منقطع دھاروں میں برستی رہتی ہے۔ اور جس کے برسنے کی وجہ سے اٹھارہ بھار کے بن اور جنگل ہرے بھرے ہو جاتے ہیں۔ (۳)۔ اپنے ہی اندر سے پانی کی دھار پھوٹی ہے۔ جسکو کوئی پکڑ نہیں سکتا۔ وہاں کی ہوا کے لگنے ہی سے پاپ کا میل دھو جاتا ہے۔ اُس دیس میں بغیر درخت کے اکاس میں پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور شیو اور برہما کو اُن کی خوشبو ملتی رہتی ہے۔ (۵) سنک۔ سنندن وغیرہ رشی بھونرے کی طرح مست ہو کر اُس خوشبو کی تلاش میں منڈلاتے ہیں۔ یہہ ان کا حال ہے۔ چوراسی لاکھ جیو کی حالت کیا پوچھتے ہو۔ یہہ بھی اُسی کی تلاش میں ہیں۔ (۶)۔ اگر تجھکو گورو نے اس ست پد کو لکھا ہے۔ تو تو ایسا جتن کر کہ اُن کے چرن کا بھاو دل سے الگ نہ ہونے پاوے۔ ہمیشہ گورو کا دھیان بنا رہے۔ (۷) جو اس لافانی عالم اور امر لوک کا پھل چاہتا ہے۔ اُس کی بسنت کبیر صاحب کا یہہ اعلان ہے۔ کہ جو سمجھے گا۔ وہی اُس کو پائے گا۔

---

(۲) اٹھارہ بھار کے بن۔ ساری سرشٹی (کائنات) تین حصوں۔ دیال دیس کال دیس۔ اور مایا دیس میں منقسم ہے۔ اور ایک ایک حصہ کے چھ چھ کھنڈ ہیں۔ اس حساب سے ۳ × ۶ = ۱۸ اٹھارہ کے ہیں پنتھ سندیش کے کئی صفحوں میں اس کی صراحت ہے۔

دوسرا بسنت

رسنا پڑھی بھولے شری بسنت — پُنی جاٹی پری ہو جم کے انت
میرو ڈنڈ پر ڈنک دیجھ — اشٹ کمل پر چار چلا دیجھ
برہما اگنی کیجھو پرکاس — اردھ اردھ بہتی بتاس
نو ناری پری کیل سوگانوں — ملی سکھی پانچ تہاں دیکھو جاؤں
انہد باجا رہل پوُر — پُرش بہتر کھیلیں دیکھو ر
مایا دیکھی کس رہ ہو بھول — جس دیکھتی رہل پھول
کہیں کبیر ای ہری کے داس — پھگوا مانگے بیکنٹھ باس

ترجمہ و تشریح - (۱) - جو صرف زبان سے شری بسنت کو پڑھ کر یا کہہ کر بھولے ہیں - وہ آخر میں جم کے لوک میں جا ملے - (۲) (اس پرم پد کی پراپتی کا سادھن یہہ ہے - کہ) مُرت شبد یوگ کے وسیلہ میرو ڈنڈ (سُوشمنا ناڑی کے تار) پر چڑھ کر ڈنکا بجاؤ - اور اشٹ دل کمل پد پر پہنچکر ساری باسناؤں کو جلا دو - (۳) - وہاں برہم اگنی کا پرکاش دیکھو گے - اور اُوپر اور دھیان میں بہتی ہوئی ہوا (روحانی اثرات) کو محسوس کرو گے - (۴) نو ناریاں جو جسم کی نو کھڑکیاں ہیں وہ بدبو اور غلاظت کے ستھان ہیں - (۵) پانچوں گیان اندریوں کو متحد کر کے اُس مقام کے دیکھنے کو جاؤ - (۵) - وہاں انہد باجے بھرپُور بج رہے ہیں - مگر جو لوگ

کہ دین اسلام کے بہتر فرقوں میں پھنسے ہیں۔ وہ خاک اور دھولی سے کھیل رہے ہیں۔ (اُن کو حقیقت کی خبر نہیں ہے)۔ (۶)۔ تم مایا کو دیکھ کر ایسے پھولے ہو جیسے ننھی پھولی ہوئی ہے۔ (۷)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں یہ لوگ (صرف ظاہر ہی ہیں) ہری کے داس ہیں (اُن کا مقصد مالک نہیں ہے)۔ یہ بہشت کی سکونت کے متلاشی ہیں۔ اور اسی کے اُپاسک ہیں ؛

تیسرا سنت

۱ میں آیوں مہتر ملن توہِ — رِتو بسنت پہراو موہ
آیا — ملنے — تجھ — پہناؤ — مجھ کو

۲ لمبی پُریا پائی پھلین — سُوت پرانا کھونٹا تین
پڑیا

۳ سیر لاگے تو ہی تین سو ساٹھ — کسنی بہتر لاگو گانٹھ
سیر — تجھ

۴ کھُر کھُر کھُر چلے نار — بیٹھی کسنی جہ لہنی پلھتی مار
کھُر کھُر — عورت — جو — بائیں — پلتھی

۵ کرگہہ میں دوئی چلے گوڑ — اُوپر بنجنی ناچ کرے کوڑ
گوڑا — ناچنے والی — کھیل (کریڑا)

۶ پانچ پچیسو دسوں دوار — سکھی پانچ تہاں رہے دھمار
لڑکیاں — دروازہ — گیں

۷ رنگ برنگی پہرے چیر — ہری کے چرن دھیر کاوے کبیر
پہنے — ساڑھی — انڈر ہاں — جہاں — پکڑ کر — کھیل

ترجمہ و تشریح۔ (۱) اے مہتر (بڑا سردار یا مالک) میں تجھ سے ملنے آیا تھا

تو پریم کا بسنتی لباس مجھ کو پہنا دے۔ (۲)۔ (یہہ لباس کس طرح بنا ہے؟) پڑیا (سُوت کی) لمبی ہے اور پاٹی ہلکی ہے۔ سُوت پُرانا ہے۔ اور (تانا بانا) تین قسم کے کھونٹوں سے بندھا ہے۔ (۳)۔ تین سو ساٹھ سہر کھنڈیوں کی اس میں پڑیاں ہیں۔ اور ان کی ایک ایک کھونٹی نہیں بہتر بہتر ہزار ناڑیوں کی گرھیں لگی ہیں۔ (۴)۔ مایا رُوپی استری کھُرکھُرچل کر اس کو بناتی ہے۔ اور جیو رُوپی جولہی پالتھی مار کر بیٹھی ہے۔ (۵) ناچنے والی مایا اُوپر اُوپر ناچتی اور کلیل کرتی ہے۔ اور کرگہہ میں مایا اور برہما کے دو گوڑے کھٹ کھٹ چلتے ہیں۔ (۶)۔ پانچ تنتو اور پچیس پرکرتی اور دس دروازے ہیں۔ اور پانچ اندریوں کی سکھیوں نے اسمیں فساد مچا رکھا ہے۔ (۷)۔ یہہ رنگ برنگی ساڑی رُوپی شریر کو جیو نے دھارن کر رکھا ہے۔ اور کبیر صاحب ہری کے چرن پکڑ کر گاتے ہیں ؛

اس شبد کا مطلب یہہ ہے۔ کہ اسی جسم اور اسی زندگی میں پریم پیدا ہو۔ اور رُوحانیت کی مستی نصیب ہو ؛

چوتھا بسنت

۱ بُڑھیا سنس بولے نت ہی بار — موہی اَس ترونی کون نار
ہمیشہ جوان — میری سے ایسی جوان عورتی

۲ دانت گیل مور پان کھات — کیس گیل مور گنگ نہات
گئے مورے — بال گئے میرے گنگا

۳ نین گیل مور کاجل دیت — بیس گیل پر پرش لیت
میری دے — جوانی گئی دوسرے مرد کی محبت کرتے

انادی مایا وچار

۴ جان پُرشوا موری اہار اَن جانے پر کروں سنگار
۵ کہت کبیر بڑھیا آنند گاوے پوت آپنی بھتار بیٹھ کے کھاوے

ترجمہ و تشریح

(۱)۔ بُوڑھی مایا۔ جوانا دی کہتی ہے۔ کہ میں ہمیشہ جوان رہتی ہوں۔ اور میرے ایسی جوان کوئی اور استری نہیں ہے۔ (۲)۔ میں انادی تو ہوں۔ مگر میرا انت ہو جاتا ہے۔ یعنی جب کوئی شخص گیان کے پان کھاتا ہے۔ تو میرے کام۔ کرودھ والے دانت گر جاتے ہیں اور جب کوئی پریم کی گنگا میں سنان کرنے لگتا ہے۔ تب میرے کیسو (بال) سفید ہو جاتے ہیں۔ (۳) جب کوئی بویک کا کاجل اپنی دلی آنکھوں میں دیتا ہے۔ تب میں اندھی ہو جاتی ہوں۔ اور جب کوئی پرے کے پُرش یعنی سچے مالک میں اہم برہمہ کہنے والے جھوٹے گیانی اور جان کار کو چبا چبا کر کھاتی ہوں۔ میرا سنگار صرف اگیانی جیوں کیلئے ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ بُوڑھی مایا اس طرح آنند گاتی ہے۔ اور پُتر روپی جیو اور شوہر روپی برہمہ کو بیٹھ کر مزے سے کھایا کرتی ہے۔

پانچواں بسنت

۱ تم بُوجھ ہُو پنڈت کون نار کوئی نہیں بیاہل رہل کمار
۲ یہی سب دیون ملی ہری ہی نیہہ تینہی چار یو جگ ہری سنگ لینہہ

یہہ پرتھم ہی پدمنی رُوپ آئے ہے سانپنی سب جگ کھیلا کھائے
یا بر یوُوتی وے بار ناہ اتی تیچ تریا ہے رہنی تاہ
کہہ کبیر سب جگ پیار یہہ اپنے بل کب رہے مار

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ تم پنڈت بوجھو۔ وہ کون استری ہے۔ جسکو کسی نے بھی نہیں بیاہی۔ اور وہ کنوار ہی رہی۔ (۲) تب سب دیوتاؤں نے مل کر اُس کو وشنو کے سپرد کیا۔ اور چاروں یگوں سے وہ اُن کے ساتھ ہے (۳)۔ پہلے اُس نے پدمنی کا رُوپ بنا کر لکشمی کی صورت میں وشنو کا ساتھ دیا۔ مگر ہے اصل میں ناگنی۔ دُنیا کو اُس نے دوڑا دوڑا کر کھا لیا (۴)۔ وشنو کے ساتھ کیوں پدمنی ہے؟ یہہ بڑی جوان ہے۔ مگر وشنو بھی لڑکے نہیں ہیں۔ (اس پر اپنا قبضہ جما بیٹھے ہیں) وہ اس کی ناہ یعنی راجا و شوہر ہیں۔ اندھکار رُوپی رات میں اس استری کا تیج بڑھ جاتا ہے (۵)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ یہہ سب جگ کو پیاری ہے۔ اور کوئی شخص اپنے زور بازو سے اس کو مار نہیں سکتا۔ (بغیر گورو کی مدد کے اس پر کسی کو غلبہ نہیں ملتا)۔

چھوٹاں بسنت

مائی مورِ مُنش شوبھے اتی سو جان دھندھا کوٹی کوٹی کرے بہان
بُرے بھورِ اٹھ آنگن بارھ گیانی بڑے کھاچ کھاچ کے گوبر کاڑھ

۳ باسی بھات منش لے کھائے بڑ گھیلا لے پانی کو جائے
(شوہر) (بڑا گھڑا لیکر)
۴ اپنے ستیاں باندھی پاٹ لے رے بچوں میں ہاٹوں ہاٹ
(شوہر)
۵ کہہ کبیرای ہرج کے کاج جو پتیا کے ڈھنگرے کونے لاج
(یہہ) (عورت) (شوہر کو) (بازار) (کون سی)

ترجمہ اور تشریح (۱)۔ مایا کہتی ہے۔ کہ میرا شوہر برہما بڑا عالم ہے۔ اسی نے وید رچے ہیں۔ ہمیشہ کرم دھرم کرتے کراتے ہوئے صبح کر دیتا ہے (۲)۔ سویرے اُٹھ کر آنگن کو جھاڑو دیتا ہے۔ یعنی برہمہ کلپ کی نیند سے جاگ کر جگت کو صاف کر دیتا ہے۔ اور بڑا ٹوکرا لیکر گوبر کو پرے ہٹاتا ہے (تاکہ کرم کے وہ لائق ہو) (۳)۔ یہ شوہر باسی بھات یعنی پہلے جنموں کے کرم و سنسکار کا پھل کھاتا ہے۔ اور بڑا گھڑا لے کر پانی لے آتا ہے۔ اور شدھی صفائی میں لگتا ہے۔ خواہ اُس کو پیتا ہے (۴)۔ میں نے اس اپنے برہما کو چارپائی کی پاٹی سے باندھ رکھا ہے۔ میرے بغیر اُس کا کام نہیں چلتا۔ اور اس کے کرم دھرم کا سامان۔ پوجا ساگری کو میں ہی بازار رُوپی جگت میں بیچتی رہتی ہوں۔ (۵) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ (اپنے دانست میں) برہما یہہ کام ہری کے واسطے کرتا کراتا ہے۔ اور اُس نے کرم دھرم ہی میں کلیان مان رکھا ہے۔ (حالانکہ یہہ بھول ہے)۔ اس مایا رُوپی عورت کے برہما رُوپی شوہر کو ذرہ بھی شرم نہیں ہے۔ (مایا سے بندھا ہُوا مکتی دلانے کا ساہس کرتا ہے)۔

ساتواں بسنت

گھر ہی میں بابو باڑھی رار اُٹھ اُٹھ لاگے چپلی نار ۱
وہ بڑی ایک جاکے پانچ ہاتھ پانچوں کے پچیس ساتھ ۲
پچیسوں بتا دیں اور اور اور بتاوے کئی ایک ٹھور ۳
انتر مدھے انت لیٹی جھکجھوری جھیلا جیو دیٹی ۴
آپن آپن چاہیں بھوگ کہو کیسے کشل پری ہو لوک ۵
بو یک بچار نہ کرے کوئی سب کھلک تماشا دیکھے لوئی ۶
مکھ بچارے ہنسے راؤ رنک تاتے دھرے نہ ہیو ایکو انک ۷
نیرا نہ کھوجے بتا دے دور چھوں دس باگلی رہل پور ۸
لچھ ہیری ایک جیو تاتے پکارے پیو پیو ۹
اب کی بار جو ہوئی چکاؤ کہہ کبیر تاکا پورا داؤ ۱۰

بیواہ اپدیش

ترجمہ و تشریح - (۱) - اے بابو! تمہارے اپنے ہی گھر جھگڑا ہے۔ اور دیہہ روپی چنچل استری اُٹھ اُٹھ کر تم سے لپٹتی رہتی ہے۔ (۲) - (یہہ تمہارا جسم سمیشٹی مایا کا عکس ہے) وہ سمیشٹی مایا بہت بڑی ہے۔ اُس کے پانچ ہاتھ۔ اکاش۔ وایو۔ تیج۔ جل۔ پرتھوی۔ ہیں۔ ان پانچوں کے پھر پچیس پرکرتیاں ہیں۔ (۳) - یہہ پچیس پرکرتیاں

اور اور کو بتاتی رہتی ہیں۔ اور وہ اور کئی ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ (سب بھید اور بھنیا کی اپاسنا کراتے ہیں۔ سچے مالک کی خبر نہیں دیتے۔ یہہ سب کا تتو وچار ہو رہا ہے)۔ (۴)۔ نہ اوپر نہ تلے درمیانی طبقہ میں رہ کر لوگ انت کی تھاہ لینا چاہتے ہیں۔ جو بالکل غیر ممکن ہے۔ اور جیو کو جھکولوں کے ساتھ دھکہ ملتا ہے۔ اکرم وغیرہ سب درمیانی اگیان کے کام ہیں۔ جو وید و برہما کی شریعت ہے۔ ان سے حقیقت بہت دُور ہے۔ (۵)۔ یہ سب اپنا اپنا بھوگ چاہتے ہیں۔ (جیسے کنکار اندریاں اپنے ہی بھوگوں کی خواہشمند ہیں۔ ویسے ہی تتوں اور پرکرتیوں کا بھی حال ہے)۔ اس حالت میں تمہاری خیریت کہاں ہے۔ (۶)۔ کوئی شخص بویک اور وچار سے کام نہیں لیتا۔ اور ساری اپنی کے تماشوں میں پھنسی ہے۔ (۷)۔ راجہ اور غریب قہقہہ مار کر ہنستے ہیں۔ اور مذاق و دل لگی میں پڑے ہیں۔ اس سے "ایک" کا انگ (ہندسہ ہم نہ پکڑ جاؤ گے۔ بھید میں پھنسے رہو گے۔ (۸) کہتے ہیں کہ وہ نزدیک ہے۔ ہم میں ہے اور ہم سے جُدا نہیں ہے۔ مگر تلاش دور میں کرتے ہیں۔ اور مایا رُوپی بگلی سب میں محیط ہو کر (جیو روپی مچھلیوں کو کھا جاتی ہے)۔ (۹)۔ شنکاری لاکھوں ہیں۔ جیو بیچارہ ایک ہے۔ اس وجہ سے وہ گھبرا کر پیو۔ پیو۔ مالک۔ مالک پکارتا رہتا ہے۔ (۱۰)۔ اگر اس دفعہ اس جنم میں کرموں کے حساب کو بیباق کر دیا۔ تو پورا داؤ پڑ گیا۔ (ورنہ آگے کا حال کون جانے)۔ کبیر صاحب ایسا فرماتے ہیں:

آٹھواں بسنت

۱ کر پلّو کے بل کھیلے نار ہاتھ شاخ پنڈت ہوئے سو لیہی وچار لے
۲ کپڑا نہ پہرے رہے اُگھار پہنے ننگی جو جیو نہیں ہے دولت بہت پیار
۳ اُلٹی پلٹی باجے تا ری تالی کا ہُو مارے کا ہُو اُبا ری کسی کو بچارے
کہہ کبیر داسن کے داس کا ہُو سُکھ دے کا ہُو اُداس

مایا کھیل وچار

ترجمہ و تشریح - (۱) مایا رُوپی اِستری ہاتھ میں شاخ کو لیکر اسی کے آڑ میں کھیلتی ہے۔ یعنی اُس کا آدھار مالک ہے۔ وہ اُس کے سہارے چھُپی ہُوئی پردے میں رہ کر کام کرتی ہے۔ پنڈت ہو تو وہ بچار کرے (۲)۔ یہہ کپڑے نہیں پہنتی ننگی رہتی ہے۔ یعنی اُس کو کوئی ڈھک نہیں سکتا۔ اس نے سب کو ڈھک رکھا ہے۔ اور برہمہ جو جیو نہیں ہے وہ دھن رُوپی مایا اُس کو بہت پیاری ہے۔ یہہ مایا اُلٹی پُلٹی تالی بجاتی رہتی ہے۔ کسی کو مارتی ہے اور کسی کو پناہ دیتی ہے۔ (۴) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کسی کو یہہ سُکھی اور کسی کو اُداس کرتی رہتی ہے۔

نواں بسنت

ایسو جات ہے دُرلبھ شریر نادر رام نام بھجو ناگو بتر کے تنکار

۲ گئے بین بلی گئے کنس دُریودھن گئے بُوڑا بنس

۳ پرتھوی گئے پرتھوی کے راؤ بکرم گئے رہے نہ کاؤ

۴ چھپ چکوے گئے منڈلی جھاڑی اجہوں ہونل دیکھو بچاری

۵ ہنومت کشیپ جنک بالی ای سب چھینکل یم کی دھای

۶ گوپی چند بھل کین یوگ راون مریگو کرتے بھوگ

۷ جات دیکھ سبن کے جام کہیں کبیر بھجو رام نام

مطلب صاف ہے ؛

دسواں لبندت

---

۱ سبکے من ماتے کوئی نہ جاگ سنگھ ہی چور کر موسن لاگ

۲ یوگی ماتے دھرے دھیان پنڈت ماتے پڑھی پوران

۳ تپسی ماتے تپ کے بھیو سنیاسی ماتے کرسی میو

۴ مولنا ماتے پڑی موساپھ کاجی ماتے رے النساپھ

۵ سنسیاری ماتے مایا کے دھا راجہ ماتے کری ہنکار

۶ ماتے شکھدیو اودھو اگرور ہنومت ماتے لئے سگور

---

۷ شیو ماتے ہری چرن سیو کلی ماتے نامادیو
۸ ست ست کہہ سمرتی ویدیو جیس راون مار دگھر کے بھید
۹ چنچل من کے ادھم کام کہہ کبیر بھجو رام نام

مطلب صاف ہے سب کو انکے غرور نے مارا ؛

گیارھواں بسنت

۱ شیو! کاشی کیسے بھئی توہار اجہوں ہوشیو دیکھ بچار
۲ چوآچندن اگر پان ہوئی تمہاری گھر گھر سمرتی ہوئے پران
۳ بہو بدھی بھون نہ لاگے بھوگ نگر کو لاہل کرے لوگ
۴ بہو بدھی پرجا زبھے تور تینی کارن چت ڈھیٹھ مور
۵ ہمرے بالک کے ایہے گیان توہری کے سمجھاوے آن
۶ جے جاہی من رہل لائے جیو کے مرے کہو کہاں سمائے
۷ تا کرے کچھو ہوئے اکاج تاہی دوش نہیں صاحب لاج
۸ ہر ہر شت ہوئے کہل بھیو جہاں ہم تہاں دوسر کیو
۹ دنا چار من دھر ہو دھیر جیس دیکھ ہی تس کہے کبیر

ست کبیر کا بیجک

شیو کو اپدیش

ترجمہ و تشریح - (۱) - (ہم نے سمجھایا - کہ) اے شیو اکاشی تمہاری کیسے ہوئی - اب بھی وچار کرو - (۲) - چوا چندن - اگر پان کی خوشبو ہوتی ہے - گھر گھر میں سمرتی پوران پڑھے جاتے ہیں - (۳) - بہت سے مندر ہیں - سب میں بھوگ نہیں لگتا - شہر کے لوگ شور مچاتے رہتے ہیں - (۴) - تم نے اپنی رعیت کو بیخوف بنا رکھا ہے - اس وجہ سے میں بھی ڈھیٹائی سے کام لیتا ہوں - (۵) - ہمارے بھگتوں کا گیان یہہ ہے - کہ تم مالک کو اور کا اور سمجھاتے ہو - (۶) - جو جس کا دھیان کرے گا اسی میں سمائے گا - (مالک کہاں ملے گا) (۷) - تم نے اپنے ایسا گیا - لوگوں کا کیا نقصان ہوا - اُن غریبوں کا کیا دوش ہے - اب صاحب کو آپ اپنی لاج ہے (۸) - شیو نے خوش ہو کر جواب دیا - ہمارے سوا اور کوئی کیسے ہو سکتا ہے - جہاں ہم ہیں وہاں اور کوئی نہیں ہے - (۹) - چار دن کے بعد صبر کرنے پر سارا حال خود بخود کھلیگا - کبیر صاحب نے جیسا دیکھا ویسا حکم کیا - (یعنی مرنے پر مٹی کیا خاک ملے گی سب شیو میں سماویں گے - اور پھر پیدا ہوں گے -)

بارھواں بسنت

ہمرا کہل کو نہیں پتیار آپ بوڑے نرسل دھار
اندھا کہے کہا ہوا اندھے پتیائے جنم بیتو کے لگے پچھتائے
سو تو کہے ایسو ابوجھ کھسم کھاڑھ ڈھنگ ناہیں سوجھ

۴　آپن آپن چاہے　مان　　جھوٹ پرپنچ ساچ کے جان
۵　جھوٹا کبہوں نہ کرے کاج　　میں برجوں تے سُن نرلاج
۶　چھانڈ ہو پاکھنڈ مان ہو بات　　نہیں تو پری ہو یم کے ہات
۷　کہہ کبیر سُل کٹے نہ کھوج　　بھٹکی مُوئے جس تن کے رجھ

انسان　تلاش　بھٹک مرے　جیسے جنگل ہرن

ترجمہ مع تشریح - (۱) ہمارا کہنا کوئی نہیں مانتا۔ انسان خود پانی میں غوطہ کھا رہا ہے - (۲) - اندھے کو اندھے کا اعتبار ہے۔ جیسے لوگ غلطی سے بیسوا کے ساتھ صحبت کرتے ہیں۔ (جس کا کوئی اصلی خاوند نہیں ہے) - (۳) - یہ لوگ ایسے نادان ہیں کہ مالک پاس کھڑا ہے۔ اس کو نہیں دیکھتے اور کاشٹ باندھتے ہیں۔ (۴) - یہ سب دیوتا اپنا اپنا مان چاہتے ہیں۔ اور اُن کی وجہ سے لوگ جھوٹ کو سچ سمجھ رہے ہیں۔ (۵) جھوٹے سے کبھی کام نہیں بنتا - بے حیا انسان! میں سمجھاتا ہوں تو سُن۔ (۶) - پاکھنڈ کو چھوڑ اور میری بات مان لے۔ نہیں تو جم کے ہاتھ پڑے گا۔ (۷) - کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ انسان نے خود بویک کے ساتھ تحقیقات نہیں کی اور اس طرح بھٹک کر مر گیا۔ جیسے جنگل کا ہرن بھول اور بھرم سے سراب کو جل سمجھ کر اسی طرف دوڑتا ہے اور ہلاک ہو جاتا ہے۔

بسنت سماپت

ست کبیر کا بیجک

ساتواں حصّہ چانچری

پہلی چانچری

کھیلتی مایا موہنی جیر کیا سنسار — کٹی کیہری گج گامنی سنتے کیو سنگار
(چلتے ہاتھی کی چال والی عورت)

رچو رنگ تے چوزی کوئی سندری پہرائے — شوبھا ادبھت روپ کی مہما ورنی نہ جائے ۲
(سے سارھی) (حسن) (عجیب) (بزرگی)

چندر بدنی مرگ لوچنی بنگ دیو اُگھار — یتی ستی سب موہیا گج گتی واکی چار ۳
(ماہ صورت آہو چشم ستارہ کی مالک) (یتی ست والا فریفتہ کیا ہاتھی کی چال مینی چال)

نا رکو مکھ مانڈی کے لیمبو بدن چھپائے — گرب گہیلی گرب سے اُلٹ چلی مسکائے ۴
(ضرور پکڑا ہوا غرور سے)

شیو سن برہما وڑ کے دونو ریکے وجائے — پھگو لین چھپا کے پھر دیو چھٹکائے ۵
(دونوں کے سنگ) (پھر سنی چھین کر پھر دیتا ہے)

ترجمہ و تشریح ۔ (۱) ۔ دلفریب مایا کھیلنے چلی اور تمام دنیا کو زیر کر لیا

نوٹ: چانچری ایک قسم کا راگ ہے۔ جو پورب میں ہولی کے دنوں میں یا ہولی کے آخری دنوں میں گایا جاتا ہے

اُس کی کمر چیتے کی طرح اور اس کی چال ہاتھی جیسی ہے۔ اور اس کا سنگار بھرم اور سنشے ہے۔ (۲)۔ رنگ سے چُونری رنگی ہوئی سُندری نے پہن رکھی ہے۔ اُس کا حُسن بیحد ہے۔ اور مُنہ کی خوبصورتی بیان میں نہیں آسکتی۔ (۳)۔ چاند جیسی صورت۔ ہرن ایسی آنکھیں اور پیشانی کو کھول کر اُس پر اُس نے ستارہ (بندیا) دیا ہے۔ جتی ستی اُس مایا کو دیکھ کر موہت ہو گئے۔ اس کی چال ہاتھی کی طرح ہے۔ (۴)۔ نارد رشی کے مُنہ پر طمانچہ لگا کر اپنا مُنہ چھپا لیا۔ اُن کو غرور تھا۔ کہ کام بس میں آگیا ہے مایا نے اُسی غرور کے اوزار سے نارد کو مار دیا۔ اور آپ، مُسکراتی ہوئی واپس چلی گئی۔ (یہ قصہ رامائن میں مذکور ہے)۔ جب یہ مایا برہما اور وشنو کی طرف مخاطب ہوئی۔ دونوں کو بس میں کر لیا اور جیسے چانچر گانے والی عورتوں مردوں سے بھگوان النام) لیتی ہیں۔ مایا نے ان دیوتاؤں سے زبردستی ان کا دل اپنے ہاتھ میں کر لیا۔ اور اپنا ہاتھ جھٹکا کر الگ کی الگ ہو رہی۔ (یہ قصہ دیوی بھاگوت میں مذکور ہے)

اَنند دُھنی بابا بچے شردن سُنت بھئے چاؤ
کھیلن ہاری کھیلی ہے۔ جیسی وا کی ہلا داؤ
اگیان ڈال آگے دیو کھیلتی ہے ٹارے ٹرت نہ پانو
کھیلن ہاری کھیلی ہے۔ بہُر۔ نہ۔ ایسی داؤ
سُرز مُنی اَودیوتا گورکھ پھر دتا بیاس
سنک سنندن ہاریا اور کیتک کتی آس

چھلکت کھوئے پریم سوں دھری پچکاری گات
کرلینو بس آپ نے پھر پھر چیتوت جات گال
گیان گاڑے روپیا تر گن لئے ہے لیکھی ہاتھ
شیو سن برہما لینیا اور لئے سب ساتھ

ترجمہ و تشریح - (۷)۔ انند دھنی کا باجا بجتا ہے۔ جیسے پھاگ کے باجے ہوتے ہیں۔ اُن کو سُن کر کان اس طرف شایق ہوئے اور جسکو جو داؤ آتا تھا۔ کھلاڑی مایا نے اس کے ساتھ اُسی پہلو سے کھیلنا شروع کیا۔ (۷) سامنے اگیان اور بھرم ڈال دیا۔ اس جال میں سب کا پانوں ایسا پھنسا۔ کہ اب ٹالنے سے بھی نہیں ٹلتا۔ کھیلنے والی کھیلتی ہے۔ کیونکہ پھر ایسا موقعہ ہاتھ نہ آئے گا۔ (۸)۔ مُر نرمُنی دیوتا گورکھ ناتھ دتاترے بیاس رشی سنک سنندن وغیرہ سب اُس کے کھیل میں ہار گئے۔ دوسروں کو کیا امید ہو سکتی ہے (۹)۔ گال سے پچکاری لگائے ہوئے اور جھولے پریم سے اُس کو چھلکاتے ہوئے مایا نے سب کو اپنے بس میں کر لیا۔ اور بار بار دیکھتی ہوئی جا رہی ہے۔ (۱۰)۔ حولی کے دنوں میں رنگ کے حوض میں لوگوں کو اکثر غوطہ دیتے ہیں۔ مایا نے گیان (ظاہری وخشک) کا حوض بنایا اور ہاتھ میں تر گُنا تک پھانسی لے لی۔ اس خشک گیان کی پھانسی پھر شیو نے برہما سے لی۔ اور دوسرے بھی ساتھ ہو لئے اور پھنس گئے۔

ایک اور سُر نر مُنی ٹھاڑھے ایک اکیلی آپ
درشٹی پرے چھوڑے نہیں کرلئے یک چھاپ ۱۱
جیتے تھے تے لئے گھونگٹ ماہیں سمائے
کاجل والے ریکھ ہے اوگ نہیں کوئی جائے ۱۲
اندر کرشن دوارے کھڑے اوچن پنچ لچائے
کہیں کبیر تے اوبرے جاہی بسے سمائے

ترجمہ و تشریح - (۱۱) - ایک طرف سُر نر مُنی کھڑے ہیں - اور ایک طرف وہ آپ اکیلی ہے۔ جس کی نظر اس پر پڑ گئی۔ اُس کا چھٹکارا مُشکل ہُوا۔ اُس نے اپنے ہاتھ کے چھاپ سے سب کو داسی بنا دیا۔ (۱۲) - جتنے تھے سب کو اپنے گھونگٹ کی اوٹ میں دبا لیا۔ سیاہی کی لکیر لگا دی۔ اور کوئی بھی بیداغ بچنے نہ پایا۔ (۱۳) - اندر اور کرشن اس مایا کے دروازے پر کھڑے ہیں۔ اُن کی پنچ آنکھیں اُس کے دیکھنے کو للچا رہی ہیں - کبیر صاحب فرماتے اس مایا سے صرف وہ لوگ بچے ہیں جن کے دل میں بھرم نے جگہ نہیں پایا ؛

دوسری چانچری

چار دِگ کے نیرا من بورا ہو جامیں شوک سنتاپ سمجھ میں بوراہو ۱

۱	بنا نیو کا دیو گھرا من بورا ہو	بن کنگل کے اینٹ سمجھ من بورا ہو
۲	کا نبوت کی ہستی من بورا ہو	چتر رچو جگدیش سمجھ من بورا ہو
۳	تن دھن سے کا گرب من بورا ہو	بھیسم کرم کی ساج سمجھ من بورا ہو
۴	کام اندھ گج بس کرے من بورا ہو	آنکس سہیا سیس سمجھ من بورا ہو

ترجمہ و تشریح - (۱) - دُنیا کی محبت میں شوک و سنتاپ ہے اے باولے من اُس کو جلا دے - (۲) - یہ بنیر بنیاد کا مندر ہے - جس میں بنیر مٹی کے اینٹ لگی ہے - (۳) - جسمانی لذات کی ہستی کی تصویر جگدیش نے رچی ہے - (۴) - تن و دھن کا غرور فضول ہے - کپڑے کا سنگار خاک ہی (۵) - شہوت کے بس ہوکر ہاتھی گرفتار ہوتا ہے - اور سر پر آنکس سہتا ہے - (کیونکہ نہ وہ جسمانی ہستی کے دھوکے میں آتا نہ پکڑا جاتا)

۶	مرکٹ مُوٹھی سواد کی من بورا ہو	لینھے بُجھا پسارا سمجھ من بورا ہو
۷	چھوٹن کی سنشے پری سمجھ من بورا ہو	گھر گھر کھایو ڈانگ سمجھ من بورا ہو
۸	اُدیخ نیخ جانے نہیں من بورا ہو	گھر گھر نا جے ہو دوار سمجھ من بورا ہو
۹	جیوں سُو دنا نلنی گہے من بورا ہو	ایسے بھرم نہ جار سمجھ من بورا ہو
۱۰	پڑھے گنے کا کئے سمجھ من بورا ہو	انت بلیا کھائے سمجھ من بورا ہو

ترجمہ و تشریح - (۶) بندر نے لذت کے بس ہوکر ہاتھ پھیلا کر

گھڑے میں ہاتھ ڈال دیا۔ مٹھی پھنس گئی۔ (۷) چھوٹنے کی فکر ہوئی گھر گھر چوٹ کھاتا پھرتا ہے۔ (۸)۔ اُونچے نیچے کا خیال نہیں۔ گھر گھر دروازہ دروازہ ناچ رہا ہے۔ (مٹھی کو کیوں نہیں دیتا۔ گھڑا چھوٹ جائے) (۹) اسی طرح چرخی کا طوطا پھل کے بھرم میں پڑا ہے۔ اس بھرم کو دچارو (۱۰) طوطے کی طرح پڑھ لکھ کر کیا کیا۔ آخر میں بلّی کھا جائے گی۔ اسی طرح انسان اگیان میں پھنسکر ہلاک ہو رہا ہے)۔

۱۱	سُونے گھر کا پاہُنا مَن بَورا ہو	جیوں آوے تیوں جائے سمجھ من بورا ہو	(مہمان)
۱۲	نہانے کے تیرتھ گھنا مَن بَورا ہو	پُوجن کو بہُو دیو سمجھ من بَورا ہو	(خلق) (بہت)
۱۳	بِن پانی نل بوڑی ہیں من بورا ہو	ٹیکھو رام جہاج سمجھ من بَورا ہو	(ٹیک) (لیکر پکڑ کر) (جہاز)
۱۴	کہیں کبیر جگ بھرمیا من بورا ہو	چھوڑے ہری کے سیو سمجھ من بَورا ہو	(انسان جگ ڈوبتے ہیں) (بھول) (مالک خدمت)

ترجمہ و تشریح۔ (۱۱)۔ خالی گھر کے مہمان کا آنا جانا فضول ہے۔ (اُس کی مہمانی کون کرے۔ کیونکہ گھر سُونا ہے)۔ (۱۲) نہانے کو تیرتھ بہت ہیں۔ اور پوجنے کے لئے دیوتا بہت ہیں مگر جو ان جھگڑوں میں پڑے وہ (۱۳)۔ انسان بغیر پانی کے غرق اس لئے رام نام کے جہاز کی ٹیک باندھو (۱۴) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اسی بھرم میں سنسار نے بھول کر مالک کی خدمت کو چھوڑ رکھا ہے۔

چاچری سمپت

ست کبیر کا بیجک

سنت کبیر کا بیجک

آٹھواں حصّہ بیلی

پہلی بیلی

ہنسا سروور شریر میں ہو رمیا رام — جاگت چور اگھر مُوسے ہو رمیا رام ۱
(تالاب) (چور اگر)
جے جاگل سے بھاگل ہو رمیا رام — سو دت گیل بگوئے ہو رمیا رام ۲
(جو جاگا سو بھاگا)
آج لبیرا نیرے ہو رمیا رام — کالھ لبیرا بڑی دور ہو رمیا رام ۳
(لبیرا تڑ دیک)
پڑے برانے دلیوا ہو رمیا رام — بَین مرہوگے ڈھونڈ ہو رمیا رام ۴
(آنکھ مٹک)
ترا اس متھن دوہی متھن ہو رمیا رام — بھون بیتھے بھری پُور ہو رمیا رام ۵

ترجمہ و تشریح - (۱) اے ہنس اسی تمہارے جسم میں من سرور

بادصبا اکبر آباد

نوٹ: ایک خاص قسم کا گانا۔ جو ممالک متحدہ کے مشرقی اضلاع سے مخصوص ہے

تالاب ہے مگر یہاں دُنیاوی نگاہ سے اجاگتے ہوئے چور چوری کر رہا ہے۔ (۲)۔ جو اصل میں جاگا وہ بھاگا۔ جو سویا اُس نے کھویا۔ (۳)۔ آج بسیرا نزدیک ہے۔ کل دور بسیرا ہوگا۔ (۴)۔ تم غیر مُلک میں پڑے ہو آنکھوں سے تلاش کرتے ہوئے مرو گے۔ (اور کچھ نہ ملیگا) تراس کو مستے ہو جیسے کوئی دہی کو مستتا ہے۔ اور خوب بھو کو مستا۔ (یعنی سنسار کے بھرم میں پڑے)۔

ہنسا پاہن بھیل ہو رمیا رام	بیدھی نہ پدھروان ہو رمیا رام	۶
تم ہنسا من مانک ہو رمیا رام	ہٹل پاہا نہ مانل مورہو رمیا رام	۷
جس رے کیو نس پایو ہو رمیا رام	ہمرد وش جنی دیہو ہو رمیا رام	۸
اگم کاٹی گم کیھو ہو رمیا رام	سہج کیو بیو پار ہو رمیا رام	۹
رام نام بنجھو ہو رمیا رام	لاد یہو لبتو امول ہو رمیا رام	۱۰

ترجمہ و تشریح۔ (۶)۔ سنسار کی بھگتی کر کے اور پتھر کے دیوتا کو پوج کر ہنس پتھر ہو گیا۔ اس کو پدھروان نہیں ملا۔ (۷)۔ اے ہنس تم من سے موتی چنو۔ مگر ہمارا کہنا نہیں مانتے ہو۔ (۸)۔ جیسا کیا ویسا پایا۔ اب ہم کو قصور وار نہ ٹھیراؤ۔ (۹)۔ اگم بھگتی کو چھوڑ کر گم (سنسار) کی بھگتی کا خوب سہل بیوپار کیا۔ (۱۰) رام نام کے دھن کی تجارت کرو۔ اگر ایسا کرتے ہو تو قیمتی چیز لاد ہو گے

نو گیا دس گون ہو رمیا رام	پانچ نو لاد ہو رمیا رام	

پانچ لدنوا پرے ہو رمیّا رام — بوجھ — کھا کھری ڈاران کھو ہو رمیا رام ۱۲
سر دُھنی ہنسا چلے ہو رمیّا رام — جسم — سرور میت جو ھارہو رمیّا رام ۱۳
آگی سرور لاگی ہے ہو رمیّا رام — سرور جری بھو چھار ہو رمیّا رام ۱۴
کہہ کبیر سُنو سنتو ہو رمیّا رام — جل — پرکھ لیہو کھری کھوٹ ہو رمیّا رام ۱۵

ترجمہ و تشریح

(۱۱)۔ پانچ لدنوا پانچ بھوتک۔ دس گون (بورا) دس اندریاں ہیں۔ نو یاربرداری کے جانور پانچ پران اور چار انتہ کرن ہیں۔ ان کا بوجھ تم نے لاد لیا ہے۔ (۱۲) جب جسم خراب و برباد ہو گیا مرنے کے پیچھے وہی پانچوں بوجھ پنج بھوتک شریر یا گردن ہو گئے۔ (۱۳) ہنس رُوپی جیو سر دُھنتے ہوئے مان سرور یعنی جسم کے حصہ دار شُتر کو پکار کر اُڑ گیا سرور رُوپی شریر کو تب لوگ جلا کر خاک کر دیتے ہیں۔ (۱۵)۔ اِس لئے کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اجی سے کھر کھوٹ کو پرکھ کر اپنا کام کرو۔

دوسری بیلی

بھل سمرتی جنڈیا ہو رمیّا رام — دھوکھا کیو وشواش ہو رمیا رام ۱
سو تو ہیں بسی کس ہنڈیا رمیّا رام — شر کے لیو وشواس ہو رمیا رام ۲
سو تو ہیں دید بھگ ہو رمیّا رام — گورو دیکھے موہی تھاپ ہو رمیّا رام ۳

گوبر کوٹ اٹھائیہو ہو رمیا رام — پری ہری جیہو کھیت ہو رمیا رام ۴
بدھی بل تہاں نہ پہنچے ہو رمیا رام — کھوجہو کہاں گئے ہو رمیا رام ۵

ترجمہ و تشریح (۱)۔ شاستر سے خوب دھوکا فریب کھا کر تم نے اُن پر وشواس کر لیا۔ (۲)۔ یہہ اصل میں بلنبی (کٹیا) کی طرح ہیں۔ جسمیں وشواس کرنے سے سر پھنس جاتا ہے۔ (۳) وید بھاگوت ایسے ہی ہیں۔ گورو نے مجھ کو ایسا ہی بتایا ہے۔ (۴)۔ تم نے گوبر کا قلعہ بنایا ہے۔ میدان کو چھوڑ کر بھاگو گے۔ ۵۔ وہاں بل بدھی نہیں پہنچتی ہے پھر تلاش کیسے ہو؟

سُنی من دھیرج دھر ہو ہو رمیا رام — من بڑی رہل لجائے ہو رمیا رام ۶
پھر پاچھے جنی ہیر ہو ہو رمیا رام — کالیوت سب آئے ہو رمیا رام ۷
کہیں کبیر سُن سنتو ہو ہو رمیا رام — مت ڈھگ کہی پھیلاؤ ہو رمیا رام ۸

ترجمہ و تشریح۔ (۶)۔ اے من! ایسا سُن کر دھیرج دھرو۔ گو تم کو بڑی شرمندگی اٹھانی پڑی۔ (۷)۔ (خیر جواب کرنا ہے کرو) جب سب کالبد یعنی جسم خاک میں ملیگا۔ تب پیچھے سے کیا تلاش کروگے؟۔ (۸) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اے سنتو! سُنو۔ قریب ہی میں رجال انہ پھیلاؤ ورنہ اسی میں پھنس رہو گے۔

بیلی سمایت

سنت کبیر کا بیجک

نواں حصّہ

* برہولی

آدی انت نہیں ہوتے برہولی	نہیں جرا بڑھاپو پیڑ برہولی	۱
نس باسر نہیں ہوت برہولی	بن پانی نہیں ہوت برہولی	۲
برہما دیک سنکادک برہولی	کہتی گئے یوگ اپار برہولی	۳
ماس اساڑھ ہی سیت برہولی	بوین کہہ گئے ساتوں بیج برہولی	۴

سنت استوتی

* یہ بھی ایک قسم کا راگ ہے۔ جو پوروب سے مخصوص ہے۔ اس کا ارتھ گایا کرنا اور دوشکل میں رہنے والی (بی) = ۲۔ رہولی = رہنے والی) فضول ہے گانے کا پوروب مین ڈھنگ ہی یہی ہے۔ کہ ہر مصرعہ کے آخر برہولی لگاتے ہیں۔ یوں تو اچھا ارتھ برہ والی۔ پریمنی بھی ہو سکتا ہے۔

بنت کوڑو ریت سینچو برہولی بنت نو پلّو پیڑ برہولی
روز گوڑو

ترجمہ و تشریح۔ (۱)۔ نہ اس کی ابتدا ہے۔ نہ انتہا نہ وہ جڑ ہے نہ پیڑ نہ پتا۔ (۲)۔ اُس مقام میں نہ دن ہے نہ رات نہ ہوا ہے نہ پانی۔ (۳)۔ برہما دک سنکا دک اپار یوگ بتا گئے۔ (جس سے کچھ فائدہ نہیں ہُوا۔ (۴)۔ اساڑھ ہی کے مہینے سے سردی نے جکڑ لیا۔ یعنی دُنیا میں آتے ہی جیو دُکھ میں پڑے۔ اور پیدائش کے سلسلہ میں سات قسم کے بیج بونے لگے۔ جو سات طرح کی سُرت سے مراد ہے۔ اور جس کے سلسلہ میں کرم دھرم بہت بڑھتے ہیں۔ (۵)۔ کرم کے بیج تو بو دیئے۔ اب کھیت کے رونہ گوڑنے اور سینچنے کی ضرورت لاحق ہوئی۔ اور طرح طرح کے کرم کرنے سے روز روز نئے نئے کونپل اور نئے نئے درخت پیدا ہوتے گئے۔ اور سنسار بن گیا۔

چھچھل برہولی چھچھلی برہولی چھچھل رہی تینوں لوک برہولی ۶
پھول پھلا ایک کھیل پھول برہولی پھولی رہل سنسار برہولی ۷
سو پھول بنا ہیں بھگت برہولی بندی پھول کے راول جاہیں برہولی ۸
سو پھول لوڑ تھیں سنت برہولی ڈنکی گو بیتال سانپ جانے برہولی ۹
بشہر منتر نہ مانے برہولی گاڑ کاٹ گیا اپار برہولی
زہر ہر لینے والا سانپ کا منتر جاننے والا۔

ترجمہ و تشریح۔ (۱) اس سنسار میں گھبیرتا نہیں ہے چھچھلاہٹ ہے

اور تینوں لوک پچھلے ہیں۔ (۷)۔ ایک اچھا پھول (باسنا) کا پھول رہا ہے۔ اور وہ کپھول سنسار ہے۔ (۸) اسی باسنا کے پھول کی بھگت لوگ بندنا کر کے اپنے اشٹ روپی راجہ میں سما جاتے ہیں۔ (۹) اس پھول کو سنت چنتے ہیں۔ اور اس کا اصلی روپ سمجھتے ہیں۔ باقی اور لوگ جو برہمہ دھوکے میں پڑے۔ اُن کو زہریلا سانپ ڈس گیا۔ (۱۰)۔ سانپ نے کاٹ کھایا اب زہر چڑھ گیا۔ زہر دُور کرنیوالے منتر کی خبر نہیں ہے۔ اور گاڑر جو سانپ کے جھاڑنے کا منتر جاننے والے سنت ہیں۔ وہ اپار بتاتے ہیں:

بیش کی کیاری لوئے برہولی　　بوڑھیت کا پچتاوہو برہولی　11

جنم جنم اوتریا برہولی　　پھل لیک کینل دارن برہولی　12

کہہ کبیر سنچ پائے ہو برہولی　　جو پھل چاکھ کہو مور برہولی　13

ترجمہ و تشریح (۱۱)۔ زہر کی کیاری بوئی ہے۔ اب چنتے ہوئے کیوں پچتاتے ہو۔ (۱۲)۔ جنم جنم یونیوں میں اوتار دھارن کرنا پڑا یہ پھل ملا۔ اور پھل بھی کیسا کنیر کی ڈالی کا۔ کڑوا اور بدذائقہ (۱۳) کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اگر میرا پھل تم چکھو۔ یعنی میرے اُپدیش سے فائدہ اٹھاؤ تو تم کو ابھی حقیقت کا پتہ مل جائے۔

برہولی سماپت

ستت کبیر کا بیجک

دسواں حصہ ہنڈولا

* پہلا ہنڈولا

بھرم ہنڈولنا جھولے سب جگ آئے

جہاں باپ پُنیہ کے کھنبھ دوا دُ میرو مایا ناہیں
تہاں کرم پٹلی بیٹھ کے لمبے کو کو نہ جھولے آئے ڈھلکے
کون کون
۲ تو بھ مرد آ بنشے بھرما کام کیلی ٹھانی
سُشبھ اسُشبھ بنائے ڈانڈی گہیو دونو پانی
۳ جھولے تو سن گندھرب منی جھولے تو سُرپتی اندر ماتھ

* یہ ساون بھادوں کا راگ ہے۔ درختوں میں ہنڈولا ڈال کر جھولتے وقت یہ راگ گاتے ہیں۔

بھرم ہنڈولا کال بیجک۔

۴ جھولے تو نارد شارد جھولے تو بیاس پھنیندر
جھولے تو برہمچی مہیش منی جھولے تو سورج چند
۵ آپ رزگن سگن ہوئے کے جھولیا گوبند

ترجمہ و تشریح

(۱) تمام دنیا بھر کے ہنڈولے میں جھول رہی ہے۔ (۲)۔ پاپ اور پنیہ کے دو کھمبے (ستون) ہیں۔ میر و پریت کا گولا ہے۔ اور مایا نے یہ ہنڈولا ڈالا ہے۔ کرم کی پٹڑی ہے۔ اس پر بیٹھ کر کون کون نہیں جھولتا یعنی سب جھولتے ہیں۔ (۳) لالچ اس کا ہنڈولے والا یعنی پینگ مارنے والا ہے۔ وشے اس پٹڑی کا بھمرا یعنی رسی کا پیچ ہے اور کام کیلی ہے۔ جو پٹلی یعنی تختہ میں گڑی ہوئی ہے۔ شبھ اور اشبھ کرم کے ڈنڈے ہیں۔ جن کو جھولنے والے دونو ہاتھ سے پکڑ رکھتے ہیں۔ (۴) دیوتا۔ گن۔ گندھرب۔ اپسرا۔ اندر۔ سارد۔ بیاس اور مہیش سب جھولنے والے ہیں۔ (۵)۔ برہما مہیش اور سورج چاند بھی جھول رہے ہیں۔ زیادہ کیا کہیں سگن اور رزگن ہو کر وشنو گوبند بھی جھول رہے ہیں۔

چھ چھ چودہ سات اکیس تین لوک بنائے
۶ چوکھانی بانی کھوجی دیکھو کھر کوئی نہ رہائے
شششی سورج پنس دن سندھی آوتھاں تتو پانچوں ناہیں
کال ہو اکال ہو رہے نہ رہے تہاں سنت پرلے جانہیں

کھنڈ ہُو برہمنڈ ہُو کھوجو　　کھٹ درشن آکھیو تت نانہہ
سادھو سنگ وچار دیکھو　　جیو نستری جانہہ
تہاں کے پنچھرے ہُو کلپ بیتے　　پرے بھومی ڈھلائے
سادھو سنگت کھوج دیکھو　　بہُری اُلٹی زمین سمائے
یتی جھولے کو بھے ناہیں　　جو سنگت ہو ہیں سوجان
کہیں کبیر ست سوکرت ملے　　تو بہُری نہ جھولیں آن

ترجمہ و تشریح - (۶) - چھ درشن چار وید - چودیا ودیا - سات رشی اکیس تنتو - (پنچ تن ماترا - پنچ بھوت - پنچ پران - چار نتہ کرن - دو پرکرتی اور پردھان) جن سے تینوں لوک بنے ہیں - (چار کھانی (انڈج پنڈج اُتبھج - استاور) سب کو اچھی طرح غور سے دیکھو - کوئی بھی تھر نہیں ہے (۷) - چاند - سورج - رات دن اور ان کی سندھیا کا سے سب جھولتے ہیں اور وہ مقام جہاں تنو بھی تنو نہیں ہیں - اور کال اکال پرے نہیں ہیں وہاں کوئی شاذ سنت جاتے ہیں - (وہ جگہ اس ہنڈولے سے پرے ہے (۸) - کھنڈ برہمنڈ کو دیکھو - کھٹ درشن بھی آزاد نہیں ہیں سادھو سنگ میں بیٹھ کر وچار کرو - جیو کو چھٹکارا صرف اسی سادھو سنگ سے ملتا ہے - (۹) - اس مقام یعنی اصلی پد سے جدا ہوئے - بہت کلپ گذر گئے - وہاں سے جیو نیچے زمین پر اُتر کر بھول گئے - سادھو سنگت میں بیٹھنے اور کھوجنے سے پھر اُلٹ کر اُس میں سما سکتے ہیں - اور پھر جھولے سے

پنچ سکتے ہیں۔ (۱۰)۔ لیکن اگر جھولنا ہی ہے اور کوئی سنت سوجھان واقفکار ہیں۔ تو اس جھولنے سے کچھ خوف بھی نہیں ہے۔ اگر ست سوکرت کبیر ملجائیں تو البتہ جھولے سے چھٹکارا ہو سکتا ہے۔

دوسرا ہنڈولا

بہو بدھی چتر بنائے کے — ہری رچو کریڑا راس
جاہی نہ اچھا جھولے کی — ایسی بدھی کہی کس کے پاس ۱
جھولت جھولت بہو کلپ بیتے — من نہیں چھوڑے آس
رچو ہنڈولا آہی بس دن — چاری جگ چھ ماس ۲
کہوں کے اوپر نیچ کہوں — سورگ بھولی لے جائے
اتی بھرمت بھرم ہنڈولنا — کوئی نہیں ٹھہرائے ۳
ڈرپت رہو یہی جھولے کو — راکھو یا دوارے
کہہ کبیر سن گوپال منتی — شرن ہری تو ہی پائے ۴

ترجمہ و تشریح - (۱)۔ بڑے صنعت کے ساتھ ہری نے کھیل کا راس رچا ہے۔ کوئی شخص ایسی بدھی والا نظر نہیں آتا۔ جسکو جھولنے کی خواہش نہیں ہے۔ (۲)۔ جھولتے جھولتے کلپ کلپانتر گزر گئے۔ مگر من کو آسودگی نہیں حاصل ہوئی۔ یہ رچا ہوا ہنڈولا رات دن چلتا

رہتا ہے۔ چار جگ اور چاروں مہینوں میں (۳)۔ کبھی پینگ اُوپر جاتی ہے۔ کبھی نیچے۔ کبھی کبھی بھُول سے سورگ کو لیجاتا ہے۔ یہہ بھرم کا ہنڈولا بڑا بھرمانیوالا ہے۔ کسی کو اس سے بچاؤ نہیں۔ اور نہ کسی کے لئے چھٹکارا ہے۔ (۴)۔ اس جھُولنے سے ڈرتے رہو۔ اور ہری سے بنتی کیا کرو۔ کہ وہ بچاوے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ کہ ہری بنتی سُنو اور اپنی شرن بخشو

نوٹ۔ (۴)۔ یادواے۔ گوپال وغیرہ کرشن جی کے نام ہیں۔ مگر عرصہ سے چونکہ یہ مالک کے نام سمجھے گئے ہیں۔ اس لئے کبیر صاحب نے اُن کو اس معنی میں استعمال کیا ہے۔ اس سے کبھی بھول کر بھی نتیجہ نہ نکالنا چاہیئے۔ کہ وہ کرشن جی کے اپاسک تھے۔ اسی طرح رکھوناتھ وغیرہ الفاظ کو سمجھنا چاہیئے۔

تیسرا ہنڈولا

لوبھ موہ کے کھمبھ دوؤ — من رچیو ہے ہنڈور
جھُولے جیو جہاں جہاں لے — کتہوں نہ دیکھو تھکت تھورا
پیتر جھولے چیتو رائیاں — جھُولے کہیں نہ جا سیو
چاند سُورج دوؤ جھُول ہیں — نا ہیں پایو بھیو
لچھ چوراسی جیو جھُولے — دھرتی بیٹھ دھائے

سن کا ہنڈولا

۳ کوٹی کلپ جُگ بیتے (گذرے)　　اجہوں نہ مانے ہائے
دھرتی اکاس دوا دجھول ہیں　　جھولے پون ہو نیر
۴ دیہہ دھرے ہری جھول ہیں (دونو)　　لکھ ہیں ہنس ہوا پان
(دھرکر وشنو)　　دیکھتے ہیں

ترجمہ و تشریح - (۱) من نے لوکھ موہ کے دو کھمبے گاڑ کر ہنڈولا بنایا ہے - جتنے جیو ہیں - سب اس میں جھول رہے ہیں - کسی کو ٹھور ٹھکانا نہیں ہے - (۲) - چالاک لوگ چالاکی کے ہنڈولے میں جھولتے ہیں - راجہ اور پرجا سب جھول رہے ہیں - چاند سورج دونوں جھولتے ہیں - مگر ان کو اس جھولنے کا بھید نہیں ملا - (۳) - چوراسی لاکھ جیو جھولے اور ان کو دوڑ کر جمراج نے گرفتار کر لیا - جھولتے جھولتے کروڑوں کلپ گذرے - ہائے! اب بھی جیو نہیں مانتے - آسمان زمین ہوا اور پانی سب جھول رہے ہیں - خود وشنو دیہہ دھاری ہو کر جھولے جن کو ہنس کبیر دیکھ رہے ہیں ٭

ہنڈولا سماپت

سنت کبیر کا بیجک

گیارہواں حصّہ

ساکھی

جہیا جنم مکتے سہتا تھا - تہیا ہتا نہ کوئے
چھٹی تمہاری ہوں جگا میں آزاد تھا - تو کہاں چلا بگوئے گمراہ ہو کر

ترجمہ - (۱) - جب تو جنم سے آزاد تھا اور جنم مرن کے بندھن سے مکت تھا - اُسوقت کوئی بھی نہیں تھا تیری چھٹی کے دِن میں بیدار ہوُا (میری بات سُن) تو کہاں گمراہ ہو کر چلا جا رہا ہے ؟

تشریح - ابتدا میں کچھ نہیں تھا - جب سرشٹی کے پرواہ میں شُرتی نیچے اُتری - اور پانچ گیان اندریوں کے نشو و نما کے سلسلہ میں وہ چھٹی من اندری کی طرف رجوع ہوئی - وہی گویا اُس کی چھٹی ہے - جب انسان میں من مکمل ہو کر

سوچنے سمجھنے کے قابل ہوتا ہے۔ تب ہی اُس کو تعلیم دی جا سکتی ہے۔ جب انسان میں من اومن شکتی پیدا ہوئی۔ اوسوقت گورو کبیر صاحب کے رُوپ میں پرگٹ ہوئے۔ یہ جاگنے کا مطلب ہے۔ اور جیو کو چیتانے لگے۔ کہ دیکھ اب تو غور و فکر کرنے کے قابل ہُوا ہے۔ اب گمراہ نہ ہو۔ حقیقت کو سمجھکر اُس حالت کو واپس چل جو پہلی تھی۔ اور جنم مرن سے آزاد ہو جا۔

شبد ہمارا تو شبد کا — سُنی مت جایو سَرک (جاؤ)
جو چاہو ہِت نتو کو — تو شبدے لیہو پرکھ (کو)
شبد ہمارا آدی کا — شبد ہی پیٹھا (داخل) پٹھا جیو
بھُول رہن کی ٹوکنی — گھورے کھالو کھیو (گھوڑے نے)
شبد بِنا سُرت آندھری — کہو کہاں کو جائے (اندھی)
دوار نہ پاوے شبد کو — پھر پھر کھٹکا کھائے (دروازہ)
شبد شبد بہُو انترے — سار شبد متھ نیوے (بہت) (خاص)
کہیں کبیر جہی سار شبد نہیں — دھرگ جیون سو جیوے (بھید) (قابل لعنت زندگی)
شبدے مارا گری پڑا — شبدے چھانڈا راج (جس کو) (ترک کیا)
جن جن شبد بوئیکیا — تنکو سریا کاج (گر)
شبد ہمارا آدی کا — پل پل گر ہو یاد (ان کا بن گیا) (کام)
انت چھیلگی ماہلی — اُوپر کے سب باد (آخر میں) (اندر کی) (برباد)

ترجمہ (۱)۔ شبد ہمارا ہے اور تو خود شبد کا (مجسّم) ہے۔ ہمارے شبد کو سُنکر ناکانی مت کر اگر رِچ تتو کے علم کی خواہش ہے۔ تو شبد کو پرکھ لے (۲)۔ ابتدا ہی سے شبد ہمارا ہے۔ اور شبد ہی جیو میں داخل ہوُا۔ اور جیو خود شبد سرُوپ ہے۔ یہ تیرا جسم پھُول رکھنے کی ٹوکری ہے۔ اور رکھی ہے اُس کو حیوان صورت اندریوں نے کھا کر برباد کر دیا۔ (۳)۔ بغیر شبد کے سُرت اندھی ہے۔ بغیر اس کے وچار نہیں ہو سکتا۔ کہو وہ کدھر کو جائے۔ اس کو شبد کا دروازہ نہیں ملتا۔ بار بار بھٹکتی رہتی ہے۔ (۵)۔ مختلف قسم کے شبد ہیں۔ جسمانی۔ مادی۔ دلی اور روحانی۔ شبد شبد میں بھید ہوتا ہے۔ تجھ کو صرف سار شبد کو متھ لینا ہے۔ باقیوں کو نظر انداز کرنا ہے جسکو یہہ سار شبد نہیں ملا۔ اُس کی زندگی قابل نفرت ہے۔ (۶)۔ شبد کی طاقت بیحد و حساب ہے۔ یہاں تک کہ طعن و تشنیع کے شبد سُن کر لوگ پست ہمت ہو کر گر پڑتے ہیں۔ اور تیاگ و یراگ کے شبد کو سُن کر راج پاٹ تک کو چھوڑ کر اداسی ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ اس شبد کی طاقت کو پرکھتے ہیں۔ اُن ہی کا کام بنتا ہے۔ (۷)۔ ہمارا شبد (گورو کا شبد) ہمیشہ اور ابتدا سے ہے۔ اس کا پل پل سُمرن کرتے رہو۔ لیکن اسکا خیال رہے کہ خارجی اور باہری شبد برباد ہونیوالے ہیں۔ آخر میں روحانی اور اندرونی ہی شبد پھل لاتے ہیں۔

تشریح۔ ابتدا میں شبد ہی تھا اور انتہا میں شبد ہی رہیگا۔ ساری رچنا شبد کی ہے۔ اور جتنے رُوپ دکھائی دے رہے ہیں۔ وہ سب شبد ہی کے ہیں:

سب کی آدی شبد کو جان سب کا انت شبد پہچان

شبد گپت تب رہا انام — تب پرگٹ تب دھریا نام
*شبد ہی مچھلی شبد ہی نیر — شبد شاہ اور شبد وزیر
شبد بتاویں ست کبیر — شبد ہی گاویں نانک پیر
شبد ہی بم اور شبد ہی پیر — رادھا سوامی کہیں سنو میرے بیر

ست پرش رادھا سوامی دیال جی

شبد کو یوں تو آکاس کا گن کہا جاتا ہے۔ مگر وہ اُس سے بھی اُونچے کی چیز ہے۔ رچنا میں ہر چیز مجسّم شبد ہے۔ جو کہتا ہے۔ وہ بھی شبد ہے جو سُنتا ہے۔ وہ بھی شبد ہے۔ اور جو جاتا ہے۔ وہ بھی شبد ہے۔ یوں بھی اگر غور کے ساتھ سمجھو۔ تو رچنا یا سرشٹی حرکت کا نام ہے۔ جہاں حرکت ہوتی ہے وہاں شبد بھی ہوتا ہے۔ اور جہاں حرکت نہیں ہے۔ وہاں بھی شبد ہی ہے۔ کیونکہ شبد ہی پرم تتو اور برہم تتو ہے۔ اسی شبد نے جیو کی شکل میں صورت اختیار کی ہے:۔

اِسی شبد میں تمام مدارج قایم ہیں۔ اُوپر کی طرف شبد زیادہ طاقتور ہے جوں جوں شبد کا نیچے کی طرف اُتار ہوتا آیا ہے۔ ویسے ہی اس میں فرق ہوتا گیا ہے۔ باہری شبد اِس قدر لطیف اور زِمل نہیں ہیں۔ جیسے کہ اندرونی شبد ہیں:۔

اِس شبد کی طاقت کو بیوہار کی جگت ہی میں دیکھو۔ طعنہ تشنیع کے شبد کو سُنکر آدمی خودکشی کر بیٹھتے ہیں۔ اور تیاگ کے شبد سے گھر بار چھوڑ دیتے ہیں۔ اِس لئے یہ شبد سوچنے اور وچارنے کے قابل ہے۔ اور جو لوگ اِس پر غور کرتے رہتے ہیں۔ اُن کا کام بن جاتا ہے۔ باقی خالی رہتے ہیں جو لوگ اِس شبد کو چت دیتے ہیں۔ وہ اپنی زندگی کو سپھل کر لیتے۔ جو لوگ

ایسا نہیں کرتے وہ اندریوں کے لذات میں پھنسکر ہلاک ہوتے ہیں ۔
شبد کو سنکر ہی سُرت بیدار ہوتی ہے ۔ اور اگر شبد نہ ہو تو سُرت اندھی ہوکر اِدھر اُدھر بھٹکتی رہتی ہے ۔ اور اُسکو شبد دوار نہیں ملتا ۔ شبد اندھیرے میں بھی کام کرتا ہے ۔ یہاں تک کہ پرسلت کے دنوں میں جب آسمان پر جگمگاتے ہوئے تارے تک نہیں ہوتے ۔ اور جھونپڑوں کے چراغ گُل ہوجاتے ہیں ۔ بھولا بھٹکا مسافر کُتے کی آواز کو پکڑ کر چلتا ہے ۔ اور جہاں سے آواز آتی ہے وہاں جاکر پہنچ جاتا ہے ۔ اور آرام و راحت پاتا ہے ۔ اسی طرح اس جسم میں بھی اُس کے اندر نانا پرکار کے شبد ہوتے ہیں ۔ ان میں سار شبد مکھیہ ہوتا ہے باقی کام بنانیوالے نہیں ہیں ۔ وہ اُلٹے پھنسا دیتے ہیں ۔ شبد کی دو قسمیں ہیں ۔ دُھن آتمک اور برن آتمک ..... دُھن آتمک وہ ہے ۔ جس کی دُھن سُنائی دے ۔ جیسے ٹن ٹن گھنٹے کی دُھنی ہے ۔ اور برن آتمک ان کو کہتے ہیں جو لب و زبان اور حرفوں کے ذریعہ اظہار میں آتے ہیں ۔ یہی دو قسم کے نام بھی کہلاتے ہیں ۔ اب اگر کوئی شخص زبان سے رام رام کہتا رہتا ہے ۔ تو اُس کو اتنا فائدہ نہیں ہوتا ۔ لیکن اگر وہ اصلی نام کی دھن کو اپنے اندر سُنے تو سنتے ہی فوراً فائدہ حاصل ہو ۔ یہ ساتویں دوہے کا ارتھ ہے ۔ سُمرن کرنے کی یہی سچی اور اصلی بدھی ہے ۔ کبیر صاحب خود فرماتے ہیں : ۔

سہجے ہی دُھن ہوت ہے ہر دم گھٹ کے مانہہ
سُرت شبد میلا بھیا مُکھ کی حاجت نانہہ

یہی سُرت شبد یوگ کہلاتا ہے ۔ اور سنت مت میں اُسی کو سمرن اور بھجن کہتے ہیں ۔ ظاہری سُمرن کی نسبت کبیر صاحب کا فتوے اسطرح ہے

مالا تو کر میں پھرے جیبھ پھرے مُکھ مانہہ
منوا تو دہ دس پھرے یہہ تو سُمرن ناہہ
کبیر مالا کاٹھ کی لاکھ جتن کا پھیر
کرکا منکا ڈار کے من کا منکا پھیر

انتری سُرت شبد یوگ کے ابھیاس سے حد درجہ کی یکسوئی ہوتی ہے یہ بات رسمی اور باہری سُمرن سے نہیں ہوتی :-

تن تھیر من تھیر سنگل تھیر سُرت نرت تھیر ہوئے
کہیں کبیر اس پلک کو کلپ نہ پاوے سوئے

اندرونی شبدوں کے ابھیاس سے لطافت اور طاقت آتی ہے کیونکہ سُرت جس مقام پر چڑھ کر وہاں کے شبد کو سنتی ہے۔ اُس میں وہاں کی لطافت کا اثر پیدا ہوتا ہے۔ اس یوگ کے شغل کو ہم نے اپنے "پنتھ سندیش" نامی کتاب میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے۔ دوسری کتاب "سرت شبد یوگ کلپدرم" ضخامت ۵۰۸ صفحہ میں بھی کچھ بیان آیا ہے۔ ناظرین ان کو مطالعہ کرلیں۔ تاکہ شبد کا بیان اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔ پہلی کتاب میں سنتوں کے مسلسل اور باقاعدہ فلسفہ کی صراحت اور وضاحت ہے۔ دوسری کتاب میں ستر خواہ بہتر مہاتماؤں وسنتوں کا تذکرہ بھی ہے جنہوں نے کبیر صاحب کے سلسلہ میں اور اُن کے بعد سُرت شبد یوگ کا پرچار کیا ہے :-

---

جن جن سنبل نا کیا زادِ راہ اُس پُر پاٹن آئے
جھالی پرے تن انتوے اندھیرا ختم ہونے پر سنبل کیو نہ جائے زادِ راہ

صنبل یا زادِ راہ

یہاں ٹی سنبلی کری لے آگے بکھمی بڑھا باٹ
سو رگ لیا ہن سب گئے جہاں بنیا نہیں ہاٹ ۹
خرید لے بازار

ترجمہ و تشریح - (۸) - جس نے اِس مانُش شریر رُوپی شہر میں آکر توشۂ آخرت کا انتظام نہیں کیا۔ وہ زندگی کے دِن کے ختم ہونے اور موت کی تاریکی کے ظاہر ہوتے وقت اُس سفر کے زادِ راہ کا انتظام نہ کر سکیگا۔ (۹) - جو کچھ کرنا ہے وہ یہاں ہی کر لے۔ کیونکہ آگے ٹیڑھا راستہ ہے سب لوگ بہشت خریدنے کے لئے جاتے ہیں - مگر آگے چل کر وہاں بنیا ہے۔ نہ باٹ ہے۔ وہاں ان کو مایوس اور پریشان ہونا پڑے گا ؛

جیوں میں جیو

جو جانہو جیو آپنا کرہو جیو کو سار
جیرا ایسا جانتے ہو پاہونا ملے نہ دُوجی بار ۱۰
جان مہمان دوسری مرتبہ

ترجمہ و تشریح - (۱۰) - اگر یہ سمجھتے ہو۔ کہ جیو اپنا ہے۔ تو اس کی فکر رکھو۔ اُس کے سار کو سمجھو۔ اس کو آراستہ کرو۔ کیونکہ یہ مہمان پھر تم کو نہ ملے گا۔ اور تم مانش جنم کہاں پاؤ گے ؛

مالک میں مالک

جو جانہو جیو آپنا جو جانو سو جیو
پانپ چاہتے جانہو آپنا پنیا مانگی نہ پیو ۱۱
عزت چاہتے ہو پانی مانگ کر پیو

ترجمہ و تشریح - (۱۱) - اگر مالک کو اپنا سمجھتے ہو۔ تو اپنے جیو کا علم خواہ ذات کا علم حاصل کر لو۔ اپنے آپ کو پہچانو۔ اگر عزت و آبرو قایم رکھنی ہے۔ تو کسی غیر سے پانی مانگ کر نہ پیو۔ اپنے اندر کے مان سرووَر میں داخل ہو کر تر پتی حاصل کرو۔ تب مالک کی سمجھ آئے گی۔

پانی پیادت کا پھرو گھر گھر سایر بار
پلاتے ہوئے کیچ
رت ستاونت جو ہوئیگا پیویگا جھکھ مار سمندر پانی
پیاسا

ترجمہ و تشریح - (۱۲) دوسروں کو پھر پھر کر پانی نہ پلاؤ۔ سب کے گھر میں سمندر لہراتا ہے۔ جو پیاسے ہوں گے خود جھک مار کر پیویں گے مطلب یہ ہے۔ کہ تم اپنا کام بناؤ۔ فضول اُپدیش دینے کی ہوس میں نہ پڑو جو ادھکاری ہوں گے۔ آپ مجبور ہو کر سُدھر ینگے۔ کیونکہ اُن کے اندر بھی آبِ حیات کے سرچشمے موجود ہیں۔ وقت پر وہ خود اپنی سُدھار میں لگیں گے۔

ہنسا موتی بکنیا کنچن کٹار بھرائے
بگ رہے ہیں سونے مشت بھرے ہوئے
جو جس مرم نہ جانے سو تس کہا کرائے
جیسا کہیں
ہنسا تم سُبرن برن کا برنوں میں تو ہی
سونے رنگ کیا کہوں
ترور پائے پہیلیہو تبے سراہوں چھوہی
تالاب پاکر بلاس کرکے مرتب تعریف کروں گا پریم کی
ہنسا تو تو سبل تھا ہلکی اپنی چال
ہل والا چال

۱۵ رنگ کو رنگی رنگیا کیا اور نگوار
ہنسا سرووَر تجی چلے دیہہ پری گو سُون
دوسرے پریم
کہیں کبیر پکاری کے تیئی جسم در تیئی پڑگیا تھون خالی
۱۶ ہنسا بک یک رنگ لکھو چرہیں ایک ہی تال
وہی دروازہ وہی سمتھان
چھیر نیر جانئے بگلے جانئے بک چرہیں اگھرے تیہی کال
دودھ پانی بگلے ظاہر ہوں اسی وقت

ترجمہ معہ تشریح - (۱۳) - اے ہنس! میں سونے کے تھال میں بھرے (اُپدیش کے) موتی بیچتا ہوں۔ جو جس چیز کی قدر نہیں جانتا وہ کیا کرے۔ (تم ہنس ہو۔ موتی کے قدر دان۔ تم ان کو لو) (۱۴) - اے ہنس تم اصل میں (چمکتے ہوئے) سونے کے رنگ والے ہو۔ تمہاری (ذات کی) تعریف کیا کروں۔ مگر بات تب ہے۔ جب مان سرووَر میں چل کر بلاس کرو۔ اس وقت البتہ تعریف کی بات ہے۔ (۱۵) اے ہنس تم توبل والے اور ہلکی چال والے تھے۔ افسوس اور کی صحبت اختیار کر کے تم اس رنگ برنگی سے رنگ گئے۔ (جیو کو بھرم ہوا۔ وہ کمزور ہو گئے اور دوسروں کی اپاسنا کر کے اُن کے ماتحت ہوئے۔ اور کمزور بن گئے۔) (۱۶) - اے ہنس تم اس تالاب رُوپی شریر کو چھوڑ کر چلے۔ تمہارا جسم خالی پڑ گیا۔ کبیر صاحب پکار کر فرماتے ہیں۔ کہ اِس شریر کے چھوٹنے سے کیا ہوا۔ پھر وہی دروازہ اور پھر وہ اسمتھان رہیگا۔ یعنی تم اگر سنبھلے نہیں تو واگون کے چکر میں جھولتے رہوگے۔ (۱۷) - ہنس اور بگلے ایک ہی رنگ کے سفید ہیں۔ اور ایک ہی تالاب کے کنارے چرتے ہیں۔ مگر اپنے سوبھاو اور چال سے پہچانے

جاتے ہیں۔ ہنس دودھ اور پانی کو الگ کر دیتے ہیں سمار تو ہنس لیتے ہیں اور اسار کی طرف بگلے جھکتے ہیں۔ جب یہ حالت ہوتی ہے۔ تبھی بگلے اپنے رُوپ میں پرگٹ ہوتے ہیں۔

ہرن روپی جیو

کاہے ہرنی دُوبری چرے ہریرے تال
کیوں
لچھ لاکھ اہیری یک مرگا کیتک ٹارے بھال تالاب
۱۸ شکاری ہرن کتنوں کے ٹالے بھالے

ترجمہ و تشریح - (۱۸) - ہرن رُوپی جیو کیوں دُبلا ہے۔ با حالانکہ وہ سنسار کے ہرے بھرے تالاب کے کنارے چرتا ہے۔ سبب یہ ہے۔ کہ ادھی بھُونک ادھی دیوک ادھیا تک لاکھوں دُکھ رُوپی شکاری اِس ایک ہرن کے پیچھے پڑے ہیں۔ وہ کس کس کے بھالے کو ٹالیں۔

شکار روپی شکاری

تین لوک بھو پنجرا پاپ پُنیہ بھیو جال
ہوئے
سکل جیو ساوج بھئے ایک اہیری کال
۱۹ شکار شکاری
لو بھے جنم گنوائیا پاپے کھایا پُنیہ
تاریخ میں پاپ نے خون
۲۰ آدھی سوں آدھی کہے تا پر میرا کھنیہ

ترجمہ و تشریح - (۱۹) - تین لوک پنجرا ہے۔ پاپ پُنیہ جال ہیں۔ اور جیو شکار ہو رہے ہیں اور ایک اکیلا کال شکاری ہے۔ (۲۰) سارا جنم لالچ نے بس میں ضایع کر دیا۔ یہ سچی بات لاکھ بات کی ایک بات ہے۔ اگر اس میں پھر بھی کوئی جیو کو بھرم و دھوکا دیکر اور طرح سے آدھی بات کہکر سمجھاوے۔ اور

اِن کو لالچ دے۔ کہ ایسا نہیں ویسا۔ تو اُس پر مجھ کو غصہ آتا ہے۔ آدھی سے آدھی کہنے کا مطلب یہہ ہے۔ کہ انسان کی عقل یوں بھی آدھی ہے۔ پوری نہیں۔ صرف مائنشی بدھی ہے۔ اور اس میں بھی اگر کوئی شخص اپنی بُدھی ملا کر اور بھی اس کو ناقص و گمراہ کر دیتا ہے۔ تو وہ ٹھیک نہیں ہے۔ بات صاف صاف ہونی چاہیئے۔ جو کوئی کرم دھرم کے ذریعہ مکتی دلاوے۔ اور پاکھنڈ پھیلا دے۔ تو وہ پاکھنڈ مارتہ ہے۔ کبیر صاحب سچی بات کہتے ہیں ؛

آدھی ساکھی

آدھی ساکھی سر کھنڈے جو نر وارِی جائے
کام چلاوے سلیجھ ملی گائے
کہیا کا پنڈت کی پوتھیاں رات دِوس ملی گائے
دن ملکر

۲۱

ترجمہ و تشریح۔ (۲۱)۔ کبیر صاحب کی آدھی ساکھی اگر سمجھ لیجائے تو بیڑا پار ہے۔ یہہ پنڈت کی پوتھیاں نہیں ہیں۔ کہ رات دن سب مل کر پڑھتے رہو۔ اور پھر بھی اندھے کے اندھے بنے رہو ؛

پانچ تتو کا پُوتلا گیکتی رچی میں کی
کیہ
میں تو ہی پُوچھوں پنڈتا شبد بڑا کی جی
پانچ تتو کا پُوتلا مائنش دھریا نام
انسان
ایک کلا کے بیچرے بِگل بھیا سب ٹھام
علیحدہ ہوئے ہی بیا کل ہوا

۲۲

پانچ تتو کا پوتلا

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۲)۔ پانچ تتو کا پُتلا ہے انسان۔ اور اُس نے یہہ یکتی کی۔ کہ "مَیں مَیں" کرنے لگا۔ اور اصلیت کو بھول بیٹھا۔ اے پنڈت! میں تجھ سے پُوچھتا ہوں۔ شبد بڑا ہے کہ جیو بڑا ہے۔ (۲۳)۔ پانچ تتو کے پُتلے کا نام انسان دھرا ہُوا ہے۔ اُس کی ایک کلا بگڑ گئی۔ یعنی وہ "مَیں مَیں" کرنے لگا۔ اب جس جس شریر میں جنم لیتا ہے۔ اس "میں پنے" کی وجہ سے پریشان رہتا ہے۔ اور دُکھی ہوتا ہے ؛

رنگ ہی تے رنگ اُوپجے — سب رنگ دیکھا ایک
گون رنگ ہے جیو کا — تاکر کرہُو بدیک
جاگرت روپی جیو ہے — شبد سوہاگا شیش
جڑہ بُود جل کُوکُو ہی — کہہ کبیر کوئی دیکھ

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۴)۔ رنگ سے رنگ پیدا ہوتا ہے۔ دو رنگ کو ملا دو تیسرا رنگ پیدا ہو جائیگا۔ جیو کو سنسار کا رنگ لگا۔ اور اُسکے رنگ سے وہ رنگین ہو گیا۔ حالانکہ اصل میں اگر رنگ سوچ ہے بھی تو وہ ایک ہی ہے۔ تتو دو نہیں ہیں۔ ایک ہیں۔ سوچو۔ جیو کا رنگ کیا ہے۔ اُسکا وچار کرو۔ (۲۵)۔ جیو پنے کا ابھمان صرف جاگرت اوستھا میں ہوتا ہے۔ اُس میں سنساری شبد کا جو شیش سوہاگا لگا۔ تو وہ پھندے میں پڑ گیا اس نور و بُوند کی کُوکُو ہی کو دیکھو۔ کیا تھا کیا ہو گیا۔ کس طرح جیو پنے کا ابھمانی بنا ہُوا ہے کُوکُو ہی یا کُوکڑی ایک قسم کا روگ ہوتا ہے۔ جو پانی کی بُوند پڑنے سے اناج کے خوشوں میں لگ جاتا ہے اسی طرح اس

جاگرت کے "میں پنے" کے ابھمان نے اُس کو کچھ کا کچھ بنا دیا ہے ۔

پانچ تتو لے یہ تن کیِنھا سو تن لے کا کیِنھ
کرم کے بس جیو کہت کیِئے کرم ہی کو جیو دیِنھ ۲۷
پانچ تتو کے بھیتر لیپت گُپت لبتو اسھان دیا
برلے مرم کوئی پائے ہے گورو کے شبد پرمان ۲۸

ترجمہ مع تشریح ۔ (۲۶) ۔ پانچ تتو کے میل سے جسم بنا ۔ اِس جسم کو پاکر کیا کیا ۔ کرم کیو جہ سے یہہ جیو کہلاتا ہے ۔ اور کرم ہی کی وجہ سے بندھن میں ہے ۔ پھر بھی کرم کا سودائی اور شیدائی بنا ہُوا ہے ۔ (۲۷) انہیں پانچ تتوں کے درمیان پوشیدہ شے اور اصل جوہر کا مقام ہے ۔ صرف گورو کے شبد کی شہادت سے کسی شاذ شخص کو اس بھید سے واقفیت ہوتی ہے ۔

آسن تکھت اڑی آسن پنڈ جھروکھے نور
جا کے دل میں ہوں لبوں سینا پیئے ہجور ۲۸
ہر دیا بیچر آرسی مکھ دیکھا نہیں جائے
مکھ بھی تب ہی دیکھئے جب دل کی دُبدھا جائے ۲۹

ترجمہ معہ تشریح - (۲۸) - سُن کے تخت پر آڑا آسن لگا کر بیٹھے - اور اپنے پنڈ (جسم) کے جھروکے سے نور (دیکھے اور میرا (کبیر صاحب کا) دھیان لگاوے - میں اُس کے دِل میں اپنی پاکی و پاکیزگی کی فوج لئے ہوئے حاضر اور آباد رہتا ہوں - آسن غلط العام فصیح ہے جیسے خالص کو نخالص کہتے ہیں - (۲۹) دل کے اندر آرسی (آئینہ) ہے مُنہ دیکھا نہیں جاتا - اپنے مُنہ کا جلوہ اُسوقت نظر آتا ہے - جب دِل کی دُبدھا دور ہو جاتی ہے:

اُونچے گاؤں پہاڑ پر اُو موٹے کی بانہہ
ایسا ٹھاکر سیئے اُبرے جاکی چھانہہ ۳۰
خدمت کرو پناہ ہے جس کے سایہ

ترجمہ معہ تشریح - (۳۰) - پہاڑ کی بلندی پر مقام کرے اور کسی بڑے کا ہاتھ پکڑے (بیعت کرے) خدمت بھی ایسے آدمی کی کرنی چاہئے - جسکے سایہ کی پناہ نصیب ہو - (اشٹ اُونچے سے اُونچا باندھنا چاہئے *

جبھی مارگ گئے پنڈتا تبھی گئی بہیر
جس راہ اسی
اونچی گھاٹی رام کی تبھی چڑھ رہے کبیر ۳۱
نادان اس پر
ہے کبیر نہیں اُتر رہو سنبل پر وہ نہ ساتھ
اترا راہ پروہت
سنبل گچھے پگ تھکے جیو برا نو ہاتھ ۳۲
راہ گم ہوا پاؤں غیر

ترجمہ و تشریح - (۳۱) جس راہ سے پنڈت گئے اسی راہ سے

رام کی اونچی گھاٹی

نادان بھی گئے۔ دونوں کرم کرتے ہوئے پتری لوک اور مرتیولوک میں بار بار آتے جاتے رہے۔ رام کی اُونچی گھاٹی پر صرف کبیر صاحب چڑھے (۳۲) اُنکو پنڈت لوگ کہتے ہیں۔ اے کبیرا تم گھاٹی پر سے اُتر آؤ۔ کیونکہ ساتھ میں زادِ راہ اور پروہت (راہ دکھانیوالے برہمن) نہیں ہیں۔ زادِ راہ اگر کم ہو گیا۔ اور چلتے چلتے پاؤں تھک گئے۔ تو پھر تمہارا جیو غیروں کے ہاتھ پڑ کر دُکھی ہوگا۔ (اُسپر کبیر صاحب اس طرح فرماتے ہیں) ؎

کبیرا کے گھر شکھر پر (چوٹی) جہاں سلہلی کیل
پانوں نہ ٹکے پپلیکا (پیچدار) کھلک نہ لادے بیل ۳۳
بن دیکھے کا دیس ہے (خلق) بات کہے سو کور
آپ ہی کھاری کھات ہے (کھانا) بنیجت پھرے (بیچتے پھرتے ہیں) کپور (اندھا نادان کافور) ۳۴

کبیر صاحب کا گھر

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۳)۔ اے پنڈت تو اتم ایسا نہ کہو۔ کبیر کا گھر پہاڑ کی چوٹی یعنی اُونچے اسستھان میں ہے۔ جس میں بنک نال کا پیچدار راستہ ہے۔ وہاں چیونٹی کا پاؤں بھی نہیں ٹھہرتا اور نہ دُنیا کے کرم کا بوجھ بیل پر لادا جاتا ہے۔ وہاں کرم کی گتی نہیں ہے۔ نہ کرمی جیو رُوپی چیونٹی کا گذر ہے۔ (۳۴)۔ وہ بنیر دیکھے ہوئے کا دیس ہے۔ جو اُس کی باتیں سُناتا ہے۔ وہ اگیانی اور مُورکھ ہے۔ اے پنڈت تا تمہارا تو یہہ حال ہے۔ کہ تم خود کھاری (شورہ کھاتے ہو۔ اور اسی کو کپور (کافور) سمجھ کر بیچتے ہو۔ تمہاری بات میں کیا مانوں ؎

۱

شبد شبد سب کوئی کہے وا تو شبد بدیہہ
جبھیا پر آوے نہیں نرکھ پرکھ کر لیہہ (لیو) ۳۵
پربت اوپر ہر لسے گھوڑا چڑھی پسے گانوں
بنا پھول کیو ورس جاہے کہو برکے نانوں ۳۶

سار شبد بچار

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۵)۔ سب لوگ شبد شبد کہتے ہیں۔ مگر اس شبد یعنی سار شبد کا جیبھ آکار نہیں ہے۔ نہ وہ زبان پر آتا ہے۔ صرف نرکھ پرکھ اس کا انبھو کرو۔ (۳۶)۔ پہاڑ (سب سے اونچے) پر مالک رہتا ہے اور اس کا گانوں شبد (کی بجلی) کے گھوڑے پر لسیا ہے۔ اس مقام میں بھونرا روپی روح بغیر پھول کے لذت تلاش کرتی ہے۔ بھلا اس پھول کے درخت کا نام تو بتاؤ۔

چندن باس نواہو تجھ کارن بن کاٹیا
جیوت جیو جیتے جی مارہو مویے مویے نہ پتیا ۳۷
چندن سرپ لپیٹیا چندن کاہ کرائے
رودم رودم بش بھو گیا امرت کہاں سمائے ۳۸
جوں ساگر اوپی سمسان سل سب یک روپ سمان
کہیں کبیر ساوج کی گتی تب کی دیکھی بھوکان ۳۹

بابستا

ترجمہ معہ تشریح - (۳۷)- چندن رُوپی باسنا کی خوشبو کو ترک کر دو میں (کبیر صاحب) نے تیرے (جیو کے) واسطے باسنا کے جنگل کو کاٹ دیا۔ جیتے جی ریاضت وتپ وغیرہ کی تکلیف نہ سہو۔ مرنے پر یہہ سب بے فائدہ ہوں گے۔ (۳۸) چندن رُوپی باسنا کا بھی اِتنا قصور نہیں ہے۔ اُس میں میرے تیرے پنے کا سانپ لپٹا ہُوا ہے۔ چندن بیچارہ کیا کرے۔ اِسی میرے تیرے پنے کا زہر سرایت کر گیا ہے۔ اُسمیں امرت کیسے آئے۔ (۳۹)- سب لوگ متو کی خوشی میں شمشان بھومی کے پتھر ہو گئے۔ اور سب ایک روپ کے بن گئے۔ پُوجنے لگے پتھر۔ اور اُن کو پتھر ہونا ہی تھا۔ اس جیو رُوپی شکار کی حالت کا کیا بیان کیا جاوے اُس کو باسنا کے سلسلہ میں بھُوگ لگ آتی ہے۔ اور چونکہ باسنا میں میرا تیرا پنا ہے۔ وہ کال کا شکار ہوتا اور جنمتا مرتا رہتا ہے:

گہی ٹیک چھوڑے نہیں — جیبھ چوچ جر جائے
(اختیار کی ہوئی)
بیٹھا کہا انگار — ہے جاہی چکور چبائے
(جل) (کیا)
چکور بھروسہ چندر کے — بنگل تپت انگار
(بنگل گیا گرم)
کہہ کبیر ڈاہے نہیں — ایسی بستو لگار
(جل) (لگن)

۴۰

۴۱

ٹیک اور لگن

ترجمہ معہ تشریح - (۴۰)- چکور اختیار کی ہوئی ٹیک کو نہیں چھوڑتا انگارے میں کیا مٹھاس ہے۔ مگر وہ اُس کو چباتا ہے۔ اور زبان وچونچ کے جلنے پر بھی نہیں چھوڑتا۔ (۴۱)- چکور چاند کے بھروسہ پر گرم انگارے کو پیچھے

نگل جاتا ہے۔ کبیر صاحب کہتے ہیں۔ کہ وہ اُس کو نہیں جلاتا۔ لگن ایسی ہی چیز ہوتی ہے:

جھلمل جھگرا جھولتے باکی چھوٹی نہ کاہو
گورکھ اُنکے کال پور کون کہاوے ساہو
گورکھ رسیا یوگ کے ہم پوئے نہ جاری دیہہ
ماس گلی ماٹی ملی کورے مانجی دیہہ

ترجمہ معہ تشریح - (۴۲) جھلمل کہتے ہیں دھندکارواں روشنی کو جو ہٹھ یوگ میں چت کو لگاتے ہیں۔ وہ اوروں سے ذرا بڑھ کر جھلملی روشنی کے جھگڑے میں جھولتے ہیں۔ اُس سے آگے نہیں بڑھتے۔ اور پھر مرتے جنمتے ہیں۔ کسی کی باقی نہیں رہ جاتی۔ ہٹھ یوگ کے پھل کا تمغہ برابر ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گورکھ ناتھ یم لوگ ہی میں رہے۔ کیونکہ ہٹھ یوگ کا مطلب ہی شریر کی پسٹی کا ہے۔ شریر ہی بندھن کا کارن ہے۔ جب اُنکا یہہ حال ہوا۔ تو پھر ساہو اور بچنے والا کون کہا جا سکتا ہے۔ (۴۳) گورکھ ناتھ یوگ کے رسیا تھے۔ مرنے پر شریر کو بھسم نہیں کرانے دیا۔ بلکہ اسکو زمین کے نیچے گڑوایا۔ نتیجہ کیا ہوا۔ گوشت گلکر مٹی میں مل گیا۔ انہوں نے شریر کو کورا ما نجھا دیا۔ شریر کا تو یہ حال ہونا ہی چاہیئے تھا۔ (ہٹھ یوگ سے عمر و جسمانی طاقت بڑھ جاتی ہے۔ مگر اس سے لابھ کیا یوں تو کئی درختوں کئی جانوروں کی عمریں بڑی ہوتی ہیں۔ اور

وہ سخت جان و مضبوط ہوتے ہیں۔ اس یوگ سے پرم پد کی پراپتی نہیں ہوتی۔

بن تے بھاگ بیہڑے پڑیا کرہا اپنی بان
بیدن کرہا کاشوں کہے کو کرہا کو جان
بہت دکھ دوس سے تے ہٹیسیا سن کون سمادھی لگائے
کرہا پری گا گاڑا بیں دوری پرے پچتائے
کبیر بھرم نہ بھاجیا بہو بدھی دھریا بھیکھ
سائیں کے پرچے بنا انتر پری گو ریکھ

ترجمہ و تشریح

(۴۴)۔ کرہا من سے مراد ہے۔ وہ چنچل ہے۔ اپنی عادت کے موافق جسم روپی بن سے بھاگ کر بیہڑ روپی دماغ کے مختلف مقامات میں جاکر گرتا پڑتا رہا۔ وہ اپنا دکھ کس سے کہے۔ اور کون اس کو سمجھ سکتا ہے۔ (۴۵)۔ بہت دنوں تک سالکوں کے طریقہ کے موافق طریق یا پنتھ میں چلا کیا۔ اور اس استھان میں جاکر سمادھی بھی لگائی۔ وہ بھی ایک خطرناک گڈھا ہی تھا۔ کیونکہ اس میں بھی قید و بند کی حالت ہے۔ اس طرح وہ اصلیت سے دور رہو کر پچتاتا ہے۔ (۴۶)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں انسان ہزاروں بھیس بناتا ہے۔ مگر بھرم نہیں بھاگتا۔ جب تک سائیں کا پرچے (وصال) نہیں ہوتا۔ انتر میں ریکھا پڑ جاتی ہے۔

بِن ڈانڈے جگ ڈانڈیا سورٹھ ڈانڈ پہ یا ڈانڈ
بانٹن ہارا دنڈیا جراد دنڈ سولہ تے مینھی چڑے کھانڈ
لو بھیا گور
نقسیم کرنے والا لینی گڑ (قند) سیاہ سے

۴۷

ترجمہ معہ تشریح - (۴۷)۔ ڈنڈ کوئی نہیں ہے۔ مگر دُنیا ڈنڈے رہی ہے۔ اگر زندگی سہولیت کے ساتھ بغیر انانیت اور ممتو بھاو کے گذرے تو کوئی دُکھ نہ ہو۔ مگر جیو سولہ ڈنڈ میں پڑا ہُوا ہے۔ پانچ کرم اندریاں پانچ گیان اندریاں - چار انتہہ کرن (من - بدھ - چت - آہنکار) اور باقی دو مایا کا ممتو اور آتما پنے کا ممتو۔ یہ سولہ طرح کی مامتا اور میرا تیرا پنا ہے۔ اور یہی سولہ طرح کا میرا تیرا اپنا ڈنڈ والا ہے۔ اسی کو سولہ کلا بھی کہتے ہیں۔ ان میں سے من سب میں ممتو کا بانٹنے والا لالچی ہے سب کو تھوڑی تھوڑی ممتو کی چاٹ دے کر جو سہتول تھی پھینکدی باقی سوکشم کو اپنے لئے رکھ لیا۔ کیونکہ گُوڑ سے کھانڈ میں مٹھائی زیادہ ہوتی ہے۔ ڈنڈ کے کارن یہی سولہ قسم کے میرا تیرا پنا ہیں۔

ملیاگر کے پاس میں برکش رہا سب گوئے
کہیے کو چندن بھیا (درخت) ملیاگری نہ ہوئے (کہنے) ۲۸
ملیاگر کے پاس میں بید صو ڈھاک پراس
بینا بانس کہوں نہ بید جیا (سرایت) ۲۹

ترجمہ معہ تشریح - (۴۸)۔ ملیاگری چندن کے پاس بہت سے درخت

چھپے طور پر اُگے تھے۔ کہنے کو گو وہ چیلے ہو گئے۔ مگر ملیاگری نہیں ہوئے۔ پھر بھی ان حیثیت اور حالت میں فرق رہا۔ (۴۹)۔ ملیاگری کی قربت نے ڈھاک اور پراس میں تو اثر کر لیا۔ مگر بانس جو مدتوں اُنکے پاس رہا اثر سے خالی رہا۔ (کیونکہ اُسکے اُوپر کی چھال اثر کو روکتی رہی)

مشرک اور بیچ کی ان سمجھی

چلتے چلتے پگ تھکے نگر رہا نو کوس
(دسواں دوار) (پانوں)
بیچ ہی میں ڈیرا پرا کہو کون کا دوس ۵۰
(کس) (قصور)
جھالی پرے دن اتھوے انتر پری گو سانجھ
(اندھیرا) (رسک کے لاگتے) (اشٹ ہوا) (اشٹ میں) (پڑا گیں) (شام)
بہت رسک کے لاگتے بیشیا رہی گو بانجھ ۵۱
(عاشقوں کی صحبت) (بیسوا) (رہ گئی)

ترجمہ و تشریح - (۵۰)۔ پنتھ میں تو داخل ہونے کو ہو گئے اہل طریقت کہلانے لگے۔ اور اندر چلتے چلتے یعنی چڑھائی کرتے کرتے پانوں بھی تھک گئے۔ اور دسویں دوار کا نگر نو کوس یعنی نو دروازوں کے پرے ہی رہا۔ بیچ میں مجبوراً ڈیرا ڈالنا پڑا۔ اب کہو اس میں کس کا قصور ہے۔ اِن لوگوں نے اَن سمجھی سے کام لیا۔ یہ ایک بات ہے۔ (۵۱)۔ اندھیرا چھا گیا۔ دن ختم ہو گیا۔ اور اپنے ہی اندر شام ہو گئی۔ اشٹ نہیں بلکہ انیک تھا۔ اِس لئے جیسے بہت سے مردوں کی صحبت سے بازاری عورت بانجھ رہتی ہے۔ ویسے ہی یہ مُشرک وحدانیت اور توحید کی نعمت سے خالی رہ گئے۔ یہ دوسری بات ہے۔

دُبدھا

من تو کہے کہاں جایئے چِت کہے کہاں جاؤں
چھ ماس کے ہیلتے آدھ کوس بسے گاؤں ۵۲

ترجمہ مع تشریح۔ (۵۲)۔ دُبدھا ہے۔ نہ من میں یکسوئی ہے۔ نہ چِت میں شانتی ہے۔ کوئی کہیں جاتا ہے۔ کوئی کہیں لے جاتا ہے۔ چلتے چلتے چھ مہینہ گذر گئے۔ گانوں آدھ ہی کوس کے فاصلہ پر تھا۔ مگر وہاں پہنچنا مشکل ہوگیا۔ گانوں سے مراد دسویں دوار سے ہے۔ اگر سوچ کر سچائی کے ساتھ ابھیاس کیا جائے۔ تو چھ مہینے میں منزل طے ہوتی ہے۔ مگر دُبدھا کام نہیں بننے دیتی۔ یہ تیسری بات ہے ؛

جھوٹا تیاگی

گرہی بتی کے چھوڑے اداسی بن کھنڈ تپ کو جائے
چولی تھاکی چھوڑے مایا برہمن چنی کھائے ۵۳
جسم تھکاکر مار ڈالا تنبولنی طایا

ترجمہ مع تشریح۔ (۵۳) گھر چھوڑ کر اداسی ہوئے۔ جنگل کو تپ کرنے چلے۔ جسم کو ریاضت سے برباد کیا۔ تنبولنی جیسے سڑے سڑے پان نکالکر پھینک دیتی ہے۔ اور اچھے اچھے کھا جاتی ہے۔ ویسے ہی مایا اِن کو کھا گئی۔ یہ چوتھی بات ہے ؛

حقیقت کی کچھ اور پہچان

رام نام جن جینھیا جیبینا پنجر جسم تاس اسکا
نین نہ آوے نیندری پہچانا انگ نہ جائے ۔ ماس ۵۴
آنکھ خواب جسم اگے گوشت

جو جن بھیگے رام رس بگسیت کبہوں نہ رُوکھ
اَنُ بھو بھاو نہ دیکھے تے نر دُکھ نہ سکھ ۵۵
تربتر ہیں کھلے درخت

ترجمہ مع تشریح۔ (۵۴) جن لوگوں نے رام نام کو اچھی طرح سمجھ کر اُس سے پریم کیا۔ اُن کا جسم لطیف ہو گیا۔ اور گوشت پوست کی فربہی نہیں رہی۔ اُن کی آنکھوں میں نیند نہیں آتی۔ وہ بیدار رہتے ہیں۔ جو رام کے پریم رس میں تربتر ہیں۔ وہ کنول کی طرح شگفتہ رہتے ہیں۔ خشک درخت شگفتہ نہیں ہوتا۔ اُن کے انُ بھو میں بھی سوائے رام کے دوسرا بھاو نہیں آتا۔ اور نہ وہ دُکھی ہوتے ہیں۔ نہ سُکھی۔ ہمیشہ پریم کی ایک حالت میں رہتے ہیں ؛

گورکھ کہو کہ سکتا

کاٹے آم نہ مُوسلی بچھائے جُڑے نہ کان
گورکھ پد پرسے بنا کہو کون کو سان ۵۶
چھوٹے بغیر شان

ترجمہ و تشریح۔ (۵۶)۔ اے گورکھ ناتھ جس طرح اور مُوسلی قلم کئے جانے سے پھل نہیں لاتے۔ ویسے ہی کان کو چیرا دینے سے وہ نہیں جُڑتے۔ اصلی پد کے پرسے ہوئے بغیر بتاؤ کس کی شان رہتی ہے۔ (کان پھاڑ کر کنڈل پہننے سے کیا ہوا۔ اصلی پد کو پہچانو)

جیو کی زندگی والا جیو

پارس رُوپی جیو ہے لوہ رُوپ سنسار
پارس سے پارس بھیا ہوا پارس بھیا ٹکسار ۵۷
پارس والا

ترجمہ معہ تشریح۔ (۵۷)۔ جیو پارس ہے اور سنسار لوہا ہے۔ اگر سنسار سچے جیو کے اثر سے متاثر ہو جائے۔ تو وہ بھی پارس سے مل کر پارس ہو جائے۔ اور پارکھ خود ٹکسالی بن جائے۔ یعنی اگر کوئی شخص سچا پرمارتھی ہے۔ تو وہ سنسار کو بھی پرمارتھی بنا لیتا ہے +

پریم پیالہ پرکے کا چولنا پہر کبیرا ناچ
پانچ عزت دیکھی تاہی کے تن پہن من بولے ساچ ۵۸

ترجمہ معہ تشریح۔ (۵۸)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ پریم کا لباس پہنکر ناچو۔ عزت اس کو ملتی ہے۔ جو تن من سے سچ بولتا ہے یہ سچ بغیر پریم کے نہیں آتا +

درپن کے ری گپھا میں سوہنا بیٹھا دھائے
دیکھی پرتیبا آپنی بھونک بھونک مری جائے ۵۹
جیوں درپن پرتی ہی دیکھے آپ دونوں میں سوئے
یا تتو وا تتو کے آئی اوہی ہے پن سوئے ۶۰

ترجمہ و تشریح۔ (۵۹)۔ کتا شیش محل میں داخل ہوا۔ اپنا ہی عکس دیکھکر بھونک کر مر گیا۔ (۶۰)۔ اگر آئینہ میں اپنا عکس دیکھے تو سمجھے کہ میں دو نو یعنی جسم اور آئینہ میں ایک ہی ہوں۔ یہ عکس مجھ ہی سے آیا ہے

اور وہ وہی ہے: جو میں ہوں۔ پھر اُس کو بے چینی نہ ہوگی ؛

جوبن سارپر مجھ تے رسیا لال (پریتم) کرائے
اب کبیر پانچی پرے (سمندر) پنتھی آوے (راہ) جائے ۶۱

ترجمہ و تشریح۔ (۶۱)۔ تمام جنگل و سمندر مجھ میں ہیں۔ میں ہی کو پریتم کے لوک میں داخل کر کے تدروپ بنا دیتا ہوں۔ اب کبیر خود ہی راہ ہیں۔ پنتھائی اس راہ سے ہو کر آویں اور حقیقت کو واصل ہوں ؛

دوہرا تو نو تن (تتیا) کھیا (بھیا) پد ہی نہ چینھے کوئے
جن یہ شبد بویکیا (بوجھے) چھتر (راجہ) دھنی ہے سوئے ۶۲

ترجمہ و تشریح۔ (۶۲)۔ میرے دوہے اپنے ڈھنگ کے نئے ہیں۔ مگر پد کو کوئی نہیں سمجھتا۔ جو اس شبد کو سمجھتا ہے۔ وہ راجہ ہوتا ہے ؛

کبیر جات پکاریا چڑھ چندن کی ڈار
باٹ (راہ) لگائے نہ لگے پھر کا لیت (کیا دیگا) ہمار

ترجمہ و تشریح۔ (۶۳)۔ کبیر صاحب چندن کی ڈالی پر چڑھ کر

کبیر صاحب خود راہ ہیں

کبیر صاحب کی ساکھی کی تعلیم

صلائے عام

اعلان کرتے ہیں۔ جو لگانے سے بھی راہ پر نہیں لگتا۔ وہ ہمارا کیا لیگا (ہم اپنی سی کہے اور کہے جاتے ہیں)۔

سچائی

۶۴ سب تے سانچا ہے بھلا جو دل سانچا ہوئے
سانچ بنا سُکھ ناہیں کوٹی کتھے جو کوئے
سانچا سودا کیجئے اپنے کر دِل میں جان
۶۵ سانچے ہیرا پائیے جھوٹے مورد ہان

غلطی

ترجمہ و تشریح (۶۴)۔ سچا سب سے اچھا ہے۔ بشرطیکہ دل کا سچا ہو۔ ہزار کوئی بکتا پھرے۔ سچائی کے سُکھ نہیں ملتا۔ (۶۵)۔ اپنے دل میں سمجھ کر سچا سودا کیجئے۔ سچائی سے پرمارتھ کا ہیرا ملیگا۔ اور جھوٹ سے اصل کھو جائے گی۔

پریم کی آگ

۶۶ سُوکرت بچن مانے نہیں آپ نہ کرے بچار
کہیں کبیر پکار کے سُنے گیا سنسار

ترجمہ و تشریح۔ (۶۶)۔ اچھے کلام کو نہیں مانتا اور نہ خود غور کرتا ہے۔ کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں۔ سنسار سُنے میں کھو گیا۔

آگ جو لاگی سمندر میں دھواں نہ پرگٹ ہوئے

سو جانے جو جری موا جاکی لائی ہوئے ۶۷
لائی لاون ہار کی جاکی جگے لائی لگائے پر جرے
بلہاری لاون ہار کی چھپر بانچے گھر جرے ۶۸

ترجمہ معہ تشریح (۶۷)۔ سمندر روپی من میں پریم کی آگ لگی ہے اور دُھواں نہیں پرگٹ ہوتا۔ یا تو وہ جانے جو اس میں جل کر مرگیا۔ یا جسکے دل میں لگی ہوئی ہے۔ (۶۸)۔ یہ آگ لگانیوالے (گورو) کی لگائی ہوئی ہے۔ جسکے لگانے سے وہ مشتعل ہو رہی ہے۔ بلہاری ہے لگانیوالے کی۔ کہ اس پریم کی آگ سے جسم کا گھر تو جل رہا ہے۔ مگر چھپر روپی رُوحانی مسکن جو اس جسم کی چوٹی پر ہے۔ وہ محفوظ ہے ؛

بوند اور سمندر

بُوند جو پرا سمُدر میں تا ہی جانے سب کوئے
سمُدر سمانا بُوند میں بُوجھے برلا کوئے ۶۹

ترجمہ معہ تشریح۔ (۶۹)۔ سمندر میں بُوند پڑا اُس کو تو سب کوئی جانتا اور سمجھتا ہے۔ مگر کسی سُجان کو اس بات کی سمجھ ہے۔ کہ سمندر بُوند میں سما رہا ہے۔ (مالک خود اس بوند کے اندر سمایا ہُوا ہے) ؛

اپنا اپنا سوجھاؤ

جہر جی دے رُوپیا ہاتھ دیا سو بار
کبیر دیکھ کھلک میں جانے جیوں جن بچار ۷۰

ترجمہ و تشریح - (۷۰)۔ زمین ردیلی دل کو زہر دیگر کھٹا دلا دیا۔ اُس میں زہریلا درخت لگایا۔ اب لاکھ امرت سے سینچئے کیا ہوتا ہے۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ دُنیا دار نے جس وچار کو دل میں جگہ دے لیا اُس کو نہیں چھوڑتا۔

دَد کی ڈاڑھی لاکڑی وہ بھی کرے پکار
آگ بڑھئی
اب جے پرے لوہار گھر ڈاہے دُوجی بار ۷۱
پڑ جائے جلائیگا دوسری دفعہ
برہ کی اودھی لاکڑی سیچے آد دھوندھوا ے
پیچھے جلے اندر دھواں آوے
دُکھ سے تب ہی پاچھیو جو سکلو جری جاے ۷۲
سب جل
پوچھے

ترجمہ معہ تشریح - (۷۱)۔ آگ کی جلائی ہوئی ادھ جلی لکڑی پکار کر کہتی ہے کہ لوہار کے گھر جانے پر پھر بھی دوبارہ جلائی جاؤنگی۔ (۷۲) برہ کے پانی سے تر اور گیلی لکڑی جل جل کر دھواں دے رہی ہے۔ دُکھ سے اُسی وقت بچوگے۔ جب سب جل جائیگی۔ ادھ جلی لکڑی کوئلہ بن کر پھر جلائی جاتی ہے۔ جو کرم دھرم گیان اُپاسنا کرتے ہیں۔ وہ ایسے ہیں۔ ضرورت ہے۔ کہ پھر جلایا جاوے جاویں۔ برہ کی اگنی سب سے اچھی ہے۔ وہ اُس وقت تک چین نہیں لیتی جتنک سبکو جلا کر خاک سیاہ نہیں کر دیتی

برہ بان جبھی لاگیا اوشدھی لگے نہ تاہ
سسک سسک مرنی مری جیے اُکھٹے کراہ کراہ

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۳) جسکے دل میں برہ کا بان لگا۔ اُس کی کوئی دوا نہیں ہے۔ سِسک سِسک کر مرتا اور جیتا ہے۔ اور کراہتا رہتا ہے۔

کبیر صاحب کی چتاونی

سانچا شبد کبیر کا ہردیا بھیتر دیکھ بچار
۷۴ چت دیئے سمجھے نہیں موہی کہت بھیل جگ چار
دیکھ مجھکو کہتے ہوگئے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۴)۔ کبیر صاحب کے سچے شبد کو دل میں بچار کر دیکھ۔ تو چت دیکر نہیں سمجھتا حالانکہ مجھکو کہتے ہوئے چار جگ گزر گئے۔

سچائی اور صفائی

جوتیں سانچا بانیا سانچی ہاٹ لگاؤ
۷۵ اندر جھاڑو دیئے کر کوڑا سچا دُور بہاؤ
بنیا بازار خاشاک

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۵)۔ اگر تو سچا بنیا ہے۔ تو سچی دکانداری کر اندر جھاڑو دیکر کوڑے کو دُور پھینکدے۔

ہمیشہ سے بہتر کرنے کی خواہش

کوٹھی تو ہے کاٹھ کی ڈھگ ڈھگ دیکھو آگ
چھنڈت پڑھ گئی جھولی بھی سالت اُڑے بھاگ
دیکھ دیکھ ماکھ بچے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۶)۔ لکڑی کی کوٹھی میں قریب قریب آگ

لگی ہوئی ہے۔ پنڈت توپڑھ لکھ کر شیطے یارا کھ ہو گئے۔ ساکت بھاگل نکلے۔

ساون گیرا بھا میہرا مینہ بوند پرا آسمان
ساری دنیا بیسنو بھئی گورو نہیں لاگا کان ۷۷

ترجمہ مع تشریح۔ (۷۷)۔ بھگتی روپی ساون کا مینہ آسمان سے گر رہا ہے۔ تمام دنیا وشنو تو ہو گئی۔ مگر گورو نہیں دھارن کیا۔

ڈھگ بوڑا اچھلا نہیں یہی اندیشا موہی
سلل موہ دیکھ کے دھار میں کا نیند آئی توہی ۷۸

ترجمہ مع تشریح۔ (۷۸)۔ اپنے قریب ہی غوطہ کھا کر ڈوبا اچھلا نہیں مجھ کو یہی اندیشہ ہے کہ کہیں تم بھی بھرم کے پانی میں نہ بہہ جاؤ۔ اس حالت میں تم کو نیند کیسے آتی ہے۔ کام بغیر گورو دھارن کئے ہوئے نہیں ہوتا۔

ساکھی کہے گئے نہیں چالی چلی نہیں جائے
سلل موہ بھیا بھئے پاؤں کہاں ٹھہرائے ۷۹

ترجمہ مع تشریح۔ (۷۹) ساکھی پڑھتے ہیں مطلب نہیں سمجھتے یا اہل طریقت کے طریق میں چلتے ہیں۔ بھرم روپی جل سنسار روپی ندی

میں بہہ رہا ہے۔ پانوں کہاں ٹھیرے گا؟

کہتا تو بہتیرے ملا — گہتا ملا نہ کوئے
سو کہتا بہہ جان دے — جو نہیں گہتا ہوئے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۷۹)۔ کہنے والے بہت ملے۔ لینے والے (اصلیت کے سمجھنے والے) ایک بھی نہیں ملا۔ ایسے کہنے والے کو جانے دے۔ جو سار کو گرہن نہیں کرتے؟

ایک ایک کے نزدارے — تو نروارا جائے
دوئی مکھ کے بولنا — گھنا تماچا کھائے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۸۱)۔ ایک ایک کو سلجھاؤ تب سلجھ جائیگا اگر دو بیت پنا کرتے ہو۔ تو منہ پر سخت طمانچہ کھاؤ گے؟

جبھیا کو دے بیڑھنے — بہو بولنا نوار
سو پار کھی سے سنگ کرو — گور گھ شبد بچار

جا کے جبھیا بندھن نہیں — ہردیا ناہیں ساچ
وا کے سنگ نہ لاگیے — گھالے بٹیا کاچ

پانی تو جتھے ڈھگے — چھن چھن بولے کوئل

۸۴ من کے مارے بھرمت پھرے کال دیت سنڈول دیتا ہے

ترجمہ و تشریح۔ (۸۲)۔ زبان کو قابو میں کرو۔ زیادہ بولنا چھوڑو ایسے پارکھی کا سنگ کرو۔ جس میں شید کا بچار ہے۔ (۸۳)۔ جبکی زبان قابو میں نہیں نہ دل میں سچائی ہے۔ اُس کی صحبت چھوڑو۔ وہ ہیرے کے عوض کانچ کی بٹی دے گا۔ (۸۴)۔ سب لوگ زبان کے فریب میں اور لمحہ لمحہ بُرا بچن بولتے رہتے ہیں۔ من کے مارے بھرمتے ہیں۔ اور کال جھکولے دیتا ہے۔

۸۵ ہلگی بھال شریر میں تیر رہا ہے ٹوٹ (ٹوٹ گئی)
چمبک بینا کاڈھے نکلے نہیں کوئی پاہن گو بھوٹ (پتھر کو ڈوٹا گئے)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۸۵)۔ تمہارے دل میں سنسار کے دُکھ رُوپی تیر کی گانسی اٹکی ہوئی ہے۔ اور تیر ٹوٹ گیا ہے۔ کیسے نکلیگا۔ چل کر کہیں جھک کر تلاش کرو۔ جو اپنی مقناطیسی کشش سے کھینچ نکالے۔ لاکھوں پتھر بھوٹ جائیں گے۔ اِن سے یہ نہ نکلے گا۔

۸۶ آگے سیڑھی سانکری پاچھے چلنا چور (پیچھے)
پرد استے کی سندری رہی دھکا دے دُور (دیکر)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۸۶)۔ آگے چلنے کا راستہ تنگ ہے۔ اور اگر

پیچھے پھرتا ہے۔ تو گرکر چکنا چُور ہو جاتا ہے۔ اور پردہ میں رہنے والی سُندری مایا دھکا دیکر دُور رہتی ہے ؛

سنساری سمجھے بچاریا کوئی گرہی کوئی لوگ
اوسر مارے جات ہے چیت برانے لوگ ۸۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۸۷)۔ گرہستی ہوں یا یوگی برکتی۔ انکو وقت اور مقتضائے وقت کو دیکھنا چاہیئے۔ موقع گذرتا جاتا ہے۔ اور چونکہ مالک کو اپنا نہیں کر رہے ہیں۔ کال اور جنم سے جو غیر ہیں۔ کام پڑے گا؛

سنشے سب جگ کھند یا سنشے کھندے نہ کوئے
سنشے کھندے سوئی جنا جو شبد بویکی ہوئے ۸۸

ترجمہ معہ تشریح۔ (۸۸)۔ تمام دُنیا سنشے کے بس میں ہے۔ کوئی اپنے سنشے کو نہیں نکالتا۔ ہاں وہ سنشے سے بچ سکتا ہے۔ جو شبد بویکی ہو؛

بولنا ہے بہو بھانتی کا نین کچھو نہیں سُوجھ
کہیں کبیر پکار کے گھٹ گھٹ بانی بوجھ ۸۹

مطلب صاف ہے؛

ساکھی

مُول گہے تے کام سے تُو مت بھرم بھُولا وا
من سایر سمندر ہے بہی کہنوں مت جاو ۹۰

واضح ہے ؛

بھونرے بلبے باگ میں بہو پھولن کی باس
جیو بلبے وشے میں انت ہوئے چلے نراس ۹۱
بھنورا جال بک جال ہے بوڑے جیو انیک
کہیں کبیر وے باچی ہیں جن کے ہردے ایک ۹۲

مطلب صاف ہے ؛

تین لوک ڈڈی بھیا اُڑا جو من کے ساتھ
ہری جن ہری جانے بنا پڑے کال کے ہاتھ
نانا رنگ ترنگ ہے من مکرند اسوجھ
کہیں کبیر پکار کے اکل کلا لے بوجھ ۹۴
باجیگر کا باندرا ایسا جیو من کے ساتھ
نانا ناچ نچاٹے کے راکھے اپنے ہاتھ ۹۵

ای من چنچل ای من چور ای من شُدھ ٹھگار
من سُرتر منی من کے لکش دوار

مطلب صاف ہے۔

بِرہ بھوَنگن تن ڈسے منتر نہ مانے کوئے
رام بیوگی جو جیئے تو باورا ہوئے

رام بیوگی بکل تن ان دُکھیے مت کوئے
چھوت ہی مری جا ہینگے تالا بیلی ہوئے

بِرہ بھوَنگن بیٹھ کے کینھ کریجا گھاؤ
سادھو انگ نہ موڑہی جیوں بھاوے تیوں کھاؤ

کرک کلیجے گڑھی رہی بچن بِرکھ کے پھانس
نکسائے نکسے نہیں رہا سو کاہو گانس

ترجمہ معہ تشریح۔ (۹۷)۔ رام کا برہ من میں پیدا ہو گیا۔ برہن و پریمی ہونے سے بیوگ کی جدائی محسوس ہونے لگی۔ رام کا بیوگی جی کیسے سکتا ہے۔ جئے گا تو باولا ہوگا۔ وہ برہ یعنی درد اور عشق کے سانپ کا ڈسا ہوا ہے اُس پر کوئی منتر کارگر نہیں ہوتا۔ (۹۸)۔ رام کا بیوگی ہے اُسکا تن بیاکل ہے کوئی اُسکو دُکھ نہ دو وہ آپ ہی مرا ہوا ہے۔ تم نے اس کو چھیڑا نہیں۔ کہ وہ

مرا نہیں۔ اس کو نہ چھیڑو ورنہ چھوئی موئی (لاجونتی) کی طرح مرجائیگا (۹۹)۔ بیرہ کے سانپ نے جسم میں داخل ہوکر کلیجے میں زخم کر دیا۔ مگر بیرہ کا مارا ہوا سادھو اپنے انگ کو نہیں موڑتا۔ وہ کہتا ہے جس طرح چاہو مجھکو کھاؤ۔ (۱۰۰) کلیجے میں کرک (قلق) گڑی ہوئی ہے۔ گورو کے بچن روپی درخت کا پھانس من میں داخل ہوگیا ہے۔ وہ نکالے سے کبھی نہ نکلے گا۔ بلکہ گانسی کی طرح ہمیشہ کھٹکتا رہیگا۔

کالا سرپ نشریہ میں کھاین سب جگ جھار۔
برلے جن کوئی بانچہیں جو کھاوے رام ہی بھیں بچار ۱۰۱
کال کھڑا سر اوپرے جاگو پرانے میت
جاکو گھر ہے گیل میں سو کیا سووے نشچیت ۱۰۲
کایا کاٹھی کال گھن جتن جتن سوں کھائے
کال جو ملے بھیکھ میں بس مرم بھید نہ کاہو پائے ۱۰۳

ترجمہ و تشریح کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔ کال ہر شخص کے اندر بستا ہے۔ کہیں باہر نہیں ہے۔

(۱۰۲)۔ بیگانہ = کال۔ اُس کے ساتھ دوستی کرنے والا جیو۔

من مایا کی کوٹھڑی تن سنشے کا کوٹ
بشہر منتر نہ مان ہی کال سرپ کی چوٹ ۱۰۴

من مایا تو ایک ہے مایا من ہی سمائے
تین لوک سنشے پری کاہی کہوں میں بلگائے ۱۰۵
باری دیکھو کھیت کے پڑا کھیتے کس کو کہتے باری کھائے ۱۰۶
تین لوک سنشے پری کاہی کہوں بلگائے
من سایر منسا لہری بوڑے بہے انیک
کہیں کبیرتے بچ نہیں جن ڈوب کے ہردے یو یک بہت ۱۰۷
سایر بدھی بنلے کے وایو بچکشن چور
ساری دنیا جھنڈی گو کوئی نہ لاگیو ٹھور ۱۰۸

ترجمہ معہ تشریح - (۱۰۴) - جسم سنشے کا قلعہ ہے۔ من مایا کی کوٹھڑی ہے۔ کال روپی سانپ اس پر چوٹ کرتا ہے۔ اور زہر دور کرنیکا منتر اس پر نہیں چلتا - (۱۰۵) من مایا تو ایک ہی ہیں۔ مایا من ہی میں رہتی ہے تینوں لوک سنشے میں پڑے ہیں۔ کس کو کس کو کہوں۔ (۱۰۶)۔ کھیت روپی جیو کے ارد گرد دھرم روپی باڑھ لگا دی۔ تاکہ باڑھ سے اس کی رکھوالی ہو۔ مگر اس کرم دھرم کے باڑھ نے بالعوض حفاظت کرنے کے جیو کے کھیت ہی کو کھا ڈالا۔ اور وہ بھی ناکارہ ہو گیا کس کو کس کو کہوں۔ (۱۰۷)۔ من روپی سمندر میں آسا منسا روپی لہر اٹھ رہی ہے۔ اسمیں بہتیرے ڈوبے اور بہے جاتے ہیں۔ بچاؤ اور سلامتی صرف ان کو ہے۔ جنکے دل میں تمیز اور گیان ہے۔ (۱۰۸) - (برہمانے)

بُدھی کا سمندر بنایا۔ اور کرم دہرم پاکھنڈ کی تیز ہو چلا دنی۔ ساکھ من بُدھی چور کو ساکھ کر دیا۔ ساری دُنیا دھوکا اور فریب کھا گئی۔ ایک کا بھی ٹھور ٹھکانا نہیں لگا۔

تالا بیلی = ایک قسم کا سرسوں ہوتا ہے۔ جسکا تیل بدبُودار ہوتا ہے۔ اور یہ چھوٹی موٹی کا بھی نام ہے۔

مانُش ہوئے کے کوٹی نہ مُوا — مُوا سو ڈانگر ڈھور
ایکو جیو ٹھور نہیں لاگا — بھیا سو ہاتھی گھور — ۱۰۹
مانُش تے بڑا پاپیا — اکشر گُو رو ہی نہ مان
بار بار مَیں کو کہی — گر بھ دوسرے چوکھان — ۱۱۰
مانُش بیچارا کیا کرے — کہے نہ کھُلے کپاٹ
سونہا چوک بیٹھائے کے — پُنی پُنی اَیپن چاٹ — ۱۱۱
مانُش بیچارا کیا کرے — جا کے شُونیہ شریر
جو جیو جھانکی نہ اُوجھے — تو کا ہی پُکار کبیر — ۱۱۲
مانُش جنم پائے کے — چُوکی اب کی گھات
جائے پرو بھو چکر میں — سہو گھنیرے لات — ۱۱۳
گیان رتن کا جتن کرو — ماٹی کا سنسار

آیا کبیرا پھر گیا — پھیکا ہے سنسار

مانش جنم دُرلبھ ہے ہوئے نہ دُوجی بار
پکّا پھل جو گر پڑے بہُر نہ لاگے ڈار

ترجمہ و تشریح - (۱۰۹) - مانش (انسان) وہ ہے جسمیں من (سوچ و چار کی) شکتی ہے۔ مانش جنم پاکر پھر کوئی نہیں مرتا۔ جسکو تم مرتے دیکھو وہ جانور چوپایہ ہیں۔ صورت انسان و سیرت حیوان۔ اس قسم کے انسان صُورت والے چوپایوں کا ٹھور ٹھکانا نہیں رہتا۔ یہ ہاتھی اور گھوڑے کی طرح کسے اور لادے جاتے ہیں۔ اور غلامی کی زنجیر سے جکڑے ہوئے ہیں۔ (۱۱۱) - وہ آدمی بڑا پاپی ہے۔ جو گورو کو لافانی لازوال اور لایموت نہیں مانتا (اس نے یا تو گورو پد کو نہیں سمجھا۔ یا نرا کاٹھ کا اُلّو ہے) بار بار جنگل کی کوکھی کی طرح شور مچا کر باتیں کرتے ہیں۔ اور چاروں کھانی کے گڑھے سے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ (۱۱۱) - غریب انسان کا بھی کیا قصور ہے۔ کہنے سے اُس کے ہردے کا کپاٹ نہیں کھلتا۔ کُتا روپی من ہردے کی گپھا کی چوکھ میں بیٹھا ہوا ہے۔ ایسن چاٹ چاٹ کر کھا جاتا ہے۔ کوئی بات نہیں ہونے پاتی۔ نہ رسم ادا کیا جاتا ہے۔ ہندوؤں کے یہاں شادی وغیرہ کے تمام نیک موقعوں پر چوریٹھا لینی چاول پیسکر اُس کے آلے سے چوک پُرا جاتا ہے۔ اُسکو ایپن کہتے ہیں) - (۱۱۲) - جس غریب انسان کا شریر لوبھ سے خالی ہے۔ وہ کیا کرے۔ جب اُس کو اپنے اندر پرچے اور انبھو کی جھانکی نہیں دکھائی دیتی تو اُس کو کبیر صاحب پکار کر کیا کہیں - وہ تو غلام کا غلام بنا رہیگا۔ (۱۱۳) - سُنو! اگر مانش جنم پاکر اس مرتبہ اپنے دانوں میں چُوک گئے۔ تو پھر سنسار چکر میں پھنسو گے

اور جنم کے بہت سے لات گھونسے سہوگے۔ (۱۱۴)۔ تو گیان رتن کے پانے کی تدبیر کیوں نہیں سوچتا۔ اس مٹی کے جسم کے سنگار میں کیا لگا ہے۔ کبیر صاحب یہاں آئے اور پھر گئے۔ کیونکہ اُن کی نگاہ میں سنسار پھیکا اور بدمزہ معلوم ہوا۔ (۱۱۵)۔ انسان کا جنم دُرلبھ ہے یہ دوبارہ نہیں ملتا جس طرح درخت کے پتے گر کر پھر شاخ میں نہیں لگتے۔

یا نہ ہاتھ مروڑے جاتُ ہو — موہی سوونت لیہو جگائے
کہے کبیر پکار کے — مجھکو پنتھ سوے ہوئیگے جائے
۱۱۶ — یہی پنتھ سوے ہوئیگے جائے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۱۶)۔ مزید اپنے مرشد سے کہتا ہے۔ لینے آپ کے ہاتھ میں بیعت کی۔ آپ نے حالتِ خواب سے مجھکو بیدار کرلیا۔ اب ہاتھ مروڑ کر اور چھوڑ کر نہ جاؤ۔ کبیر صاحب پکار کر کہتے ہیں۔ کہ آپ اسی راہ سے ہوکر چلئے۔ اور مجھ کو بھی اپنے ساتھ لیتے چلئے۔

ساکھی پانندرے رے — بہی اکشر جُگ چار
کبیر رسنا منتھن ہوت ہے — کوئی نہ سکے نردار
۱۱۷ — کوئی نہ سکے نردار

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۱۷)۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ میں نے لوگوں کو چاروں جُگوں میں ساکھیوں کا پابند دیا۔ بے شمار ساکھیاں کہیں۔ جنمیں صرف دو حرف رَ اور م کے سمجھانے کا پربندھ ہے مگر لوگ زبان کے بلاس اور بانی کے مزے اور بحث مباحثہ کے

میں پڑ گئے۔ کسی نے اُن کا مطلب نہیں سمجھا:

بیڑا باندھی سہب کا بھو ساگر کے مانہہ
چھوڑو تو بوڑت اہے گہے تو ڈسے مانہہ

ترجمہ وتشریح:- (۱۱۸)۔ بھو ساگر کے ترنے کے لئے برہمہ کال کے ٹیک کا بیڑا باندھا ہے۔ جس کی وجہ سے 'اہم برہمہ' 'اہم برہمہ' کہنے کا خبط پیدا ہوا۔ اور انانیت کا زور ہوا۔ جو گرانے والی حالت ہے اگر اس ٹیک کو چھوڑ دیتے ہیں۔ تو یوں بغیر سہارے کے ڈوب جاتے ہیں۔ اور اگر پکڑ رکھتے ہیں۔ تو یہ برہمہ کال روپی سانپ ہاتھ کو ڈس لیتا ہے:

کر کھورا کھوودا کھوہا بھلا مگ جو ہت دین جائے
کبیرا اترا چت سوں چھاچھ دیو کھچ نہ جائے

ترجمہ محہ تشریح:- (۱۱۹)۔ بھگتوں کی پہچان یہ ہے۔ کہ ہاتھ میں کھودے کا کٹورا بھرا ہے۔ اور انتظار کرتے ہیں۔ کہ کوئی مالک کا پیارا تو اس کو نذر کریں۔ ابھگتوں کی پہچان یہ ہے۔ کہ کبیر صاحب گوبند کو چت سے اتار دیا۔ اُن سے مٹھا بھی نہیں دیا جاتا:

ایک کہوں تو ہے نہیں دوجا کہوں تو گالی

۱۲۰ ہے جیسا تیسا رہے کہیں کبیر بچار

ترجمہ معہ تشریح (۱۲۰)۔ نہ وہ ایک ہے نہ انیک ہے۔ ایک کہتا ہوں تو وہ نہیں ہے دو کہتا ہوں۔ تو گویا گالی دیتا ہوں۔ جیسا ہے۔ ویسا ہے۔ اس سے زیادہ کیا کہا جائے۔ کبیر صاحب وچار کر فرماتے ہیں:

امرت کیری پڑیا بہوت بدھی لینھی چھوڑ
۱۲۱ آپ سریکھا جو ملے تاہی پلاؤں گھوڑ

امرت کیری موڑی شرے دہری اُتار
۱۲۲ جاہی کہوں میں بیکھتا موہی کہے دوئی چار

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۲۱)۔ میں نے اچھی طرح امرت روپی روحانیت کی تعلیم کی پڑیا کی گرہ کھولی ہے۔ جب کوئی مجھ جیسا سمجھنے والا ملے تو اُس کو کھول کر پلاؤں (۱۲۲)۔ میں نے امرت کا بوجھ سر سے اتار کر الگ پھینک دیا۔ جس کسی کو کہتا ہوں۔ کہ میں ایک ہوں۔ مجھ میں دوئی اور شرک نہیں ہے۔ وہی مجھکو دو چار بے نقط سُنا دیتا ہے:

جاکے مُنی ورت کریں وید بھکے گُن گائے
۱۲۳ سوئی دیوں سکھاونا نہیں کوئی پتیائے

مطلب واضح ہے ؛

ایک تے انت انت ایک ہوآئے
ایک سے پرچے بھیا ایکے مانہہ سمائے ۱۲۴
ایک شبد گورو دیو کا تامیں انت وچار ۱۲۵
کھٹا کے پنڈت مُنی جنا وید نہ پاوے اپار

ترجمہ مع تشریح۔ (۱۲۴) ایک سے ہی انیک اور انت و بیشمار پیدا ہُوئے۔ اور پھر یہ سب ایک ہی ہو جائینگے۔ ایک گورو کی شرن لے لو۔ جہاں اس ایک کا پرچے ملا تم بھی اس ایک میں سما جاؤ گے۔ (۱۲۵)۔ گورو دیو کے ایک شبد میں بیحد و حساب وچار رہتے ہیں پنڈت اور مُنی تھک گئے۔ اور وید کو بھی اُس کا وار پار نہیں ملا۔

راورُ کے تچھوار کے گاویں چاروں سین
جیو پرا بھو لوٹ پھیں کر دیا ناکچھو لین نہ دین ۱۲۶

ترجمہ مع تشریح۔ (۱۲۶) اصلی مالک کو تو پیچھے ٹال دیا۔ اور چاروں وید بھاشا کی شکل میں انیک انیک دیوتاؤں۔ اندر۔ ورن۔ متروایو اگنی وغیرہ کا گیت گانے لگے۔ جیو کو سب لوٹتے جا رہے ہیں۔ نہ کسی سے کچھ وہ پاتا ہے۔ نہ کسی کو کچھ دیتا ہے ؛

چوگوڑے کے دیکھتے بیادھا بھاگا جائے
ایک اچنبھا مَیں دیکھا مُوا شکاری کال کے کھائے ۱۲۷

ترجمہ معہ تشریح - (۱۲۷) - جیو جو چوپایہ ہے - جس کے مَن - بُدھ چِت - اہنکار چار پاؤں ہیں - جب اُس نے اپنے سرُوپ کو جان لیا - تو کال شکاری اُس سے دُور بھاگ گیا - ایک تعجب میں نے یہ دیکھا - کہ جیو کو جب اپنے سرُوپ کی پہچان آئی - اُس کے جنم و زندگی کا خاتمہ ہوگیا - اور وہ مُردہ ہوگیا - اور اُس نے کال کو کھا ڈالا - یعنی جب اس کے لئے کال نہیں رہا -

تین لوک چوری بھیا سرلس سب کا لیہہ
بِنا مُونڈ کا چوروا پرا نہ کاہُو چیہہ ۱۲۸

ترجمہ معہ تشریح - (۱۲۸) تین لوک میں اِس من نے چوری کی اور سب کا سب کچھ چھین لیا - اِس چور کے سر نہیں ہے - (نہ پاؤں ہے) کسی نے بھی اِس کو نہیں پہچانا -

چکّی چلتی دیکھ کر میرے نَین آیا روئے
دوئی پاٹن کے انترے ثابت گیا نہ کوئے
چکّی چلی رام کی سب جگ پیسا جھار

۱۳۰ کہہ کبیرتے اُوبرے جے چکّی دیا اُکھار
جنہوں نے بچے رہے

ترجمہ معہ تشریح:- (۱۲۹) چلتی چکّی کو دیکھ کر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ دو پاٹوں کے بیچ میں ایک بھی ثابت نہیں بچا۔ (برہما اور مایا سنسار رُوپی چکی کے دو پاٹ ہیں) (۱۳۰)۔ رام کی چکی چلی سارے سنسار کو پیس کر خاک کر دیا۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ اِس چکّی سے وہ بچے جنہوں نے چکی کے بیچ کی میخ کو اکھیڑ دیا۔ اُن کے لیئے پیسنا بند ہو گیا۔

۱۳۱ چار چوہڑے چلے پگ پہنی ہے جوتا ر
پاؤں
چاروں دروازے ہنی پنڈت کرو بچار
دروازہ سیڑھی ماری

ترجمہ معہ تشریح:- (۱۳۱)۔ چار چور۔ من۔ بدھ۔ چت۔ اہنکار۔ یہ چاروں جُوتی اُتار کر شریر میں داخلہ پا کر چوری کرنے لگے اور چاروں نے دروازہ پر سیڑھی لگائی۔ اور سلسلہ کے ساتھ لُوٹ شروع کی۔ پنڈت تو ذرا غور کر۔

۱۳۲ بلہاری وا دودھ کی جا میں رنکسے گھیو
جسمیں سے نکلے
آدھی ساکھی کبیر کی چار وید کا جیو
جوہر خلاصہ
بلہاری تیہی چت کی جو پرچت پرکھن ہار
سمجھتا ہے
سائیں دیہو کھلڈ کی کھا رہی بوجھ گنوار
بجھتا ہے

انتظیہ کرن کا بھید

ترجمہ معہ تشریح - (۱۳۲)۔ اُس دُودھ کی بلہاری ہے۔ جسمیں سے گھی برآمد ہوتا ہے۔ کبیر صاحب کی آدھی ساکھی چاروں ویدوں کی جان ہے جیسے دُودھ سے گھی نکلتا ہے۔ ویسے ہی اِس آدھی ساکھی سے پرم تتو کے جوہر کی سمجھ آتی ہے۔ (۱۳۳)۔ اُس چیت کی بلہاری ہے۔ جو پرکھنے والے گورو کا پرچے پاتا ہے۔ اور تتو کے دیکھنے والے کے مطلب کو ذہن نشین کر لیتا ہے۔ ایسا تو نہیں ہوتا۔ کہ گورو نے شکر بخشی۔ اور گنوار نے اُس کو نمک سمجھا۔ (اس ساکھی کا ایک ارتھ یہ ہے۔ کہ اُس چیت کی بلہاری ہے۔ جو دوسرے اور پرائے کے چیت کا پرکھنے والا ہے۔ اور گورو کی شکر کو نمک نہیں سمجھتا)۔

بِش کا پرُوا گھر کیا — سرپ رہا لپٹائے
(زہر) (درخت) (سانپ)
ناتے جیرے ڈر بھیا — جاگت رین بہائے ۱۳۴
(اسلئے جی کو خوف ہوا) (جاگت ہے رات بہائے دن)
جو گھر ہے سرپ کا — تہی گھر سادھو نہ ہوئے
سکل سمیدا لے گئی — بِش بھری لاگا سوئے ۱۳۵
(سارے سامان) (اُس زہر بھری)

ترجمہ معہ تشریح - (۱۳۴)۔ زہر کے درخت کو گھر میں لگایا۔ گھر من ہے۔ اور اُس درخت سے سانپ چمٹ گیا۔ مطلب یہ ہے۔ کہ دِل میں متصیا پرتیت اور غلط وشواس کو جگہ دی۔ سانپ رُوپی اگیان اور کال اُس سے لپٹ گئے۔ "مَیں کیں" اور "اہم اہم" کرنے لگا۔ یہی اہنکار سانپ ہے۔ اور اِسی سے ڈر ہوتا ہے۔ اِسلئے اس زہریلے سانپ سے جیو ڈر کر رات دِن جاگا کیا۔ (۱۳۵)۔ جس شہر میں اہنکار کا سانپ رہتا ہے۔ اُسمیں سادھو نہیں رہتے

سارا سامان دیا۔ چھلا۔ بھکتی وغیرہ کا چوری جاتا ہے۔ اور شریر میں زہر بھر جاتا ہے ؛

گھونگچی بھر کے بوئیے اُبجے پسیری آٹھ
ڈیرا درپرا کال کا سانجھ پیدا ہوئی نسکارے باٹ ۱۳۶
من بھر کے بوئیے گھونگچی بھر نہ ہوئے
کہا چالیں ہمار مانے نہیں انت ہُو چلا بگوئے ۱۳۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۳۶)۔ رتی بھر اہنکار کا بیج دل کے کھیت میں بو دیا۔ آٹھ پنسیری پیدا ہوگیا۔ خوب خوب پھل لایا۔ اب کال کا ڈیرا صبح شام راہ میں پڑا ہے۔ اور وہ نوچتا کھسوٹتا ہے۔ (۱۳۷)۔ جھوٹے کرم دھرم وغیرہ کے من بھر بیج دل کے کھیت میں بو دیئے۔ رتی بھر بھی سچائی نہیں آئی۔ ہمارا کہنا نہیں مانتے۔ آخر میں سب کچھ کھو کر چلو گے ؛

آپا تجو ہری بھجو نکھ سکھ تجو لبکار
ہنکار چھوڑ سب جیو تے رجھے رہو سار ۱۳۸
پکشا پکشی کے کارنے سب جگ رہا بھولان
بزر پکشی ہو ہری بھجے سوئی سنت سُوجان ۱۳۹
پڑے تے گئے بڑو پنے بڑائی روم روم ہنکار

ست کبیر کا بیجک

ستگورُو کے پرچے بنا چاروں برن چمار ۱۴۰
پہچان

ترجمہ معہ تشریح:- (۱۳۸)- اہنکار کو چھوڑ کر مالک کو بھجو۔ اور سر سے پاؤں تک عیب سے پاک ہو جاؤ۔ سب سے بے خوف رہو۔ یہ سنت مت کا جوہر اور خلاصہ ہے۔ (۱۳۹)- تعصب اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے دُنیا گمراہ ہو گئی۔ جو غیر متعصب ہو کر مالک کی یاد کرتا ہے وہی سنت سُوجان ہے (۱۴۰)- بڑوں کی بڑائی جاتی رہی۔ اہنکار روم روم میں پھیل گیا۔ چیت کو گورُو کا پرچے نہیں ملا۔ چاہے وہ کسی برن کے ہوں چاروں برن کے ایسے آدمیوں کو چمار سمجھو۔

مایا تجے کا بھیا جب مان ستجا نہیں جائے
چھوڑے کیا ہوئے عزت کا خیال
جبھی مانے منی بر ڈھے سو مان سبن کو کھائے ۱۴۱
جس عزت کے خیال جلایا
مایا کے جھک جگ جرے کنک کامنی لاگ
سب کو
کہیں کبیر کس باچھیو رُوئی لپیٹی آگ ۱۴۲
جھپاکے شعلہ نکلتا چلی جائے
مایا جگ سانپنی بھئی بس لے بیٹھی ہاٹ
دنیا ساپنی ہوئی زہر لیکر
سب جگ پھندے پھندیا گیا کبیرا کاٹ ۱۴۳
پھندے میں پھنس گیا راہ میں

مطلب صاف ہے:

سانپ بچھی کا منتر ہے ماہورو جھارے جائے
بچھو زہر بھی جھاڑا

مایا اور ملن

مایا بُری کمتری ہے

۱۴۴ بکٹ ناری کے پالے پرے کاڑھی کریجا کھائے
خراب مستری پڑے نکال کر کلیجہ

مطلب صاف ہے:۔

تموگن کے خیال

تا ئیس کیری تین گُن بھجوزہ لیہی تہاں باس بوئی
ایکے ڈاری تین پھل بھنٹا اوکھ کپاس
ایک ہی شاخ میں بیگن گنا روئی

ترجمہ مع تشریح ۔ (۱۴۵)۔ تموگن کے تین گن ہیں۔ من روپی بھجوزہ اُس کی بُو سونگھا کرتا ہے۔ اِس تموگن کی ایک شاخ میں تین پھل لگے ہوئے ہیں۔ بیگن۔ گنا۔ اور کپاس۔ ایک میں نمک دوسرے میں مٹھاس اور تیسرے میں کوئی لذت بھی نہیں ہے:۔

من متنگ

من متنگ گیر غیہ ہنے منسا بھئی سیان
ہاتھی ہوئی
جنتر منتر مانے نہیں لاگی اڑے اڑے کھان ہوشیار
اڑے اڑے کھانی
من متنگ مانے نہیں چلے سُرت کے ساتھ
ہاتھی
۱۴۷ دین مہاوت کیا کرے آنکس نا ہیں ہاتھ
توجہ

ترجمہ مع تشریح ۔ (۱۴۶)۔ من روپی ہاتھی غیور (بڑے غیرت دار) جیو کو مارتا ہے اور اِس من کی منشا ہوشیار ہو کر چاروں کھانوں میں جنمنے والے حیوؤں کے پیچھے پڑی رہتی ہے۔ اور اُس پر کسی کا منتر کارگر نہیں ہوتا

(۱۴۷) من کا ہاتھی نہیں مانتا۔ توجہ کے ساتھ (کام) یعنی شہوت کے غار کی طرف چلتا ہے۔ مہاوت رُوپی غریب جیو کیا کرے۔ اُس کے ہاتھ میں گیان اور بویک اُنکس نہیں ہے ؛

ایہ مایا ہے چوہڑی اَور چُوہڑ کی جو
باپ پوت اُرجھائے کے سنگ نہ کاہُو کے ہوے ۱۴۸
کنک کامنی کے تو مت بُھول سُرنگ
بچھرُن ملن دو ہیلرا جس کیچلی تجے بھُوجنگ ۱۴۹
مایا کے سب بس پرے برہما وشنو مہیش
نارد شارد سنک سنندن گوری سُت گنیش

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۴۸)۔ یہ مایا بھنگنی ہے۔ اور برہمہ رُوپ بھنگی کی جورُو ہے۔ اُس نے برہمہ۔ جیو دونوں باپ بیٹوں کو پھنسالیا۔ اور پھر بھی کسی کے ساتھ نہ ہُوئی۔ (۱۴۹)۔ دولت اور عورت کو دیکھ کر مت بھول جانا اور بچھڑنا یہ اِن کے دو سوبھاو اور وصف ہیں۔ یہ ایسے چھوٹ جاتے ہیں۔ جیسے کیچی کو سانپ اتار دیتا ہے۔ (۱۵۰)۔ مایا کے قید میں تمام دیوتا برہما۔ وشنو۔ مہیش۔ نارد۔ سارد۔ سنک۔ سنندن۔ پاروتی اور گنیش ہیں ؛

پیپر ایک جو مہنگے مان ناکر بھید نہ کوئی جان

۱۵۱ ڈار لپھائے نہ کواُو کھائے کھسم اچھت بہُو پیپر جائے
شاخ جھکا کر کوئی ہوتے ہوتے اکثر تو گر

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۵۱) برہمہ ایک پیپل کا درخت ہے۔ جسکو سب نے مہنگا و قیمتی سمجھ رکھا ہے۔ ساتھ ہی یہہ بھی کہتے ہیں۔ کہ اُس کا بھید کسی کو نہیں معلوم ہے۔ اور وہ اگم ہے۔ جب پہلے ہی سے من میں یہ خیال و تصور قایم کر لیا۔ تو پھر وہ کیسے ملے گا۔ اس لئے اس کی شاخ کو جھکا کر پھل کوئی بھی نہیں کھا سکتا۔ جیسا خیال ویسا حال ہے۔ تا ہم زندہ مالک گورو سروپ کو چھوڑ کر اکثر نادان اس برہمہ کا اشٹ باندھتے ہیں۔

سانہو تے بھئے چور وا چوران تے کچھو جچھو
تب ایماندار جانیگا ہوئے جیرا مار پریہ لگو ہوئے پڑیگی تجھ لڑائی
لے جیو تجھ پر

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۵۲) جیو کو سچا ایماندار ہونا چاہئے تھا وہ چور ہوئے۔ کیونکہ چوروں کو گورو کیا۔ یہ چور جب دیکھو تب ایک ایک شبد اور ایک ایک روپی پر لڑنے لگتے ہیں۔ ان کا ہر جگہ یہی حال ہے۔ اے نادان جیو! تو نے جو ان کو اپنا گورو بنایا ہے۔ اس وقت اس بات کو سمجھے گا۔ جب تجھ پر مار پڑے گی۔ اور انجام بخیر نہ ہوگا۔ کیونکہ ان کی ظاہری حالت دیکھ کر بھی تو نہیں سمجھتا ہے۔ کہ یہہ برہمن گورو ہیں۔

۱۵۲ تاکی ماڑی کیھں پرے گورو نہ لکھائی بات
ناو کو بیرا بوڑی گہے پھری پھری اوگھٹ گھاٹ
اسکا

ترجمہ معہ تشریح :- (۱۵۳) جس کو گورو نے راہ نہیں دکھائی اس کی کبھی پوری نہ پڑے گی۔ اُس کا بیڑا اوگھٹ گھاٹ میں بار بار غرق ہوگا۔

جانا نہیں بوجھا نہیں سمجھا کیا نہیں گون
اندھے کو اندھا ملا راہ بتاوے کون
۱۵۴

اندھا گورو اندھا چیلا

مطلب واضح ہے :-

جا کا گورو ہے آندھرا چیلا کاہ کرائے
اندھے اندھے ٹھیلیا دُوئی کوپ پرائے
۱۵۵
ٹھیل دیا — دونوں — کنوئیں گرے

مطلب واضح ہے :-

من مانس کی بھاؤتی کہا ئیا مت کوئی پیٹھے دھائے
لیکے کھیت چرت ہے باگھ گدھا اُو گائے
۱۵۶
ایک ہی — چرتا ہے — شیر — اندر

معمولی نگاہ

ترجمہ معہ تشریح :- (۱۵۶) انسان کی معمولی نگاہ کی کوٹھڑی میں کوئی شخص دوڑ کر نہ داخل ہو۔ اُن کے نزدیک انسان حیوان سب چرند ہیں۔ اور شیر گدھا اور گائے سب ہی کھیت چرتے ہیں۔ یہ غلط ہے انسان میں فرق ہوتا ہے۔ اور سب ہی گورو نہیں ہو سکتے۔ اور نہ سب

رُوحانیت حاصل ہوتی ہے ؛

چار ماس گھن برسیا اتی الورب سر نیر
بہرے جوانس جڑ نہ ایکو تالاب
۱۵۷ بکھتری چیھا ایکو ہی نیر
زرہ بکتر

ستگدل

ترجمہ معہ تشریح - (۱۵۷) - بہت دنوں تک گورو کے اُپدیش کا مینہ برستا رہا۔ اور وہ ان کے ہردی رُوپی بے مثال روحانی تالاب کا لطیف پانی تھا۔ مگر جیو نے پہلے سنسکاروں کا زرہ بکتر پہن رکھا تھا۔ اُپدیش کا ایک نیر بھی نہیں لگا۔

گورو کے میلے جیو ڈرے کایا چھیھن ہار
کُومتی کسائی تن بسے لاگو جُوا کی لار
۱۵۸ بے عقلی قصائی لگو جوا کے ساتھ

جیو کی حالت

ترجمہ معہ تشریح - (۱۵۸) - بہت سے جیو گورو دھارن کرنے سے کتراتے اور ڈرتے ہیں۔ مگر یہ نہیں سمجھتے کہ یہ جسم جلد ناش ہونے والا ہے۔ گورو مت ہو کر کام کرنا چاہیئے۔ اِن کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ یا تو اگیان کا قصائی جوان کے من میں بستا ہے۔ اِن کو ہلاک کر دے گا۔ یا یہ کرم دھرم کے جُوئے میں ٹھیٹے جائیں گے ؛

تن منشے من سونہا۔ کال اہیری بنت
ایکے ڈانگ سکور کی بسیروا۔ کوشل پوچھو کا مت
۱۵۹ حضرت یا دوست

خوبیت نہیں ہے

ترجمہ معہ تشریح - (۱۵۹) - تن میں من کے شکوک وشبہات کا کُتّا بستا ہے۔ اور کال شکاری روز شکار کھیلتا رہتا ہے۔ ایک ہی ساتھ سب کا قیام ہے۔ میرے دوست! بھلا ایسی حالت میں خیریت کہاں ہے؟ اور کیا خیریت پوچھتے ہو۔ صرف اُس کے ایک ضرب میں کام تمام ہے۔

ساہُو چور پچھانے نہیں اندھ متی کے ہین
پارکھ بِنا بِناسے کری بچار ہو بھین ۱۶۰
جوہری بغیر ناش ہو گا کرکے ہوجا الگ

ترجمہ معہ تشریح (۱۶۰) - ایماندار اور چور کے نادان جیو کو سمجھ نہیں ہے۔ یہ اندھے عقل سے خالی ہیں۔ بغیر پارکھی گورُو کے ناش ہو جاؤ گے اِس لئے بچار کرکے علیحدہ ہو جاؤ جھوٹے گوروں کو چھوڑ دو۔

گورُو سیکل گر کری لے من ہی مسکلا بھیدے
شبد چھولنا چھولی کے چت درپن کری لے ۱۶۱
سان صاف کرکے آئینہ کو

ترجمہ معہ تشریح - (۱۶۱) - گورُو ایسا کر وجو صیقل کرنا جانتا ہو۔ اور من کو صیقل دیدیکر اور شبد کا مانجھا دیدیکر۔ دل کے گرد و مورچھے کو چھیل کر اُس کو صاف و شفاف آئینہ بنا دے۔

مُورکھ کے سمجھاوتے گیان گانٹھ کا جائے
کویلا ہوئے نہ اُوجرا کِتنو سابُن لائے ۱۶۲
اُجلا کتنا ہی صابن لگائے

مُورکھ مُوڑھ کو کرمیا نکھ سکھ پاکھر آہی
بندھنہارا جاہل دُشٹ کا کرے جب باندھ نہ لاگتا ہی

ترجمہ معہ تشریح - پہلا (۱۶۲) دوہا صاف ہے۔ دوسرے (۱۶۳) کا مطلب یہہ ہے۔ کہ جو انسان۔ جاہل۔ کاہل اور بدفعل ہے۔ اُس کے اُوپر تو ایڑی سے لیکر چوٹی تک اگیان کا غلاف پڑا ہُوا ہے۔ کوئی اُس کو اُس کے من کی تربیت کے خیال سے تادیب و اُپدیش کے رستے سے کیسے باندھے۔ اُس کا باندھنا غیر ممکن ہے۔ اُس کو اُپدیش کیسے دیا جائے

سیمر کارے سُوگنا سیہُوے بیٹھا جائے
چونچ سیہورے سر دُھنے ای اُس ہی کا بھائے
سُوگنا سیمر بیگ تجو گھنی بگر چن پانکھ
ایسا سیمر سیوے جاکے زیادہ ناہیں آنکھ
سیمر سُوگنا سیہیا دوئی ٹیڑھی کی آس
ٹیڑھی پھُوٹی چٹاک ہے سُوگنا چلا نراس

ترجمہ معہ تشریح (۱۶۴) سیمر ایک قسم کا اُونچا درخت ہوتا ہے اُس

لہ پُورب میں اکثر پھل کو سیمل کہتے ہیں۔

میں ہرے رنگ کا طوطے کی شکل کا پھل لگتا ہے جیسے آک اور مدار کے پھل ہوا کرتے ہیں۔ مگر جب پھل کو توڑو۔ تو اُس کے اندر سے صرف باریک روئی نکلتی ہے۔ جو اڑ کر جسم کو چمٹ جاتی ہے۔ طوطے اکثر اس پھل کی لالچ میں آکر اُس کے پاس آکر بیٹھتے ہیں۔ مگر پشیمان ہو کر اُڑ جاتے ہیں۔ (۱۶۴) سیمر کے پھل کا شایق لالچی طوطا پھل پر جا کر بیٹھا لیکن جب پھل پر چونچ ماری اور روئی اڑی تو اُس نے چونچ سکوڑ کر سر دھننا شروع کیا۔ یہ خود اُس کا کرتب اور خیال تھا۔ کوئی کیا کرے۔ اسی طرح یہ جیو طوطا ہے۔ اور سنسار کا سکھ سیمر کا پھل ہے۔ (۱۶۵) اے جیو رُوپی طوطے۔ سنسار کے سیمر کو جلد چھوڑ دے۔ ورنہ تیرے پروں میں رُوئی لپٹ جائے گی۔ اور تو پرواز کے ناقابل ہو جائے گا۔ (۱۶۶) طوطے نے سیمر کے پھل کی لالچ کی۔ جو دو جگہ سے ٹیڑھا تھا۔ اس سنسار کے لوگ پرلوک بھی ٹیڑھی کھیر ہی ہیں جب اُس نے پھل میں چونچ ماری فوراً ہی اس کی ٹیڑھائی ڈٹ گئی۔ روئی نکلنے لگی اور طوطا مایوس ہو کر اڑ گیا یہی حال سنسار ہی جیوؤں کا بھی ہوتا ہے۔ سنسار کے سکھ کی خواہش کرتے ہیں۔ وہ نہیں ملتا تب ناامید ہو کر سر دھنتے ہیں۔

لوگ بھروسے کون کے بیٹھ رہے اُرگائے
جیر ہی لوٹت جم پھرے میڑھا لوٹے کسائے
جیو کو لوٹتا ہوا پھرتا ہے میڈھا قصائی

ترجمہ محہ تشریح۔ (۱۶۷)۔ لوگ کس کے بھروسے غافل

بیٹھے ہیں۔ جیو کو جم لوٹ رہا ہے۔ جیسے مینڈھے کو قصائی لوٹتا ہے وہ کیوں نہیں گورو سے بسیار پار سکھتے ہیں۔

جانی بوجھی جڑ ہوئے رہو بل بنچ نرئیل ہوئے
کہیں کبیر پتی سنت کو پلا نہ پکڑے کوئے ۱۸

ترجمہ مع تشریح ۔ (۱۶۸)۔ زور رکھتے ہوئے بے زور۔ گیان رکھتے ہوئے جڑ۔ کرم کرتے ہوئے اکرمک۔ بھگتی کرتے ہوئے سادھارن ہو رہو۔ ایسے سنت کا پلا کوئی نہیں پکڑتا۔ اور نہ وہ بندھن میں آتے ہیں۔ کسی طرح کا ابھمان اور میرا تیرا اپنا نہ آنے پاوے۔

ہیرا ایسی سوئی سراہیئے جو سہے گھنوں کی چوٹ
کپٹ کورنگی مانوا پرکھت نکسا کھوٹ ۱۶۹
ہری ہیرا جن جوہری سبدن پسارہی ہاٹ
جب جن پائے پارکھی تب ہی روکی ساٹ ۱۷۰
ہیرا تہاں نہ کھولیئے جہاں کنجڑوں کی ہاٹ
باندھو چھیکی موڑہی لاگ کہو اپنی باٹ ۱۷۱
ہیرا پرا بجار میں رہا چھار لپٹائے
بہو تک مورکھ چلی گئے پارکھ لیا اٹھائے ۱۷۲

ہیروں کی نہیں بوریاں چندن کی نہیں پانت
سنگھوں کے لہنڈے نہیں ساد ہو نہ چلیں جمات ۱۷۳
شیروں جھنڈ کلہ فقیر جماعت

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۶۹)۔ وہی ہیرا تعریف کے قابل ہے۔ جس پر گھن کی چوٹ پڑتی ہے۔ اور وہ نہیں ٹوٹتا۔ جھوٹے اور بدرنگ بجگت پر کھنے پر کھوٹے نکلے۔ اور رشید کی مار کو برداشت نہ کر سکے۔ (۱۷۰) مالک ہیرا ہے۔ اور بہت سے لوگ جوہری بن کر اس ہیرے کی دوکان پھیلائی۔ اور مذہب کا سودا بیچنے لگے۔ مگر جب اصلی جوہری ہیرے کا سچا پرکھنے والا اور پرکھانے والا (کبیر روپ میں) پرگٹ ہو کہ آیا۔ تب سب کی ساٹ جاتی رہی۔ اور ان کا اعتبار اٹھ گیا۔ (حقیقت میں ہر جگہ دکانداری ہے۔ باخبر آدمی لاکھوں میں ایک بھی نہیں ملتا اسی بیجک ہی کے سمجھنے والے کہاں ہیں۔ مالک تو در کنار رہا)۔ (۱۷۱) جہاں مذہبی کنجڑے اپنے دھرم کرم کا ساگ پات بیچتے ہیں۔ وہاں حقیقت کے ہیرے کو نہ کھولو۔ چپکے سے پوٹلی باندھو اور چلتے بنو۔ (ان کنجڑوں سے بادبوا د کرنا لاحاصل ہے)۔ (۱۷۲) ہیرا مٹی سے ملا ہوا۔ بازار میں پڑا ہے۔ جاہل اس کو کیا جانتے ہیں۔ آئے دیکھا اور چلے گئے۔ جوہری آیا۔ اس کی نظر پڑ گئی۔ اس نے قدر و قیمت جانی۔ صاف کر کے اٹھا لایا۔ (اسی طرح اکثر سنت ظاہری بدنصیبی کے ساتھ پرماتھ کی تعلیم دیتے ہیں۔ ذات پات کے ابھمانی مورکھ متوجہ نہیں ہوتے۔ مگر حقیقت رس حقیقت پسند اور حقیقت آشنا فوراً ملتفت ہو کر اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ کبیر صاحب کا کلام دنیا میں بہترین

اعلےٰ ترین اور سب سے اُچا ہے۔ وید و شاستر اس کے گرد کو بھی نہیں پہنچتے۔ مگر سمجھتا کون ہے۔ ٹیکا کار بہت دنوں تک وید و شاستر و مت متانتر کے گڑھوں میں پڑا رہا۔ آخر کو ست گورو کی اپار دیا سے یہ دولت نصیب ہوئی۔ جو اور جیوں کے کلیان کے خیال سے تقسیم کر رہا ہے۔ یہہ دُنیا میں سب سے اُونچا مارگ ہے۔ مگر ذات پانت و ظاہری بیوہار کے گاہک اُس کو لیا سمجھیں گے۔ (۱۷۳)۔ (سُنو) یہ سنت مت سادھو مت اور گورو مت ہے۔ دوکانداری نہیں ہے۔ ہیروں کی بوریاں نہیں ہوتیں چندن کی پانت نہیں ہوتی۔ شیروں کے بھیڑ بکریوں کی طرح گلے اور ریوڑ نہیں ہوتے۔ اور نہ سادھوؤں کی جماعت ہوتی ہے۔ سادھو بھی کوئی شاذ ہوتا ہے۔ اُس کا مت بھی کوئی شاذ ہی سمجھتا ہے۔

اپنے اپنے سیں کی سب ہی لیئھو مان
ہری کی بات دُرنتری پوری نہ کاہُو جان
کسی نے

ترجمہ و تشریح۔ (۱۷۴)۔ سب نے خودسری کی۔ اپنے آپ کو اور اپنی عقل و تمیز کو سب کچھ سمجھ لیا۔ کوئی اہم برہمہ کوئی اہم گیانی بن بیٹھا۔ حقیقت مشکل تھی۔ پوری پوری کسی کی سمجھ میں نہ آئی۔ اہم میں اہنکار ہے۔ اہنکار مایا ہے۔ برہمہ مایا کے ساتھ ہے۔ بات کیا ہوئی سب میرے تیرے پنے میں پڑکر انانیت و اہنکار کے غلام بن گئے۔ اور مایا برہمہ کے پھندے میں پھنس رہے۔

ہاڈ جرے جیوں لاکڑی ترسوڑ جرے جیں گھاس
کبیرا جرے رام رس کوٹھی جرے جیوں کپاس ۱۷۵
جیوں کوٹھی میں جرے

ترجمہ معہ تشریح - (۱۷۵) - سب لوگ کال کی آگ میں جل رہے ہیں۔ ہڈی لکڑی کی طرح اور درخت روپی شریر گھاس کی طرح جل رہا ہے مگر کبیر (یا کبیر کے بھگت) رام رس کے آتش عشق میں جل رہے ہیں جیسے کوٹھی میں کپاس آہستہ آہستہ جلتا ہے۔ پریم ہی ضروری چیز ہے یہی حقیقت اور معرفت ہے۔

گھاٹ بھلائی باٹ بن بھیکھ بھلائی بھولا کانی
جا کی ماڑی جگت میں سو نہ پرٹی پہچانی ۱۷۶

ترجمہ معہ تشریح - (۱۷۶) - بغیر طریقت کی تعلیم کے بھوساگر سے پار ہونے کا گھاٹ نظر نہ آیا بھیس دھاری خرقہ پوش فقیر دنیا کے جھمیلوں میں بھرمتے رہے۔ وہ مرنے کے بعد تو چاروں کھانی میں پڑیں گے ہی اور مرتے ہی ہیں اسی جنم میں چوپایوں کی طرح مست متانتر کے غلام بن گئے۔ یہ بھی ایک جونی یا کھانی ہے۔ اس دنیا میں مایا نے اپنے بھرم کی ماڑی یعنی لیئی پھیلا رکھی ہے۔ اس کے پیچھے رس میں سب پھنسے ہیں۔ کسی نے بھی اس کو نہیں جانا۔

مورکھ سے کا کہیئے سکھ ہے کاہ سمجھے رہے

ساکھی

پاہن ہِن کا مارئے چوٹ کھا تیر نِسانئے
جیسی پتھر گولی گوج کی پنچ پڑے ڈھہرائے
ایسا ہردیا مورکھ کا شبد کہاں ٹھہرائے
اُوپر کی دل دواؤ گئیں ہیئے کی گئیں ہرائے
جا کے چارو لوچن گئے تاسوں کاہ لیسائے

آنکھیں

ترجمہ معہ تشریح ۔(۱۷۷)۔ مورکھ کو تعلیم دینا عبث ہے پتھر پر نشانہ مارنے سے تیز تیر کا نوک بھی خراب ہوجاتا ہے۔ گنبد گولی نہیں ٹھہرتی ۔

باقی سب مطلب صاف اور واضح ہے ۔

کیتک دن ایسے گئے ان روچے کا نیہہ
اُو سر بوئے اُپجے نہیں جو گھن بیج برسے مینہہ

ترجمہ معہ تشریح ۔(۱۷۸)۔ بغیر پریم کی بھگتی ایسا ہے جیسے بنجر زمین میں بیج بونے سے پھل نہ پیدا ہوگا۔ چاہے خوب میسلا دھار پانی برسے۔ اسی طرح جھوٹی بھگتی چاہے جیسی کی جائے۔ اور زور شور سے کی جائے۔ لاحاصل۔ بے سود اور بے فائدہ ہے۔ سچا پریم ہونا چاہیئے ۔

میں روؤں یہہ جگت کو موکو روے نہ کوئے
موکو روے سو جنا جو شبد بوجھی ہوئے ۱۸۱

ترجمہ مع تشریح - (۱۸۱) - مجھ کو اس دُنیا کے جیوؤں کا درد ہے میں اِن کے لئے روتا ہوں۔ میرے لئے کوئی نہیں روتا کیونکہ اِن میں میرے واسطے درد نہیں ہے۔ میرے واسطے وہ آنسو بہاتے ہیں۔ جو شبد کے پرکھنے والے۔ سمجھنے والے اور اصلیت کے جاننے والے ہیں۔

صاحب سانہب سانہب سب کہیں موہی اچنبھا ایہ اور
صاحب صاحب اچنبھا
سانہب سے پرچے نہیں بیٹھو رہے کہی جگہ ۱۸۲
صاحب پہچان کس

ترجمہ مع تشریح - (۱۸۲) - کہنے کو سب مالک مالک کہتے اور چلاتے ہیں۔ شور مچاتے ہیں۔ مگر صاحب کی پہچان کسی کو بھی نہیں ہے۔ اگر وہ ہے۔ تو اُس کو جاننا۔ دیکھنا۔ سمجھنا۔ پہچاننا چاہیئے۔ بے فائدہ اُس کے نام و مذہبی دنگا فساد کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ مجھ کو اندیشہ ہے۔ کہ جب سے اُس کو دیکھا نہیں۔ تو کس جگہ جا بیٹھے۔

جیو دیا جیو جیوے نہیں جیو کا جیو ادھار
جیو دیا کے پال ہو پنڈت کرہو بچار ۳
کو

ترجمہ مع تشریح (۱۸۳) یعنی زندہ گورو کے زندہ جیو میں رُوحانی

زندگی نہیں آتی۔ زندہ گورو زندہ جیو کا اوہار ہے۔ اس لئے زندہ جیو کو پالو۔ تاکہ رُندگی کا تم میں پیار پیدا ہو۔ اور زندہ کی قدر کر سکو۔ پنڈتو! اسی پر غور کرو۔ لوگ مُردہ پرست۔ مردہ آفتاب پرست۔ مردہ تصویر پرست اور مردہ قبر پرست ہیں۔ اسی وجہ سے اصلی زندگی سے خالی ہیں۔ یہ زندگی صرف زندہ گورو سے مل سکتی ہے۔ اور بس

ہم تو سب ہی کی کہی — موکو مجھ کو کوئی نہ جان
تب بھی اچھا اب بھی اچھا — جُگ جُگ ہو ہُوں نہ آن ۱۸۴
ہوتا ہوں نہیں رہتا ہوں نہیں
پرگٹا کہوں تو مارِیا — پردے لکھے نہ کوئے
مارے
سُونہا چھپا پُوار — تیرے پوال پچے کوں کہی بیری ہوئے ۱۸۵
کتا دشمن کہکر

ترجمہ مع تشریح۔ (۱۸۴)۔ ہم سب کو کہتے ہیں۔ مگر مجھ کو کوئی نہیں جانتا۔ میں پہلے بھی اچھا تھا۔ اب بھی اچھا ہوں۔ اوتار کا اوتار نہیں ہوتا سلا فانی لامتبدل اور لاتغیر ہوں۔ (میں گورو ہو کر پہلے بھی آیا۔ اب بھی وہی ہوں۔ پھر بھی گورو کے رُوپ میں آؤں گا۔ جو سچے حقانی گورو ہیں۔ ہوں گے ہوئے ہیں۔ وہ میرے ہی رُوپ و ذات ہیں)۔ (۱۸۵)۔ اگر ظاہر ظہور کہتا ہوں تو لوگ یقین نہیں لاتے مارنے دوڑتے ہیں۔ اور راز نیاز کی کسی کو سمجھ نہیں ہے۔ کُتا رُوپی من۔ کال کا پیادہ۔ جسم کے پوال کے تلے چھپا ہے۔ من مست نہ بنو۔ اسپر سے ہمکا خیال دُور کرو۔ مگر ظاہر ظہور کہکر کیوں کسی کو دشمن بناؤں۔

کبیر صاحب کی زندہ شکل

دیس بدیس ہوں پھرا من ہی بھرا اتھو کال
۱۸۶ جا کے ڈھونڈت ہوں پھروں تا کے پرا دو کال

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۸۶) ۔ دیس بدیس سب جگہ خوب دیکھ بھال کی ۔ من مت کا زور ہے ۔ من مت کی فصل جوبن پر ہے ۔ سب اہم برہمہ اسمی والے ہیں ۔ اہنکار مایا کے اُپاسک ہیں ۔ لیکن جس کی مجھے کو تلاش ہے اُس کا ہر جگہ قحط ہے ۔ اور وہ گورو مت ہے ۔ گورو مت کوئی بھی نہیں ہے ۔ سب من مت ہیں ۔

کلی کھوٹا جگ آندھرا شبد نہ مانے کوئے
۱۸۷ جا ہی کہوں ہت آپنا سو اُٹھ بیری ہوئے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۸۷) ۔ کلجگ کھوٹا ہے ۔ دُنیا اندھی ہے ۔ کوئی شبد نہیں مانتا ۔ جس کے بھلائی کی بات کہتا ہوں ۔ وہی دُشمنی پر آمادہ ہوتا ہے ۔

مسی کاگد تو چھوؤں نہیں کلمو گہوں نہ ہاتھ
۱۸۸ چاری جگ کی مہانتا کبیر مکھ ہی جانا بات

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۸۸) ۔ نہ دوات و کاغذ سے واسطہ نہ قلم سے سروکار ہے ۔ اگر چار جگوں کے مہانتم کا علم حاصل کرنا ہو ۔ تو زندہ گورو کبیر صاحب

کی خدمت و صحبت اختیار کرو۔ اور اُن کی زندہ زبان سے سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

پھیم آگے پھیم پاچھے پھیم دہنے ڈیری بائیں
پھیم اوپر جو پھیم کرتے سوئی پھیم ہے میری ۱۸۹

ترجمہ محمد تشریح (۱۸۹)۔ آگے جاگرت پیچھے سوپن۔ داہنے سُوشپتی۔ بائیں تریا۔ اِن حالتوں کے پرے جسکی سمجھ (فہم) ہے۔ وہی فہم کبیر صاحب کی ہے۔ اِسی طرح آ۔ او۔ م۔ اردھ مارا۔ اِن چاروں کے پرے کبیر صاحب سمجھے ہیں۔ پرکرتی۔ جیو۔ ایشور۔ برہم سے بھی اُن کی سمجھ پرے کی ہے۔

ہد چلے سو مانوا بیہد چلے سو سادھ
بیہد چلے سو اوگھڑ تاکو مت اگادھ

ترجمہ محمد تشریح (۱۹۰)۔ اِنسان حدیست کے اندر کرم دھرم کرتا ہے۔ سادھو بے حدی یعنی اِن کے پرے گیان کی حالت میں چرتا ہے۔ جو حد بے حد دونو کو چھوڑے ہوئے ہیں۔ اُن کا مت گہرا ہے۔

سمجھے کی گتی ایک ہے جن دیکھا سب ٹھور
کہیں کبیر ای بیچ کے بہکے جنہوں اور کے اور

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۹۱)۔ جن کی نظر انتہا تک پہنچی ہے۔ اور جو ہر جگہ مالک کو بھرپور دیکھتے ہیں۔ اُن سب کی حالت ایک سی ہے بھول بھرم بیچ میں ہے۔ یہ بہکے اور بھٹکے ہیں ؂

راہ بچاری کا کرے جب پنتھی نہ چلے بچار
اپنا مارگ چھوڑ کے چلے اُجار اُجار ۱۹۲

مطلب واضح ہے ؂

مُوا ہے مری جاؤگے بن سر تھوتھے بھال
پرے کلہاڑے برکش پر آج مرو کی کال ۱۹۳

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱۹۳)۔ تم مُردہ ہو اور بغیر تیر کے کند بھالے سے مروگے۔ یہ کند بھالا اگیان ہے۔ سنسار کے درخت پر کال کا کلہاڑا برس رہا ہے۔ تم آج مروگے۔ کہ کل مروگے ؂

بولی ہماری پُورب کی ہم ہی لکھے نہ کوئے
ہمیں لکھے سو جنا جو دُھر پُوربیا ہوئے ۱۹۴

ترجمہ معہ تشریح (۱۹۴)۔ دُھر پُوربیا جو انتہائے مشرقی کا رہنے والا ہے۔ جہاں سے پہلی سُورج طلوع ہوتا ہے ؂

جاکے چلتے روندے پری دھرتی ہوئی بہار
سو جلے سابوح گھاٹ مے جبے پنڈت کرو بچار
شکار دھوپ جلے

ترجمہ معہ تشریح:- (۱۹۵) جس جودھا کے چلنے سے زمین روند اٹھتی ہے۔ اور ایسی خاک اڑتی تھی۔ گویا کوئی جھاڑو دے رہا ہے۔ وہ کال کا شکار ہوکر دھوپ میں جل رہا ہے۔ پنڈتو وچار کرو +

پاون پوہومی ناپتے دریا کرتے پھال
ہاتھن پربت تولتے تن دھرتی کھایا کال
ہاتھوں سے پہاڑ ان کو پکڑ کر

مطلب صاف ہے:-

نو من دودھ ٹبور کے ٹپکے کیا بناس
دودھ پھاٹی کانجی بھیا گھرت کو ناس
بھٹ ہوا ہوا گئی

ترجمہ معہ تشریح:- (۱۹۷)- نو دواروں کے پسارے میں پہنچکر اُن کے دیئے کا دودھ اکٹھا کیا۔ سوراخ تھا دودھ ٹپکنے لگا۔ اور پھٹ کر کانجی ہوگیا۔ اب کیسے متھا جاوے اور کیسے گھی کا مکھن نکالا جائے

کتنو مناؤں پاؤں پری کتنو مناؤں روئے
ہندو پوجے دیوتا ترک نہ کاہو کا ہوئے

مطلب صاف ہے۔ ہندو دیوتا پوجتے ہیں۔ اصلیت سے دُور ہیں۔ مسلمان توحید میں محمدؐ کو ملاتے ہیں اِس لئے مُشرک ہیں۔ دونو گمراہ ہیں۔

انسان / آدمی / حقیقت

مانُش تیرا گُن بڑا ماس نہ آوے کاج
ہاڑ (انسان) نہ ایندھن ہو سکے توچا (گوشت) نہ باجن باج (کام) ۱۹۹
ہڈی ایندھن چمڑا باجا بنے

مطلب صاف ہے۔

جو موہی جانے تاہی مَیں جانوں
لوگ (مجھ کو) بید (اُس کو) کا کہا نہ مانوں ۲۰۰

مطلب صاف ہے۔

جوَ لگ ڈھولا توَ لگ بولا توَ لگ دھن بیوہار
ڈھولا (جب تک شریر) پھوٹ (جسم) دھن گیا کوئی نہ جھانکے دوار (دروازہ) ۲۰۱
پھوٹا

خوشی کے موقع

مطلب صاف ہے۔

سب کی اُپتی دھرتی سب جیون پرتی پال
پیدائش زمین پالنی ہے

موت کی حالت

۹۰۲ دھرتی نہ جانتی آپ گُن ایسو گورو دیال
دھرتی = زمین، آپ گُن = اپنا گُن، گورو = مہربان

ترجمہ معہ تشریح • (۹۰۲)۔ زمین اپنا خاصہ نہیں جانتی مگر سب کو پالتی ہے۔ اور پیدا کرتی ہے۔ اسی طرح گورو میں انہنکار نہیں ہے وہ سب پر مہربان ہے۔

۹۰۳ دھرتی نہ جانتی آپ گُن کہوں نہ ہوتی ڈول
نل مل گرو ہوتی ہوت تھکی کی مول
دھرتی = زمین، ڈول = ہلنے والی، نل مل = بھاری، ہوت = قایم، تھکی = عصمت یا صفت، مول = اصل

ترجمہ معہ تشریح • (۹۰۳)۔ اگر زمین کی مخلوق میں انہنکار نہ ہوتا تو وہ لاتعذب ہوتی۔ چاہے بوجھا ہوتا وہ قایم رہتی۔ جو کچھ جیو میں عیب ہے۔ وہ انہنکار کی وجہ سے ہے۔ ورنہ وہ بھی ایسا ہوتا۔

۴ جیہیا کرم نا ہتا دھرتی ہتی نہ نیر
اُتپتی پرلے نا ہتا تب کی کہو کبیر
جیہیا = جیب، دھرتی = زمین، ہتی = تھی، اُتپتی = پیدائش، پرلے = موت، تب = کھنا

مطلب صاف ہے۔

۵ جہاں بول اکشر تہاں آیا جہاں بول تہاں نہ ڈایا
بول ایک ہے سوئی جو یا لکھا سو لے ہوئی مضبوط کیا
اکشر = حرف، بول = گفتگو، خامشی، سو = اس کو جانے، لے = شاذ ہے

ترجمہ مع تشریح - (۲۰۵) - گفتگو میں گفتگو کا جھمیلا ہے - من کو ایسی حالت میں قایم کرو - جہاں گفتگو نہیں ہے - گفتگو اور سکوت ایک ہی حالت میں ہیں - یہ سمجھ کسی برلے کو آتی ہے ؛

کرم اور گیان

۲۰۶ | توں لگ تب تک | جیو جگ کرم بس | جوں لگ گیان نہ ہوئے سورج
توں لگ جب تک | جوں لگ جب تک

مطلب صاف ہے ؛

نقام سے کاطی

۲۰۷ | نام نہ جانے گانوں کا | بھولا مارگ جائے
کلوا کل کے دن | گرلے گا کانٹا مقام | آگمن کس نہ کہورائے
پہلے ہی سے کیوں فکر کرو

ترجمہ مع تشریح - (۲۰۷) - لوگ اناپ شناپ پنتھائی ہو کر پنتھ کے روحانی منزل مقصود کی خبر نہیں رکھتے - سادھن کرتے ہیں - کل سنسٹے کا کانٹا پاؤں میں چبھیگا - پہلے ہی سے کیوں فکر نہیں کر رکھتے - اچھی طرح سمجھ بوجھ کر تب اہل طریقت یعنی پنتھائیوں کے زمرے میں داخل ہونا چاہیے ؛

سادھو سنگ

۲۰۸ | محبت سنگت کریئے سادھ کی | ہرے اور کی بیادھ
اوچھی سنگت نیچ کی | آٹھوں پہر دوکھ اپادھ
تکلیف لڑائی

سنگت سے سُکھ اُوپجے کو سنگت سے دُکھ ہوئے
کہیں کبیر تہاں جایئے جہاں اپنی سنگت ہوئے ۲۰۹

مطلب صاف ہے ۔

جیسی لاگی اَور کی تیسی نبہے جائے
کوڑی کوڑی جوڑی کے جُڑے لاکھ کروڑ ۲۱۰

ترجمہ مع تشریح ۔ (۲۱۰) ۔ جیسی لگن دُنیا کی لگ جاتی ہے ۔ اور آخر اس کا نباہ ہو جاتا ہے ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے ۔ کہ کوڑی کوڑی جوڑنے سے لاکھ کروڑ اکٹھا ہو جاتا ہے (اُسی طرح اگر مالک کی لگن لگ جائے تو بیڑا پار ہو جائے) ۔

آج کال دن ایک میں سبھر نا ہیں نشچر
کیتک دن نرلاکھی ہو کا پنچے ۲۱۱

ترجمہ مع تشریح ۔ (۲۱۱) ۔ کچے برتن میں پانی نہیں ٹھہرتا ۔ اسی طرح یہ جسم ہمیشہ نہیں رہتا ۔

کرو بہیاں بل آپنے چھور برانی آس
جا کے آنگن ندی نہیں سو چھوڑ گیہے مری پیاس ۲۱۲

ترجمہ مع تشریح۔ (۲۱۲)۔ خود اپنے ہاتھ سے بل کرو۔ غیر کی اُمید چھوڑو جس کے صحن میں دریا بہتا ہے۔ وہ پیاسا کیوں مرے (تمہارے دل میں روحانیت کا سرچشمہ موجود ہے۔ ذرا محنت کرو۔ کام بنا بنایا تیار ہے)۔

جیو بندھن تے باندھیا ایک ہیچارہ جیو
کی چھوٹے بل آپنے جو نہ چھوڑاوے پیو　　۲۱۳

ترجمہ مع تشریح۔ (۲۱۳)۔ بیچارہ جیو کئی طرح کی زنجیروں میں جکڑا ہے۔ مالک نہیں چھوڑاتا۔ تو اس کو اپنے بل سے چھوٹنا چاہیئے۔

جیو جنی مارہو باپڑا سب کا ایکے پران
بیتا کہو نہ چھوٹ ہی کوٹن سنو ایک ہی پران　　۲۱۴
جیو پاپ گھات نہ کیجئے بہری لیت وے پران
تیرتھ گئے نہ پانچھو کوٹی پھیر لگائے دان　　۲۱۵

مطلب واضح ہے۔

تیرتھ گئے تین جنا چت چنچل من چور
ایکو پاپ نہ اُوترا دس من لادے اور　　۲۱۶

تیرتھ گئے سو یہہ مُوئے جُوڑے پانی نہائے
کہیں کبیر پُکار کے مرے راکھس ٹھنڈے ہوئے پچھتائے ۲۱۷
تیرتھ بھئی بِش بیلری رہی جگو جُگ چھائے
کبیر ن مُول نِکندیا کون ہلاہل کھائے ۲۱۸

مطلب صاف ہے۔

اے گُن دنتی بیلیری تُو ہی گُن برن نہ جائے
جر کاٹے تے ہریری سینچے تیرا تے کہیا کُملائے ۲۱۹
بیلی جڑ کوڈھنگی پھل بُرو ہری پھولوا کوبُدھی بسائے
مُول بنا سی تُومری تیرو سارو پات کروائے

ترجمہ مع تشریح۔ (۲۱۹)۔ (یہ بڑا مزیدار کلام ہے) اے مایا! تُو گُن والی بیل ہے۔ تیرے گُن کا بیان کس سے ہو سکتا ہے۔ جو تیاگ اور ویراگ کی ڈینگ مارتے ہیں۔ اور تیری جڑ کاٹتے ہیں۔ اُن سے تو تو زیادہ چمٹتی ہے۔ اور ہری ہوتی ہے۔ اور جو تجھ کو پانی دیکر سینچتے ہیں۔ اور تیری اُپاسنا کرتے ہیں۔ اُن سے تو دُور بھاگتی ہے۔ اور نفرت کرتی ہے۔ (۲۲۰)۔ تو بڑی کوڈھنگی لتا ہے۔ تیرا پھل بُرا ہے۔ تیرے پھُول سے بے عقلی کی بُو برآمد ہوتی ہے۔ تو بغیر جڑ کی تُو بنی ہے۔ بالکل فرضی اور خیالی ہے۔

مایا سے خطاب

اور تیرے تمام پتے تلخ اور کڑوے ہیں ۔

پانی تے اتی پاتلا دھواں تے اتی جھین
پون ہوا سے بہت اوتاولا دوست کبیرن کین ۲۲۱
بہت تیز کیا

کبیر صاحب کے دوست

ترجمہ مع تشریح - (۲۲۱) - من پانی سے زیادہ پتلا - دھواں سے زیادہ باریک اور ہوا سے زیادہ چنچل ہے - کبیر صاحب نے اس کو اپنا بنالیا اور وہ اپنے بس میں آگیا ۔

ستگورو بچن سنہو ہو سنتوا مت لیہو سر بھار
ہو ہجور ٹھاڑا کہوں اب تیں سمجھار ۲۲۲
حضور میں کھڑا کہتا ہوں تو لڑائی سنبھار

جنگ کے لئے مستعد ہو

ترجمہ مع تشریح - (۲۲۲) - گورو کا حکم سنو - من مت ہو کر اپنے سر پر ذمہ داری کا بوجھ نہ لو - حضور میں اسی وقت کھڑے ہو جاؤ اور من اور کال کی لڑائی لڑنی شروع کر دو ۔

اے کروائی بیلری اور کروا پھل توڑ
سدھ نام جب پایئے اور بچھوہا ہوڑ ۲۲۳
سیدھا ہوئے

ترجمہ مع تشریح - اے مایا! تو کڑوی بیل ہے - اور تیرا پھل کڑوا ہے - اور اگر کوئی شخص تجھ پر غلبہ پاکر کامیاب ہو کر سدھ بھی

کہلانے لگتا ہے۔ تو وہ اور بھی خراب ہو جاتا ہے۔ اور مالک سے بالکل جُدا ہو جاتا ہے۔ الغرض تو سر سے پانوں تک اور ابتدا سے انتہا تک کڑوی ہے۔

سدھ بھیا تو کیا بھیا چہوندس پھوٹی باس
اندر وا کے بیج ہے پھر چاروں طرف جا میگی آس
اس کے پیدا ہوگی ۲۴

سدھ ساکھی

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۲۴)۔ سدھ بھی ہُوا۔ تو کیا ہُوا۔ ہر چہار طرف (مان بڑائی کی) باسنا پھوٹ نکلے گی۔ اُس کے اندر جنم مرن کا بیج ہے۔ پھر آس کا درخت جمیگا۔ اور سنسار میں جنم مرن ہوگا۔

پردے پانی ڈھالیا سنتو کرو بچار
شرما شرمی پچی مُوا کال گھسیٹن ہار
بچ بچ کر مرا گھسیٹنے والا ۵

شرما شرمی پردہ

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۲۵)۔ پردے کے اندر پانی گرا۔ آبرو ریزی ہوئی۔ برہمن گورو نے پردہ دیدیجیوں کا پانی گرایا۔ ان کا آتم بھاو چھین لیا۔ دیوتاؤں کا غلام بنایا۔ انسانیت سے الگ گرایا۔ جیو جانتے ہیں۔ کہ برہمنوں کا دھرم جھوٹا۔ گمراہ۔ اَست اور بالکل غلط ہے۔ پھر بھی شرما شرمی ایک دوسرے کو دیکھ کر اُسی بھرم بھول میں سب بچ بچ کر مرتے جا رہے ہیں۔ اور کال ان کو گھسیٹ رہا ہے۔ ذات پانت جھوٹے۔ برہما۔ وشنو جھوٹے دھرم کرم جھوٹا مگر لوگ دیکھا دیکھی

شرنا شرمی پھر بھی اِن کے جال مَیں آکر پھنسے ہیں ۔

استی کہوں نہ کوئی پتیجے ۔ اپنا پرے بِنا یقین استی کا سدھ ہو
نہیں اثبات کبیر سُنو ہو سنتو ہیرے ہیرا ۲۲۶ بدھ بیدھتا ہے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۲۶) ۔ اگر میں آستک کی بات کہتا ہوں ۔ اثبات کی طرف توجہ دلاتا ہوں ۔ تو کوئی بھی نہیں اعتبار کرتا ہے ۔ بغیر اثبات کے وآستکتا کے صحیح و سچا کیسے ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ ناستکتا میں ثبوت و اثبات کا امکان کب ہے ۔ مگر سنتا کون ہے ۔ سب کو آست متھیا اور جھوٹا بتا کر بھی "اہم برہمہ" کہتے ہیں ۔ یہ بھی اثبات سے خالی نہیں ۔ مگر یہ نہیں وچارتے ۔ کہ جب ان کے کلام کے موافق پرپنچ ملیا جگت سب آست اور متھیا ہے ۔ تو "اہم برہمہ" کا اہنکار کیسے صحیح ہوگا ۔ یہ بکواسی ہیں ۔ ہیرا ہیرے کو بیدھتا ہے ۔ کوئی ادھکاری ملے ۔ تو ہماری بات کو سمجھے

سونا سجن ساد جنا ٹوٹی جُڑے سو بار
دُرجن کُنبھ کمہار کے ایکے دھکا دُرار ۲۲۷

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۲۷) ۔ سونا ۔ اچھا جن اور سادھو سینکڑوں مرتبہ ٹوٹ کر جڑتے ہیں ۔ مگر بُرے آدمی اور کمہار کے گھڑے کو صرف ایک دھکا دو ۔ دراری پڑ جائے گی اور وہ نہ جڑیں گے ۔

کاجر کیری کوٹھڑی بُوڑتا اس سنسار
کاجل (ڈوبتا) یہ
۱۲۸ بلہاری تیہی پُرش کی جو پیٹھے نِکالن ہار
(داخل ہوکر نکالنے والا)
کاجر کیری کوٹھڑی کاجر ہی کا کوٹ
۱۲۹ تو پھر کاجل بھی کاری نہ بھئی رہا جو اوٹے اوٹ
کالی ہوئی ستگرو میں

کاجل کی کوٹھڑی

ترجمہ معہ تشریح - (۱۲۸)- مایا کاجل کی کوٹھڑی ہے۔ اِس میں سنسار ڈوب رہا ہے۔ بلہاری اُس پُرش کی جو اس سے نکال کر باہر کر دیتا ہے۔ (۱۲۹)- گویہ کاجل کی کوٹھڑی ہے۔ اور اِس کا قلعہ بھی کاجل کا ہے۔ لیکن اگر کوئی گورو کی سرن کی اوٹ میں آجائے۔ تو پھر کالا نہ ہوگا۔ مایا کے حملے سے محفوظ ہو جائے گا۔

ارب کھرب لئے دَرب ہے اُدے استت لئے راج
(طلوع تک) (غروب تک) یہ
۱۳۰ بھگتی مہاتم نہ لہت تلے ایہی سب کونے کاج
کس کا

بھگتی کا دولت کے ساتھ موازنہ

ترجمہ معہ تشریح - (۱۳۰)- اَرب کھرب کی دولت اور سُورج کے طلوع و غروب تک کی سلطنت بھگتی کی مہاتم کے برابر نہیں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں یہ کچھ بھی نہیں ہیں۔

مچھ بگانے سب گئے دھیمر کے دربار
(فروخت کیے) (ستگرو)
۱۳۱ انکھیاں تیری رتنا ری تو کیوں پہرا جال
(تاکھی)

پانی بھیتر گھر کیا سیجا کیا پاتال

۲۳۲ پانسہ پڑا پڑا کرم کا تب بستر میں پہنا جال

مچھ بھئے نہ بانچی ہو دھیمر بیڑو کال

۲۳۳ جیسی جیسی ڈابر تو پھرے ہوکر پچھوئے تہاں تہاں مانجھی پیلے جال لگاوے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۳۱)۔ سوال۔ سب مچھلی کی طرح مانجھی یا مچھوے کے ہاتھ بک گئے۔ کیا تمہاری آنکھیں پھوٹ گئی تھیں۔ کہ جال میں پھنسے؟ (۲۳۲)۔ جواب۔ کیا کریں۔ پانی میں گھر اور پتال میں بستر ہے۔ کرم (دھرم) کا جال پھیلا ہے۔ اس لئے ہم اس میں پھنسے۔ (۲۳۳)۔ چتاونی۔ سنو! مچھلی بننے سے نہ بچوگے۔ مچھوا تمہارا کال ہے۔ جس جس پانی کے گڈھے میں تم غوطہ لگاؤگے۔ وہاں ہی اُس نے جال پھیلا رکھا ہے۔

بن رسری گر کھلک بندھو نا سو بندھ الیکھ

۲۳۴ دین دیا درپن ہست مدھے چشم بنا کیا دیکھ

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۳۴)۔ بغیر رسّی کے سب خلق کا گلا پھنسا ہے یہ پھانسی بیحساب ہے۔ ہاتھ میں پرمیشر کا درپن دیدیا گیا۔ اصلی آنکھ تو ہے نہیں۔ دیکھیں تو کیسے دیکھیں۔ آئینہ میں اپنا عکس دیکھا۔ اہنکار پیدا ہُوا۔ اور اہم برہمہ کہکر اہنکار کے پاسک ہوگئے۔ اور مارے گئے۔

گورو کی بانی

سمجھائے سمجھے نہیں پرے ہتھ آپ بلکائے
میں کھینچت ہوں آپکے (کھینچتا ہوں) تو چلا جم پاور جائے ۲۵
(اپنی طرف) (پکڑے ہوئے)

ترجمہ معہ تشریح۔ سمجھانے پر بھی نہیں سمجھتا۔ اور غیر کے ہاتھ بکتا جا رہا ہے۔ میں تو (گورو کے روپ میں) اپنی طرف کھینچتا ہوں۔ تو جم پور کی طرف چلا جا رہا ہے۔

ست سنگ

نت روز کھرسان (سان) لوہا گھن چھوٹے
نت روز کی گوشٹ مایا (پر) موہ ٹوٹے ۲۶
(گھسنا)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۳۶)۔ لوہے کو روز کھرسان پر رگڑا دو۔ اس کا مورچہ دور ہٹا جائے گا۔ روز کے ست سنگ کے بچن سنتے رہو۔ مایا موہ کا رشتہ کٹتا جائے گا۔

کبیر اکرتو

لوہا کیری ناوری پاہن پتھر گرو بھار
سر پربش کی موٹری (ناد) اترن چاہے پار بوجھ ۲۷
(زہر کا ٹھٹھا)

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۳۷)۔ جسم لوہے کی کشتی ہے۔ من کا بھاری پتھر لیا ہے۔ سر پر وشے کے زہر کا بوجھ ہے۔ پار اترو گے کیسے؟

کرشن سمپی پانڈوا گلے ہوار (ہار) ہی جائے

۲۳۸ لوہا کے پارس ملے تو کوئی کاہے کھائے
کیوں

ترجمہ معہ تشریح - (۲۳۸) - جس کرشن کے رشتہ دار پنچ پانڈو تھے۔ وہ ہمالیہ میں جاکر برف کے تلے دب کر ہلاک ہوئے۔ مگر کرشن کچھ ہوتے۔ تو اُن کو سنبھال رکھتے۔ جیسے لوہا پارس سے مل کر پارس ہو جاتا ہے۔ ان کا کرشن میں متھیا وشواس تھا۔ اس لئے کال نے کھا لیا۔ اگر وہ پارس ہو گئے ہوتے تو کوئی کیسے کھاتا؟

پُورب اُگے پشچم اتھوے بھکھے پون کا پھول
تا کے تو کھلے راہو گرا سے ڈوبے مانش کاہے کو بھول
جس کو بچتا ہے انسان کیوں ۲۳۹

ترجمہ معہ تشریح - (۲۳۹) - سُورج پُورب میں نکلتا ہے۔ پچھم میں ڈوبتا ہے۔ اور ہوا کا بہاؤ کرتا ہے۔ پھر بھی راہو اُس کو پکڑتا ہے۔ انسان کیوں تیرتھ و پتسیا میں بھولتا ہے؟

نین کے اگرے من بسے پلک پلک کرے دور
آگے
تین لوک من بھوپ ہے من پوجا سب ٹھور
جگہ
من سوارتھی آپو ہی رسک بشے لہری پھرائے
راہ
من کے چلائے تن چلے تاتے سرس جگ جائے
خود غرضی آپ رسیا
رس وجہ سے سب

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۴۰) ۔ آنکھوں کے آگے من بستا ہے ۔ اِدھر آنکھوں کی پرتی دوار امن ہی آگے آگے رہتا ہے ۔ اور پل پل دوڑا کرتا ہے ۔ اُدھر بھی پرتی کا حرکت دینے والا من ہی ہے ۔ چاہے اِس طرح سمجھو چاہے ۔ اس طرح تین لوک میں من ہی کا راج ہے ۔ اور سب من ہی کی اپاسنا کرتے ہیں یہاں تک اہم برہمہ کہنے والے بھی من کے اہنکار پرتی کے اپاسک ہیں ۔ (۲۴۱) یہ من خود غرض اور رسیا ہے ۔ اور لذات نفسانی کے ارد گرد چکر لگاتا ہے ۔ من کے پریرنا کرنے سے تن کام کرتا ہے ۔ اِسی وجہ سے سب کچھ ضلالع ہو جاتا ہے ۔ اہم برہمہ کی اہم ورتی بھی ایک طرح من کا وشے ہے ۔

بھیڑ دھسان چال

ایسی گتی سنسار کی — جیوں گاڈر کی کھٹاٹ
ایک پرے (حالت) جبھی گاڑیں — سبھے (جیسے گڈریے کا) جات تبھی باٹ ۲۴۲
وا مارگ (جس غار) تو کٹھن ہے — تہاں (سب) کوئی مت (ایسی) جائے (راہ)
جے (جو) گئے (مشکل) تے نہیں بہُرے (لوٹے) — کُوشل (وہاں خیریت) کہے کو آئے (کون) ۲۴۳

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۴۲) ۔ سنسار کی چال بھیڑ یا دھسان ہے ۔ ایک بھیڑ کنوئیں میں گری تو سب گر گئیں ۔ سنساری جیو دیکھا دیکھی اِسی طرح بغیر سمجھے بُوجھے کرم دھرم کے غار میں گرتے ہیں ۔ (۲۴۳) ۔ یہ راہ کٹھن ہے تم اِس بھیڑ چال کو نہ پسند کرو ۔ سمجھ بُوجھ سے کام لو ۔ جو اِس غار میں پڑے پھر وہ ایسے ڈوبے کہ باہر نہیں نکلے ۔ اِن کی خیریت کا پتہ کون دے ۔

ماری مرے کو سنگ کی کیرا ساتھے بیر
کیلا بیری
۲۴۴ یہہ ہائے وہ انگ چرے بدھنا سنگ نہ بیر
بے اسکا جیو پھٹے برہا دوہ کر
کیرا تب ہی نہ چیتیا جب ڈھنگ لاگا بیر
اس
۲۴۵ اب کیلا کے چیتے کا بھیا چیتیا جب کانٹن لاگا گھیر
سوچنے کیا ہوا کانٹوں نے گھیر لیا

ترجمہ مصنف تشریح۔ (۲۴۴)۔ کیلا پیری کے ساتھ دکھی ہوتا ہے کیونکہ اس کے ہلنے سے اُس کا پتہ پھٹ جاتا ہے۔ (۲۴۵)۔ کیلے نے بیری کے ساتھ لگائے جانے پر سوچ نہیں کیا۔ جب اُس کو کانٹوں نے گھیر لیا۔ تو اب سوچ کر کیا کرے گا۔ (جیو) کیلا ہیں۔ اور کرم چاری گورو پیری ہیں۔

جیو ہی مرن نہ جانے اندھ بھیا سب جائے
جینا مرنا
۲۴۶ بادی دوارے داد نہ پاوے جنم اندھا جنم ہوا پچتائے
ظالم دروازہ انصاف

ترجمہ مصنف تشریح۔ (۲۴۶)۔ کسی کو زندگی اور موت کا بھید نہیں معلوم ہوا۔ کہ جینا مرنا کیسے ہوتا ہے۔ اور سب اندھے ہو گئے ہیں۔ ظالم جمراج کے یہاں نہ داد ہے نہ فریاد۔ وہ جنم جنم پچتاتے رہتے ہیں۔

جاکے ستگور نہ ملا بیا کُل چھُوں دس دھاو
دوڑتا ہے
۲۴۷ آنکھ جرم کو سوجھے باورا گھر جرے چاروں گھور بُتاو
جلے باورے کو بجھاوے

ترجمہ معہ تشریح - (۲۴۷) جس کو گورو نہیں ملا - وہ ہر چہار طرف پریشان رہتا ہے - یا دے کو آنکھوں سے نہیں سوجھتا - گھر تو جل رہا ہے - اور بجھانے چلا ہے - گھور کو (وہ جہیں کوڑا کرکٹ پڑتا ہے) اطلب یہ ہے - کہ بغیر گورو کے باولا انسان مت متانتروں میں بھٹکتا ہے - اور دیوپوجا اور برہم کے تصور میں اپنا جنم کھو کر پچتاتا ہے ؛

لہستو اینتے کھوجے اینتے کیسے کے آوے ہاتھ
گیانی سوئی سراہیئے جو پارکھ راکھے ساتھ ۲۴۸

چیز اور جگہ — قابل تعریف ہے

ترجمہ معہ تشریح - (۲۴۸) چیز کہیں اور ہے - تلاش اور جگہ کرتا ہے - وہ کیسے ملے گی - تعریف اُس گیانی کی ہے - جس کے ساتھ پارکھ (جوہری) ہے - اور وہ گورو کا شبد ہے ؛

سُنئے سب کی بنیریئے اپنی سیندھر کا سیندھور اپنی کی چھینی ۲۴۹

ترجمہ معہ تشریح - (۲۴۹) - چاہے سب کی بات سُن لو - مگر اپنی گرہ آپ سلجھاؤ - اپنی گرہ کی عقل حقیقت کے سلجھانے میں حقیقت کا ذریعہ ہے اور ساتھ ہی اُس کا ڈھلن بھی ہے (سیندور سُرخ رنگ کی سوہاگ کی چیز ہے - جو عورتیں مانگ میں لگاتی ہیں - جس ڈبہ میں سیندھور رکھا جاتا ہے اس کو سیندھورا کہتے ہیں ؛

باجن دے باجنتری کلی کوکوری متی چھیڑ
تجھے باجا بجائے باجا بجانے والا
۲۵۰ پرائی کا پری تو اپنی کتیا آپ مت نبیڑ
پرائی کیا پڑی سلجھاؤ

ترجمہ معہ تشریح:- (۲۵۰)- گورو آواز دے کر اور باجا بجا کر سناتے ہیں- کہ کلجگ کی کتیا بے عقلی کو مت چھیڑو- تجھ کو اوروں سے کیا پڑی ہے- اپنا کام بنا اور اپنی گتھی کو سلجھا لے ؛

گاوے کہتے بچارے ناہیں آن بیر جانے کا درہا
۲۵۱ کہہ کبیر پارس پرسے بنا پاہن بھیتر لوہا
چھوئے بغیر پتھر

ترجمہ معہ تشریح:- (۲۵۱) گاتے اور کہتے بہت ہیں- باتیں بہت بناتے ہیں- ان کی تقریر بغیر سمجھ کا دوہا ہے- اس زبانی جمع خرچ سے کیا ہوگا- پارس کو لوہا چھوئے تو وہ سونا ہو جائے- لیکن جب لوہا اندر سے اصلی طور پر پتھر ہے- تو وہ پتھر ہی رہیگا- ان کو شید کا سپرش تو ہوا ہی نہیں کورے کے کورے رہ گئے ؛

رہ تھے ایک جو ہون کیا بھیا سو بارہ باٹ
۲۵۲ کرت کسوٹی نا لکا پیتر بھیا ہوا زاٹ
کسے جوئے پیتل خالص

ترجمہ معہ تشریح:- (۲۵۲)- میں نے گورو روپ ہو کر اس ایک مالک کی اپاسنا کی ہدایت کی- مگر یہ گمراہ ہو گیا- جب کسوٹی پر کسا گیا- تو

بلوض ہونے کے خالص پشل ہے (وحدت - توحید و وحدانیت کی سمجھ تک نہیں آئی)

کبیر بھگتی بگاڑیا کنکر پتھر دھوئے
انتر میں بش راکھ کے امرت ڈارن کھوئے ۲۵۴

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۳) - دل میں زہر کو داخل کر لیا - اور امرت کو ضایع کیا - بھگتی چیتن کی ہونی چاہیئے - یہ لٹے بڑائی بھگتی کرنیکا

رہی ایک کی بھئی انیک کی بیسیا بہت بھتار
کہہ کبیر کا کے سنگ جری ہے بہت پرش کی نار ۲۵۴

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۴) - ایک کی تھی گمراہی ایک کی ہو گئی بیسوا نے بہت شوہر کر لئے - اب چونکہ سینکڑوں کی جورو ہے - تو کس کے کس کے ساتھ چلے گی - (موحد ہونا تھا ہوا مشرک - اس لئے پریشان ہونا پڑے گا - اور ایک کام بھی نہ بنے گا)

تن لوہت من کاگ ہے لکش جوجن اڑ جائے
کبہوں کے بھروسے اگم دریا کبہوں لگن سمائے ۲۵۵

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۵) - جسم جہاز ہے - من کوا ہے جو لاکھوں کوس تک پرواز کرتا ہے - کبھی تو اتھاہ دریا میں غوطہ لگایا ہے کبھی آسمان

کی طرف دوڑتا ہے ؛

گیان رتن کی کوٹھڑی چُپ کری دیکھو تالُ
۲۵۶ پارکھ آگے کھولئے کنجی بچن کرکے دیا سال
جوہری مزیدار

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۵۶) ۔ گیان رتن کی کوٹھڑی میں چپکے سے قفل لگا دو ۔ صرف جوہری کے سامنے اچھے بچنوں کی کنجی دو اور اس کو کھول دو ؛

سورگ پاتال کے مدھیہ میں دوئی تُمرے یک بدھ
۲۵۷ کھٹ درشن کے سنشے پرو بیچ لکش دو چوراسی سدھ سوداگر
پڑے لاکھ

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۵۷) ۔ آسمان و زمین کے درمیان ایک سرشٹی کا درخت ہے ۔ جس پر ایشور اور جیو روپی دو توتے لگے ہیں ۔ اُن میں سے جیو رُوپی توتا آواز دیتا ہے ۔ اور بولتا ہے ۔ اس بولی ۔ یا دواد ۔ بحث مباحثہ سے سنشے و بھرم پیدا ہُوا ۔ اور چوراسی لاکھ سِدھ کھٹ درشن کے سنشے میں گرفتار ہو گئے ۔ اور کچھ بھی اُن کے ہاتھ نہ آیا ؛

سکل اُرمتی بیٹھی دُور کرو اچھا جنم بناؤ
۲۵۸ کاگ گمن بُدھی چھوڑدے ہنس گمن چلی آو
چال عقل چال چلا

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۸) کاگ بُدھی کو چھوڑ۔ جنم اچھا بناؤ۔ کاگ کی بُدھی کی چال چھوڑ کر ہنس کی چال چل (کیونکہ) غلاظت کھاتا ہے۔ ہنس موتی چنتا ہے۔

جیسی کہے کری جو تیسی راگ دوش زوارے
تا میں گھٹے بڑھے رتیونا ہیں یہ ویسی رغبت بدھی نفرت آپ سنبھارے ۲۵۹

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۹) - جیسا قول ہو ویسا فعل ہو۔ رغبت و نفرت کو چھوڑ دے۔ اس اصول میں ذرہ بھی کمی بیشی نہ آنے دے۔ اس ترکیب کا خود بخود تجھ کو عمل کرنا ہے۔

دوارے تیرے رام جی ملہو کبیرا موہی
تو تو سب میں ملی رہیو میں نہ ملونگا توہی ۲۶۰

ترجمہ معہ تشریح - (۲۶۰) - اے رام جی! تیرے دروازے پر تو کبیرا کو دوا کی صورت میں مل۔ تو سرب ویاپک ہے۔ میں تجھ میں نہ ملوں گا۔ میں تو صرف تیرے گورو روپ کو چاہتا ہوں۔ (فنا فی الشیخ ہونا اہل طریقت کا اصول ہے۔

بھرم بھرا تہو لوک میں بھرم بھرا سب ٹھاؤں جگہ
کہیں کبیر پکار کے تو بسے بھرم کے گانوں ۲۶۱

ترجمہ معہ تشریح (۲۶۱)۔ تینوں لوک میں بھرم بھرا ہے۔ ہر جگہ بھرم ہی بھرم ہے۔ اور تو بھی اے جیو بھرم کے گانوں میں لپٹا ہے

رتن لڑائین ریت موں کنکر چُنی چُنی کھائے
۲۶۲ کہیں کبیر پکار کے تو بہُر پچھتائے

رتن کی پرکھ

ترجمہ معہ تشریح (۲۶۲)۔ روحانیت کا ہیرا بھرم کے ریت میں ڈال دیا۔ اب وشے کے کنکر چُن چُن کر کھاتا ہے۔ تو پھر پچھتاتا ہُوا جاتا ہے۔

جے تے پتر بنسپتی اَرو گنگا کی ریتو
۲۶۳ پنڈت بچارے کیا کہیں کبیر کے مُکھ بلند

کبیر صاحب کے کلام

ترجمہ معہ تشریح (۲۶۳)۔ جتنے درختوں میں پتے ہیں جتنی گنگا میں ریت ہے۔ کبیر کی زبان سے اُتنے ہی بہ کثرت بانی اور شبد نکلے ہیں۔ پنڈت بچارے بھلا کیا کہیں گے۔

ہم جانا کُل ہنس ہو تا تے کیو میں سنگ
۲۶۴ جو جانتے بگ برن ہو چھوئے نہ دیتوں انگ

بگلے

ترجمہ معہ تشریح (۲۶۴)۔ ہم نے تو تم کو روحانیت پسند ہنس کے خاندان کا سمجھ کر تمہارا ساتھ کیا۔ اگر یہ معلوم ہوتا کہ تم بگلے کے جنس سے

ہو۔ تو انگ لگانے بھی نہ دیتا اور نہ کبھی اپدیش کرتا ؛

گُنیا تو گُن کو گہے بنِ گُن گُن ہی گھنائے
بَیل گُن والا ہی دیکھے جا پھر کیا بُوجھے کیا کھائے

۱۸۵ نفرت کرے کو جاپھل

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۶۵)۔ ہنر والا ہنر کو قبول کرتا ہے۔ بے ہنر اُس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر بَیل کو جاپھل سی خوشبو دار چیز کھانے کو دی جائے۔ تو بھلا وہ کیا کھائیگا۔ اور کیا سمجھے گا ؛

اہیر و تجی کھسمو تجی بنا دانت کی ڈھور
۲۶۶ مُکتی اہیر کو بنا چھوڑا کھسم کو چھوڑا بنا بندرابن کی گلی گائے کھور

حیوانیت پر نیچو

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۶۶)۔ اہیر جو کرشن تھے۔ ان کو بھی چھوڑا اور سچے مالک کو بھی چھوڑا۔ دانت ٹوٹ گئے گائے بوڑھی ہوگئی۔ اب بندرابن کی گلی میں بغیر مکتی کے (بندھن میں پڑی ہوئی شور کر رہی ہے ؛

مُکھ سے کی میٹھی جو کہے ہر دے ہے مِتی آن
۲۶۷ کہہ کبیر تہی لوگ سے رامو بڑا سیان

زبانی میٹھی خرچ

ترجمہ معہ تشریح۔

ہیں رام دمن میں کھوری۔ ایسے آدمیوں سے رام بڑے سیانے ہیں۔
وہ اِن کو کیسے ملیں گے؟

اِت تے تو سب جات ہیں بھار لدائے لدائے
اُت تے کوئی نہ آئیا جاسُوں پونچھوں دھائے ۲۶۸

مطلب صاف ہے؟

بھگتی پیاری رام کی جیسی پیاری آگ
سارا پاٹن جری گیا پھر پھر لاویں مانگ ۲۶۹

ترجمہ مع تشریح۔ (۲۶۹)۔ رام کی بھگتی آگ کی طرح پیاری چیز ہے۔ آگ چاہے سارے گھر کو جلا دے۔ پھر بھی لوگ آگ کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اسی طرح گو بھگتی سے ظاہرا نقصان ہو جائے۔ مگر بھگت بغیر بھگتی کے جی نہیں سکتے؟

نارِی کہاوے پیو کی رہے اَور سنگ سوئے
جار متی ہردے بسے گھسم کھوسی کیوں ہوئے ۲۷۰

ترجمہ مع تشریح۔ (۲۷۰)۔ موحد بنتا ہے۔ مگر مشرک ہے۔ بدمتی نے دِل میں جگہ کر لیا ہے۔ بھلا مالک کیسے راضی ہوگا؟

سجن تے دُرجن بھئے سُنی کاہُو کی بول
کالنسا تانبا ہوئے رہا نہیں ہیرفیہ کا مول ۲۷۱

ترجمہ مع تشریح۔ (۲۷۱)۔ کسی دُشٹ آدمی (جھوٹے گورو) کا بچن سُن کر اچھے لوگ بُرے ہو گئے۔ کالنسا تانبا کے برابر ہو گئے۔ وہ سونے کی قیمت کے نہیں رہے۔

برہنی نے ساجی سائی آرتی درشن دیجے رام
موئے تے درشن دیہُو گے آوت کونے کام ۲۷۲

ترجمہ مع تشریح۔ (۲۷۲)۔ جو کچھ ہو۔ اسی زندگی میں اور یہاں ہی ہو۔

پل میں پرلے بیتیا لوگ لاگ تمار
اگلا سُوچ نوار ہُو کر ہُو پاچھے گوہار ۲۷۳

ترجمہ مع تشریح۔ (۲۷۳)۔ پل میں پرلے ہونے والا ہے۔ لوگ پھر بھی غافل ہیں۔ جو گذر گیا وہ گذر گیا۔ اب جو پیچھے آنے والا ہے۔ اُس کی فکر کرو۔

ایک سمانا سکل میں سکل سمانا تاہی

۲۷۴ کبیر سمانے بُوجھ میں جہاں دُوسرے ناہی
نہیں

ترجمہ معہ تشریح (۲۷۴) - ایک میں سب اور سب میں ایک سمایا ہُوا ہے۔ کبیر گیان میں سماتے ہیں۔ جہاں دوئیت بھاو۔ دوند اور دوسرے کی گم نہیں ہے ؛

ایک سادھے سب سادھیا سب سادھے یک جائے
۲۷۵ اُلٹی جو سینچے مول کو پھولے پھلے اگائے
الٹ کر

ترجمہ معہ تشریح (۲۷۵) - ایک کے سادھنے سے سب بنتا ہے سب کے سادھنے سے ایک نہیں ہوتا۔ جڑ کو جو کوئی الٹ کر سینچے تو پھل پھُول بھی آوے۔ اور اس کو کھا کر آسودہ ہو جائے۔ مطلب یہ ہے۔ کہ ایک مالک کی اپاسنا کرے۔ اور کسی کو نہ سیوے۔ الٹنے سے مُراد سُرت کے اوپر چڑھانے سے ہے ؛

جیہی بَن سنگھ نہ بیچرے پنچھی نہیں اڑ جائے
جس بگل میر بچرے بیر سنیہ سمادھی لگائے
سو بن کبیرن ہیٹیا بعد
اس چلے

ترجمہ معہ تشریح (۲۷۶) - سُن سمھان میں جہاں نہ شیر وچرتے ہیں۔ نہ پرند پرمارتے ہیں کبیر صاحب نے چل کر وہاں ہی سمادھی لگائی

ساچ کہوں تو ہے نہیں جھوٹا ہُو لاگ پیار
مُو سر ٹارے ڈھیکلی سینچے اور کی کیاری ۱۷۷
میرے کیاری

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱۷۷) ۔ سچا کہتا ہوں ۔ تو وہ سچ نہیں ہے ۔ جھوٹا ہے ۔ اور لوگ جھوٹ سے پیار کر رہے ہیں ۔ یعنی ناحق فضول باتوں میں پھنسکر جھوٹے بانی بلاس میں برہمہ کا نشہ درڑھ کرتے ہیں ۔ آئے میرے پاس ۔ میرے سر پر ڈھیکلی رکھ دی ۔ میرے شاگرد ہُوئے ۔ اپنا بوجھ مجھ پر رکھا مگر دور کی کیاری سینچنے لگے ۔ ڈھیکلی سے کنوئیں سے پانی نکال کر باغ یا کھیت کو سینچتے ہیں ۔ مطلب اِس کا یہہ ہے ۔ کہ شاگرد تو میرے ہوئے ۔ پانی نکالنے کے لئے مجھ کو مقرر کیا ۔ اپنی کیاری نہیں سینچی ۔ اوروں کی سینچواتے ہیں ۔ یعنی میرے کلام سے بھی برہمہ سدھ کرکے اسکا پرتی پال کرتے ہیں

بولی ایک امول ہے جو کوئی بولے جان
ہئے ترازو تول کے تب مکھ باہر آن ۱۷۸
دل کے ترازو میں منہ

مطلب صاف ہے ؛

دوہُو تو ویسی کھیا تو کس کیوں بھیا اُجان
تو گن دینا ہی رہا گنا مت ایکے میں سان ۱۷۹
گن والا بے عیب ایک ہی ملا

ترجمہ مع تشریح - (۲۷۹)۔ واچک گیانی بھی تو ویسا ہی ہے۔ تو کیوں نادان بنا ہے۔ عیب و ہنر کو ایک ساتھ مت شامل کر۔

جو متوارے رام کے (متوالے) لگن (خوش) ہوئے من ماہہ
جیوں درپن کی سُندری (آئینہ) کِن (کسی نے بھی) ہو پکری ناہہ ۲۸۰

ترجمہ مع تشریح - (۲۸۰)۔ رام کے متوالے دل میں خوش رہتے ہیں۔ جیسے آئینہ کے عکس کوئی نہیں پکڑ سکتا۔ ویسے ہی اس مست کو بھی کوئی نہیں پکڑ سکتا۔

سادھو ہونا چاہو جو (بھیس بدلنا) پکا کے سنگ کھیل
کچا سرسوں پیری کے (اگر) کھری (کھلی ہوئی) بھیا نہ تیل ۲۸۱

مطلب واضح ہے۔

سنگھے کیری کھالری (شیر کی کھال) میڈھا اوڑھے جائے
بانی (آواز سے) پہچانئے شبد (آواز) بھیڑ ہی (بھیڑ کی طرح) دیت بتائے (دیتا ہے) ۲۸۲

مطلب واضح ہے۔

جاکو کھوجت کلپ بیتا (جنکو کھوجتے مدت گذرے) گھٹ (دل) ہی میں سو مُول (جڑ)

۲۸۴ باڑھے گرب گمان تے تانے پری گو بھول
عزت سے اس لئے پڑ گئی

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۴) جس کی تلاش میں مُدتیں گذریں۔ اس کی جڑ دل ہی میں ہے۔ مگر تم تو غرور و اہنکار سے بھرے ہو۔ اُسی کی ترقی ہے۔ اِس لئے بھول پڑ گئی۔

جسم و روح

۲۸۴ دس دوارے کا پنجرا تا میں پنچھی پرند پلون ہوا
رہنے کو اچنبھا رہے کوا پنجر ج ہے گئے اڑ جنبھا کون
تعجب تعجب

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۴) جسم دس سوراخوں کا پنجرا ہے۔ اُس میں ہوا رُوپی پرند (رُوح)۔ رہتا ہے۔ اگر وہ اسی میں رہتا ہے تو تعجب کی بات ہے۔ اُس کے نکلنے پر کیا تعجب ہے۔

آجکل کے سادھو

۲۸۵ رام ہی سمرے رن بھرے پھرے اور کی گیل
مالتی کیری کھالری اوڑھے پھرت ہے بیل
کھال

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۵)۔ رام کو سمرتے ہیں۔ اور لوگوں سے باد بواد بحث مباحثہ کرکے دوسرے کی راہ چلتے ہیں۔ یہ انسان بصورتِ حیوان ہیں۔

کھیت بھلا بیجو بھلا بوئیے مُوٹھن پھیر
کاہے برواج کو روکھرا یا گُن کھیتے کھیت
۲۸۶ کیوں درخت روکھا کھیت ہی کا کیر

دل کا کھیت

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۶)۔ زمین بھی اچھی تھی۔ بیج بھی اچھا تھا۔ مٹھیوں بیج اس میں پڑا تھا۔ مگر درخت کمزور ہے۔ یہ عیب کھیت کا ہے۔ جسمیں گھاس پھُوس زیادہ اُگے۔ اور درخت کو ابھرنے نہیں دیا۔ (من کے کھیت کے گھاس پھُوس سے صاف کر لینے پر بھکتی کا درخت خوب اُبھرتا ہے)۔

گورو سیڈھی تے اوترے شبد بمُوکھا ہوئے
تا کو کال کھسیٹی ہے راکھی سکے نہیں کوئے
۲۸۷

گورو کا مکھ

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۸۷)۔ جو گورو کو چھوڑتا ہے۔ اور شبد سے بمکھ ہوتا ہے۔ وہ موت کے مُنہ میں جاتا ہے جس سے کوئی بھی نہیں بچا سکتا

آگ جو لاگی سمُندر میں جرے سو کائدو جھار
پورب پچھم پنڈت تا کے مُوئے بچارے بچار
۲۸۸

آگ کا لگنا

ترجمہ معہ تشریح۔ سنسار سمُندر میں اگیان کی آگ لگی۔ مورکھوں نے کرم کا کچرا جھاڑ کر اُس آگ سے بچنا چاہا مگر جل گئے۔ اور پُورب پچھم کے پنڈت بچارے بچنے کی تدبیر سوچی۔ مگر آگ نے ان کو بھی ہلاک کیا۔

مطلب یہ ہے۔ کہ اگیان کا علاج نہ کرم میں ہے۔ نہ وچار میں۔ کیونکہ وچار بھی ایک طرح کا کرم ہی ہے۔ اور کرم خود اگیان ہے۔ دونوں مورکھ اور پنڈت اس سے مرتے ہیں ؛

جو موہی جانے تہی میں جانوں — لوک بید کا کہا نہ مانوں
بھوپ سب کے دل گرم ریت — سب کوئی دکھ کی چھاہیں
۸۹ — سنت کبیر کا بیجک

ترجمہ مع تشریح (۲۸۹)۔ جو مجھ کو جانتا ہے میں بھی اُسی کو جانتا ہوں۔ لوک وید کا کہنا نہیں مانتا ؛

سب کے دل میں دُھوپ اور گرم ریت ہے۔ اور سب کوئی دُکھ کے سایہ میں رہتے ہیں۔ یعنی سب کو دُکھ ہوتا ہے ؛

جون ملا سو گورو ملا — چیلا ملا نہ کوئے
چھ لاکھ چھیانوے سہسر رمینی — ایک جیو پر ہوئے
۲۹۰ — سب گورو چیلا ایک

ترجمہ مع تشریح (۲۹۰)۔ ایک جیو کے اُپدیش کے لئے چھ لاکھ چھیانوے ہزار رمینی میں نے کہی مگر جو ملتا ہے۔ وہ گورو ہی ملتا ہے چیلا نہیں ملتا ؛

جہاں گاہک تہاں ہوں نہیں — ہوں تہاں گاہک ناہنہ
دین بویک بھرمت پھرے — پکڑی شبد کی چھاہنہ
۲۹۱ — گورو کسوٹی

ترجمہ معہ تشریح ۔(۲۹۱)۔ میں جہاں ہوں وہاں کوئی گاہک نہیں اور جہاں گاہک ہیں ۔ وہاں میں نہیں ہوں ۔ لوگ لفظوں کا سایہ پکڑ کر بغیر گیان کے بھرم رہے ہیں ۔

شبد ہمارا آدمی کا اِن تے بلی نہ کوے
آگے پاچھے جو کرے سو بل ہینا ہوے ۲۹۲

ترجمہ معہ تشریح ۔(۲۹۲) ہمارے شبد سے زبردست کوئی نہیں ہے ۔ جو ان کے آگے پیچھے کچھ کرتے ہیں ۔ اور شبد سے مل کر ایک نہیں ہوتے وہ بل سے خالی ہیں ۔

نگ پکھان جگ سکل ہے لکھی آوے سب کوے
نگ نگینے تے پتھر اتم پارکھی جگ میں برلا ہوئے ۲۹۳

ترجمہ معہ تشریح ۔(۲۹۳) یہ سنسار نگینہ اور پتھر ہے یہ سب دیکھتے ہیں ۔ اس نگینے سے بہتر وہ جوہری ہے جو اسکی پہچان کرتا ہے مگر ایسا جوہری کوئی شاذ و نادر ہے ۔

تاہی نہ کہئے پارکھی پاہن لکھے جو کوئے
نگ مل یا دل سے لکھے رتن پارکھی سوئے ۲۹۴

(۲۹۴) مطلب صاف ہے ۔

سنسار کی آگ

ساری دُنیا جل رہی ہے اپنی اپنی آگ
ایسا جیئرا نہ ملا جا سوں رہیے لاگ ۹۵

مطلب صاف ہے۔

خواب

سپنے سویا مانوا کھول دیکھے جو نین
جیو پرا بہو لوٹ میں ناکچھو لین نہ دین ۹۶

ترجمہ معہ تشریح:۔ (۲۹۶) انسان خواب میں سویا ہوا غافل ہے اگر وہ آنکھ کھول کر دیکھے۔ تو معلوم ہو۔ کہ جیو بڑا لوٹ میں پڑا ہے۔ خوب لوٹا جا رہا ہے۔ خود نہ کچھ لیتا ہے۔ نہ کسی کو کچھ دیتا ہے۔

بھگتیا

نشٹا کا یہہ راج ہے نپھر کا برتے چھیک
سار شبد ٹکسار ہے ہر وے مانہیں لویک ۹۷

ترجمہ معہ تشریح:۔ (۲۹۷)۔ کال نشٹا کا یہ راج ہے۔ جو نفر یعنی مزدور روپی جیو کو روک کر اسکی کمائی ہڑپ کر جاتا ہے۔ ٹکسال صرف سار شبد ہے۔ اور لویک دل ہے۔

نظر آنے والی اور نہ آنے والی ساری دنیا

دیرشٹ مان سب بنے ادرشٹ لکھے نہ کوئے
ہیں نظر آنے والا کوئی گا یک ملے ناس بہتے نظر نہ آنے والا سکھ دیکھا سو ہوئے
بنا جو خیال قدر دان بہت ہی

۲۹۸

درشٹی مہا بچار ہے بُوجھے بِرلا کوئے
۲۹۹ چام درشٹ میں چوٹے نہیں تاتے شبدی ہوئے
چمڑی کی نگاہ — اِس لئے — لفظ کا ٹیلی

ترجمہ معہ تشریح۔ (۲۹۸)۔ نظر آنیوالی شے فانی ہے۔ نظر نہ آنے والے کو کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ اگر کوئی غریب قدر دان گاہک بھی ملجائے جو شبد کو سُن کر سمجھے تو بڑا ہی سکھ ہوتا ہے۔ (۲۹۹) بچار نظر میں ہے کوئی شاذ اِس بات کی سمجھ رکھتا ہے۔ سب چمڑے کی نظر سے کام لیتے ہیں۔ سطح بین اور ظاہر بین اور پوست بین ہیں۔ مغز بین۔ اندروں بین اور باطن بین کوئی بھی نہیں ہے۔ اِس لئے سب لفظوں پر اٹکتے اور مرتے ہیں۔

جب لگ ڈھولا تب لگ بولا تب لگ دھن بیوہار
۳۰۰ ڈھولا چھوٹا دھن گیا شبد کوئی نہ جھانکے دوار
کوئی دوارے پر نہیں آتا

دوبارہ آیا۔ (۳۰۰)۔ مطلب صاف ہے۔

کرو بندگی بویک کا کھیکھ دھرے سب کوئے
۳۰۱ سو بندگی بہ جان دے شبد بویک نہ ہوئے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۰۱)۔ سچی کر بندگی کرو۔ اور لوگ ظاہری بھیک دھاری ہیں۔ جو بندگی شبد کے بویک سے خالی ہو۔

سُر نر منی اَو دیوتا سات دیپ نو کھنڈ
کہہ کبیر سب بھوگیا دیہہ دھرے کا دنڈ

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۰۲) ۔ جس کے شریر ہے ۔ وہ سب نا شان اور سب کو مرنا پڑے گا ۔

دل پر دل کا قابو

جوں لگ دل پر دل نہیں توں لگ سب سکھ ناہہ
چاروں جگن پکاریا سُنو سنیشہ دل ماہہ ۲۰۳

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۰۳) ۔ جب تک دل پر دل کا قابو نہیں ۔ تب تک سُکھ نہیں ہے ۔ چاروں یگوں سے ہم کہہ رہے ہیں ۔ مگر اب بھی دلوں میں شبہے ہیں ۔

جنتر باجت ہوں سُنا ٹوٹ گیا سب تار
جنتر باجے کیا کرے جب گیا سجاون ہار ۲۰۴

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۰۴) ۔ مجسم بجانے والا = جیو ۔

مجھ میں سب ہے

جو تو چاہے مجھ کو چھانڈ دیہہ سب آس
مجھ ہی ایسا ہوے ہے سب کچھ تیرے پاس ۲۰۵

---

(۳۰۵)۔ مطلب واضح ہے۔

۳۰۶ سادھو بھیٹے تو کیا بھیٹے جو نہیں بول بچار
ہتے پرایا ہوئے آتما جلیہہ لیئے (دوسرے کا / زبان میں لے کر) تروار (تلوار)

ترجمہ معہ تشریح (۳۰۶)۔ زبان کو سنبھال کر بولو۔ کسی کی دلآزاری نہ ہو۔ ورنہ کہا جائیگا۔ زبان کو خنجر بنا کر دوسروں کا آتما ذبح کیا کرتے ہو۔

۳۰۷ منسا کے گھٹ بھیترے (منس دل) بسے سرووَر کھوٹ (تالاب)
جیو ٹھور لاگا نہیں (کے اندر) رہا سو اوٹے اوٹ (الگ ہی / الگ بڑا)

(۳۰۷)۔ مطلب صاف ہے۔

۳۰۸ مدھُر بچن ہے اوشدھی (میٹھا) کٹک (کڑوا) بچن ہے تیر
شرون دوار ہوئے سنچرے (کان دروازہ ہوکر / داخل ہوتا ہے) شالے سکل شریر (دُکھ دیتا ہے / تمام جسم کو)

(۳۰۸)۔ مطلب واضح ہے۔

۳۰۹ ڈھاڈھس دیکھ ہُو مرجیو کا (ڈھانس / غوطہ خور) دیہی کے پٹیو پتال (دہنی کے)
جیو انک مانے نہیں گہی (ہاتھ میں لے کر) نکلا (نکالا) لال (لعل وجواہر)

ست کبیر کا بیجک

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۰۹)۔ غوطہ خور کا اطمینان دیکھو کہ پاتال میں دھنس کر داخل ہو گیا۔ اور مرنے تک کی پرواہ نہیں کی۔ اور آخر کو موتی نکال ہی لایا۔

ای جگ تو جھنڈے گیا بھیا لوگ نہیں بھوگ
تلجھا ری کبرا لیا تلوا جھارے لوگ ۳۱۱

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۱۰)۔ دنیا فریب کھا گئی۔ نہ یوگ ملا نہ بھوگ۔ تل کو کبیر جھاڑنے گئے۔ اب لوگ خالی تل کے پیڑوں کو ہلایا کریں۔

اے مرجیوا امرت پیوا کا دھس مرس پاتال
گورو کی دیا ساد کی سنت نکل آؤ کال ۳۱۱

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۱۱)۔ اے امرت پینے والے غوطہ خور! نیچے کیطرف پاتال میں کیوں دھنس کر مر رہا ہے۔ گورو کی دیا اور سادھو کی صحبت سے ابھی نکل آؤ۔ (ابد آزادی کی کھلی ہوئی اونچی آب و ہوا کا آنند لے)۔

کیتے برند بلپھے گئے کیتے گئے بلوے
ایک بوند کے کارنے مانش کاہے روئے ۳۱۲

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۱۲)۔ کتنے برند (پرند) ضائع ہو گئے۔ کتنے بلوے (گرگئے)۔ ایک بوند کے واسطے انسان کیوں روئے۔

ترجمہ معہ تشریح (۳۱۲) پیدا ہوتے وقت کتنے بوند رنطفے) یوں ہی ضایع جاتے ہیں۔ کتنے ہی بیکام ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کوئی آدمی جس کی پیدائش ایک بوند سے مرجائے۔ تو انسان کیوں ناحق اس کے لئے روئے اور واویلا مچاوے ؛

آگ جو لاگی سمدر میں ٹوٹ ٹوٹ کھسے جھول
رووے کبیرا ڈنبھیا مور ہیرا جرے امول

ترجمہ معہ تشریح :- (۳۱۳)۔ بھوساگر میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اور جھول یعنی شعلے ٹوٹ ٹوٹ کر گر رہے ہیں۔ ڈنبھی مکار روتے ہیں۔ کہ میرا قیمتی ہیرا جل گیا آگ = تین تاپ کے خاص دکھ۔ شعلے = مختلف قسم کے چھوٹے چھوٹے دکھ۔ ڈنبھی = پاکھنڈی۔ مذہب پرست۔ امول ہیرا قیمتی جنم اسی دکھ میں مکار مذہب بازوں نے اپنی قیمتی زندگی تلف کردی ؛

چھ درشن میں ایک بچارا تامو نام بنواری
کہیں کبیرا ٹھلک سیانا ان سے تے ہم ہی انیاری

ترجمہ معہ تشریح = (۳۱۴)۔ چھ درشن میں ایک کا بچار ہے۔ اور اس کا نام بنواری (کرشن) برہمہ ہے۔ (کیونکہ کرشن و برہمہ ایک ہی ہیں) چھ درشنوں کے آخری سدھانت کے موافق جیو برہمہ ہے ؛

کبیر صاحب فرماتے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ دُنیا بڑی سیانی ہے یہاں سب برہمہ ہی ہیں۔ انہیں ہم ہی ایک اناڑی نکلے جو انہکار برہمہ کی اپاسنا کے خلاف کہہ رہے ہیں۔

سانچے سراپ نہ لاگیا سانچے کال نہ کھائے
سانچے کو سانچا جو ملے تاکو کاہ مت نسائے ۳۱۵

(۳۱۵)۔ مطلب واضح ہے۔

پُورا ساہب سیلئے سب بدھی پورا ہوئے
اوچھے نیہہ لگائیا مولو آوے کھوئے ۳۱۶

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۱۶)۔ اگر اشٹ ہاندھو تو کسی مکمل کا۔ جو نقص و کمی سے خالی اور سب سے اونچا ہو۔ اور اگر کسی اوچھے کے عشق و خدمت کا دم بھرتے ہیں۔ تو اصل پونجی بھی کھو بیٹھو گے۔

جا ہُو بید گھر آپنے بات نہ پوچھے کوئے
جن یہہ بھار حکیم لدائیا سو نر بائیگا سوئے ۳۱۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۱۷)۔ حکیم تم اپنے گھر جاؤ۔ کوئی بات نہ پوچھو۔ جس نے عشق کے درد کا بوجھ سر پر لاد دیا ہے وہ تباہ کرے گا۔

اوران کے سمجھاوتے مکھ میں پریگو ریت
راہی پرائی راکھتے کھایو گھر کا کھیت

۳۱۸

ترجمہ معہ تشریح - (۳۱۸) - دوسروں کے سمجھاتے ہوئے مُنہ میں خاک پڑگئی اپنا سُدھار نہیں کیا خراب گئے - اور دوسروں کو اپدیش دیتے رہے - یہ تو وہی مثل ہوئی کہ دوسروں کے غلہ کی رکھوالی میں اپنے گھر کا کھیت بھی کھا گئے ؛

میں چتوت ہوں تو ہی کو تو چتوے کہیں اور
نالت ایسے چت کو ایک چت دوئی ٹھور

۳۱۹

ترجمہ معہ تشریح - (۳۱۹) - میں تو تجھ کو (گورو کی نگاہ سے) دیکھتا ہوں - تو میری طرف و نیز کسی اور کی طرف بھی دیکھتا ہے - ایسی نگاہ پر لعنت ہے - کہ ایک دل کو دو جگہ باندھ رکھا ہے ؛

تکت تکاوت تکی رہے سکے نہ بیجھا مار
سبے بیگر کھائی پگڑے چلی کمانی ڈار

۳۲۰

ترجمہ معہ تشریح - (۳۲۰) - دیکھتے دکھاتے کرم کرتے کرتے کچھ نہ بنا بیٹھا نشانہ پر نہ بیٹھا - آخر جسم کی کمان کو پھینک کر چلدیئے - اور سب تیر خالی گئے - یہ کرمی جیوں کا حال ہے ؛

جس کتھنی تس کرنی جس جُمبک تس نام
جیسا فعل ویسا نام
کہیں کبیر جُمبک بنا کو جیتے سنگرام
مقناطیس بغیر کون فتح کریگا لڑائی
۳۱۱

ترجمہ مع تشریح (۳۲۱)۔ جیسا کہو ویسا کرو بھی۔ جیسا چمبک ہو ویسی ہی اُس میں کشش بھی ہو۔ اگر دل میں کشش ہو۔ تو شوق بھی اور شوق کیساتھ مستعدی کا کام بھی ہو۔ اِس کے بغیر کال کے ساتھ لڑائی میں فتح نہ ملے گی۔

اپنی کہے میری سُنے سُن ملی ایکے ہوئے
میرے دیکھت جگ گیا ایسا مِلا نہ کوئے
۳۲۲

ترجمہ مع تشریح۔ (۳۲۲) اپنی کہو۔ میری سُنو۔ اور میرے ساتھ مل کر ایک ہو رہو۔ اس طرح کہ گورو و سیوک دونوں ایک ذات ہو جائیں۔ مجھ کو دیکھ کر اور پا کر جگ سنسار جاتا رہا۔ ایسا کوئی بھی نہیں مِلا۔ (گورو کبیر صاحب سے مراد ہے)۔

دیس دیس ہم ہو گیا گاؤں گاؤں کی کھور
ایکو جیرا نہ مِلا جو لیئی پھٹکی پچھور
۳۲۳
بیوے صاف ٹھیک پچھور کے

ترجمہ مع تشریح۔ (۳۲۳)۔ دیس دیس دیکھے گاؤں گئے۔ ایسا ایک بھی جیو نہیں مِلا۔ جو بچن کو صاف کر کے اپنے دل میں رکھ لے۔

چمبک لوہے پریت ہے لوہے لیت اٹھائے
ایسا شبد کبیر کا کال سے لیت چھوڑائے ۳۲۴

ترجمہ مع تشریح - (۳۲۴) - چمبک اور لوہے میں تعلق ہے - چمبک لوہے کو اٹھا لیتا ہے - اسی طرح اگر کبیر صاحب کے شبد کے ساتھ پریم ہو تو وہ کال سے بچا لے گا ؛

بھولا سو بھولا بہری کے چیت
شبد کی چھوری سنسے پھر کوڑ ریت ۳۲۵

ترجمہ مع تشریح - (۳۲۵) - بھولا سو بھولا کچھ پرواہ نہیں - اب غفلت نہ کر - میرے شبد کا چاقو سنسے کے مورچے کو دل کے آئینہ سے دور کر دے گا ؛

دوہرا کہے کبیر پرتی دن سمے جو دیکھ
موئے گئے نہیں بہوڑے بہری نہ آسے پیکھ ۳۲۶

ترجمہ مع تشریح - (۳۲۶) - موقعہ موقعہ پر ہر روز کبیر کے دوہے پڑھ کر سوچا سمجھا کریں - مرنے پر پھر جگ میں نہ آویں گے اور نہ پھر دکھائی دیں گے - (یہ ان کے کلام میں اثر ہے) ؛

چیلے کی غلطی

گورو سچیارا کیا کرے سکھ ہی میں ہے چوک
شبد بان سیدھے نہیں بانس بجاوے پھونک ۲۲۷

ترجمہ معہ تشریح - (۲۲۷) - گورو کیا کرے - عیب تو چیلے میں ہے شبد کا تیر اُس کے (سنگین دل کو) نہیں بیدھتا - صرف بانس کی خشک لکڑی کو بجاتا ہے - (یعنی شبد پڑھتا ہے - مگر غور نہیں کر سکتا -) ؛

گورو سے تشریح

دادا بھائی باپ کے لیکھے چرن ہوئی گے بندھا
اب کی بریاں جونا سمجھو سو پرتیہ وہ آدمی اندھا ۲۲۸

ترجمہ معہ تشریح - (۲۲۸) - گورو کو اگر گورو کی نظر سے نہیں دیکھتے - تو اُن کو دادا بھائی - باپ ہی کے رشتہ سے دیکھو اور ان کے چرن کے بندہ ہو جاؤ - کسی طرح ان کے پرتم کو دل میں جگہ دو - تاکہ اُن کا اثر دل میں آوے - اور دل کو پاک کرے - اگر اس مرتبہ بھی سمجھ نہیں آتی - تو وہ آدمی بالکل اندھا ہے -

دینتا غریبی

سب تے لگھوتا بھلا لگھوتا تے سب ہوئے
جیوں دُوتیا کے چندرما سنگیس نوے سب کوئے ۲۲۹

ترجمہ معہ تشریح - (۲۲۹) - دینتا اور غریبی سب سے اچھی ہے - دینتا سے سب کا میابی ملتی ہے - جیسے دوج کے چاند کو سب سر جھکاتے ہیں ؛

مرتے مرتے جگ مُوا مرن نہ جانے کوئے
ایسا ہوئے کے نا مُوا جے بہُری نہ مرنا ہوئے ۳۳۰
مرتے مرتے جگ مُوا بہُری نہ کیا بچار
ایک سیانی آپنی پر بس پھر مُوا سنسار ۳۳۱
دوسرے کے بس

مرنا کھرنہ جانا

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۳۰) ۔ مرتے مرتے سب مرے ۔ مگر مرنے کی تمیز نہ آئی ۔ ایسا کیوں نہیں مرے ۔ کہ پھر دوبارہ موت نہ ہو ۔ (۳۳۱) مرتے مرتے سنسار مرگیا مگر پھر بھی بچار نہیں کیا ۔ ایک تو اپنا سیان پنا ہے اُس کو نہیں چھوڑا ۔ اُس نے اہنکار پیدا کیا ۔ اور اہنکار نے دوسرے کے ساتھ کرکے مار دیا ۔ سنسار دوسروں کا غلام ہوکر مرتا ہے ؛

دستوا ہے گاہک نہیں بستُو سو گُروا مُول
بنا چیز کام کا ہے خریدا نوا پھرے سو ڈاما ڈول ۳۳۲
بغیر آدمی ڈانوا ڈول

بے قیمت کا بیوپار

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۳۲) ۔ چیز ہے مگر گاہک نہیں ہے اور چیز کی قیمت بڑی ہے ۔ بغیر دام کے وہ نہیں مل سکتی ہر چیز کی دُنیا میں قیمت ادا کرنی پڑتی ہے ۔ جس آدمی کے پاس قیمت نہیں ہے ۔ اور روپیہ پیسہ نہیں ہے ۔ وہی ڈانوا ڈول رہتا ہے ۔ چیز کو نہیں پاتا ۔ کیونکہ قیمت ادا نہیں کرسکتا ؛

سنگھ اکیلا بن رمے پلک پلک کرے دور
جیسا بن ہے آپنا تیسا بن ہے اور ۲۳

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۳۲) ۔ جیسے شیر ببر اکیلا جنگل میں رہتا ہوا پل پل دوڑتا رہتا ہے ۔ ویسے ہی شریر روپی بن میں من روپی شیر گھومتا پھرتا ہے ۔ جیسا یہ بن ویسا وہ بن ۔ دونوں ایک سے ہیں ۔

شیر کا بن اور من کا شیر

بیٹھا ہے گھٹ انتر ے بیٹھا ہے ساچیت
جب جیسی گتی چاہتا تب تیسی متی دیت ۲۴

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۳۴) ۔ سادھو اپنے دل کی کوٹھڑی کے اندر محتاط رہے ۔ جب جیسی حالت کی ضرورت ہو ۔ تب من کو ویسی ہی سوجھ سوجھا دے ۔

سادھ کا کشن

بانی سے پہچانئے ساہو چور کی گھاٹ
اندر کی کرنی سبھے نکلے منہ کی بات ۲۵

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۳۵) صرف زبان کے الفاظ سے پتہ لگ سکتا ہے ۔ کہ کون چور ہے کون ایماندار ہے اندر کا سارا حال منہ کی راہ سے معلوم ہو جاتا ہے ۔

بانی

دل کا مرم کوئی نہ ملیا جو ملیا سو گرجی
کہہ کبیر آسمان پھٹا ہے کیونکر سیوے درجی ۳۳۶
غرضی درزی

ترجمہ معہ تشریح (۳۳۶)۔ دل کا محرم راز کوئی نہیں ملتا۔ جو ملتا ہے وہ غرض مند ملتا ہے۔ جب آسمان روپی من غرض کے شگاف سے پھٹ گیا ہے۔ تو کوئی درزی اس کو کس طرح سی سکتا ہے مطلب یہ ہے۔ کہ بے غرض ہو کر تب گورو سے اُپدیش لینا چاہیئے۔ ورنہ وہ بے سود ہوگا۔

ای جگ جرتے دیکھیا اپنی اپنی آگ
ایسا کوئی نا ملا جاسوں رہیئے لاگ ۳۳۷

(۳۳۷)۔ مطلب واضح ہے۔

بنا بنایا مانوا بنا بُدھی بے تُول
کاہ لال لے کیجیے بنا باس کا پھول ۳۳۸
سُرخ رنگ کو لے کر انسان بغیر خوشبو بے ڈول

ترجمہ معہ تشریح (۳۳۸)۔ انسان بنا بنایا ہوا اشرف المخلوقات ہے لیکن اگر بُدھی سے خالی ہے۔ تو بے ڈول اور فضول ہے۔ کوئی سُرخ رنگ کے پھول کو لے کر کیا کرے۔ جب اس میں خوشبو تک نہیں۔

حسب نسب

کادے بڑے کُل اُوپجے　　جو رے بڑی بُدھی ناہیں
جیسا پھول اُجار کا　　متھیا لگی جھڑی جاہیں　　۲۹

ترجمہ معہ تشریح - (۲۳۹) - بڑے کل میں پیدا ہونے سے کیا ہُوا جب عقل سلیم واجبی نہیں ہے۔ ویرانہ کا پھول جھڑ کر یوں ہی برباد ہو جاتا ہے۔ اُس سے کسی کو فائدہ نہیں ہوتا۔

ساکھ

ساکھ برو بر تپ نہیں　　جھوٹھ برو بر تاپ
جاکے بھیتر ساکھ ہے　　تاکے بھیتر آپ　　۲۴۰

(۲۴۰) - مطلب واضح ہے۔

جھوٹ

کرتا کیا نہ بدھی کیا　　ربی ششی پری نہ دیشٹ
تین لوک میں ہے نہیں　　جانت سکلو سرشٹ　　۲۴۱

ترجمہ معہ تشریح - (۲۴۱) - نہ خالق نے پیدا کیا نہ برہما بنایا۔ نہ چاند سورج میں نظر آتا ہے۔ نہ تین لوک میں موجود ہے۔ مگر ساری دُنیا جانتی ہے۔ (آخر یہ جھونٹ کہاں سے آیا؟)

بدکرنی کا درخت

سیر ہر پیڑا اگا دھ کھیل　　ارو بیٹھا ہے پور
بہت لال پکی پکی مرے　　پھل میٹھا لگا پے دُور　　۲۴۲

ترجمہ معہ تشریح - (۳۴۲) - یہ پرکرتی کا درخت سیدھا چلا گیا ہے۔ اسکا پھل مشکل ہے۔ اور درخت بھی پورا بیٹھا ہے۔ بہت سے لال پرندے اُڑ اڑ کر اُوپر جاکر پھل کھانا چاہا۔ مگر پچ پچ کر مر گئے۔ پھل میٹھا تو ہے۔ مگر دور ہے۔ کسی کو نہیں ملتا۔ اِس دُنیا کو آج تک کسی نے بھی نہیں بھوگا ؛

بیٹھا رہے سو بانیا ٹھاڑھ رہے سو گوال
جاگت رہے سو پاہرو تن ہوں کھایا کال ۳۴۳
(چوکیدار ان کو بھی)

ترجمہ معہ تشریح - (۳۴۳) - جو بیٹھے ہوئے سمادھی لگاتے ہیں وہ بنئے سدھی شکتی کے اکٹھا کرنے والے لوگ ہیں۔ جو فقیر کھڑے ہوئے ریاضت کرتے ہیں۔ وہ اہیر ہیں۔ اور رات رات جاگ کر ذکر و فکر میں مصروف رہتے ہیں۔ وہ چوکیدار ہیں۔ یہ سب کے سب بیخبر اصلیت سے ناآشنا موت کے شکار ہوتے ہیں ؛

آگے آگے دو برے پیچھے ہرا ہوئے
بلہاری اِنہی برکش کی جڑ کاٹے پھل ہوئے ۳۴۴
(آگ) (درخت) (جڑ)

ترجمہ معہ تشریح - (۳۴۴) - لوگ سنسار کے بندھن کاٹنے کو کرم دھرم کرتے ہیں۔ ظاہرا آگے آگ سے وہ جلتا نظر بھی آتا ہے۔ مگر باطن میں پیچھے ہرا ہوتا ہے۔ کیا خوب درخت ہے کہ جڑ کاٹتے جاؤ۔ پھل پیدا ہوتا آتا ہے۔ اور پھل سے بیج اور بیج سے پھر درخت اُگتا ہے ؛

یُوا جرا پالاپن بیتیو چوتھ اوسیتھا آئے
جیس موسوا کو تکے بلیا تس ہم گھات لگائے ۱۲۵

چوتھی اوسیتھا = بڑھاپا۔ مطلب صاف ہے۔

ہے بگرائیل اور کا بگرو نہیں لگار
گھاؤ لگاہی پر گھالوں جت دیکھو تت پران ہمار ۱۲۶

ترجمہ اور تشریح = (۱۲۶) = جو لوگ سنت مت پر نہیں چلتے اُن پر لعن طعن نہ کرو۔ یہ خود نہیں بگڑے بلکہ کسی اور کے بگاڑے ہوئے اور گمراہ کئے ہوئے ہیں۔ اِن کے دل پر زخم نہ لگاؤ۔ یہ سب ہمارے ہی پران ہیں ۔

سب ہی ترور جائی کے سب پھل لیو چیکھ
پھر پھر مانگت کبیر ہے درشن ہی کی بھیکھ ۱۲۷

ترجمہ مع تشریح = (۱۲۷) = مذہب کے باغ کے تمام درختوں کے تلے جاکر سب کا پھل چکھ لیا۔ ان کی طرف سے اب سیری ہے۔ کبیر پھر پھر کر درشن ہی کی آرزو رکھتے ہیں ۔

شروتا تہ گھر ہی نہیں بکتا بدنے سو باد

شروتا بکتا ایک گھر تب کہتنی کو سواد
سننے والا متکلم تقریر کا مزہ

ترجمہ معہ تشریح (۳۴۸)۔ سامع کامل کہیں ہے متکلم کا کہیں ہے جب دونوں ایک دل کے ہوں۔ تب تقریر کا مزہ ہے ؛

کنچن کہو پارس پرس بہر نہ لوہا ہوئے
چندن باس پلاس بادھی جھر ڈھاک کہے نہیں کوئے
۳۴۹ خوشبو ڈھاک بیدھا

ترجمہ معہ تشریح (۳۴۹)۔ پارس سے چھو جانے پر لوہا سونا ہو گیا۔ اب پھر لوہا نہیں ہو سکتا۔ چندن کی خوشبو پلاس یعنی ڈھاک میں اتر گئی وہ ڈھاک نہیں کہلاتا ؛

ڈھونڈت ڈھونڈت ڈھونڈتا بھیا سو گونا گون
طرح بطرح کا
ڈھونڈت ڈھونڈت نا ملا تب ہری کہو بیچون
۳۵۰ مالک کو نہ چوں وچرا فرماکار

ترجمہ معہ تشریح (۳۵۰)۔ مختلف طریقوں سے مالک کو تلاش کیا اس لئے وہ گوناگوں یعنی مختلف قسم کا کہا جانے لگا۔ اور جب تلاش سے نہ ملا۔ تب لوگوں نے بیچوں رکھدیا ؛

بیچوں بیچوں جگ رانچیا سائیں نور ننار
بیچوں بیچوں میں
تب اکھروت میں کستا کہو کرو دیدار
۳۵۱ آخر وقت مالک علیحدہ نیارا

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۵۱) مُسلمانی دُنیا بچوں پر فدا ہے ۔ نراکار نراکار چلاتی ہے ۔ اور مالک کے نور کو علیحدہ مانتی ہے ۔ کوئی اُن سے سوال کرے ۔ کہ قیامت کے دن جب انصاف ہوگا ۔ تب تم بچوں و نراکار کا دیدار کرو گے ۔ یا کس کا ؟ ۔ الغرض سب اٹ پٹ اور بغیر سوچی سمجھی بات کہتے ہیں ۔ اور اسی پر مست ہیں ۔

برہما پوچھے جننی سے کر جوڑے سیس نوائے
کون برن وہ پُرش ہے ماتا ہاتھ کہو سمجھائے ۳۵۲

ماتا ۔ آدی مایا جسنے برہما کو پیدا کیا ۔

رکھ رُوپ جیہی کا ہے نہیں ادھر دھر نہیں دیہہ
گگن منڈل کے مدھیہ میں بزکھو پُرش بدیہہ ۳۵۳

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۵۳) ۔ جسکا رنگ رُوپ نہیں ۔ نہ جس نے درمیانی طبقہ میں شریر دھارن کیا ۔ گگن منڈل کے درمیان اُس بغیر جسم والے کا دھیان کرو ۔

دھریو دھیان وہ پُرش کا لائے بجر کیوال
دیکھی پریتما آپنی تینوں بھئے نہال ۳۵۴

برہما کے سوال ماتا سے

ماتا کا جواب برہما سے

برہما کے دھیان کا نتیجہ

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۴) - بیج میں تھا کیا ہے آکاش کا لطیف حصہ - جب بیج کیوا ڑ لگا کر دھیان کرنے لگے - تو اس کا آکاش میں اپنی ہی صورت کا عکس نظر آیا - اور تینوں برہما - وشنو - مہیش - خوشی میں مست ہو گئے - اور اپنے کو سب میں محیط سمجھ لیا - یہ اُن کو برہم گیان ہُوا ؛

اِمی من تو شیتل بھیا جب اُپجا برہم گیان
جیسی بیسندر جگ جرے سو پُنی اُدک سمان ۲۵۵
(ٹھنڈا ہوا — جس آگ جس سے یا زمین جلے — پھر پیدا ہوا — اسی طرح)

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۵) سمادھی میں برہم گیان کے پیدا ہونے سے ایک طرح کی شانتی اور ٹھنڈک مل گئی - مگر وہ صرف عارضی حالت تھی - کہ جس آگ سے سنسار جلتا ہے - وہ برہما ہی ہے - وہ پھر پہلے کیطرح اُدک نکلی - برہم گیان سمندر کے جوار بھاٹے کے سمان ہے - جس میں موت و زندگی کے نظارے برابر ہوتے رہتے ہیں ؛

جا سوں ناتا آدی کا بسر گیو سب ٹھور
چورا سی کے بس پرے کہت اور کے اور ۲۵۶
(جس سے ناطہ رشتہ ابتدا — بھول گئے — کہتے)

ترجمہ معہ تشریح - (۲۵۶) - جس سے آدی میں سب کا تعلق ہے وہ حقیقت - اصلیت اور سچائی ہے - اُس کو سب جگہ بھول گئے - اور برہما خواہ برہم گیانی - لاکھ چوراسی جونی میں پڑ کر اور کا اور کہنے لگے ؛

۵۷ اَلکھ لکھوں اَلکھے لکھوں لکھوں نرنجن تو ہی
ہوں میں کبیر سب کو لکھوں موکو لکھے نہ کوئی مجھ کو

کبیر صاحب کی ذات

مطلب واضح ہے ؛

---

۵۸ ہم تو لکھا ہتھ لونک میں تو کیوں کہے الیکھ
سار شبد جانا نہیں دھوکے پہرایا بھیکھ پہنایا

سار شبد بغیر سب لکھا دھوکا

مطلب واضح ہے ؛

---

۵۹ بوجھو شبد کہاں تے آیا کہاں شبد ٹھہرائے
کہہ کبیر ہم شبد سنیہی دیہا الکھ لکھائے

شبد

مطلب واضح ہے ؛

---

۶۰ بوجھو کرتا آپنا مانو بچن ہمار
پنچ تتو کے بھیتر سے کس کا یہہ بستار اندر بھیلاؤ

سوال

مطلب واضح ہے ؛

ہم کرتا ہیں سکل سرشٹ کے ہم پر دوسر ناہیں

کبیر مالک کل دنیا ہم ہیں

۳۶۱ کہیں کبیر ہمیں نہیں چینھے سکل سمانا تاہی
پہچانا

مطلب صاف ہے۔

۳۶۲ سُت نہ مانے بات پتا کی سیوے پُرش بدیہہ
کہا کا کہیں کبیر اب ہوں کی نہ چیتو چھورو جھوٹ سنیہہ بغیر جم کا
کیوں نہیں محبت

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۶۲)۔ باپ کو چھوڑ کر نراکار کے پیچھے دوڑتا ہے۔ اس جھوٹی محبت کو چھوڑو۔ گورو سروپ تمہارا باپ ہے۔

۳۶۳ سیکھے آس کرسنیہ نگر کی جہاں نہ کرتا کوے
کہہ کبیر بُوجھ جیہ اپنا جاتے بھرم نہ جائے
جس سے

ترجمہ معہ تشریح۔ (۳۶۳)۔ لوگ سچ مچ کیسی غلطی کر رہے ہیں۔ سب کو نراکار اور سُن کی ٹیک ہے۔ جب کوئی شے نراکار اور سُن ہوئی۔ تو وہ سمجھ میں کیسے آئی؟۔ یا سمجھ تو نراکار کی نہیں ہوتی۔ لوگو! اپنے دل میں سوچو۔ تاکہ بھرم جاتا رہے۔ ست سنگ کر کے گورو کا پریم کرو تب اصلیت کو پاؤ گے۔ ورنہ بھرمتے رہو گے۔

۳۶۴ بھگتی بھگتی سب کوئی کہے بھگتی نہ آئی کاج
جہاں کا کیا بھرو سوا تہاں تے آئی گاج
جہاں سے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۲۶۴) ۔ غلط بھگتی جس فرضی وخیالی پد کی کی جائے گی ۔ وہاں ہی سے کال کا کوپ ہوگا ۔ اِس لئے بھگتی کا اصلی مطلب سمجھو ۔ پریم درشٹ کا ہوتا ہے ۔ ادرشٹ کا نہیں ۔ ادرشٹ کا پریم محض خیالی وبے سود ہے ۔ اِن باتوں کی سچی سمجھ بغیر سنتوں کے ست سنگ یا کم ازکم اہلِ تصوف کی مجلس میں بیٹھے بغیر نہیں آتی ۔ یوں تو اشارہ میں سب کچھ کہا گیا ہے ؛

سمجھو بھائیو گیانیو کاہو نہ کہا سندیش
جیئی گئے بہُرے نہیں ہے کوئے وہ کیسا دیس ۶۵

مطلب صاف ہے ؛

دھوکے سب جگ بیتیلا دھوکے گئے سیرائے
ستبھی نہ کرے آپنی یہہ دُکھ کہا نہ جائے ۶۶

مطلب واضح ہے ؛

مایا تے من اُوپجے من تے دس اوتار
برہما وشنو دھوکے گئے بھرم پرا سنسار ۶۷

مطلب صاف ہے ؛

رام کہت جگ بیتے سگرے کوئی بھیدے نہ رام
کہہ کبیر جن رام ہی جانا تن کے بھیدے سب کام ۳۶۸

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۶۸) ۔ جسنے اصلی رام کو جانا صرف اُسکا کام ہُوا۔

یہ دُنیا بھئی باورِی اُدرشٹ سوں باندھا نیہ
درشٹی مان کو چھوڑ کے سیوے پرش بدیہہ ۳۶۹

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۶۹) ۔ گورو کو چھوڑ کر بے کار کا دھیان جمانا سخت نادانی و غلطی ہے۔

راجا رعیت ہو رہا رعیت لیوے راج
رعیت چاہے سب لیا تاتے بھیا اکاج ۳۷۰

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۷۰) ۔ آتما راجہ ہے ۔ اس نے اپنے آپ کو رعیت کے اور کال کے ماتحت سمجھا ۔ اور رعیت جو کال برہمہ ہے ۔ وہ راجہ بن کر راج لے بیٹھا ۔ اب جیو اس کال برہمہ کا اشٹ اور نشٹا باندھ کر رعیت کی حیثیت میں اس کی مدد سے سب کچھ لینا چاہتا ہے ۔ جو غیر ممکن ہے اِسو جہ سے نقصان ہو رہا ہے ۔ پہلے اپنی حیثیت سمجھو تب کام کرو ۔

جا کا منتر جپے سکھ کے تس کے ہاتھ نہ پاؤں

کہیں کبیر مایا ستت کاہی دیا نرنجن نانوں ۱۱

ترجمہ مع تشریح ۔ اس برہم کا نام مایا نے نرنجن رکھا ہے

برہم گیان کو تعلیم

جنی بھولو رے برہمہ گیانی لوک بید کے ساتھ
کہہ کبیر یہ بوجھ ہماری سو دیپک چراغ لئے ہاتھ ۷۲

مطلب صاف ہے ؛

جیو دیکھنا دیکھ کر بھولنے کا سبق

دیلو نہ دیکھا سیوک ہی سیوک دیلو نہ دیکھ
کہیہ کبیر دونوں مرتے دیکھے یہ گورو دیکھ سیکھ ۷۳

ترجمہ تشریح ؛ مطلب صاف ہے ۔ بغیر دیکھے ہوئے کا اشٹ کبھی نہ کرو ۔ یہ بڑا دھوکا ہے

بیان سے باہر ہے

تیرو گتی تن جانے دیلوا ہم میں سیر تھ ناہہ
کہہ کبیر یہ بھول سین گی سب پرے سنتے ماہہ ۷۴

مطلب صاف ہے ؛

گیان کا دھوکا

کھال دیکھی کے بھرم بھا ڈھونڈت پھرے چہوندیس

۲۷۶ ڈھونڈت ڈھونڈت مر گئے ملا نہ برگن بھیس (روپ)

مطلب واضح ہے ؛

بوجھ اپنی بھر رہے یوگی امر سو ہوئے
۲۷۷ اب بوجھے بھرماے تجے آپے اور نہ کوئے

ترجمہ معہ تشریح ۔ مطلب واضح ہے ؛
آپ آپ کو آپ پچھانو کہا اور کا نیک نہ مانو

دیکھا دیکھی سب جگ بھرما ملا نہ ستگور کوئے
کہیں کبیر کرے نت سنشے جیرا ڈارا (ڈالا) کھوئے
۲۷۸

مطلب واضح ہے ؛

وہاں کی آس لگا ٹیا جھوٹی وہاں کی آس
گرہ تجی بن کھنڈ ماتیا یگ یگ پھرے نراس (نا امید)
۲۷۹ گھر چھوڑ جنگل (مست ہوئے)

بن باسی یوگی کی یہ غلطی ہے ؛

نیو کے بچلے سب گھر بچلا اب کچھ ناہیں بسائے (بنیاد) (کرے) (نہیں انتظام ہے)

۳۸۰ کہیں کبیر جو کوؤ (کوں) تجھے تاکو کال نہ کھائے

مطلب واضح ہے ؛

۱

۱۸۱ رام رہے بن بھیتر ے گورو کی پوجی نہ آس
کہہ کبیر پاکھنڈ سب جھوٹے (جھوٹی) سدا (اصلا) نراس

ترجمہ معہ تشریح ۔ تپسیوں کے خیال میں رام بن میں رہتا ہے ۔ اُن کی آس گورو سے پوری نہیں ہوئی ۔ گورو میں شردھا بھکتی نہیں کی ۔ کبیر صاحب فرماتے ہیں ۔ بن میں رام کا خیال پاکھنڈ ہے ۔ یہ جھوٹے ہمیشہ محروم و مایوس رہیں گے ؛

۳۸۲ ڈ ۔ اُپجا ہیہ ہے ڈرا ڈرتے پرا (پڑا) نہ چلین
دیکھا (دیکھا) رام (رام کو) نہ آپنے (آپنی) ہے نہیں یہی کہے دن رین (رات)

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۸۲) ۔ رام کو دیکھا نہیں ۔ مگر رام رام رام کہتا رہتا ہے ۔ اس جاپ سے ڈر پیدا ہوتا ہے ۔ اور دل ڈرتا ہے ۔ اور ڈر کی وجہ سے صرف بے چینی رہتی ہے ۔ غضب ہے کہ جس کو دیکھا نہیں اس کا نام جپا کرتا ہے ۔ خوف کیوں نہ ہو ۔ اُس سے پریم کیسے پیدا ہو سکتا ہے ۔ رام تو گورو کا روپ ہے ۔ اُس کا درشن کر کے تب رام نام جپنا اور گورو سے پریم لگانا چاہیے ؛

بیجک سندیش کے جواب

سُکھ کا ساگر میں رچا دُکھ سُکھ میلو پانو
سہتبت نہ پکے آپنی چلے رنک اَو راؤ
انکار غریب امیر راجہ

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۸۳) مَیں نے کبیر کے رُوپ میں بھگتی کے سُکھ کا ساگر بنایا۔ اور دُکھ سُکھ دونوں کو پاؤں کے تلے پامال کر دیا۔ مگر راجہ پرجا کو اس کی سمجھ نہیں ہے۔ اور وہ اس میں نہیں ٹکتے ؛

لکھا پڑھی جوں سب پرے یہہ گُن تجے نہ کوئے
سب پرے بھرم جالمیں ڈارا یہہ جیہہ کھوئے
ڈالا جی

مطلب واضح ہے ؛

بنا رُوپ بن ریکھ کو جگت سنچاوے کوئے
سب پرے بھرم جال میں ڈارا یہہ جیہہ کھوئے

مطلب واضح ہے ؛

بنا رُوپ بن ریکھ کے جگت سنچاوے سوئے
مارے پانچوں جو نہیں تاہی ڈرے سب کوئے

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۳۸۶) ۔ جو لوگ پانچوں کلیان اندریوں کو بھی مارتے

اِن سے سب کوئی ڈرتا ہے۔ مَن جو بغیر رُوپ ریکھا کا ہے۔ جگت کو نہیں نچاتا ہے۔ یہ سب بھی اُسی کے ناچ میں ہیں ؛

دھوکے دھوکے سب جگ بیتیا ہو اگوا کے ساتھ
کہیں کبیر پیڑ جو بگڑو اب کا آوے ہاتھ ۳۸۷

(اصلی درخت بگڑا)

ترجمہ معہ تشریح :- (۳۸۷)۔ دھوکے میں سب جگ گیا۔ اب بھی گورو کا ساتھ پکڑ لے۔ اگر اصل اور بنیاد بگڑ جائیگی۔ تو پھر کیا ہاتھ آوے گا ؛

ساکھی آنکھی گیان کی سمجھ دیکھ من مانہہ
بن ساکھی سنسار کی جھگڑا چھوٹت ناہہ ۳۸۸

مطلب واضح ہے ؛

نوٹ۔ مہاراج وشوناتھ سنگھ مرحوم کے بیجک میں صرف اتنی ہی ساکھیاں ہیں آئندہ کی ساکھیاں بنسخوں اور کتابوں سے لی گئی ہیں۔ یہ سب آسان ہیں۔ اِس لئے ان کا ترجمہ و تشریح نہیں کی گئی ؛

پانچ تتو کا کھیل ہے تاکر کرہو بچار
کہیں کبیر تتو کے بوجھے جیو کا ہوئے اُبار ۳۸۹

پانچ تتو کا بھیا تو کیا بھیا جو نہیں سانچا جان

۳۹۰ سانچا ہوئے سانچے ملے تو سانچے ماہیں سمان
اندر سمائے

جیہی مارگ سنتاں گئے برہما وشنو مہیش
۳۹۱ سو مارگ سب تھاپیا میں کاہی کہوں اُپدیش
مڑھیا کس کو

کل کرنی کے کارنے ہنسا چلا بگوئے
۳۹۲ تب کل کونے لاج ہے جب چاری چرن کا ہوئے

جا سوں دل ہی مِلا نہیں شبد نہ بیدھا انگ
۳۹۳ کہے کبیر پکاری کے ہنسا بگ کو سنگ
بگلا کا

بیری بیری ایک ہے بیاہ کرے مت کوئے
۳۹۴ باندھے ہی مری جاہوگے مکتی کہاں سے ہوئے

گورو پورا سکھ سورا باگ موری رن پیٹھ
۳۹۵ صاحب سے پرچے کرو تو ایک روپ ایچا بیٹھ
بھالو موڑ ایسا داخل ہو
صاحب خانچہ

بندھا کو بندھا ملے چھوٹے کون اپائے
۳۹۶ کرو سیوا نہ بندھ کا جو پل میں لئے چھوڑائے
کس آزاد

من کے وہار پر ہو جنی بھائی چھانڈی دیہو بدھیمانی
ہو شیخی

۹۷ بہت پرو سیا بھی مُوئے ہم اپنے دِل مان
ہمسایہ

ایک بان ہے میرا من کے بان چھتیس
۹۸ ایک بان جو میرا لاگے تو سبے بان ہوئیں پچیس
ناقص

جاسو گوئی بھیتر ہے سوئی من جانے سب بات
۹۹ جانت ہی اوگن کرے تب کہاں کُشلات
چوری

بُوجھے تو ستجھے سمجھے تو اپار
۱۰۰ دیکھ تماشا تاہی کا جو ہے بندھن کے پار
اس کا

جاکے کھوجت جویئے سو تو ہال ہجور
۱۰۱ تالیم کے ہے نیرے ڈھونڈے بے تالیم کے ہے دُور حضور
تعلیم تو دیکھ بے تعلیم حال

ایک بات کی بات ہے کوئی کہے بنائے
۱۰۲ بھاری پرد بیچ کا تا تے لکھا نہ جائے
اس سے

گورو ماتھے پر رکھئے چلئے اگیا مانہہ
۱۰۳ کہیں کبیر تیہی سنت کو تین لوک ڈر نانہہ
اس

جاکے گھر بھر آندھرا کوپ دوارے آئے
کنواں دروازے

۴۰۴ جو کوئی جاہے نِکلَن کو پرے کُوپ میں جائے
(کنوار)

۴۰۵ بیٹھی مارگ نگ لَہا کوئی کلپ کا ہیر
جیسی مارگ مَیں نگ لہا سو کیسے تج ہو کبیر
(ہیرا) (ہیرا) (پھوڑ دے)

۴۰۶ دے بیری جنی جان ہو جو لاوت ہُو۔ بنجار
اِی ہیرا ہے مُکتی کا گھووت جات گمار
(گنوار)

۴۰۷ کرنا ہے سو کرلے جورے پہنچا آئے
آگ جو لاگی دوار میں تب کچھو کاڑھی نہ جائے
(نکالی)

۴۰۸ شبد سنبھارے بولئے شبد کے ہاتھ نہ پاؤں
ایک شبد کرے اوشدھی ایک شبد کرے گھاؤ
(دوا) (زخم)

۴۰۹ سب باسی وہ دیس کے بنجک لاگی آئے
دیکھی شرد کی چاندنی پرے بھولائے بھلائے

۴۱۰ بھلا چاہو تو چیت ہو آئی لگی ہے ناو
بار بار پچھتاہو گے بہُری نہ ایسا واد

اب کے بچھرے کہاں جاہو گے کہاں رُوپہو گے پاؤں

سردے دے سنمکھ لڑہو اب جنی پرہو کو داؤں
پڑاؤ بڑے ماؤں

گورو متی گتی چندرما ہیلوک چندر چکور
پلک پلک رکھت رہے گورو مورتی کی اور

گورو سمانے شیشہ میں نج کے لاگی نینہ
بلگایا بلے نہیں ایک پران دو دیہہ

گورو گورو میں بھید ہے گورو گورو میں بھاو
سو گورو ہردم بندیئے جو شبد لکھاوے داد

سات پانچ گورو کریئے لوئی
شبد لکھاوے گورو ہے سوئی

ہر ہی بچھڑے گورو ملن ہے گورو بچھڑے نہیں ٹھور
رے اپرادھی مانوا گورو تے کہئے نہ اور

گورو گلال سکھ کمیچھ ہے گڈھی گڈھی کاڈھے کھوٹ
رے اپرادھی مانوا گورو تے کہئے نہ اور

گن گاہک ہوں ما نے کیا سادھک ملا نہ کوئے

۴۱۸ جوگی جنگم بہو موے بھاو بن بھگتی نہ ہوے

۴۱۹ گورو تو ایسا چاہیئے سکھ سے کچھ نہ لے
سکھ تو ایسا چاہیئے گورو کو سرس دے

۴۲۰ دیکھن سریکھی بات ہے کہن سریکھی نانہہ
بوجھن سریکھی بات ہے دین (دینے) سریکھی نانہہ

۴۲۱ جاکے دل میں کپٹ نہیں کپٹ نہ لاگے تاہِ
جاکے دِل میں کپٹ ہے کپٹے کپٹے (دہوکا دے) تاہِ (اُس کو)

۴۲۲ ساہب سب کا ساہب کا کوئی ایک
لاکھن (ساہب) مدھے کو دیکھو کوئی (ساہب) کوٹن مدھے ایک
(درمیان کی) (کروڑوں کے درمیان)

۴۲۳ پوُرا ساہب سیئے پوُرا ہوتکے آئے
پوُرا کے پوُرا ملے پوُرا پوُرا (ہوکر) ہی لکھائے

۴۲۴ چھما شیل جب اُوپجے آلکھ درشٹی تب ہوئے
بنا شیل پہنچے نہیں کوئی کتھے سو کوے

شیل رتن سب تے بڑا سب رتنن کی کھان

تین لوک کی سمپدا لبسی شیل میں آن ۔

گورو دھن گج دھن باج دھن سبلے رتن دھن کھان
جب آوے سنتوش دھن سب دھن دھوری سمان
خاک

جہاں آپ تہاں آپدا جہاں شوک تہاں پاپ
جہاں دیا تہاں دھرم ہے جہاں چھما تہاں آپ
مغفرت

اِی ہے اتھاہ ساگر میں دریا لہر سمانی
دھیمر جال نائی کا کری ہے مین رہا نہیں پانی
مچھلی رہی — قال کیا کریگا — پانی میں

سُکھ دُنیا دُکھ میٹنا دُور کریں سب بادھ
کہیں کبیر وہ کب ملیں پرم سنیہی سادھ
تکلیف

سُکھ دائی سب میں رمے دُکھ نہ کاہو دے
اپنو مت میں گاڑھ رہے سادھو لکش سوئے

سنت نہ چھوڑیں سیتی جو کوٹن ملیں اسنت
چندن سرپ لپیٹیا سنت نہ چھوڑیں تجنت
سیتا — چھوڑتا نہ

آجا کے گھر آج رہے بیٹا کے سر بھار
بکری

۴۲۲ تین لوگ ناتی ٹھگے پنڈت کرہو بچار

۴۲۳ سادھو جگ میں دُرلبھ ہے اَور وے بہو بھیکھ
نیر کشیر تے جانئے بگلا ہنس پریکھ
پانی دودھ

۴۲۴ سادھن تو سب ہی بڑے اپنی اپنی ٹھور
شبد بویکی پارکھو تے ماتھے کے مور

۴۲۵ من رنگی بڑ رنگیا رنگی رنگ کو رنگ
کہہ کبیر تب جانچیہو جب لبھو شبد کے سنگ
لبھوے

۴۲۶ ای من تو اَمر ہتا مارے نہیں مرائے
گیان رتن کے شیلتا گھت گھت کٹی جائے
گھسے

۴۲۷ مَن سب پر اسوار ہے من کا پیڑ انیک
جو مَن پر اسوار ہیں سو کوئی برلا ایک

۴۲۸ من پنچھی ہوئے اُڑ رہو ڈھونڈت پھرو اکاس
بیکنٹھ بہشت بھی کھا لی پڑا ساہب سیوک پاس
صاحب

گوری چڑھی پہاڑ پر رُچی رُچی کرے سنگار

پیا مکھ بات نہ اُوچرے سبھے سندگار انگار ۱۰

گوری سب گن آگری کان جھلکے بیر
کانٹ جو لاگا نین کا سالے سکل شریر ۱۱

آنکھ دکھاوے

لکش اہیری یک مرگا بڑھگ پلتھی ایک
یک سر بپورا کا کرے جہاں دُرجن بسیں انیک ۱۲

اکیلا بچارہ

ساکھی سمایت

ضمیمہ نمبر ۱

سایر بیجک کا پد

سنتو بیجک مت پرمانا
۱ کئی یک کھوجی کھوج تھکے کوئی برلا جن پہچانا

چار یو جگ اُو نگم اُتر بھیج گاوے گرنتھ اپارا
۲ بِشنو بہ رُدر شی گاویں سیس نہ پاوے پارا

۱ کوئی نرگن کوئی سگن ٹھہراوے کوئی جیوتی بتاوے
۳ نام دھنی کو سب ٹھہراویں رُوپ کوئی نہ لکھاوے

کوئی سُکشم استھول بتاوے کواُو اکشر نج سانچا
۴ سنگور کہاں برے پہچانیں بھولے پھرے اسانچا

لوبھ کی بھگتی سرے نہیں کاما ساہب پرم سیانا
۷ اگم اگوچر نام دھنی کا سبلے کہیں وہاں جانا

دیکھے نہ پنتھ ملے نہیں منتی ڈھونڈت ٹھور ٹھکانا
کواؤ ٹھیراوے سُن یک کیہنا جیوتی ایک پرمانا

کواؤ کہیں رُوپ رکھ نہیں وا کے دھرت کون کو دھیانا
روم روم میں پرگٹ کرتا کاہے بھرم بھولانا

پکش اپکش سبے پچی ہارے کرتا کوئی نہ بچارا
کون رُوپ ہے سانچا ساہب نہیں کوئی بستارا

بہو پرچے پریت درڑھاوے سانچے کو بسراوے
کلپت کوئی جنم بھگ باگے درشن کتہوں نہ پاوے

پرم دیالو پرم پرشوتم تا ہی چلیہ نہ کوئی
تت پرہال نہال کرت ہے ترجمت ہے رنج سوئی

اَدبھک کرم کری بھگتی درڑھاوے نانا مت کو گیانی
بیجک مت کوئی بلا جانے بھولی پھرے ابھمانی

کہیں کبیر کرتا ملیں سب ہے کرتا سکل سمانا
بھید بنا سب بھرم پرے کاؤ بوجھے سنت سوجانا

سایر بیجک کا پد سمایت

ضمیمہ نمبر ۲

بابت مول رمینی

پہلی رمینی

پرتھمے شبد ہے شُنیا کار — پرا اویکت سو کہے بچار ۱
انتہ کرن اُدے جب ہوئے — پشینتی اردھ ماترا سوئے ۲

انتہ کرن چار دل

بابت مُول کہتے ہیں اصل اور جڑ کو۔ اِس مُول رمینی کو کبیر پنتھی برزبان حفظ یاد کرتے ہیں اور کسی کو بھی نہیں سناتے۔ اُس کے پوشیدہ رکھنے کا بڑا اہتمام کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ آج تک کسی کو علم نہیں تھا۔ اِس میں قریب قریب کبیر صاحب کا تمام فلسفہ آگیا ہے۔ بطور خود یہ مکمل کتاب ہے۔ اور مفسّر شرح کرنے پر نہایت دلچسپ ہو جاتی ہے سوامی لگلا مشرجی نے ہم سے سفارش کی تھی۔ کہ لگے ہاتھ اِس کی بھی صراحت کر دیجئے گا۔ اِس لئے یہاں اِسکو مختصر شرح کے ساتھ شامل کرتے ہیں۔ اس کے شامل کر دینے سے "بیجک" اور بھی مکمل ہو جاتا ہے۔ اِس کو اکثر کھنڈ کی رمینی بھی کہتے ہیں:

۳	سُوڑسو کنٹھ بدھیما جان (لہجہ، حلق میں)	چونتیس اکشر مکھ استھان (حروف، خاص مقام)
۴	ان دنی بانی نہی کے مانہہ (ملتے، کہی، اندر)	بن جانے نر بھٹکا کھانہہ (بغیر، انسان، کھاتے ہیں)
۵	بانی اکشر سور سمودلے (بغیر، حروف، مجمع)	اردھ پشینتی جائے نسائے (آدھی، کہیں، برباد)
۶	شونیا کار سو پرتھم رہے (پہلا)	اکشر برہمہ سناتن کہے (قدامت سے، یہی)
۷	نورتی پرورتی ہے شبد اکار (بے، ابتدا، اور)	پرنو جانے اِسے بچار

ساکھی

انکلاسٹ کے شبد جو بھئی چار سو بھیس (کھیلا، پڑا، ہوئی، شکل)
بھوبانی بھو روپ کے پرتھک پرتھک بھالیں (بہت کام، بہت شکل، علیحدہ، محدود، مقام)

ترجمہ مع تشریح - (۱) - پہلے جو شبد ہوا وہ شونیہ اکار تھا۔ اُس کی شکل وصورت نہیں بتائی جاسکتی۔ اس کا نام پرآ اور اویکت ہے۔ (اور اس کا استھان انسانی جسم میں ناف بھی بتایا جاتا ہے) (۲) جس وقت وہی شبد دل کے مقام پر آکر پرگٹ ہوتا ہے۔ تو اُسکا نام اردھ مارا اور پشینتی ہوتا ہے۔ اور اس کا مقام ہردے بتایا جاتا ہے۔ (۳) - جو لہجہ یا لفظ حلق یا گلے سے برآمد ہوتا ہے۔ اس کا نام مدھیما ہے۔ اور اس کا مقام کنٹھ ہے۔ یہ چونتیس حروف یا آواز کے خاص مقام ہیں۔ (۴) - جس قدر کلام حروف اور لہجہ کا شمار اور گروہ ہے۔ اور مختلف قسم کے آواز و بانی ہیں۔ سب سب اِن چونتیس حروف کے اندر ہیں۔ اِنکے نہ جاننے سے آدمی بھٹکتے ہیں (۵) جسوقت یہ سارے آواز اور کلام اور لہجوں کا مجموعہ اردھ پشینتی میں مل کر پرا اوستھا میں جاتے ہیں۔ سب اُسی میں لے ہوکر برباد ہوجاتے ہیں۔

نوٹ۔ پشینیتی کا اصلی مقام اوپر ہے۔ اُس کا عکس نابھی یا ناف میں ہے۔ جہاں سے پُرانوں کی تعلیم کے بموجب برہما پیدا ہوتا ہے۔ اور اُس سے چار وید نکلتے ہیں برہما وشنو کی نابھی ہی سے پیدا ہُوا ہے۔

(۶)۔ پرا۔ اویکت خواہ شونیاکار سب سے پہلا ہے۔ اور اُسی کو سناتن سے اکشر برہم کہتے ہیں۔ (۷)۔ پس رچنا میں جو پیدائش اور موت۔ اُتپتی اور پرلے ازل اور ابد کے تماشے ہوتے ہیں۔ وہ شبداکار ہیں۔ اور اُسی کو پرنو شبد بچار کر کے کہا گیا ہے۔ پرنو۔ اوم یا اونکار کو کہتے ہیں۔ ساکھی۔ (۸) گھبرہٹ کھلبلاہٹ اُکلاہٹ کے بھی جو شبد ہیں۔ وہ بھی انہیں چار اکشروں کے بھیس میں پرگٹ ہوتے ہیں۔ اور بھی جتنے الفاظ سُور۔ لہجہ تال وغیرہ مختلف قسم کے ہیں۔ مختلف استھان اور جگہوں سے اِن ہی کے دوارا ظاہر ہوتے ہیں۔

دوسری رمینی

۱	اَن وَنی بانی چار پرکار	کالؔ سندھی جھائیں اور سار
۲	ہیتو شبد بُوجھئے جوئے	جانی یہ تھارتھ دوارا سوئے
۳	بھرم مکت جھائیں سندھ اور کال	سار شبد کاٹے بھرم جال
۴	دوارا چار ارتھ پرمان	پدارتھ بینگارتھ پہچان
۵	بھاوارتھ وھو نیارتھ چار	دوارا شبد کوئی لکھے بچار

بھاوارتھ مطلب نیارتھ کارتھ مقام

پراپت مکھ سو جان مورے سورہ کلا ندان ۶
ساکھی۔ بن جانے سورہ کلا شبدی شبد کو آوے
شبد شدھار پہچانئے کون کہاں وا آوے ۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱) مختلف قسم کا کلام چار قسم کا ہے۔ کال سندھی جھائیں اور سار (اصلی)۔ اس کی ترتیب یوں ہے۔ سار۔ جھائیں۔ سندھی اور کال سار اصلی شبد کو کہتے ہیں۔ اس کا جو عکس ہے اُس کو جھائیں کہتے ہیں۔ سار اور جھائیں دونوں ملے۔ ان کے ملاپ کو سندھی کہتے ہیں۔ جس کو صوفیوں کی اصطلاح میں "برزخ" یا "مقام برزخی" بولتے ہیں یہاں سے کال شبد پیدا ہوتا ہے۔ (۲)۔ جو شخص ان تمام شبدوں کے اغراض و مقاصد کو سمجھ لے۔ وہ ان کے بیچارکھ استھان اور سچے مقام کو سمجھ جائے گا۔ (جو انسان کے جسم کے لطیف و بالائی طبقات میں ہے۔ اور جس کے عکسی مقام پنڈ ولیس میں یعنی جسم کے کثیف استھانوں میں موجود ہیں۔ اور جن کی صراحت اُوپر کر دی گئی ہے۔) (۳)۔ جھائیں۔ سندھ اور کال یہ سب بھرما نے والے شبد ہیں۔ صرف سار شبد بھرم جال کو کاٹتا ہے۔ (۴ و ۵) ان چار شبدوں کے چار مقام کا پرمان ہے۔ آدمی کو پدارتھ اور تمسخر کے مطلب کو سمجھنا چاہیئے۔ یعنی جو بات کہی جائے۔ اُسپر اٹکنا چاہیئے۔ بلکہ یہ سوچنا چاہیئے۔ کہ الفاظ اور سخن کا اصلی مطلب کیا ہے۔ کیونکہ اکثر جسطرح تمسخر میں بات کچھ کہی جاتی ہے۔ اور اسکا مطلب کچھ ہوتا ہے۔ اسی طرح اصطلاح و الفاظ کو سُن کر معنی و مطلب کی طرف رجوع ہونا چاہیئے۔ اور پدارتھ کو جاننا چاہیئے۔ تب اصلیت کا کچھ پتہ چلیگا۔ اور جو لفظوں میں

اٹک رہے۔ تو بیوقوف کے بیوقوف اور بیخبر کے بے خبر بنے رہے۔ (۶)۔ پرا اور اپرا دو قسم کی ودیائیں ہیں۔ ایک اعلےٰ ہے اور ایک ادنےٰ ہے۔ تمام کتابی علم۔ حکمت و فلسفہ۔ وید و شاستر وغیرہ یہ سب ادنےٰ قسم کے علوم ہیں۔ علم روحانی یا سارشید اعلےٰ ہے۔ یہ دو طرح کے علوم مکھیہ ہیں۔ یہ سب میرے (یعنی کبیر صاحب کے ذات حق کے) سولہ کلا میں شامل ہیں۔ سولہ کلا حقیقت میں دس گیان و کرم اندری۔ چار انتہ کرن۔ ایک پردھان اور ایک آتما کے مکمل اوصاف کو کہتے ہیں۔ جن میں یہ سولہ طاقتیں مکمل ہوتی ہیں۔ وہ آدمی روحانیت کا مستحق ہوتا ہے۔ اور جو کسی طرح سے انگ ہین اور غیر مکمل ہے۔ وہ اصلی معنی میں ناقص ہوتا ہے اور روحانی تعلیم سے محروم رہتا ہے۔ ساکھی۔ (۷)۔ جب تک یہ سولہ کلا کوئی شخص نہ جانے اور اس نظر سے مکمل نہ ہو۔ تو وہ شبدی شبد کو سُن کر گھبرا جائے گا۔ اس کا شبد سے سُدھار ہوتا ہے۔ اس کے سوا اور کس کو آکر کہا جاوے ؎

نوٹ۔ ہندی میں چونتیس حروف ربط ہوتے ہیں جو بیجن کہلاتے ہیں۔ اور سولہ حروف علت ہیں۔ جو سئور کہلاتے ہیں۔ یہ سولہ حروف علت گویا کنجی ہیں۔ جو تمام آوازوں کی شکل و صورت قایم کرتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کی کمی ناقص ہوتی ہے۔ اسی طرح جسم وغیرہ کے سولہ کلا کا حال ہے۔ وہ بھی غیر مکمل یا کسی عضو کے بیکار ہونے پر ناقص ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا اثر سارے جسم پر بُرا پڑتا ہے۔ اسی وجہ سے ہندوؤں میں ہمیشہ سے بغیر انگ کا آدمی بُرا اور خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ اور پُرانک و ویدک زمانہ میں یگیہ پشو کو بلدان

نے سے پہلے دیکھ لیا کرتے تھے۔ کہ اُن میں کوئی نقص تو نہیں ہے۔ یگیہ
نے والے برہمن کی نسبت بھی یہی خیال ملحوظ خاطر رہتا تھا۔ دیوتا القیاس

تیسری ستی

اکشر بید پوران پرمان　　دھرم کرم تیرتھ گیان
اکشر پوجا سیوا جاپ　　اور مہا تم جیتے پاپ
یہی کہا دت اکشر کال　　جائے گرڑی اُر کے بھال
اوہنگ سوہنگ آتم رام　　مایا منتر ادک سب کام
اسے سب اکشر سندھی کہے　　جیہی مانس باہر جیور ہے
نر لکھن الکھ اکھے نر بان　　من بدھی رہ جائے نہ جان
بدھی نشیدھ جہاں بتلا دوئے　　کہیں کبیر پرچھائیں سوئے
سا کھی۔ پرتھمے جھائیں جھانکتے۔ پیٹھا سند صحک کال
پنی جھائیں کی جھائیں رہی۔ گورو دین سکے کو ٹال

ترجمہ۔ اکشر بیج۔ (۱)۔ بید پوران اکشر ہی نے بیان کئے کوائے
ہیں۔ اور ان ہی سے تیرتھ۔ کرم اور دھرم کا انون ہونا ہے۔ پوجا سیوا

جاپ سب اکشر ہیں۔ ان کے سوا اور جتنے مہاتم بناتے جاؤ گے۔ اور لکھتے جاؤ گے۔ وہ اکشر ہی ہوں گے۔ (۱۳) اسی کو اکشر مال کہتے ہیں۔ یہ تمام وید پُوران وغیرہ اکشر کال ہیں۔ جو انسان کے دل میں کانٹے کی طرح چبھ کر اس کو اصلیت اور حقیقت کے درجہ سے گرا کر اعلےٰ و ادنےٰ انانیت و میرے تیرے پنے کے زنجیر میں پھنسا کر کرم دھرم کا طوق اُس کی گردن میں پہنا دیتے ہیں۔ (۱۴ و ۱۵) اکال اکشر کا تو اُوپر پتہ بتا دیا گیا۔ اب سندھی شبد کا پتہ دیتے ہیں)۔ اوم۔ سومنگ۔ رام۔ مایا (شکتی) استر وغیرہ اور دوسرے سادھن کے کام جو جیوآتما کو کسی اور اونچے خیال سے جوڑتے ہیں۔ وہ سندھی کہلاتے ہیں۔ اور جیورات دن اِسمیں اور اِس سے وابستہ رہتے ہیں۔ ان کے جاپ سے وہ ادنیٰ انانیت سے معمولی طور پر نکل کر اصلیت انانیت کے ذکر و فکر میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ گویا انانیت ایک درجہ اور اونچی ہو جاتی ہے۔ (۱۶ و ۱۷) اب جھائیں شبد سُنو۔ نرگن۔ الکھ۔ اگمہ۔ نرباں وغیرہ جو من بُدھی کے پرے کی حالتیں ہیں۔ اور جس میں جائز و ناجائز خیال و افعال۔ اہنسا اور ہنسا وغیرہ ہوتے ہیں۔ وہ جھائیں یعنی عکس کہلاتے ہیں۔ اصلیت ابھی ان سے بھی دُور ہے۔ قاعدہ کی بات ہے۔ جہاں نور ہوگا وہاں سایہ ضرور ہوگا۔ جہاں دن ہوگا۔ وہاں رات بھی ہوگی۔ اصل و عکس ذات و صفات۔ یہ سب جھائیں یعنی عکسی مدارج ہیں۔ ساکھی۔ (۱۸) جس وقت عکس پر نگاہ گئی۔ اُسی وقت کال کی برزخی حالت پیدا ہو گئی۔ اور سب اسی عکس میں غلطاں و پیچاں رہ گئے۔ عکس کا عکس ہی رہ گیا۔ اس سے آگے لوگ نہیں بڑھتے۔ اور نہ ذات میں تمام ہوئے۔ اس کا علاج یہ ہے۔ کہ گورو کی مدد لی جائے۔ کیونکہ بغیر گورو کی مدد کے اِن

کے جال سے کوئی چھوٹ نہیں سکتا ؛

نوٹ ۔ چوتھے پد کو سار شبد کہتے ہیں ۔ وہ ذات ہے ۔ اصل ہے حقیقت ہے ۔ اِن کے مدارج اور مقامات " پنتھ سندیش " نامی کتاب میں مفصل و مشرح آئے ہیں ۔ شائقین روحانیت اس کو بغور پڑھ کر اپنی تسلی و تشفی کر لیں ؛

چوتھی رمینی

پرتھم ہی سنبھو شبد آمان — شبدی شبد کیو انو مان
مان مہانم مان بھولان — مانیت مانیت باون ٹھان
پھیر پھیرت بھیو پھیرم جال — دیہہ آوک جگ بھئے بیحال
دیہہ بھئی جگ دیہک سوئے — جگت بھئی کرتا کو کوئے
کرتا کارن کرم ہی ناگ — گھر گھر لوگ کیو انو راگ
چھوڑ درشن برن آشرم چار — نو چھو بھئے پاکھنڈ لکار
کوئی تیاگی انو راگی کوئے — بدھی نشیدھ مان بدھیا روئے
کلپیو گرنتھ پوران انیک — بھرم رہے سب بنا بویک

ساکھی ۔ بھرم رہا سب شبد میں شبدی شبد نہ جان
گورو کرپا بنج پرکھ بل پرکھو دھوکھا کہاں

ترجمہ مع تشریح ۔ (۱) ۔ پہلے جو شبد تھا ۔ وہ انانیت یعنی میرے

پتر ے پنے اور مان بڑائی سے آزاد تھا۔ لد کو شبد سننے والوں نے اور شبدوں کا ان مان کیا۔ (۲)۔ اس ان مان سے مہا تم کو مان کر بھوگے (ذات سے بھٹک کر) مانتے مانتے باون حروف جو دراصل شبد کے چھ ہیں۔ بنا لئے۔ (۳)۔ ان کے ہیر پھیر سے بھرم جال پیدا ہوا۔ اور جسم وغیرہ کا بندھن دکھائی ہو گیا۔ (۴)۔ جب شبدوں کے دوارا جسم کا خیال آیا۔ جیمانی ہو گئے۔ اور جب اپنے جسم کی طرف نگاہ گئی۔ تو اُس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سوچنے لگے کہ اس سنسار اور جگت کا کوئی خالق (یعنی پیدا کرنیوالا ضرور ہے (۵)۔ اور جب یہ خیال آیا۔ تو فاعل۔ فعل مفعول کے زنجیر مسلسل میں جکڑ کر کرتا کے سبب سے لوگ گھر گھر اُس ہی کا سادھن اور جتن کرنے لگے۔ اُن کے سلسلہ میں پھر۔ (۶)۔ چھ قسم کے فلسفے جو درشن کہلاتے ہیں۔ بنائے۔ چار آشرم کی بنیاد رکھی۔ اور نو چھ جو چھیانوے پاکھنڈ ہیں۔ اُن کا نقص پیدا ہوا۔ (چھیانوے پاکھنڈ کا ذکر پہلے آچکا ہے)۔ پھر تو (۷)۔ کوئی برکت ہو گیا۔ کوئی گرہست اور جائز ناجائز کرم کے دو طریقوں میں پھنسے۔ اور (۸) بہت سے گرنتھ اور پوران بنا ڈالے۔ اور نیز گیان اور تمیز کے سبب بھرم میں پھنس رہے۔ (۹)

الغرض سب اسی طرح شبد میں بھرما گئے۔ اور کسی نے شبد کی اصلیت کو نہیں جانا۔ اس لئے اے جیو گورو کی کرپا لے کر اپنی تمیز کی طاقت سے اس دھوکا کا گیان سمجھو۔

پانچویں رینی

۱ دھوکھا یہ تتم پر کھئے بھائی — نام جاتی کُل دھرم بڑائی
۲ چھتی جل پاوک مرو اکاس — تامساں پنچ وشے پرکاش
۳ تتو پانچ میں شوانسا سار — پران اپان سمان اُدان
۴ اور بیان باون سنچار — پنچ پنچ تھل پنچ کارج کار
۵ اِنگلا پنگلا اور سُکھمنی — اکیس سہسر چھ سو گنی
۶ نِگم اگم سو سدا بتاوے — شوانسا سنسار سروگاوے
۷ ساکھی - دھوکھا اندھیری پائیکے - یا بدھی بھیا شریر
کلپیو کرتا ایک پنی - بدھی کرم کی بھیر

ترجمہ مع تشریح - (۱) - پہلا دھوکا جو ہوا - اُس پر غور کرو - دھوکا - نام ذات کُل - دھرم اور بڑائی ہے - (انانیت کی بنیاد اِس ہی پر ہے - (۲) - چھتی - جل - اگنی - ہوا - اکاس اور اُن کے وشے شبد - سپرس - رُوپ رس - گندھ - (۳ و ۴) - پانچ تتوں میں پران خاص ہیں - اُن کے نام یہ ہیں - پران - اپان - سمان - اُدان اور بیان اِن پانچوں والیوں سے باون قسموں کی ہوائیں پیدا ہوئیں - اور وہ سب اپنی اپنی جگہ میں خاص خاص کام

انجام دیتے ہیں۔ (۵) تین ناڑیاں۔ اِنگلا۔ پنگلا۔ سُشومنا خاص ہیں۔ اور باقی ناڑیاں اکیس ہزار چھ سو شمار میں ہیں۔ (۶)۔ وید و شاستر ہمیشہ اِن کو بتاتے اور سوانس سار کے سرود کو گاتے ہیں۔ ساکھی۔ (۷)۔ اگیان کے پیدا ہوتے ہی اِس طرح اِن اُوپر لکھے ہوئے تتو وغیرہ سے یہ شریر (یعنی جسم) بنگیا اور اِس شریر کے ہوتے ہی اپنی انانیت کیساتھ ایک جُدا کرتا۔ اور خالق ماننا پڑا۔ اور اسکا ماننا تھا۔ کہ اِسکی وجہ سے کرم کا وہ طومار بندھ گیا۔ کہ بس رے بس ؛

چھٹویں رمینی

۱	یوگ جپ تپ گیان الیکھ	پیتر تھ پھرت دھرے بھیکھ
۲	یوگی جنگم سدھ اُداس	گھر کو تیاگی پھرے بن باس
۳	کند مول پھل کرت اہار	کوئی کوئی جٹا دھرے شر بھار
۴	مَن ملین مکھ لائے دُھور	آگے پیچھے اگنی اور سُور
۵	لگن ہوئے کھورن پھرے	پیتر ہاتھ میں شر دھرے
۶	ساکھی بکال شبد کے سورتے	ہور پری سنسار
	دیکھا دیکھی بھا گیا۔ کوئی نہ کرے بچار	

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ جب کرتا کا خیال دل میں پیدا ہُوا۔ اُسکے

ملنے کی خواہش میں مختلف بھیس بنا کر لوگ جپ۔ تپ تیرتھ وغیرہ میں پھرنے لگے۔ (۲)۔ یوگی جنگم۔ سنیاسی اور اداسی گھر کو چھوڑ کر جنگل کی خاک پھانکنے لگے۔ (۳)۔ اور کندمول پھل پر گذران کرنے لگے۔ اور سر پر جٹا کا بوجھ رکھا (۴) من ناپاک ہے۔ منہ پر خاک ملے ہوئے ہیں۔ (کوئی) سورج کو دیکھتا کوئی پنچ اگنی کو تاپتا ہے۔ (۵) کوئی ننگا ہو کر گلیوں گلیوں جھک مارتا ہے۔ کوئی پتھر اور پیتل کی مورتوں میں اپنا سر ٹکراتا ہے۔ ساطی (۷)۔ کال شبد کا شور جو ہوا۔ تو دنیا میں کھلبلی سا مچ گیا۔ سوچتا سمجھتا کوئی نہیں۔ ایک کو دیکھ کر دوسرا بھاگا جا رہا ہے۔ (واہ رے بدتمیزی!)

ساتویں رمینی

۱	جب بیتی آئے کھسی یہ بانی	تب پنی چت ماں کیو انومانی
۲	مہی برہمہ کرتا جگ کیر	پرے سو جال جگت کے پھیر
۳	پانچ تین گن جگ اُپایا	سو مایا میں برہمہ لکایا
۴	اُپجے کھپے جگ بستارا	میں ساکشی سب جانن ہارا
۵	موکتہ جان سکے نہیں کوئے	جو پے بدھی ہری شنکر ہوئے
۶	اُس سندھک کی پری لکار	بن گورو کرپا نہ ہوئے اُبار
۷	گمن برہمہ سندھک کے گیان	اس جان اب کھیا کھرم ہان

ساکھی ۔ سندھی شبد ہے بھرم موں بھول رہا کت لوگ
پرکھیو دھوکھا بھیو نہیں ۔ انت ہوت بڑ سوگ ۸
بھید آخر ہوا بڑا درد

ترجمہ معہ تشریح ۔ (۱) ۔ جب پھر پانی کھسکی اور یوگ جیب ۔ تپ ۔ سے کچھ کام نہیں نکلا ۔ تب پھر من کا قیاسی گھوڑا دوڑانے لگے ۔ کہ (۲) میں ہی برہمہ اور جگت کا کرتا ہوں ۔ (یہ نہیں سمجھا ۔ کہ یہ خیال خود جگت کا جال ہے ۔ اور سنسار کے اُلجھن میں پڑ گئے ۔ (۳) ۔ یہ کہتے ہیں ۔ کہ پانچ تتو اور تین گن سے جگت پیدا ہوا ۔ یہ سب مایا ہیں اور میں اکرتا ابھوگتا نرلیپ برہمہ ہوں " (۴) ۔ " دُنیا میں اتپتی ۔ استھتی اور پرلے ہوتے ہی رہتے ہیں ۔ یہ مجھ میں نہیں ہیں ۔ میں ان حالتوں کا جاننے والا ساکشی رُوپ ہوں " (۵) ۔ مجھ کو کوئی نہیں جان سکتا ۔ چاہے وہ برہما ۔ وشنو مہیش ہی کیوں نہ ہو " (۶) ۔ یہ برزخی یعنی نور و سایہ ۔ اصل و نقل ذات و صفات کی ملونی کا نقص اِن میں حایل ہو گیا ۔ بغیر گورو کی کرپا سے اِسے چھٹکارا پانا مشکل ہے (۷) ۔ یہ بھولے بھالے برہمہ گیانی نہیں ۔ بلکہ بھرم اگیانی) برہمہ کے سندھک اور اور برزخی گیان میں پھنسکر غرقاب اور محو ہو گئے ۔ یہ سمجھتے ہیں ۔ کہ اس طرح جان لینے اور سمجھ لینے سے بھرم کی ہانی ہو جاتی ہے ۔ مگر نہیں ۔ ساکھی یہ برہمہ وچار سندھی شبد کے بھرم میں ہے ۔ اور کتنے لوگ اسمیں مبتلا ہیں ۔ ان کو دھوکے کا بھید نہیں ملا ۔ آخر میں اِنکو بڑا دُکھ بھوگنا پڑتا ہے ۔

نوٹ ۔ ویدانت مت کا یہ نقص ہے ۔ کہ وہ انانیت کی اپاسنا کراتا ہے جس سے جگت کی اُتپتی ہوتی ہے ۔ اور جو بندھ کا زبردست کارن ہے ۔ اِس مضمون کا

مشرح بیان سازبھین را دھا سوامی نظم میں آیا ہے۔ جسمیں کال مت اور ویدان مت کی واضح تشریح ہے۔ سنت پرش ویدان فرماتے ہیں:۔

جہاں ملونی تہاں وچار　　ایک ایک میں کہا بچار
کر بچار ان دھوکھا کھایا　　مُند سار کا بھید نہ پایا

ویدانت نے تمام درشنوں کا نقص دکھا دیا۔ مگر خود گرانے کا زبردست گڑھا ثابت ہوا۔ اس کے نقص کا پتہ سنت مت کے فلسفہ پر غور کرنے سے ملتا ہے۔ لوگ اس کو بچارتے نہیں۔

آٹھویں رمینی

جو کوئی سنہ صک دھوکا جان　　سُو تپنی اُلٹ کیو انومان
من بُدھی اندریہ جانئے جان　　ترشنا پھسو سرد اہمان
اَکل انپیر اما دھ اکھید　　نیتی نیتی سے کاوے بھید
سو ہنک برلی اکھنڈت رہے　　ایک دوے اب کو کہاں کہے
جان پری تب لیا کار　　جھائیں سو بھرم رہا پسکار
ساکھی سنت بھو شبد امان جو　　جھائیں پرتھم لکھار
پرکھیہ دھوکھا بھید نہ کھویو　　گورو کی دیا ایا بچار

سنت کبیر کا بیجک

برزخی اور سنہ صک حالت کا بچار

ترجمہ مع تشریح۔ (۱)۔ جو شخص اس برزخی دھوکے کو سمجھ گیا۔ وہ پھر اپنے گھٹ میں اُلٹ کر انومان کرنے لگا۔ (۲)۔ جہاں من۔ بدھی۔ اور اندری نہیں جاتی۔ وہ ناقابل بیان ہمیشہ بغیر مان کے رہتا ہے۔ (۳)۔ نہ اُس میں کلا ہے۔ نہ خواہش ہے۔ نہ زوال ہے نہ بھید ہے۔ وید اُس کو "نیتی نیتی" کہہ کر پکارتا ہے۔ (۴)۔ سو منگ پرتی اگر اکھنڈت رہے۔ تو پھر ایک اور دو کوئی اُس کو کس طرح کہہ سکتا ہے۔ (۵)۔ اس پرتی کی مدد سے سدھ روپ کا کچھ گیان ہوا۔ اور معلوم ہو گیا۔ کہ جھائیں یعنی مکسی حالت ناقص غیر مکمل اور بیکاری تھی۔ سماکھی۔ (۶)۔ شبد جو پہلے اَگیان تھا۔ اُس میں پہلا نقص جھائیں کا پڑا۔ یہ دھوکا اور بھید سمجھ لیا۔ اور گورو کی دیا سے بچاؤ کی صورت پیدا ہوئی۔

نویں رسینی

۱ پہلے ایک شبد سنوائے — باون روپ دھر چھلنائے
۲ اچھیا ناری (مستورات) تہی بھیں — تا تے پرجا وِشنو مہیں
۳ چار یو اُر پر باون جاگے — پنچ اٹھارہ کنٹھ ہی لاگے
۴ تالو پنچ شونیہ سوائے — چار دوار (دل) نے ترتھ کہائے
۵ پانچ اُدھر دھر ہی میں ہارے — شُنے کنٹھ سمود ہے نہ

اُونٹھ کنٹھ لئے پرگٹے بھور بولن لگے اَور کے اَور ۶
ساکھی شبد سمودائے جو مقام جامے چار پرکار
کال شبد سندھی شبد جھائیں اور پنی سار ۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ شبدوں کا سمودہ پہلے ایک تھا۔ ایک سے انیک ہوکر اُسی نے باون قسم کی متفرق شکلیں اختیار کیں۔ اور باون اکشر بن گئے۔ (۲)۔ اچھیا رُوپ ستری مایا نے اِن کی صُورتوں کو گرہن کیا۔ اور اُسی مایا سے برہما۔ وشنو۔ مہیش پرگٹ ہوئے۔ (۳)۔ دِل کے چار مقامات پر یہ باون اکشر جاگ اُٹھے۔ اور حلق سے پانچ اور اٹھارہ نکلے (یہ کچھ مُبہم سا معلوم ہوتا ہے۔ صاف نہیں ہے۔ اِس کی تشریح۔ چوتیسی نامی پنچک کے تیسرے حصّہ میں کچھ آگئی ہے ۱۲۔ (۴)۔ تالُو سے پانچ شونیہ اکشر نکلے اور یہ دس اکشر زبان کے اڑکے کہلائے۔ (۵)۔ پانچ ہونٹ کے حرُوف ہُوئے۔ اور کنٹھ کے شُونیہ ہُوئے۔ (۶)۔ ہونٹ اور کنٹھ کو اپنا استھان بنایا۔ اور مختلف طور پر بولنے لگے۔ ساکھی۔ (۷)۔ ایک شبد کا سمودائے چار طرح کا ہوا۔ کال۔ سندھی۔ جھائیں اور سار۔

نوٹ۔ اِس رہینی کا مضمون کہیں کہیں مُبہم ہے۔ اِسلئے وضاحت میں مجبوری ہوئی۔

دسویں رہینی

پانچ تین نو چھو اور چار اور اٹھارہ کرے پکار

۲ کرم دھرم تیرتھ کے بھاو ای سب کال شبد کے داو

۳ سوہنگ آتما برہم لکھاو تتو مسی مُرتنجے بھاو

۴ پنچ کوش نو کوش بکھان سلیہ جھوٹ میں کرے انومان

۵ ایشور ساکشی جیو نن ہار اے سب سندھک کہے بچار

۶ کارن کارج جہاں نہ ہوئے متھیا کو متھیا کہہ سوئے

۷ بَین سین نہیں مَون رہائے ای سب جھائیں دین بھلائے

۸ کوئی کاہو کا کہا نہ مان چوچیہی بھاوے تہاں اُرجھان

۹ پرے جیو تیہی جم کے دھار جو لو پاوے شبد نہ سار

۱۰ جیو دُوسہہ دُکھ دیکھی دیال تب پریری پربھو پرکھی رسال

ساکھی - پرکھائے پرکھو ایک کو جا میں چار پرکار

۱۱ کال سندھی جھائیں لکھی لکھی شبد مت سار

مطلب واضح ہے - تشریح کی ضرورت نہیں ہے

پانچ تتو = پرتھوی - جل - دایو - اگنی - آکاش ہے

تین = تین گن - ست - رج - تم ہے

نو = نو دیاکرن ہے

چھ = چھ درشن - پورب میمانسا - اُتر میمانسا - سانکھیہ - یوگ - ویشیشک - نیائے ہے

چار = چار وید - رگ[1] وید - سیام[2] - یجر[3] - اتھروا[4]

اٹھارہ = اٹھارہ پوران - مارکنڈ[1] - متسیہ[2] - بھاگوت[3] - بھوشیہ[4] - برہمہ ورئیورتک[5] برہمانڈ[6] برہمہ[7] وشنو[8] ورا[9] - وایو[10] - اگنی[11] - نارد[12] - پدم[13] - کورم[14] سکند[15] لنگ[16] - گرڑ[17]

پنچ کوش = اَن[1] - پران[2] - منو[3] - گیان[4] - آنند[5]

(۱۰ و ۱۱) جو جیو شبد کے اِس مہا جال میں پھنسے اور دُکھی ہوئے۔ تب پُرش دیال کی پریرنا ہوئی اور دیال پُرش نے بویک[1] ایک کو پرکھایا جس میں چار پرکار کے شبد کا تمثول تھا۔

گیارھویں رمینی

پرتھمے ایک شبد آروڑھ — پتنی تکی کرم کرے بہو موڑھ (اُسکو دیکھ کر)

۶ برہمہ بھرم ہوئے سب میں پیٹھا — رہ مل ہوئے پھرے بہو اینٹھا

۳ بھرم سناتن گاوے پانچ — آنک رہے بز بھو کی کھانچ

۴ آگے پیچھے دا ہنے باتیں — بھرم رہا ہے چھو نہ سکے (پانچ تتو) چھائیں کھچڑ (چاروں طرف)

۵ اُٹھی بھرم تر پھرے اداس — گھر کو تیاگ کیو بن باس

۶ بھرم بدھی شر کیس بڑھائے — تکے گگن کوئی (کیا) بانہہ اٹھائے

سر پر بال — آسمان — ہاتھ

۷ دے تاری کر ناسا گیے　　بھرم کا گورو بتاوے لیے
دیکھ تالی ہاتھ سے بجائے　　پکڑے
۸ بھرم بڈھی ارد گھومن لاگے　　بن گورو پار کھ کہو کو جاگے
اور　　پھرنے　　فبھل کرے
۹ ساکھی۔ کہیں کبیر پکار کے　　گہہ ہو شرن تجی مان
پکڑ　　چھوڑ
پرکھاوے گورو بھرم کو　　بانی کھانی سہدان
چھوڑ کر برائی　　چھند

مطلب صاف ہے ؛

بارھویں رمینی

۱ بھرم جیو پرماتم مایا　　بھرم دیہہ اوبھرم نکایا
پرماتما　　اور　　ڈھانچہ یا پنجر
۲ انہد نادی اوجیوتی پرکاس　　آدی انت لو بھرم ہی بھاس
اور　　تک
۳ ات اُت کرے بھرم زمان　　بھرم مان او بھرم امان
ادھر ادھر　　ٹھہرانا
۴ کو ہے جگت کہاں سے بھیا　　ای سب بھرم اتی زمیا
کیا　　ہوا
۵ پرلے چاری بھرم اُپنیہ اوپاپ　　منتر جاپ پوجا بھرم تھاپ
پرلے یعنی　　زیادہ　　ٹھہرانا
ساکھی۔ پاٹ باٹ سب بھرم ہے مایا رچی بنائے
بھید نا بھرلے سنگل گو۔ وِن کہاں لاکھائے
۶ پاپ پُنیہ دوا اُو بھرم ہے مایا رچی بنا
برہ　　جیو

۷ بھید بنا بھرمے سگل گوروبن کہاں لکھائے
باپ پوت زداو بھرم ۔ آدھ کوس نو پانچ
۸ بن گورو بھرم نہ چھوٹے ۔ ایسے اوسے ساچ پاچ تتو

مطلب صاف ہے ؛

تیرہویں رمینی

۱ کلما یا ناگ نماج گجارے بھرم بھئی اللہ پکارے
۲ اجب بھرم یک بھئی تماسا لامکام نیچون نواسا
۳ بے نمون وہ سب کے پارا آگھر تا کو کرے دیدارا
۴ رگرٹے ناک مسجد اچیت ہندے بت پرست تیہی ہیت
۵ باون تیس برن زمان ہندو ترک دواو بھرمان
ساکھی ۔ بھرم رہے سب بھرم مہاں ہندو ترک بکھان
۶ کہیں کبیر پکار کے بن گورو کو پہچان

مطلب صاف ہے ۔ ہندوؤں میں باون اور مسلمانوں میں تیس حروف ہیں ۔ یا قرآن کے تیس سپارے ہیں ؛

چودھویں رمینی

۱ بھرم مت بھرم مت سمجھے بھرمانے — رام سنیہی بر لے جانے
۲ تر دیوا سب کھوجت ہارے — سُرنر منی نہیں پاوت پارے
۳ تھکت تھکت بھیا تب کہا بے انتا — برہنی نارہی رہی بن کنتا
۴ کوٹن ترک کرے من ماہیں — دل کی دُبدھا کہیوں نہ جاہیں
۵ کوئی نکھ سکھ بوٹا بڈھاویں — بھرم بھرم سب جہان بھلاویں
۶ باٹ نہ سوجھے بھئی اندھیری — ہوئے رہی بائی کی چیری
۷ نانا پلیتھ برنی نہیں جائی — جاتی برن کل نام بڑائی
۸ رین دوس وہ ٹھاڑھے رہیں — برکش پہاڑ کاہے نہیں تر ہیں
ساکھی: کھرم نہ چینھے باورے پر برکش ورکھ کو لین
کہیں کبیر پکار کے پری نہ بانی چین

مطلب

بہت صاف ہے۔ لاکھ جتن کرتے ہیں۔ وہ سب بھرم ہی دھوکا ہے سب کتب پرست۔ بت پرست۔ رسم پرست۔ دلیل پرست وغیرہ ہیں حقیقت پرست ان میں سے ایک بھی نہیں۔ بعض لوگ رات دن کھڑے رہکر عبادت

---

۱ جاتی کرم گن نام بڑائی ؛

کریں۔ اِن نادانوں سے پوچھو۔ کہ اگر کھڑے ہونے سے نجات ہوتی تو درخت و پہاڑ سب تر جاتے ؛

پندرہویں رمینی

گن رسیں کی متوالی نار — گُٹنی سے کھوجے لگوار ۱
گُٹنی آنکھن کاجر دیو — لاگی بتاون اُوپر پیو ۲
کاجر دیکے ہوئے گئی اندھی — سمجھ نہ پری بات کی سندھی ۳
باجے گُٹنی مارے مٹکی — ای سب چھند وتا وہاں اٹکی ۴
برہن ہوئیکے دیہ سُوکھاوے — کوئی شِر میں کیس بڈھاوے ۵
مانی مانی سب کیہ سنگارا — بِن پیا پرسے سبے انگارا ۶

ساکھی۔ اٹکی نار چھنار سب — ہر دم گُٹنی دوار
کھسم نہ چینھے باوری۔ گھر گھر پھرت بھوار ۷

ترجمہ معہ تشریح۔ (۱)۔ جیسے بُری عورت گُٹنی کے ذریعہ بُرے مردوں سے تعلق پیدا کرتی ہے۔ ویسے ہی جو لوگ وحدت پرست نہیں ہیں۔ اور جنکو کان سے سننے کا چسکا پڑ گیا ہے۔ وہ کتاب رُوپی گُٹنی سے خدا کا بھید لیکر اُس سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ (۲)۔ اس کتاب یا بانی رُوپی گُٹنی

بانی دلاس کا دیکھار

نے کہا۔ آنکھوں میں بھگتی کا کاجل لگاؤ۔ خدایا پریتم آسمان پر ہے۔ تب نظر آویگا (۳)۔ مگر کاجل کے لگاتے ہی دل کی آنکھیں پھوٹ گئیں۔ اب اُس بات کو بھی نہیں سمجھتے۔ کہ کیا کہی گئی تھی۔ (۴)۔ اب رہ رہ کر پوتھی پترا۔ اور کتاب و مصحف میں اٹکتے ہیں۔ اور لفظوں کو توڑ مروڑ کر بانی کی کٹنی سے لڑتے ہیں۔ کٹنی بھی شتر و غمزہ کرتی ہے۔ دیکھو یہ قحبہ سب کتابوں ہی میں اٹک گئیں۔ کتاب ہی سب کچھ ہوگئی۔ خیالی و فرضی خدا بھی جس کی ہستی صرف من مانی تھی جاتی رہی۔ کوئی بید کا شیدائی اور کوئی قرآن کا سودائی بن گیا۔ (۵)۔ اگر کسی کو خیالی خدا کا پریم بھی ہؤا۔ تو وہ گمراہ ہو کر یا تو ریاضت کر کے جسم کو لاغر و کمزور کرنے لگا۔ یا کسی نے جٹا بڑھالی۔ (اب اگر غور کرو۔ تو ان میں ریاضت کشی و جٹا دھاری بننے سے انانیت آگئی ہے۔ اور یہ سچے معنی میں حق پرست کیسے ہو سکتے ہیں)۔ (۶) سب نے من مانا سنگار کیا۔ مگر بغیر اصلی و سچے پریتم کے سارا سنگار انگار بن گیا۔ اور ان کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا۔ ساکھی۔ (۷)۔ یہ ظاہری مذہب والے قحبہ اور بدکار عورتیں ہیں۔ جو بانی رُوپی کٹنی کے دروازہ پر اٹکے ہیں۔ ان دیوانیوں کو سچے شوہر کی پہچان نہیں ہے۔ سب گھر گھر ماری ماری پھر رہی ہیں:

بانی اٹکے سُرنر دیوا — بانی پُوجا بانی سیوا
بانی پڑھ پڑھ مُول گنوایا — بھید سار کوئی برلا پایا
بانی بھید، بادکی مُول — بانی سُوکشم بانی اُستھول
اکشر میں سب پھیریں لانے — اکشر پڑھ پڑھ سب بھرمانے
کُن رس وشے بھوگ بن آیا — کُن رَس میں سب باد گنوایا

پنڈت بھولے وید پُران مُلنا بھولے پڑھی قرآن
کوئی کاہو کا کہا نہ مانے جھوٹا کھسم کبیر نہ جانے

سولھویں رمینی

نو دروازہ بھرم بلاس بھرم ہی باون بیسے بتاس

۲ کنوج باون بھوت سمان کہاں لگی گنو سور تھمھ اڑان

۳ مایا برہمہ جیو انومان مانے ہی مالک پوران

۴ اک بک بھوت بکے پرچنڈ بیاپی رہا سکلو برہمنڈ

۵ ای بھرم بھوت کی اکتھ کہانی گو تیو جیو جہاں نہیں پانی

۶ تنگ تنک پر دوڑے پورا جہاں جائے تہاں پاوے تھورا

ساکھی - یوگی روگی بھگت باورا گیانی پھرے نکھٹو
سنساری کو چین نہیں ہے جیوں سرائے کا ٹھٹو

مطلب صاف ہے ؎

سترھویں رمینی

۱ اِت اُت دورے سب سنتا　　چھوٹے نہ بھرم کیا اُپچار

۲ جرے جیو کو بُدھی جراوے　　کاٹے اُوپر لون لگاوے

۳ یوگی ایسی حال بنائی　　اُلٹی بتی ناک رگائی

۴ کوئی بھبوتی مرگ چھالا ڈارے　　اگم پنتھ کی راہ نہارے

۵ کاہو کو جل مانجھ رجھاوے　　کہرت ہی سب رین گنواوے

۶ بھگتی نارِی کین سنگار　　بن پیا پرچے سبے انگار

۷ ایک گربھ گیان انومان　　نارِی پُرش کا بھید نہ جان

۸ سنساری کہوں کل نہیں پاوے　　کہرت جگ میں جیو گنواوے

۹ چار دشا میں منتری جہارے　　لئے پلیتا ملنا ہارے

۱۰ جرے نہ بھوت بڑو پرہارا　　کاجی پنڈت بچی نہ کوئی ہارا

۱۱ اِن دونو پر ایکے بھوت　　جھاریں گے کیا ماں کی چوت

ساکھی۔ بھوت نہ اُترے بھوت سوں سنتو کرو بچار

۱۲ کہیں کبیر پکار کے بن گورو نہیں نستار

پرم پرکاش بھاجن جو ہوت پروڑھ وسیش

تد پرکاش سنبھو بھئی مہا کاش سو سیش
جھائیں سنبھو بدھی لے کری کلپنا انیک
سو پرکاسک جانئے ایشور کیا ساکشی ایک

بکھم بھئی سنکلپ جب تدا کار سو روپ
مہاں اندھیرا کال سوں پرے او دیا توپ
مہا تتو ترگن پانچ تتو سیلیشی بیشٹی ایمان
دوئے پرکار ہوئے پرکٹے کھنڈ اکھنڈ سو جان

مطلب صاف ہے۔

اٹھارہویں رمینی

سدا استی بھلے نج بھاس سوئی کہئے پرم پرکاس
پرم پرکاش لے جھائیں ہوئے مہد اکاس ہوئے برتے سوئے
برتے برت مان پرچنڈ بھاسک تریاتیت ہوکر اکھنڈ
کال سندھی ہوئے اسواس آگے پیچھے آن دنی بھاس
بیدھی بھاونا بکلپت روپ پرکاشی سو ساکشی انوپ

ست کبیر کا بیجک

۶ شونیہ اگیان سوشپتی ہوئے اُکلاہٹ تے نادے سوئے

۷ ناد بید ارکشن جان تیج نیر پرگٹے تیہی آن

۸ پانی پون گانٹھی پری جائے دھرتی دھیرے جگ آئے

۹ سو کوآرشید پرچنڈ بھوبھوہار کھنڈ برہمنڈ

ساکھی - جتن بھیدے بیج ارتھ کو - جنہی چھوٹے دکھ بھور
دھور پری جب آنکھ میں سوجھے کمی رچ مور
خاک کیوڑہ خاص جڑہ

۱۰

ترجمہ معہ تشریح - (۱) - جو ہمیشہ اپنے ست روپ میں بھاستا ہے - وہی پرکاس ہے - (۲) - اُسی پرم پرکاس میں چھائیں یا عکس ہے اور یہی چھائیں مہاکاس کے روپ میں برتنے لگتی ہے - (۳) - یہ پرچنڈ ہو کر بھاستا ہے - اور اسی بھاسنے والے میں تریاتیت اکھنڈ کا پد بھی ہے - (۴) - پھر ست کے بھاس اور چھائیں کے ملاپ کی سندھی ہوئی - اس آمیزش سے آگے پیچھے کتنے بے شمار بھاس پیدا ہو گئے - (۵) نانا پرکار کے بھاؤ ناؤں سے بے شمار کلپت روپ بنے - مگر ان سب کا پرکاش اُسی ست روپ ساکشی ہی سے ہے - (۶) - سوشپتی میں شونیہ گیان ہوتا ہے - اُس میں گھبراہٹ ہے - اور اُس گھبراہٹ سے نادپید ا ہوتا ہے - (۷) - ناد اور بید میں باہمی کشش ہے - ان سے اُسی وقت آگ و ہوا پیدا ہوئے - (۸) - پھر پانی اور ہوا کی گرہ پڑی - اور حرارت و رطوبت کے درمیان ہوا کے گرہ پڑنے سے جسم اور جسم کے تمام اعضا پیدا ہو گئے - (۹) - وہی گھبراہٹ کا اگیان شبد و سوشپتی میں پرچنڈ

تھا۔ اُسی کی وجہ سے کھنڈوبرہمنڈ کا سیوہار نکلا۔ ساکھی۔ (۱۰)۔ جب بہت تدبیر کی۔ اور رنج ارتھ کو بچارا تب بھول وگیان کا دُکھ دُور ہُوا۔ (مگر) جب آنکھ میں خاک پڑی ہوئی ہے۔ تو وہ اصلی پدجو رنج موری کہلاتا ہے۔ کیسے سمجھ میں آوے۔

انیسویں رمینی

پانچی پرکھ جبے پھری آوے — تُرت ہی سبلے بکار نساوے
شبد سُدھاری کے رہے اکرم — سوانتی بھگتی کے کھولے بھرم ۲
کال جال جو لکھی نہیں آوے — تو لوں رنج پدنا ہیں پاوے ۳
جھائیں سندھی کال پہچان — سار شبد بن گورو نہیں جان ۴
پرکھے رُوپ اوسھا جائے — آن بچار نہ تاہی سمائے ۵
جھائیں شبد پرکھے جوئے — سنتے واکے رہے نہ کوئے ۶

ساکھی دھنیہ دھنیہ تن تارن جن پرکھا سنسار
بندی چھوڑ کبیر سوں۔ پرگٹ گورو بچار ۷

ترجمہ و تشریح راہ کو پرکھ کر جب اپنے نج گھر کو واپس ہو تب سارا نقص دُور ہو جائے۔ (۲) شبد کا سادھن کر کے نشکام اور نرمل

بننے اور سوانتی کے ایسی بھکتی کے کھوٹے بھرم کو نکال دے (۳) جب تک کال کے جال کی سمجھ نہ آوے گی تب تک بچ پدنہ ملے گا۔ (۴)۔ (یہی نہیں بلکہ) جھائیں۔ مندھی اور کال۔ ان تینوں کو پہچان لے۔ اس کے بعد گورو کی مدد سے سار شبد کی سمجھ آوے گی۔ بغیر گورو کے وہ نہیں جانا جاتا۔ (۵)۔ تب رُوپ (ست) کو پرکھے۔ اور اُس کے پرکھنے سے چار اوستھا (جاگرت۔ سوپن۔ سوشپتی۔ تُریا) جاتی رہیں گی۔ اور تب اُس میں اور بچار داخل نہ ہو سکیگا۔ (۶)۔ جھائیں شبد، رہتا ہے۔ اس کو لے کر پرکھنا چاہیئے۔ تب اُس کا سنشے دُور ہوگا۔

نوٹ۔ جھائیں شبد تک ویدانت کی گم ہے۔ یہ وہ استھان ہے۔ جہاں آتما کو خیال ہُوا تھا۔ کہ "میں ہُوں"۔ اور میں ایک سے انیک ہو جاؤں"۔ مگر ویدانت کی تعلیم کی حد اسی انانیت تک رہ گئی۔ اس لئے سنتوں نے اس کو ناقص قرار دیا۔ کیونکہ نقص کا ظہور انانیت سے ہی ہُوا تھا۔ اس کو سدھانت اور پرم پد سمجھنا غلطی میں داخل ہے۔

ساکھی۔ (۷)۔ جنہوں نے سنسار کو پرکھ لیا۔ وہ تارنے اور تارنے والے مبارک ہیں۔ یہ اصلی گیان نجات دہندہ اور آزادی بخش کبیر صاحب کے ذات اقدس سے اشاعت یاب ہُوا۔ اور یہ گورو بچار اور گورو مت اُن ہی سے پرگٹ ہُوا۔

بلبسویں رَینی

شبد سندھی لے گیانی مُوڑھ　　دیہہ کرم جگت آروڑھ　　۱
ناد سندھی لے سُپنا ہوئے　　جھائیں شُونیہ سوشپتی سوے　　۲
گیان پرکاشک ساکشی سندھی　　تُریا تیت ابھاس ابندھی　　۳
جھائیں لے برتے برتمان　　سو جو نہاں پرے پہچان　　۴
کال استھتی کے بھاس نشائے　　پرکھ پرکاش لکش بلگائے　　۵
بلگے لکش اپن پو جان　　آپ اپن پو بھید نہ آن　　۶

ساکھی　آپ اپن پو بھید بن　　اُلٹ پُلٹ ارجھائے
گُورو بن مٹے نہ دگدگی　　اَن دنی جتن نسائے　　۷

ترجمہ مع تشریح:- (۱)۔ مُوڑھ گیانی محض شبد اکشر کی سندھی میں اٹک کر جسم کے کرم دھرم میں پھنسے ہوئے سنسار میں آروڑھ ہوتے ہیں۔ وہ جاگرت کے بیوہار تک محدود رہتے ہیں۔ (۲)۔ ناد کی سندھی خواب یعنی سوپن اوستھا ہے۔ اور جہاں شونیہ عکس ہے۔ وہ سُوشپتی ہے۔ (۴) ساکشی سندھی میں عکسی گیان کا پرکاش ہے۔ اس کے آگے تُریا تیت پد ہے۔ جو نیر مقید اور بندھن رہت ہے (۵)۔ اس عکسی گیان کو لے کر جہاں تک اُس کا علم ہو برتمان

میں برتے۔ (۵)۔ اس طرح سادھن کرنے سے کال ستمتی کا بھاس دُور ہو جائے گا۔ اور پرکاش کو پاکر معراج اور منزل مقصود نظر آئے گا۔ (۶)۔ جب انانیت اور اہم بھاو کی خبر پڑے گی۔ اُس وقت معراج یا لکش کو جان لے گا۔ اپنے میں اور انانیت میں کوئی بھید یا فرق نہیں ہے ساکھی (۷)۔ جب تک اپنی انانیت کا بھید نہیں سمجھ میں آتا۔ تب تک اُلٹ پلٹ کر اُلجھن میں پڑتا ہے۔ اُس کی اکیلی تدبیر گورو مُکھتا ہے بنیر گورو کے یہ دغدغہ دُور نہیں ہوتا۔ اور ساری تدبیریں فضول ہوتی ہیں۔

اکیسویں رہینی

۱	رَج پرکاش جھائیں جو جان	مہا سندھی مہاکاش بکھان
۲	سوئی پانچی لے بُدھی وسیش	پرکاشک تریاتیت اردسیش
۳	ببدھی بھاو تا بُدھی انوروپ	بڈیا مایا سوئی سروپ
۴	سو سنکلپ بسے جیو آپ	پھری اوڈیا بھو سنتاپ
۵	ترگن پانچ تتو بستار	تین رنے لوک تیہی کے منجھار
۷	اوبد کال بنتی نہیں جائی	اوبجے کھیے تیہی ماہیں سمائی
۷	رَج بجھائی جو جانی جائے	تتو بیچار مہو سندیہ نسائے

۸ اَن جانے کو ایسی ریت نانا بھانتی کرے پرتیت
۹ سکل جگت جال اُرجھان برلا اور کیو انومان
۱۰ کرتا برہم بھید دُکھ جائے کوئی آپے آپ کہائے
۱۱ پُورن سنبھو دُوسر ناہیں بندھن موکش نہ ایکو آہیں
۱۲ پھل آشرت سورگ ہی کے بھوگ کرم سُو کرم لہے سنجوگ
۱۳ کرم ہین پھل کے آسرے بانا بھگوان سُوت کو سُوت لیو پہچان
بھانتن بھانتن پہرے چیر جُگ جُگ ناچے داس کبیر

ترجمہ مع تشریح۔ (۱)۔ جنہوں نے اپنی غلطی اسی برہمہ کے گیان کو سب کچھ سمجھ لیا۔ اور اُس کو مہا سندھی اور مہا کاش جان بیٹھے۔ اور جھائیں ہی کو پرکاش مان لیا۔ (۲)۔ اس طریق سے بُدھی وسیش ہوکر اُن کو تریا تیت اور سیش کے پد ممکن ہے۔ کہ مل جائے (مگر) (۳)۔ بُدھی اور بھاونا نہ جائے گی۔ ونیا اور مایا دونوہی ایک سروپ ہیں۔ بُدھی ان ہی کا روپ ہے۔ (۴)۔ یہ سنکلپ جیو میں ہمیشہ قائم رہے گا۔ اور جب کبھی اودیا پھرے گی۔ پھر سنسا کا دُکھ ہوگا۔ (۵)۔ اسی مایا یعنی بُدھی میں تین گُن اور پانچ تتوں کا بستار ہے۔ تین لوک بھی اسی کے پیٹ میں رہتے ہیں۔ (۶)۔ کال کی لیلا وچتر ہے۔ بیان میں نہیں آتی۔ ایسے گیانی اسی میں جنمینگے مرینگے۔ اور لے ہوتے رہیں گے۔ (۷) اس بیج جھائیں یعنی برہمہ کی اگر ایسی سمجھ آجائے۔ تو

ہتا م فکر۔ بھرم واندیشہ دُور ہوجائیں۔ (۸)۔ (مگر کیا کہا جائے ہاداؤں کا یہی ڈھنگ ہے۔ کہ وہ کئی طرح سے یقین کرتے ہیں۔ اور بھید و اختلاف نہیں چھوڑتے۔ (۹)۔ تمام دُنیا اسی جال میں الجھی ہوئی ہے۔ کسی شاذ آدمی کو اس کا انومان ہوتا ہے۔ (۱۰)۔ لوگ کہتے ہیں کہ کرتا برہمہ کے سمجھنے سے دُکھ جاتا ہے۔ کوئی آپ ہی آپ بن بیٹھتا ہے۔ (۱۱)۔ وہ یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ ہم ہی پُورن ہیں۔ بندھ اور موکش ایک بھی نہیں ہے۔ (۱۲)۔ (مگر یہ نہیں سمجھتے کہ) سورگ کرم کے پھل کے آشرے رہتا ہے۔ اور کرم سُوکرم ہی وغیرہ کے سنجوگ سے سنسار بنتا ہے۔ (جب تک بُدھی اور بُدھی کے کرم باقی ہیں۔ کیسے اُن کی نجات ہوسکتی ہے۔ (۱۳) بھگوان (ذات حقیقت) میں کرم نہیں ہے۔ تُم بُرے بھلے سُوت کی تمیز کرلو۔ (۱۴)۔ ورنہ اِن ہی بُرے بھلے کرموں کے سُوت کی ساڑی پہن کر جُگ جُگ ناچتے پھرو گے۔ کبیر صاحب اس طرح فرماتے ہیں ؎

بائیسویں رَمینی

۱	بھاسے جیو رُوپ سو ایک	تیسی بھاس کے رُوپ انیک
۲	کوئی مگن رُوپ لو لین	کوئی اَرُوپ اَلیکھ مرم دین
۳	کوئی کہے کرم رُوپ ہے سوئے	شبد نروپن کرے پی سوئے

۴ سمے رُوپ کوئی بھگوان کرتا نیارا کوئی انومان
(کال)

۵ کوئی کہے ایشور جیوتی ہی جان آتم کو کوئی سوتنتر بکھان
(آزاد)

۶ کوئی کہے سب پنی ستے نیارا آپے رام وِشو بستارا
(سنسار پھیلانیوالا)

۷ شد بھاو کوئی انومان ادوے رُوپ بھئی پہچان
(ادویتیہ)

۸ دُگدگ رہی کو بولے بات بولت ہی سب تنتر نسات
(بگڑا)

۹ بول اٹل لکھے پُنی کوئے بھاس جیو نہیں پرکھے سوے

ساکھی - پنچ اودھیاس جھائیں اہے سوسند ھک بھو بھاس
(ملاوٹ)
پربھم انو ہاری کلپنا سدا کرے پرکاس

مطلب بالکل صاف ہے ؛

پہلی رمینی میں ویدانت کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

دوسری رمینی کی پہلی کڑی میں سگن اپاسک کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے

دوسری رمینی کی دوسری کڑی میں نرگن اپاسک کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے

تیسری رمینی کی پہلی کڑی میں پورب میمانسا کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

تیسری رمینی کی دوسری کڑی میں ویاکرنی کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

چوتھی رمینی کی پہلی کڑی میں ولشیشک کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے

چوتھی رمینی کی دوسری کڑی میں ترک وادی تنایک کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

پانچویں رمینی کی پہلی کڑی میں یوگ کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

پانچویں رمینی کی دوسری کڑی میں سانکھیہ کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ۔

چھٹویں رمینی کی پہلی کڑی میں "ہمہ اوست" و "ہمہ از وست" کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

چھٹویں رمینی کی دوسری کڑی میں "ہمہ اوست" کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

ساتویں رمینی کی پہلی کڑی میں شبد وادی کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

ساتویں رمینی کی دوسری کڑی میں وسشٹ ادویت کا عقیدہ بیان کیا گیا ہے ؛

تیئیسویں رمینی

لکھ جوراسی یُونی جے تے (جنے)	دیہی بُدھی جائے تے (اُن کو)
جہاں جیہی بھاش تہاں تیہی روپ (جیسا وہاں ویسا)	نشچے کیا پرابھو گوپ (پرماتما کنہائی)
نانا بھانتی بشے رس لین (لذت لیتا)	اُرجھ اُرجھ جیو متھیا دین (جان)

جسمانی عقل اور جسمانی مراج

۴ دادا لگے جرے سب لوئے (آگ) باچا چہے گئے پنی سوے (بچنا چاہتے ہیں)
۵ درڑھ دِ شواس بھرو سارام کہوں تو وے آویں کام
۶ بشے بکار مانجھ سنگرام (کے اندر لڑائی) رام کھٹولا کیا (سنسار طلا میں) ارام (آرام)
۷ گھایل بنا بیر تروار (تلوار) سوئی ابھرن جی رہجے بھرتار
۸ کامنی پہر پیا سوں راجی (پیار کر) کہیں کبیر بھو پوت (سنسار دوست) ساتھ مست ہوئی باچی

ترجمہ مع تشریح ۔ مطلب واضح ہے ۔ (۱ و ۲ و ۳ و ۴) جتنی جوانیاں ہیں سب جسمانی ہیں ۔ اور بدھی بھی جسمانی ہے ۔ جس کو جو بھاسا اسی کو چیت دیا ۔ اور سنسار کے کوتیں میں غرقاب ہوا ۔ لذات نفسانی میں پھنس کر جان دے بیٹھے ۔ نفس کی آگ جل رہی ہے ۔ سب اس میں سوخت ہو رہے ہیں ۔ بچنا چاہتے ہیں ۔ مگر پھر اسی کو بار بار پکڑتے ہیں ۔ (۵) ۔ اس سے بہتر ہے ۔ کہ رام کا بھروسہ کیا جاوے ۔ کبھی تو وہ کام آویں گے ۔ نفس کے ساتھ لڑائی لڑتے رہو ۔ اس سنڈولے میں آرام کرو ۔ (۷) ۔ لذات نفس کے پابند بغیر تلوار و تیر کے زخمی ہیں ۔ تم رام کے پریم کو دل دو ۔ سچا زیور وہی ہے ۔ جو ہر کو دے ۔ (۸) ۔ جو عورت پریم کا لباس پہن کر پیا کے ساتھ مست ہوئی وہ سنسار کے کنوئیں میں ڈوبنے سے بچ رہی ۔

چوبیسویں رمینی

۱	بھو بُوڑت بیڑا بھگوان	چڑھے دھلے لاگی لوگیان
۲	تھاہ نہ پاوے کے اتھاہ	ڈولت کرت تراہ تراہ
۳	سوجھی پرے نہیں وار نہ پار	کہے اپار رہے منجدھار
۴	مانجدھار میں کیا بویک	کہاں کے دُوجا کہاں کے ایک
۵	بیرا آپو آپو بھو دھار	آپے اُترن چاہے پار
۶	بِن جانے جانے ہے اَور	آپے رام رمے سب ٹھور
۷	وار پار نہ جانے جور	کہیں کبیر پار ہے ٹھور مقام

مطلب صاف ہے؛

پچیسویں رمینی

۱	اکشر کھانی اکشر بانی	اکشر تے اکشر اتپانی
۲	اکشر کرتا آدی پرکاس کام	تاتے اکشر جگت بلاس ہوا

اکشر برہما وشنو مہیش اکشر رج ست تم اُپدیش ۳
چھتی جل پاوک مُرت اکاس اے سب اکشر مول پرکاش ۴
دس اوتار سو آنی اکشر مایا اکشر برہم نکایا ۵
اکشر کال سندھی اوجھائیں اکشر دیہنے اکشر بائیں ۶
اکشر آگے کرے پکار اٹکے نہیں اُترے پار ۷
گورو کرپا نچ اُدے بچار جانی پری تب گورو مت سار ۸

ساکھی جہاں اوس کو لیس نہیں پوڑے سکل جہاں
گورو کرپا نچ پرکھ بل۔ تب تا کو پہچان ۹

مطلب صاف ہے ؎

چھبیسویں ریمنی

اکشر کایا اکشر مایا اکشر ستگور بھید بتایا ۱
اکشر جنتر منتر اردھ پوجا اکشر دھیان دھرت دوجا ۲
اکشر پڑھی پڑھی جگت بھولان اکشر بن نہیں پاوے گیان ۳
بن اکشر نہیں پاوے گتی اکشر بن نہیں پاوے رتی ۴

اکشر بھئے انیک اُپائے　　اکشر سُن سُن سمائے　　۵
اکشر سے بھوا وے جائے　　اکشر کال سبن کو کھائے　　۶
اکشر سب کا بھاکھے لیکھا　　اکشر اُپتی پرلے بسیکھا　　۷
اکشر سے پاوے سہدانی　　کہیں کبیر تب اترے پرانی　　۸

ساکھی۔ پرکھاوے گورو کرپا کری۔ اکشر کی سہدانی
رنج بل اُدے بچارتے تب ہووے جیو ہانی　　۹

نقصان

مطلب صاف ہے۔ گورو کا اکشر سُن کر اُس پر آروڑھ ہونے سے نجات ملتی ہے۔

ستائیسویں رمینی

باون کے بھُو بنے ترنگ　　تا سے بھاست نانا رنگ　　۱
اُپجے اوپائے انوسرے　　باون اکشر آکھر کرے　　۲
رام کرشن دو اوتار اپار　　جیہی پدگی نراترے پار　　۳

جس کے پکڑ کر

سلہ جس پد سے رام کرشن دو اوتار نکلتی ہیں۔ اُس پد کو سمجھ لینے سے نر پار اُتر جائے گا۔

مہادیو لوبھ نہیں پانچے — اکشر ترس بنے منی ناچے ۴
برہما وشنو ناچے اوھکائی — جاکو دھرم جگت سب گائی ۵
ناچے گن گندھرب منی دیوا — ناچے سنکادک بہو بھیوا ۶
اکشر ترا اس منن کو ہوئی — سادھک سدھ بچے نہیں کوئی ۷
اکشر ساگر اکشر ناؤ — کرن دھار اکشر موداؤ ۸
اکشر سب کا بھید بکھان — بن اکشر نہیں اکشر جان ۹
اکشر آس تے پھندا پرے — اکشر لکھے تے پھندا ٹرے ۱۰
گورو سیکھے اکشر لکھاوے — چوراسی پھندا مکتاوے ۱۱
بن گورو اکشر کون چھوڑاوے — اکشر جال تے کون بچاوے ۱۲
سنجت کریا آدے جب ہوے — مانش جنم پاوے تب سوے ۱۳
گورو پارکھ بل آدے بچار — پرکھ لیہو جگ گورو مکھ سار ۱۴
استی نہس پرکاش اپار — گورو مکھ سکھ نج اتی داتار ۱۵

ساکھی - اکشر ہے تہو بھرم کا - بن اکشر نہیں جان
گورو کرپا نج بدھی بل تب ہووے پہچان ۱۶
جہواں سے سب پرگٹے موہم سمجھت ناہیں ۱۷
یہ گیان رہے مانشا نہ ہو گورو برہمہ کی تاہی ۱۸

ہر ہمہ بچارے برہمہ کو پارکھ گورو پرساد
رہت رہے پد پرکھ کے جیوے ہوئے آباد 19
آزاد
یاد رہتا آزاد

• مطلب صاف ہے ۔

مول رمینی سمایت

ست کبیر کی ساکھی

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

ارتھات کبیر بھجنا ولی

ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس خوبصورت ساکھی کو کبیر بیچک میں ہی شامل کرتے۔ لیکن کبیر بیچک کے آرڈر پر آرڈر آتے دیکھ کر اور زیادہ دیری کرنی مناسب نہ سمجھتے ہوئے ہم اسے الگ ہی چھاپنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ اس میں ایک بہتری بھی ہو گی۔ کہ جو صاحب ایک ہی دفعہ زیادہ قیمتی کتاب خریدنا نہیں چاہتے۔ ان کو سہولیت ہو گی۔ ساکھی ست کبیر میں چوٹی کے منتخب بھجن دوہے دیئے گئے ہیں۔ یہ بھجن جہاں سلیس اور عام فہم ہیں۔ وہاں ان میں غضب کا روحانی رس ہے۔ عجیب مٹھاس ہے۔ ادھر زبان پر چڑھتی ہے۔ ادھر دل پر نقش ہوا جاتا ہے۔ ان پیارے پیارے من بھاونے موثر بھجنوں میں ایک خاص قسم کی جدت ہے۔ اور زبان کی سادگی اس جدت کے ساتھ سونے پر سہاگہ کا کام دیتی ہے۔ بھگت جنوں کے لئے ایک نادر تحفہ ہے۔ عنقریب چھپکر تیار ہو گی۔ یہ اور ہر قسم کی کتابیں ملنے کا پتہ :-

لاجپت رائے اینڈ سنز تاجران کتب لاہور